

UNIVERSAL
LIBRARY

OU_228159

UNIVERSAL
LIBRARY

TIGHT BINDING BOOK

228159

فایزِ راحتِ سفر

تالیف
سید محمد علی حسینی

شایع کرده
سید خورشید علی

مطبوعہ اعظم ایٹم پریس حیدرآباد دکن

برائے کتب خانہ عثمانیہ یونیورسٹی حیدرآباد دکن

فلاحِ راحت افزا

ریاست
۱۳۶۶
۹ رمضان المبارک

تالیف
سید محمد علی حسینی

شایع کردہ
سید خورشید علی

مطبوعہ اعظم اسٹیٹ پریس حیدرآباد دکن

باب اول

سلاطین تیموریه ایران و توران

- ۱- صاحب قران امیر تیمور گورکان ۵
- ۲- خلیل سلطان ۱۰
- ۳- شاه رخ پادشاه ۱۰
- ۴- میرزا علاءالدین علاءالدوله ۱۲
- ۵- میرزا الغ بیگ ۱۲
- ۶- میرزا ابوالقاسم ۱۳
- ۷- میرزا عبداللطیف ۱۳
- ۸- میرزا عبدالله ۱۳
- ۹- میرزا محمد سلطان ۱۳
- ۱۰- میرزا ابوالقاسم ۱۴
- ۱۱- میرزا شاه محمود ۱۴
- ۱۲- میرزا شاه ابراهیم ۱۵
- ۱۳- سلطان ابوسعید ۱۵

- ۱۴ - سلطان محمود
 ۱۸ - سلطان حسین
 ۱۸ - میرزا یادگار محمد
 ۲۲ - بدیع الزماں میرزا و مظفر حسین میرزا
 ۲۳ - سلطنت تیموریہ ایران منتقل بہ صفویہ

باب دوم

سلاطین تیموریہ ہندستان

- ۲۴ - صاحب قران امیر تیمور گورکان
 ۲۴ - میرزا میراں شاہ
 ۲۵ - سلطان محمد میرزا
 ۲۵ - سلطان ابوسعید
 ۲۵ - عمر شیخ میرزا
 ۲۵ - بابر پادشاہ
 ۲۷ - ہمایوں پادشاہ
 ۳۲ - شیرخان

- ۳۲ - ۹۔ سلیم خاں
- ۳۳ - ۱۰۔ فیروز خاں
- ۳۳ - ۱۱۔ مبارز خاں
- ۳۳ - ۱۲۔ سکندر خاں
- ۳۳ - ۱۳۔ تتمہ احوال ہمایوں پادشاہ
- ۳۴ - ۱۴۔ شہنشاہ اکبر
- ۴۰ - ۱۵۔ شہنشاہ جہانگیر
- ۴۲ - ۱۶۔ شہنشاہ شاہجہاں
- ۴۶ - ۱۷۔ شہنشاہ عالمگیر
- ۵۲ - ۱۸۔ اعظم شاہ
- ۵۲ - ۱۹۔ کام بخش
- ۵۲ - ۲۰۔ شاہ عالم بہادر شاہ
- ۵۹ - ۲۱۔ جہاں دار شاہ
- ۶۵ - ۲۲۔ فرخ سیر
- ۷۲ - ۲۳۔ رفیع الدرجات
- ۷۲ - ۲۴۔ رفیع الدولہ
- ۷۳ - ۲۵۔ محمد شاہ

- ۶۶۔ جنگ نواب نظام الملک بہادر با سید دلاور علیخان
- ۶۹۔ جنگ نواب نظام الملک بہادر با سید عالم علیخان
- ۷۵۔ تداریر امیر الامراء قطب الملک
- ۸۷۔ کشتہ شدن امیر الامراء حسین علیخان
- ۹۰۔ فوج کشتی قطب الملک عبداللہ خاں
- ۹۱۔ سلطان ابراہیم
- ۹۵۔ اسیری قطب الملک
- ۹۹۔ وفات محمد امین خاں
- ۱۰۲۔ محاربہ نواب نظام الملک بہادر و مبارز خاں
- ۱۰۷۔ صوبہ داری نواب نظام الملک بہادر
- ۱۰۹۔ محاربہ حامد خاں با شجاعیت خاں
- ۱۱۲۔ عطائے خطاب آصف جاہ
- ۱۲۶۔ عزیمت نواب آصف جاہ بہادر جانب شاہجہاں آباد
- ۱۲۶۔ نیابت صوبہ داری دکن بہ نواب ناصر جنگ بہادر
- ۱۲۸۔ ورود نادر شاہ در ہند
- ۱۳۰۔ جنگ و صلح با نادر شاہ
- ۱۳۳۔ قتل عام شاہ جہاں آباد

- ۱۳۳ - ۴۳۔ کدخدائی شاہ زادہ نصر اللہ میرزا فوزند نادر شاہ
- ۱۳۴ - ۴۴۔ معاودت نادر شاہ
- ۱۳۵ - ۴۵۔ محاربہ نواب ناصر جنگ بہادر باباجی راؤ
- ۱۳۹ - ۴۱۔ فوج کشی نواب ناصر جنگ بہادر
- ۱۴۱ - ۴۶۔ اسیری نواب ناصر جنگ بہادر
- ۱۵۵ - ۴۸۔ ورود احمد شاہ ابدالی
- ۱۶۰ - ۴۹۔ جلوس احمد شاہ
- ۱۶۱ - ۵۰۔ رحلت نواب آصف جاہ بہادر
- ۱۶۲ - ۵۱۔ جلوس نواب ناصر جنگ نظام الدولہ بہادر
- ۱۶۷ - ۵۲۔ فوج کشی نواب مظفر جنگ بہادر
- ۱۶۷ - ۵۳۔ عزیمت نواب ناصر جنگ بہادر جانب ارکاٹ
- ۱۷۵ - ۵۴۔ اسیری نواب مظفر جنگ بہادر
- ۱۸۱ - ۵۵۔ معاودت نواب ناصر جنگ بہادر از پھول چری
- ۱۸۹ - ۵۶۔ فتح قلعہ ارنی و کل پاک و نرنال وغیرہ
- ۱۹۲ - ۵۷۔ فتح قلعہ سلٹ گڈہ
- ۱۹۷ - ۵۸۔ فتح تلمنکور و قلعہ کلول گڈہ وغیرہ
- ۱۹۹ - ۵۹۔ احوال برہان الملک ابوالمنصور خاں صفدر جنگ

- ۲۰۳ - ۶۰۔ شہادت نواب ناصر جنگ نظام الدولہ بہادر
- ۲۱۰ - ۶۱۔ جلوس نواب مظفر جنگ بہادر
- ۲۱۳ - ۶۲۔ بعضے وقایع (۱۱۶۴ھ)
- ۲۲۰ - ۶۳۔ محاربہ افاغنه
- ۲۲۴ - ۶۴۔ خاتمہ نواب مظفر جنگ بہادر
- ۲۲۵ - ۶۵۔ جلوس نواب صلابت جنگ بہادر
- ۲۲۹ - ۶۶۔ محاصرہ قلعہ کرنول
- ۲۳۰ - ۶۷۔ فتح کرنول
- ۲۳۵ - ۶۸۔ کوچ نواب صلابت جنگ بہادر جانب حیدر آباد
- ۲۳۷ - ۶۹۔ حقیقت افاغنه کرنول
- ۲۳۸ - ۷۰۔ واقعات شاہ جہاں آباد و نواح
- ۲۳۹ - ۷۱۔ واقعات خجستہ بنیاد و برہان پور
- ۲۴۲ - ۷۲۔ نیابت نواب فیروز جنگ بہادر بہ نام خواجہ قلی خاں
- ۲۴۷ - ۷۳۔ جنگ نواب صلابت جنگ بہادر و بالاجی راؤ
- ۲۵۱ - ۷۴۔ برہمی اہل لشکر و قتل راجہ رگناتھ داس
- ۲۵۵ - ۷۵۔ روڈاد سمت دار الخلافہ شاہ جہاں آباد
- ۲۵۶ - ۷۶۔ صوبہ داری دکن نواب امیرالامراء فیروز جنگ بہادر

- ۲۵۷ - ۷۷ - حالات لشکر نواب صلابت جنگ بہادر
- ۲۶۱ - ۷۸ - کوچ سید لشکر خاں نصیر جنگ جانب قلعہ پرینڈہ
- ۲۶۲ - ۷۹ - کوچ میر نجف علی خاں بہ طرف قلعہ آسیر
- ۲۶۶ - ۸۰ - ورود نواب فیروز جنگ بہادر در حجتہ بنیاد
- ۲۶۸ - ۸۱ - وفات نواب فیروز جنگ بہادر
- ۲۶۹ - ۸۲ - واقعات مابعد
- ۲۷۱ - ۸۳ - واقعات برہان پور
- ۲۷۲ - ۸۴ - کشتہ شدن جاوید خاں خواجہ سرا
- ۲۷۳ - ۸۵ - خبر فوت نواب فیروز جنگ بہادر بہ پسرش عماد الملک
- ۲۷۴ - شہاب الدین خاں
- ۲۷۵ - ۸۶ - عطائے سندھو بہ داری دکن و خطاب بہ نواب
- ۲۷۸ - ۸۷ - صلابت جنگ بہادر
- ۲۸۰ - ۸۸ - سوانح دار الخلافہ شاہ جہاں آباد
- ۲۸۳ - ۸۹ - حادثہ وفات معین الملک صوبہ دار لاہور
- ۲۸۴ - ۹۰ - جنگ نواب فیروز جنگ بہادر با جاٹ
- ۲۸۵ - ۹۱ - واقعات دکن

- ۲۹۰ - ۹۲ - واقعات دارالخلافه
- ۲۹۲ - ۹۳ - جلوس سلطان عزیزالدین عالمگیر ثانی
- ۲۹۲ - ۹۴ - وفات ابوالمنصور خاں بهادر صفدر جنگ
- ۲۹۳ - ۹۵ - فتح قلعه آسیر
- ۳۰۳ - ۹۶ - جنگ و اخذ پیش کش از راجه سری رنگ پٹن
- ۹۷ - صوبه داری برابر به نواب اسد جنگ میر نظام علی خاں بهادر
- ۳۰۴ - ۹۸ - صوبه داری بیجا پور به نواب بسالت جنگ بهادر
- ۳۰۵ - ۹۸ - برهم خوردن مقدمه فرنگیاں
- ۳۰۹ - ۹۹ - انتظامات نواب میر نظام علی خاں بهادر در برابر
- ۳۱۰ - ۱۰۰ - محاربه نواب میر نظام علی خاں بهادر بار اگهوگر اندیا
- ۳۱۳ - ۱۰۱ - اختلاف حالات مصمام الدوله شاه نواز خاں
- ۳۱۷ - ۱۰۲ - مصمام الدوله و بالاجی راؤ
- ۳۱۸ - ۱۰۳ - نواب میر نظام علی خاں بهادر و بالاجی راؤ
- ۳۲۱ - ۱۰۴ - سازش در مخالفت نواب میر نظام علی خاں بهادر
- ۳۲۴ - ۱۰۵ - اسیری مصمام الدوله
- ۳۲۶ - ۱۰۶ - قتل حیدر جنگ و مصمام الدوله
- ۳۳۲ - ۱۰۷ - جنگ نواب میر نظام علی خاں بهادر بامر بیٹہ

- ۳۳۲ ۱۰۸۔ مقدمات دارالخلافہ (۱۱۷۲ھ)
- ۳۳۶ ۱۰۹۔ حالات دکن (۱۱۷۲ھ و ۱۱۷۳ھ)
- ۳۴۱ ۱۱۰۔ واقعات دارالخلافہ (۱۱۷۳ھ)
- ۳۷۳ ۱۱۱۔ جلوس شاہ جہاں ثانی

————— (تمت بالخیر) —————

بسم اللہ الرحمن الرحیم

راحت افزا سلاطین تیموریہ کی تاریخ ہے جس میں ۳۶۷ھ سے ۳۷۲ھ تک کا سنہ وار تذکرہ ہے۔

اس کتاب کو مولف نے دو باب میں تقسیم کیا ہے۔

پہلا باب ان سلاطین تیموریہ کے مختصر حالات سے متعلق ہے جنہوں نے ایران و توران میں حکومت کی۔

دوسرے باب میں ہندوستان کے سلاطین تیموریہ کا مفصل تذکرہ ہے۔

اس دوسرے باب میں نواب آصف جاہ بہادر۔ نواب ناصر جنگ شہید۔ نواب مظفر جنگ اور نواب صلابت جنگ کے حالات۔ دکن میں سلطنت آصفیہ کی تاسیس۔ اس کے استحکام اور اس کے عروج کی پوری تفصیلات بیان کی گئی ہیں۔

یہ واقعات و حالات مولف کے زمانہ کے ہیں اور عینی مشاہدات معتبر و ایات

اور ثقہ بیانات پر مبنی ہیں۔ اس لئے اس کتاب کو خاص وقعت اور اہمیت حاصل ہے۔

بلکہ اس عہد کے معتبر و مستند آغذات میں شمار ہونے کا حق رکھتی ہے۔
 کتاب کے آخر حصہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ کتاب کی ترتیب کی تکمیل ۱۱۶۲ھ
 میں ہوئی۔

مولف کتاب سید محمد علی ابن محمد صادق الحسینی کے جہاد و علم و فضل میں
 مشہور اور عراق و خراسان میں دینی و دنیوی خدمات پر فائز تھے۔
 ان کے والد کا برہان پور میں داروغہ توپ خانہ ہونا اس کتاب سے ظاہر
 ہوتا ہے (صفحہ ۵۵)

راحت افزا کے علاوہ سید محمد علی الحسینی نے ایک اور تاریخ بھی مرتب کی
 ہے (۱۱۴۵ھ) جو دنیا کی عام تاریخ ہے۔ اس کا نام برہان الفتوح ہے۔ یہی
 کتاب نظر ثانی اور اضافہ کے بعد مرآة الصفا کے قالب میں جلوہ گر ہوئی۔
 راحت افزا نواب میر خجست علی خاں بہادر شمشیر جنگ کی فرمائش پر
 لکھی گئی ہے۔

میر خجست علی خاں کی بہادری اور وفا شعاری کے کارناموں سے
 نواب ناصر جنگ شہید نواب مظفر جنگ بہادر اور نواب صلابت جنگ بہادر
 کے عہد کی تاریخیں اور تذکرے بھرے ہوئے ہیں۔

راحت افزا بہت کیاب کتاب ہے۔ اس کے دو نسخے کتب خانہ آصفیہ

میں ہیں۔

ایک نسخہ ۱۲ھ رمضان المبارک ۱۲۹۵ھ کا لکھا ہوا ہے جو تالیف کے طرز
(۱۲) سال بعد کا مخطوطہ ہے۔ کاغذ قدیم اور خط سچتہ ہے۔ صورت ہی سے اسکی
قدامت ثابت ہے۔ نسخہ کے آخر میں حسب ذیل عبارت تحریر ہے:-

ایں چند کلمہ تواریخ حسب الارشاد نواب الغیاب
صوری معالی القاب معنوی نقادہ دودمان مصطفوی
سلامہ خاندان مرتضوی امینی موسیٰ رضا خاں صاحب
معنوی مدظلہ العالی تبلیغ دوازدهم شہر رمضان المبارک
۱۲۹۵ھ ربیع الثانی صلعم۔ کاتب کترین غلامان آل
رسول الثقلین مامی مذنب مظفر حسین حیدر آبادی

یہ مخطوطہ کتابت کی غلطیوں سے پاک نہیں ہے۔ تاریخ و آثار قدیمہ کے فائل
اور مشہور اہل قلم حکیم سید شمس اسد قادری صاحب نے اس نسخہ کے چند صفحات
”مہم ارکاٹ“ کے زیر عنوان دچسپ کارآمد یادداشت کے ساتھ اپنے رسالہ ”تاریخ“
میں (۱۹۳۷ء) طبع و شائع کئے ہیں۔

دوسرے نسخہ کی کتابت ۱۶ھ رمضان المبارک ۱۲۹۵ھ کو ختم ہوئی ہے۔
کاغذ سفید فلس کیپ لندن کے ولیم میٹرس ٹین کے کارخانہ کا بنا ہوا ہے۔ خط
بہت ہی معمولی ہے۔ نسخہ کے آخر کی عبارت یہ ہے۔

کاتب الحروف سید باقر ولد سید محمود بتاریخ

شانزدہم شہر رمضان المبارک ۱۲۹۰ھ ہجری

بہ اتمام رسید۔

اس نسخہ میں بھی غلطیاں بکثرت ہیں۔

راحت افزا کی ایک نقل نواب عالم یار جنگ بہادر کے پاس ہے۔ اس نقل کی غلطیاں سب سے بڑی ہوئی ہیں۔

بہر حال ان سب کی مدد سے طباعت کیلئے ایک نسخہ مرتب کیا گیا جس میں ان تینوں نسخوں کی مشترک غلطیاں تو باقی رہ گئیں کیونکہ ان کی اصلاح اور حواشی وغیرہ کا کام ماہران فن کیلئے چھوڑ دیا جانا مناسب سمجھا گیا لیکن یہ نسخہ مقابلہ متذکرہ ہر نسخہ سے زیادہ صحیح ہے۔

ہندوستان کے دور اسلامی کی بعض نادر و نایاب قلمی تاریخوں کو طبع اور محفوظ کرانے کے ایک دیرینہ فوہنی خاکے میں راحت فرا کی باری ابھی بعد تھی لیکن حالات کچھ ایسے رونما ہوئے کہ سلسلہ کی پہلی کتابوں کے متعلق مزید تاخیر اور انتظار ناگزیر ہو گیا۔ راحت افزا کی طباعت کے بعض اسباب پیدا ہو گئے جن میں سب سے زیادہ نواب عالم یار جنگ بہادر کا اشتیاق داخل ہے۔ نواب عالم یار جنگ بہادر نے نہ صرف اپنا نسخہ عنایت فرمایا بلکہ اور بھی ایسی سہولتیں پیدا فرمادیں جن کی وجہ سے کئی مشکلیں آسان ہو گئیں۔ علاوہ ان کے علمی اور تاریخی ذوق کے اس کتاب کو نواب عالم یار جنگ بہادر پر ایک خاص حق بھی ہے۔ وہ نواب میر فتح علی خان بہادر

شمشیر جنگ کے احقاد میں ہیں۔ اس لئے جو کتب میر خٹک علی خاں نواب
شمشیر جنگ بہادر کی فرمائش پر لکھی گئی ہو اس کو طبع اور محفوظ کر دینے میں میر عالم غلخان
نواب عالم یار جنگ بہادر کی مساعی کا شامل ہونا قدرتی طور پر ضروری تھا۔

طباعت وغیرہ کے مختلف مراحل کی تکمیل میں مولوی مرزا حبیب اللہ بیگ
صاحب اور مولوی مرزا محمود بیگ صاحب سے مجھے بڑی مدد ملی۔ اس دشوار کام کے
سرا انجام میں ان حضرات نے شدید زحمات برداشت کیں۔ میں ان کا بہت ممنون
اور متشکر ہوں۔

مرزا محمود بیگ صاحب خان بہادر مرزا حیدر بیگ مرحوم سابق کو تو ال
بیرون بلدہ کے فرزند ہیں اور اورنگ آباد کی قدیم عمارات اور تاریخی مقامات کے
متعلق بڑے دلچسپ معلومات رکھتے ہیں۔

راحت افزا کے طبع و شائع کرنی کی اس وقت سب سے بڑی غرض یہ ہے
کہ عام طور پر یہ قابل قدر کتاب تاریخ سے دلچسپی رکھنے والے علمی حضرات کی دسترس سے باہر
کمال صحت اور خوشنوائی کے ساتھ اس کے طبع ہونے کی کوشش افسوس کہ ناکام رہی
جو ہر شناسان علوم و معارف سے امید ہے کہ اس کا چنداں خیال نہ فرمائیں گے اور
ان کو تا ہیوں کے باوجود اس کو قبول فرمائیں گے۔ فقط

حیدر آباد دکن۔ ۱۲ ربیع الآخر ۱۳۷۳ھ
سید خورشید علیؒ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بتدائے ہرشی حمد و ثنائے واحد غالبی است بے ابتدا و منتہائے ہمہ اشیا و پاس و
 ستایش حکیم قدیمی است بے انتہاء خالقے کہ بیک اشارہ کُنْ فیکون نہ فلک نیل گوں و
 بے ستون مرتفع افراختہ و صانعے کہ بساط زمین را بر بیضا و معین بہن و مغروش ساختہ و
 بہ دست یاری قدرت خود عناصر اربعہ را بہ امتیاز امزجہ بعضے را بر بعضے مترکم گردانیدہ۔
 خلقت ارواح و اجساد نمودہ و یک دیگر را با اضداد طبائع و امزجہ گرم محبت و غلو طہم فرمودہ
 و سطح زمین را محاط و چرخ بریں مدور را بر آں محیط گردانیدہ۔ و ارکان مذکور با امزجہ از گرم و سرد
 و تر و خشک بہ کمال رسانیدہ و بہ قدرت کاملہ خود ابوالبشر را بہ تشریف شریف
 اِنَّا جَعَلْنَاکَ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَہٗ بِہ خلافت خطبہ غمیراہ تقدیراہی و ازلی سرفراز و
 بہ حکمت شاملہ بے نیازی خود برائے نظم و نسق عالم پادشاہان مضابط و عادل از اصناف
 بنی آدم از کتم عدم بہ نصہ ظہور آورده ممتاز گردانیدہ و گوہر وجود پاک طینت ان عالی بہت را

از جہانت و دنائت مصفی و محلی و ذات والا صفات صافی نہاد اداں والا ہمت را از
 رزالت و کثافت مہری و معری ساختہ و از جلال پر کمال خود بر رخے را بہ عزت تمام و دیدہ
 مالا کلام بہ نوعی قوت و زور باز و عطا کردہ و شوکت و شجاعت شاں از ایوان کیوان
 در گزرانیدہ و نام نامی ایشان را تا صفحہ روزگار باقی است باقی گزاشتہ۔

نظم

تعالی اللہ اے از تو بود ہمہ وجود تو اصل وجود ہمہ
 مہری ازین و از اں دانمت نہ دامن چنیں یا چنساں خوانمت
 جز این نیست آگہ ز صنع تو کس کہ ہر ہست از ہستی تست و پس
 زمین و زماں صنع پر کاراوست تعالی اللہ این کار ہا کاراوست
 جز نباش نہ دامن من نا شناس کہ پر تو بود ز اں چہ گیرم قیاس
 نمایند ہر صورت از پیش و پس بود پر تو ذات بے چون و پس
 دریں پردہ کس محرم را نیست در راز او ہر کسے باز نیست
 تعالی اللہ عما یرصفون۔

و بعد از تحمید ملک حمید و ثنا و ستایش خداوند مجید نعمت و صف شہر بارے است
 کہ صیت آوازہ او از جبروت و ملکوت در گزشتہ و پادشاہی کہ طور شاں رحمت مکاش
 از عالم طیبین گوئے سبقت بردہ و رسالت پناہی کہ بہ رسالتش گرگ بے زباں بہ شہادت
 زباں کشودہ و نبوت دست گاہی کہ بہ ادائے نبوتش سو سالہ در دست اعرابی بطریق در آمدہ۔

سفیر کے کہ زبان یہ پیام آوری خالق یکتا دلیل راہ ہدیٰ برائے خلق گشتہ و پہلے کے برائے تبلیغ
 باوجود ناخواندگی زبان فصاحت در عالم بلاغت مانند تیغ مصری آخته و پیام آورے کہ ہر دستان
 روح الامیں بوجہ انسیت رب العالمیں تمام مخلوقین را صراط المستقیم ہدایت نموده و ایسے کہ
 گاہے زبان حق بیان بجز صدق و راستی نہ کشودہ و جیسے کہ بجز محبت ذات الوجود بہ دیگرے دل بستہ۔

نظم

سپہر و فاجرا حسان علم	جہان کرم کوہ انصاف و حلم
محمد کہ رشح بقا جام دست	جہاں روشن از پر تو نام است
رسول عرب شاہ امی لقب	دلیل عجم رہ نمائے عرب
بہشت بریں لالہ باغ او	جہاں روشن نور مازن او
یہ اکرام خاص و فضل عیم	شفاعت گرد و زامید و بیم
چراغے کہ شد دیدہ را عین نور	چہ نورے کہ ز چشم بہ باد دور
در انگشت او خاتم سروری	قوی پشش از ہر پیغمبری

مَلَوَاتُ اللّٰہِ وَسَلَامُہٗ عَلَیْہِ۔

و بعد از حمد خدا و نعمت رسول واجب الاقتدار معرفت و شناسائی خلفائے راشدین و
 ائمہ اہل یقین کہ جانشینان حضرت سید المرسلین و نگاہ دارندہ او امر دین و حافظ امور مسلمین و
 مومنین شمع شبستان ہدایت و چراغ تاریکی از برائے راہ معرفت اندر ضیاء اللہ علیہم اجمعین
 اما بعد بموجب ارشاد کرامت بنیاد کو کب فروزندہ از چندی ستارہ درخشاں صبح سربلندی

تاج سپهر سعادت افسر ملک هبابت بسیط آستان ملک پاسماں ظفر علم فتح نشان
 جو ہر شیر حیدری نگین خاتم ید صفدری ابر فیض وجود و سخا صاحب لطف و مرحمت و عطا
 کیوان جاہ شتری بارگاہ آفتاب سپهر فتوت قمر تاباں برج فحاست میخ صولت نایب محبت
 سہیل نگین سحاب ہمت بحر جود و معدن کرم قلزم خوبی و کان ہم فارس میدان ارجمندی را کب س سر بلند
 نظم

معراج کمال اہل دانش	منہاج جلال آفرینش
آئینہ صورت نکوئی	مرأت جمال خوب دلی
معنی صحیفہ مہ و خور	بنی کتاب چار عنصر
راز ملکوت را ہم آواز	بحر جبروت را گہراز
انیت ملک زندگانی	سدرہ فتنہ زمانی
آبادی خطہ دل و جاں	معموری شہر بند اسکاں

اعنی جناب ستیاب محلہ القاب نواب میر نجف علی خاں بہادر شمشیر جنگ
 ادام اللہ ظلہ العالی این نسخہ دل کشاکہ موسوم بہ راحت افراتشتل غلص توارج است
 این بندہ حقیر و کمینہ سراسر تقصیر محمد علی ابن محمد صادق الحسینی شروع بہ تالیف نمود
 و این کتاب شتمل است بر دو باب۔

باب اول در ذکر پادشاں تیموریہ صاحب قسراں کہ در ایران و توران
 پادشاہت کردہ اند۔

باب دوم در ذکر پادشاهان عظیم الشان صاحب قرانیه که از فضل ایزد مستعان به
پادشاهی هندوستان بلند آوازه گشته اند - الی یومنا هذا -

باب اول

در ذکر ملوک صاحب قرانیه تیموریه که در بلاد ایران و توران پادشاهی کرده اند
به داں که صاحب قران امیر تیمور گورکان بن امیر ترغانی بن امیر توکل بن پلنگریونان
بن امیر نخل بن قراخان یونان بن سوغوغ نخجن بن ابرومجی برلاس بن قاجولی بهادر بن قمنه خا
بن بایسنقر خا بن قندو خا بن دو توین خا بن بو قاخا بن لودنجرقان بن الانقوا -
ولادت با سعادتش دوم شعبان و به روایت بیست و پنجم شعبان سنه هفت صدوی
و شش به وقوع پیوست و در سنه هفت صد و شصت و یک تعلق تیمور خا بن الیاس خا
بن دوا خا نبیره چغتائی خا برائے تسخیر سمرقند آمده بود - صاحب قران با امیر حاجی برلاس
رفیق بودند ملازمت تعلق تیمور خا نموده به منصب حکومت تومانات شهر سمرقند افتند و
قدرے جمعیت بهم رسانیدند و در سنه هفت صد و شصت و دو امیر حسین بن امیر سلا
بن امیر قدغن یونانی از امیر بایزید جلالت و امیر تیمور مد طلبید و امیر تیمور به مدد او شتافته
کیقباد ختلانی را قتل آوردند و اکثر بلاد او را انهر در تصرف امیر حسین درآمد و در سنه
هفت صد و شصت و سه تعلق تیمور خا باردیکر شکر به ماوراءالنهر کشید - امیر بایزید جلالت
مقتول گشت و امیر حاجی به گنجهت و امیر تیمور منظور نظر او گشتند و بعد از معاودت خا
ندکور امیر تیمور با امیر حسین ملحق شد و هر دو به تقریب دست گیر علی بیگ جوئی قرمانی شدند

و محمد بیگ جونی قرنائی برادر علی بیگ ایشان را از قید خلاص کرده و در سنه هفت صد و شصت و هفت فی مابین امیر حسین نونانی و امیر تیمور گورکانی سوء المزاجی به وقوع پیوست و در سنه هفت صد و هفتاد فی مابین صاحب قران و امیر حسین مصالحت شد و امیر تیمور متابعت امیر حسین قبول نمود و در هفت صد و هفتاد و یک در میان امیر تیمور و امیر حسین به مخالفت و خصمت روداده و در ماه شعبان سال مذکور محاربه عظیم به میان آمد و امیر حسین اسیر و دست گیر گشته از نظر صاحب قران بگریخت و امیر تیمور او را به امیر کے خسر و کے یکے از کسان او را امیر حسین کشته بود سپرده و امیر حسین با دو پسرش نهم رمضان المبارک قتل رسانید و روز چهارشنبه دوازدهم رمضان به صلیت نیک بر تخت سلطنت جلوس فرموده۔ در آن وقت از عمر شریفش سی و پنج سال گزشته بود۔ سی و هفت سال در ملک گیری و پادشاهت به کمال استعداد و استقلال اشتغال داشت و فتوحاتے کہ آن جناب را روداده از حد و حصر پیش تر است۔ بازندہ چشم مکر محاربات نمود و او را دست گیر نموده قتل رسانید و خوارزم را از صوفی یوسف به مصالحت به گرفت و عازم ترکستان گشته فتوحات متعدد نمود و به مغولستان رفته آن دیار را متصرف گشت و امیرزاده میراں شاہ را به عزم تسخیر رخصت فرمود و بہرات و اسفراین و سیستان و گرم سیر و قندھار بہ دست شاہ مذکور مفتوح شد و در سنه هفت صد و هفتاد و ہشت یورش سالہ بر خود قرار داد و کمر باوق تمش خاں پادشاہ دشت قہچاق جنگ با نموده شہر تہرہ را مفتوح ساخت و فتوحات بسیار در سنین متعددہ نصیب او شد و در سنه هفت صد و نود و چہار بہ عزم یورش پنج سالہ از سمرقند کوچ نموده استراآباد را بہ گرفت و بہ ماہذرا

توجه نمود و اولاد میر قوام الدین مرعشی که بپادشاه مازندران به آس با تعلق داشت متعال نمود
 و از آس جابه شیراز رفت محاذ به نمود. بعد جنگ عظیم مظفر منصور شد و جمیع آل و اولاد آس را
 بقتل رسانید و شیراز را به پسر خود شیخ عمر بهادر از زانی داشت و به سمت همدان کوچ کرد
 و آذر بایجان را با اتمام مفتوح ساخت و حکومت آس ملک به میرزا میران شاه مفوض گشت
 و از آس جابه دار السلام بغداد رفت و فتح بغداد نمود و به زیارت مرقد آئمه و اولیای آس جا
 مشرف گشت و به نجف اشرف و کربلائے معلی رفت شرف اندوز زیارت گردید و فتح قلعه
 تکریت فرمود و در آس فتح عمر شیخ مرزا به تیر ایل قلعه مقتول گشت و حکومت تمام بلاد خراسان
 تا فیروز کوه در ری به شاه زاده میرزا شاه رخ مقرر گشت و شب جمعه بیت و یکم ذی حجه ۱۱۹۸
 میرزا اباسنقر بن میرزا شاه رخ متولد گردید و در سنه هشت صد صاحب قران گیتی تان
 عازم بلاد هندوستان شد و جنگ های بسیار نمود. اکثر بلاد و نواح هندوستان را به تسخیر خود
 در آورد و با کفار قلاع و حصار آس ذات محاربات نمود و در سنه هشت صد یک و ۱۰ ایل
 محرم به صوب کابل رسید و در ماه صفر کابل را مفتوح ساخت و حکومت کابل و ملتان پیر محمد
 بن جهانگیر نیره خود عطا فرمود و پیر محمد ملتان را مفتوح ساخت و به سمت و نهم بیج الاولی
 صاحب قران از آب جون که عرف جمنا گویند عبور نمود و در هفتم ربيع الاخر با سلطان محمود پادشاه
 دہلی و ملو خاں که یک لک و بیست هزار سوار و چهل هزار پیاده و صاحب هفت صد فیل بودند
 محاربه عظیم کرده مظفر منصور شد و هشتم ربيع الاخر دہلی را مفتوح گردانید و در جمعه دهم ربيع الاخر
 خطبه به نام صاحب قران خواندند و در روز شنبه شانزدهم دہلی را غارت کرد و بیست و چهار شهر و کلا

که روز جمعه بود از دہلی بہ سمت سمرقند معاودت فرمود و حضرت خاں را بہ پادشاہست دہلی برگزیدہ و
 یازدہم رجب بہ کابل رسید و بہت و یکم شعبان بہ سمرقند وارد شد و در سنہ ہشت صد
 و ہشتہم محرم الحرام روز چہار شنبہ بہ قصد یورش ہفت سالہ از سمرقند بیرون آمد و دریں سال
 تیمور قتلخ اغلان پادشاہ اوزبک و ملک ترقوق پادشاہ مصر و تغوز خاں پادشاہ خٹا و حضرت خاں
 پادشاہ غوستان ازیں جهان فانی رخت بر بستند و آن سال را مرگ شاہان می گفتند و
 در آن سال سلطان احمد بلار قتل گشت و شیروان نامی را از غلامان خود بہ قتل رسانید و
 رو بہر اکرس بہ نوکران خود بکشت و پیش قرا یوسف ترکمان رفت و ہر دو بہ بغداد آمدند و
 بغداد را غارت نمودہ از یم اولاد میرزا عمر شیخ گنجتہ نزد ایلدرم بایزید خود کار رفتند و
 در سنہ ہشت صد و سہ صاحب قران بہ سمت شہر سیواس الغار فرمود و در صفر قلعہ بنی کستی
 را مفتوح ساختند۔ روز یکشنبہ نہم ربیع الاول در نواح حلب رسیدند و پانزدہم شہر مذکور
 کوچ کردہ فتح حلب نمودند و بہت و یکم ماہ مذکور بعلبک را بہ تصرف در آوردند و سوم جمادی الاول
 از بعلبک عازم سمت شام شدند۔ روز شنبہ نوزدہم شہر مذکور با سلطان فرخ بن ترقوق
 پادشاہ مصر و شام مصاف دادند و در ظاہر دشق جنگ نمودند و فتح آل بلدہ فرمود و سلطان
 عمر ہم گشت و روز جمعه بہت و دوم جمادی الاولی در دشق در مسجد بنی امیہ خطبہ بہ نام امیر تیمور
 گورگان خواندند و صاحب قران امر نمودند کہ اہل دشق را غارت کنند و اہالی آن شہر را اسیر نمایند
 چنان چہ روز چہار شنبہ غارت شہان دشق بہ غارت رفت و اکثر اہالی شہر بہ انتقام
 خون حضرت امام حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام کہ پیشتر امیر تیمور ایں بہت گفتہ بود۔ فرود

کنم آفتاب دگر منجلی کشم انتقام حسین علی

به قتل رسیدند و اسیر شدند و تمام شهر را آتش داده سوختند و اکثر متغیره ها بنی امیه
خراب کردند و قبر بار را شکستند پس از شام معاودت فرمود. روز یکشنبه بیست و هشتم
ذی قعدة بغداد را مفتوح ساخت و امر به قتل عام بغدادیان فرمود. سلطان فرخ خود را در آن
روز به دجله انداخت و در ذی حجه صاحب قران به دار السلطنت تبریز معاودت فرمود و در سینه
هشت صد و چهار ایلچی ایلدرم بایزید خوندکار روم در تبریز آمده ملازمت صاحب قران نمود
و چون آدابے که منظور نظر بود به ظهور نه رسید برهم زدگی واقع شد. روز یکشنبه هفتم شعبان
به عزم رزم ایلدرم بایزید کوچ فرمود در عرض راه قلعه تر توم را از گرجیان مفتوح ساخت.
ششم رمضان قلعه کماخ به سعی امیرزاده محمد سلطان از رومیان سخر گشت و اکثر قلاع روم
به تسخیر درآمد و در ماه ذی حجه تقارب فریقین رو داده نوزدهم شهر مذکور فی مابین دو پادشاه
عالی جاه حرب معب عظیم به وقوع پیوست و بعد از کوشش و کشتن بسیار از طرفین از قضا
خانی انس و جان قیصر اسیر و دست گیر سپاه صاحب قران شد. ایلدرم بایزید را از نظر
به گزرا نیدند. امیر تیمور او را منظور نظر فرموده به دل جوئی و رضا طلبی اش سعی فرمود و
بار دیگر او را پادشاه خوندکار روم فرموده معاودت نمودند و در شنبه قلعه از میر را از
فرنگیه مفتوح ساخت و در شعبان امیرزاده محمد سلطان ابن الابن صاحب قران که سی و نه
سال عمر داشت وفات یافت و در سینه هشت صد و شش در محرم قلعه کرچن را از گرجیان
اخذ نمود و قلعه فیروز کوه نازندران به تسخیر در آورده در سینه هشت صد و هفت و اخل

نیشاپور شد و در پنج الاول شروع جشن شاه زادگان نمود و عجب سامانی که لائق
چنین صاحب قران بود فرمود و بعد از انقضای جشن و سوریه عزم تسخیر ملک خطائی
باهشت صد هزار سوار و پیاده از سمرقند بیرون آمدند - در ماه جب مریض گشته صاحب بستر
شدند و شب چهارشنبه هفدهم شعبان یک بارگی دست از تسخیر ممالک کوتاه نموده در مضع
خاک پا دراز به آرام تمام خفتند - كُلُّ مَنْ عَلَيَّهَا فَاَنْ وَيَبْقَى وَجْهُ رَبِّكَ
ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامَةِ

امرا به خلیل سلطان بن میرزا میرا شاه که در آن وقت در موضع تاشقند استقامت
داشت بیعت کردند و در آن وقت بیست و یک ساله بود غره رمضان بر تخت سمرقند
جلوس نمود -

شاه رخ پادشاه بن صاحب قران امیر تیمور گورگان پانزدهم رمضان
بر تخت هرات و خراسان جلوس نمود - پادشاه بود در معیت پرورد عدالت گستر و فتوحات
در عهد خود نمود و در سنه هشت صد و هشت میرزا سلطان حسین نواسه صاحب قران
با میرزا خلیل سلطان در سمرقند جنگ نمود و منهنز گشت و میرزا پیر محمد بن جهاں گیر که ولی عهد
صاحب قران بود نیز با میرزا خلیل محاربه نمود - در سنه هشت صد و نه میرزا عمر بن میرزا میرزا
شاه بعد از شکست یافتن از جنگ برادرش میرزا ابابکر به ملازمت شاه رخ پادشاه
مشرق شد و در پنج الاخر میرزا شاه رخ استرآباد را مفتوح ساخته حکومت آنجا به میرزا عمر
ارزانی داشت و در پانزده ماه ایالت طوس و کلات و ایبورد و نیشاپور و سمنوار را

به میرزا الخ بیگ پسر خود مقرر فرمود و در رمضان میرزا پیر محمد بن جهانگیر ولی عهد صاحب قرآن
به دست پیر علی قتل رسید و میرزا عم که به حکومت استرآباد سر فرار شده بود بر غم بزرگ وار
بنی اختیار کرد و به جنگ آمد و در روز دوشنبه نهم ذی قعدة کشته شد و قرا یوسف ترکان
و سلطان احمد جلای از قید سلطان فرخ خلاصی یافتند و سلطان احمد بغداد را به گرفت و تبریز را
نیز متصرف شد و میرزا ابابکر حازم تبریز گردید و سلطان احمد جلای را به گریخت و میرزا ابابکر با قرا
یوسف محاربه نموده منهنز گشت و بار دیگر با قرا یوسف در بیست سال اتفاق محاربه واقع شد و
میرزا میران شاه درین معرکه قتل رسید و اهل حرم او به دست قرا یوسف اسیر گشتند
و میرزا ابابکر منهنز گردیده به کرمان رفت و آن جا نیز از سلطان او بیست منهنز شد و در سنه
هشت صد و ده شاه رخ حکومت بلخ به میرزا قندز بن پیر محمد بن جهانگیر ازانی داشت و
او برادر خود میرزا اسکندر را مقید نموده پیش شاه رخ فرستاده و شاه رخ او را مطلق العنان
ساخت و او گر تخته نزد برادرش رفت و هم چنین وقایع بسیار در پادشاهت شاه رخ پادشاه
روئے داد که اگر همه نوشته شود کلام امیر تیمور به طول می کشد و بعضی از احوال او را داد
به قلم می آرد. میرزا ابوبکر بن میرزا میران شاه و کرمان کشته شد و در سنه ۸۵۱ میرزا علاء الدین
بن بایسنقر در سنه هشت صد و بیست متولد گردید و میرزا سعد و قاص بن محمد سلطان بن جهانگیر
بن صاحب قرآن که پیش قرا یوسف رفته بود در سنه هشت صد و بیست و یک فوت شد
و در سنه هشت صد و بیست و پنج میرزا ابوالقاسم بابو میرزا بایسنقر متولد گردید و در سنه ۸۳۳
میرزا بایسنقر بن شاه رخ پادشاه که از عمرش سی و هشت سال چهار ماه منقضی گشته بود وفات یافت

در سنه هشت صد و سی و هشت میرزا ابراهیم سلطان پسر پادشاه فوت شد و حکومت فارس که به او مقرر بود به پسرش میرزا عبداللہ استقراریافت و در سنه هفت صد و چهل و هشت میرزا جوگی پسر کوچک تر پادشاه فوت شد و در سنه هفت صد و پنجاه میرزا شاه رخ پادشا در شہر رے روز یکشنبہ میت و پنجم ذی حجه به دردمعده جهان فانی را وداع نمود۔

میرزا علاء الدین علاء الدولہ بن بایسنقر بن شاه رخ شاه در محرم الحرام ۸۵۶ مر به جائے حد بزرگ و در تخت سلطنت جلوس نمود و میرزا عبداللطیف بن میرزا النغ بیگ جدہ اش گوہر شاد آقا را غارت کرده بود ازیں جہت میرزا علاء الدولہ اورا دست گیر نموده مقید ساخت۔ و میرزا النغ بیگ از سمرقند بہ عدم گرفتن تخت ہرات حرکت نموده بہ کنار آب آمویہ رسید و بامیرزا علاء الدولہ مصالحت نموده میرزا عبداللطیف را خلاص ساختہ برگشت و میرزا عبداللطیف بار دیگر بامیرزا علاء الدولہ مخالف شد و میرزا النغ بیگ را بہ عدم رزم مصمم ساختہ باز از آب جیحول کہ آمویہ باشد عبور نموده بہ محار بہ میرزا علاء الدولہ شتافت و فی باین محار بہ صعوب واقع شد و میرزا علاء الدولہ منہزم گردید۔

میرزا النغ بیگ گورگان بن شاه رخ ولادت با سعادت در ۹۵۶ م واقع شد۔ پادشا بود فاضل و دانش مند و در علوم متداولہ در ریاضی و نجوم و طبیت ماہر کہ در ۹۸۶ م در سمرقند در ایام شاه زادگی و حکومت آں جاز جانب پدر بہ تمام رسانیدہ و خود آں عمل را با جمعی از دانش مندان منجمیں بہ عمل آورده بہ ہر تقدیر بعد از انہزام میرزا علاء الدولہ در ۹۸۶ م در تخت ہرات مستقل گشت و سلطان ابوسعید بن سلطان محمد بن میرزا میرزا شاه و میرزا یار علی از قید

به گریختند و جمعیت نمودند و میرزا الخ بیگ به محاربه میرزا یار علی روانه شده و میرزا یار علی بهر میت یافته و میرزا الخ بیگ حکومت هرات به میرزا عبد اللطیف ناخلف خود تفویض نموده به سمرقند رفت و میرزا یار علی به هرات آمده شهر را به گرفت و میرزا عبد اللطیف گریخته به سمرقند روانه شد و میرزا الخ بیگ که به سمرقند رفته بود میرزا شاه قوچین که از مجبان میرزا عبد اللطیف بود و میرزا الخ بیگ را به شهر راه نداد و میرزا عبد اللطیف به پدر رسیده پدر و پسر با هم ملاقات کردند پدر را به گرفت و حواله عباس نامی که میرزا الخ بیگ پدر او را کشته بود نمود عباس میرزا مذکور را به قصاص پدر خود در ۳۵۳ هـ از میان برداشت و میرزا یار علی که شهر هرات را گرفته بود به دست امیرایان میرزا ابوالقاسم بابر بن میرزا بایسنقر کشته شد - میرزا ابوالقاسم بابر و لادش در ۳۵۳ هـ بود - غره محرم الحرام ۳۵۳ هـ بر تخت هرات مستولی گردید - پادشاه بود خوش خلق و صاحب همت و اختلاف بسیار در سلطنت او واقع شد - و میرزا عبد اللطیف پدرکش که در رمضان سال ۶۰۰ هـ که پدر را کشته به جائے پدر نشسته بود در همان سال به دست بابا حسین کشته شد - زیاد از شش ماه شاه بی نکرده -

و میرزا عبد اللہ بن ابراہیم سلطان بن شاه رخ به جائے میرزا عبد اللطیف بر تخت سمرقند نشست -

میرزا محمد سلطان بن بایسنقر به هرات لشکر کشید و در میان هر دو برادر جنگ به وقوع پیوست و میرزا ابوالقاسم بابر منہزم گشت و میرزا محمد سلطان در ۳۵۳ هـ بر تخت هرات نشست و سکه و خطبه به نام خود کرد و میرزا ابوالقاسم بابر به جرجان رفت و میرزا علاء الدولہ که بعد از فوت شاه رخ بر تخت جلوس نموده بود از سیستان لشکر فرام آورده با میرزا محمد سلطان

جنگ کرده منهنزم ساخت و در بهرات جلوس نمود. ناگاه بار دیگر میرزا ابوالقاسم بابر با جمیعت
به بهرات رسید و میرزا علاءالدوله منهنزم گشت و در بهرات سکه و خطبه بنام خود نمود. ^{۵۵۰}شبهه -
میرزا علاءالدوله به دست میرزا ابوالقاسم بابر دست گیر شد و در موضع جباراں بامیسرزا
محمد سلطان نیز محاربه عظیم روداد و میرزا محمد سلطان نیز دست گیر گردید پس میرزا ابوالقاسم
بابر میرزا محمد سلطان را به قتل رسانید و در چشمان میرزا علاءالدوله سیل کشید و در سینه مذکور
سلطان ابوسعید بن سلطان محمد بن میرزا میراں شاه سمرقند را به گرفت و میرزا محمد شیرازی
به قتل رسانید در ^{۵۵۱}شبهه میرزا علاءالدوله با وجود کوری از مجلس برادر به گریخت و پناه بر قوم
ارلا در بر و جمیعت بهم رسانیده بار دیگر به محاربه میرزا ابوالقاسم بابر بکمر بست. اما زود منهنزم
گشت و نزد میرزا جهان شاه بن قرا یوسف رفت و در ^{۵۵۲}شبهه میرزا جهان شاه صفهان و قلم
و کاشان و طهران گرفت و شیراز را به تصرف خود آورد و میرزا ابوالقاسم بابر امر به قتل
خلیل سلطان بن میرزا محمد بن جهان گیر که در جنو شال بود فرمود و سلطان ابوسعید بهرات را به گرفت
و بابر معاودت نمود و سلطان ابوسعید منهنزم گردید و میرزا ابوالقاسم بابر به تعاقب سلطان
ابوسعید تا سمرقند عثمان نه کشید و شهر را محاصره نمود. فی مابین صلح واقع شد و میرزا ابوالقاسم بابر
برگشته داخل بهرات شد و در ^{۵۵۳}شبهه روز سه شنبه بیست و پنج رجب الاخر در شهر مقدس
میرزا ابوالقاسم بابر به اجل طبعی در گذشت.

میرزا شاه محمود بن میرزا ابوالقاسم بابر بر تخت بهرات به جائے پدر جلوس نمود
میرزا ابراہیم بن علاءالدوله سپاه فراهم آورده و میرزا شاه محمود چون مقابل او نہ توانست

راه فرار پیمود-

میرزا شاه ابراهیم روز سه شنبه ماه رجب بر تخت هرات جلوس نمود و در شعبان بامیرزا
 شاه محمود در حوالی مشهد مقدس جنگ صعب واقع شد و میرزا شاه محمود شکست یافته به تخت-
 سلطان ابوسعید بن سلطان محمد بن میرزا میرا شاه روز سه شنبه بیست و پنجم شعبان
 یکم تاز ناگاه از سمرقند رسیده داخل بلده هرات شده بر فراز تخت مصعد گشت و وجوه دینار و
 دراهم را به نام خود مزین ساخت و در رمضان گوهرشاد آغا والد میرزا بالینقرز وجه شاهنخ
 پادشاه را بقتل رسانید و درین اثنا خبر رسید که میرزا احمد و میرزا جوگی پسران میرزا عبد اللطیف
 پدرکش در سمرقند خروج کرده اند سلطان ابوسعید عازم سمرقند شد و در شوال هر دو شاهزاده
 جنگ نمودند و میرزا احمد کشته شد و میرزا جوگی رو به گریز نهاد. در ماه صفر ۸۶۲ میرزا شاه
 ابراهیم داخل هرات شده بار دیگر جلوس فرموده و هفتم جمادی الآخر میرزا علاءالدوله پدرش
 در هرات آمده و در ماه شعبان میرزا جهان شاه بن قرا یوسف قراقرنیلو یکم و ناگاه از آذربایجان
 آمده هرات را حیرت آفرین مفتوح ساخته جلوس نمود و چون خلل در ملک واقع شد و در آخر سال
 برگشته به دارالملک خود رفت و در ۸۶۳ م بار دیگر سلطان ابوسعید از سمرقند معاودت نموده
 هرات را متصرف شد و سکه و خطبه به نام خود از زانی داشت و بامیرزا علاءالدوله پسرش
 میرزا ابراهیم جنگ نمود و آن با منهنز گشتند و در قندز بامیرزا سنجر نیز حرب کرد و مرزا سنجر
 کشته شد و میرزا ابراهیم در رمضان به اجل معهود درگزشت و سلطان ابوسعید قلعه تبره نورا
 مفتوح ساخت و میرزا شاه محمود کشته شد و میرزا سلطان حسین بالقرکه در عهد و استرا با دبود

سبز فار را تاخت نمود۔ در ۸۶۳^{هـ} سلطان ابوسعید بر جهان لشکر کشید و سلطان حسین میرزا
منہزم گردید و میرزا علاء الدولہ در محرم سال مذکور وفات یافت و در بیت و یکم صفر نفس او را
بہرات آوردند و در ۸۶۵^{هـ} میرزا جوگی بن عبداللطیف در حوالی سمرقند خروج کرد و سلطان
ابوسعید برائے مدافعت بہ سمرقند شتافت و میرزا جوگی در موضع شاہ رخ متحصن گردید و
سلطان حسین میرزا بہرات را محاصرہ کرد و سلطان ابوسعید از استماع این خبر معاودت نمود
و سلطان حسین میرزا منہزم گشت و در ۸۶۶^{هـ} سلطان ابوسعید برائے حرب سلطان حسین میرزا
بہ استراہاد رفت و سلطان حسین منہزم گردید و سلطان ابوسعید حکومت آں جا بہ پسر خود سلطان محمود
تفویض نمودہ بہ بہرات معاودت نمود و خواجہ معزالدین وزیر خود را در دیگ آب جوشان
انداخت و در ۸۶۹^{هـ} از بہرات بہ مرو رفتہ آں جا شلاق نمود و باز آمدہ داخل بہرات شد
و در ۸۷۰^{هـ} میرزا ابایسنقر بن میرزا ابوسعید متولد شد و سلطان ابوسعید جشن ختانت شاہ زادگان
شروع نمود و سور عظیم بجا آورد و تکلفی فرمود کہ عقل از احصائے آں قاصر است و در ۸۷۲^{هـ}
میرزا جہاں شاہ بن قرا یوسف ترکمان برائے محاربہ بامیرزا حسن بیگ پابندری کہ آں بار
آق قویونلو نیز گویند بہ دیار بکر رفت۔ در اول صلح گوئہ شد و آخر بر ہم خورد و فی مابین حربے
عظیم واقع شد و میرزا جہاں شاہ بہ دست اسکندر لشکری بہ قتل رسید و میرزا یوسف و
بیرزا محمدی پسران میرزا جہاں شاہ دست گیر شدند و اذن حسن بیگی و میرزا حسن بیگ
ہر دو امر بہ قتل فرمود و بعد از کشتہ شدن میرزا جہاں شاہ پسرش حسین علی ہفتاد ہزار سوار جمع
نمودہ از سلطان ابوسعید مدد خواست کہ اگر آں جناب بہ ملک عراق نہضت فرماید ملک آنکہ با شما

و از دل و جان پیشکش می‌کنم۔ ہذا سلطان ابوسعید بہ عزم رزم میرزا حسین بیگ و امرا حسین علی
 در اوائل شعبان از ہرات کوچ نموده و عراق و آذربائجان را تا تبریز بہ تصرف خود در آورد حسین علی
 آمدہ ملازمت نمود و از نزد میرزا حسین بیگ برادرزادہ اش لطیفی شدہ لمحت شد و او منظور نظر
 نہ گشت و در ۱۳۰۰ ہجری بمیت و دوم رجب فی مابین سلطان ابوسعید و امیر حسین بیگ حربے
 صعب اتفاق افتاد و افواج سلطان ابوسعید منہزم گشتند۔ از قضا سلطان اسیر و دست گیر
 شد و بہ امر او ذن حسن مقتول گشت و دولت او منتقل بہ سلطان حسین میرزائے بایقرا گردید۔
 ذکر او لاصلی سلطان ابوسعید نمودہ بعد از ان بہ ذکر احوال سلطان حسین پردازیم۔

سلطان محمود بن سلطان ابوسعید بعد از استماع کشتہ شدن پدر دوم رمضان
 بر تخت ہرات نشست۔ درین ضمن سلطان حسین ہرات را بجزا و قہر آہ گرفت۔ سلطان محمود
 فرار نمودہ نزد برادر خود سلطان احمد بہ سمرقند رفت و چند گاہے نزد برادر بود۔ در ۱۳۰۰ ہجری
 از برادر گرفتہ تختہ بخشان و قندز تفلان را بہ گرفت و چون سلطان احمد کہ پادشاہ سمرقند بود
 در ۱۳۰۱ ہجری فوت شد سلطان محمود بہ جلدی تمام آمدہ پادشاہ سمرقند و بخارا شد و در ۱۳۰۲ ہجری
 او نیز ازین جہان فانی بیرون رفت۔ شاہ رخ بن ابوسعید کہ پادشاہ غزنین و کابل و تواج
 و لواحق بود و فاش در ۱۳۰۲ ہجری واقع شد۔ میرزا عبد الرزاق پسر شاہ رخ بہ جائے پدر نشست
 و در ۱۳۰۳ ہجری میرزا مقیم بن امیر ذوالنون سلطنت از ویہ گرفت۔ میرزا عمر شیخ کہ پادشاہ اندہ جا
 بود و فاش در ۱۳۰۴ ہجری بہ وقوع پیوست۔ سہ پسر داشت میرزا ظہیر الدین بابر و میرزا
 معز الدین جہاں گیر و میرزا ناصر سلطان۔ میرزا الخ بیگ بن سلطان ابوسعید در ۱۳۰۵ ہجری فوت شد

سلطان حسین بن نعیم الدین منصور بن میرزا باقر بن میرزا عمر شیخ بن امیر تیمور
پادشاه بود صاحب کمال و هنرمند و صاحب اقبال و طالع بلند - علماء و فضلاء و شعراء
و منشیان قرب و منزلت عظیم و صلہ بائے وافر می یافتند و ظایق به رفاه تمام می گزرانیدند -
ولادتش در ۸۳۵ هجری واقع شد و والد ماجدش میرزا غیاث الدین منصور در ۸۳۵ هجری فوت شد -
و بعد از فوت پدر به همراهی میرزا ابوالقاسم بابر روزگاری گزرانید و بعد آن سلطان ابوسعید
رفیق گشت و توزکی بهم رسانید و میرزا سنجر معز الدین بن پیر محمد جہاں گیر بن صاحب قران
دختر خود را به عقد او درآورد و ہمیشہ در فکر دولت و سلطنت بود تا آنکہ استرآباد را به گرفت
و اکثر حرکات می نمود تا آنکہ در شعبان در ۸۳۵ هجری قتل سلطان ابوسعید به سمعش رسید - خود را
به ہرات رسانید و سلطان محمود را منہزم ساخت - روز جمعہ دہم رمضان المبارک بہ ساعت سعد
طالع فرخ بر تخت ہرات جلوس نمودہ پادشاہ شد و در ذی الحجہ شروع بہ ساختن باغ جہاں نما
نمود و در ۸۳۵ ہجری فیروزہ بیگم والدہ پادشاہ فوت شد و میرزا یادگار محمد بن میرزا سلطان محمد
بن میرزا بایسنقر بن شاہ رخ پادشاہ بہ امداد میرزا حسن بیگ ان قونیلو پادشاہ آذربایجان
و عراق بر ہرات لشکر کشید و در آخر ربیع الاولی فی مابین او و سلطان حسین جنگ شد و میرزا یادگار
منہزم گردید و در ذی الحجہ بار دیگر میان ہر دو جنگ واقع شد - از قضاء شکست بر لشکر سلطان حسین
افتاد و منہزم گشت و میرزا یادگار محمد بہ ظفر اختصاص یافت و بہیت و نہم محرم الحرام در ۸۳۵ ہجری
بر فراز تخت ہرات استعلی گردید و خطبہ بہ نام میرزا حسین بیگ و بعد از آن بہ نام خود خواندند و بہ
پادشاهی خراسان خود را ادل بخش نمود و بہیت و نہم صفر میرزا سلطان حسین چل بلاتانگہاں

به ایلیغار حود را به هرات رسانید و میرزا یادگار محمد در باغ زاناں شب به شرب خمر اشتغال داشت و
میرزا سلطان حسین اورا دست گیر نموده همان ساعت به قتلش رسانید و بار دیگر به استقلال تمام
پادشاه و فرماں رو گشت. و چون به سمع سلطان حسین رسید که سلطان محمود بن سلطان ابوسعید
بلخ را به تصرف در آورده است سلطان حسین به جنگ اورفت و فی مابین حربے صعب واقع شد
و سلطان حسین قرین فتح و ظفر گشته بلخ را به تصرف خود در آورده و وزارت دیوان اعسلا
به نظام الدین امیر علی شیر در آخر شعبان مقرر فرمود. - محب دزیر باتدبیر و صاحب کمال
عالی قدر بلند اقبال بود و حکومت بلخ به امیر مظفر برلاس ارزانی داشت. احمد شتان که حاکم بلخ
بود آمده ملازمت نمود و در ۸۷۸ هجری حکومت بلخ به برادر اعیانی خود میرزا باقر آغویض فرمود
و در ۸۷۹ هجری از عجائب و بدائع آن است که در موضع خواجه خیراں من اعمال بلخ از عهد حکومت
میرزا باقر برادر کلان سلطان حسین میرزا مزارے ظاہر شد و در آن لوحی بود که برآں مرقوم
بود که این قبر علی ابن ابی طالب است و در آن جامردمان به زیارت مشرف می شدند اما این
امرا مرستی که عاقل و بیخ و جرمین الوجوه بادر نه می کنند و نجف اشرف را مرقد مبارک شاه اولیاء
می دانند و در ۸۷۹ هجری میرزا باقر حاکم بلخ وفات یافت و ایالت بلخ به درویش علی برادر امیر علی شیر
مقرر شد و در ۸۷۹ هجری بیکه سلطان بیگم دختر میرزا سنجر و جیه پادشاه و والدہ بدیع الزماں که
مطلقه پادشاه بود وفات یافت و در ۸۷۹ هجری شاه غریب میرزا پسر پادشاه فوت شد
و حکومت استرا باده سلطان مظفر حسین میرزا آغویض یافت و بدیع الزماں میرزا آغویض پرور
وزیر و سلطان حسین میرزا برائے نادیب پسر به بلخ رفت و در بیت و نهم شعبان محاربه واقع شد

و بدیع الزماں راه فرار پیوده به قند ز رفت و پادشاه بلخ را محاصره کرده بلخ را به گرفت و به حسین ابراهیم میرزا محکومت آن جا عطا نمود و محمد زماں میرزا بن بدیع الزماں میرزا در ایام محاصره در بلخ متولد شد حسین مظفر میرزا به حکومت استرآباد مقرر گشته بود روانه شد و فی مابین او و محمد موسی میرزا بن بدیع الزماں که در استرآباد بود محاربه واقع شد و محمد موسی میرزا دست گیر گردید - مظفر حسین میرزا او را نزد پادشاه فرستاد و شاه زاده نزد جدش متقی گشت و به مکرمه خدیج بیگی آغا والد مظفر حسین میرزا مقتول گردید و چون بدیع الزماں میرزا ازین واقعه مطلع گشت کمر به محاربه او بسته از قندهار به استرآباد آمد و بیست و پنجم شعبان در سنه ۹۳۹ در خون حرب در پیوست - بدیع الزماں منهنم گشت - مظفر حسین میرزا قریب فتح و ظفر گردید و بالاخر فی مابین بدیع الزماں میرزا و پادشاه مصالحت واقع شد و حکومت سیستان و فراه به او تفویض یافت و در سنه ۹۳۹ محمد حسین میرزا بر مظفر حسین میرزا لشکر کشید و استرآباد را به تصرف در آورد و مظفر حسین میرزا نهر بخت یافته نزد پدر شتافت و ابوالمحسن و غیره در ایوردان سبب شرارت خدیج بیگی آغا بغی اختیار نمودند و سلطان حسین میرزا به جنگ هر دو پسر شتافت و در میان پدر و پسران ناخلف محاربه به وقوع پیوست و هر دو شاه زاده منهنم گشتند و سلطان احمد میرزا به اجل طبعی در گذشت و در سنه ۹۳۹ سلطان حسین میرزا به قصد تادیب محمد حسین میرزا که به خود سری استرآباد را متصرف شده بود روانه شد و محمد حسین میرزا نهر بخت را غنیمت دانست و بدیع الزماں میرزا به اتفاق امیر ذوالنون از سیستان خود را به هرات رسانیده شهر را محاصره نمود و چون این واقعه به سمع سلطان رسید به زودی خود را به هرات رسانید و بدیع الزماں میرزا به گریخت و آخر شعبان

آنچہ کہ عذر تقصیرات خود را معروض داشتہ پادشاہ از گناہان و عقوق او درگزشت مصالحت نمود و حکومت بار دیگر بہ او تفویض فرمود و در سن ۹۰۷ھ سلطان حسین میرزا بار دیگر برائے تادیب محمد حسین میرزا عازم استرآباد شد و محمد حسین میرزا فرار اختیار نمود و نزد پدر کساں فرستادہ التماس غفو تقصیرات در میان آورد و پادشاہ تقصیرات او را معاف فرمودہ ایالت جرجان را بہ او ارزانی داشت و محمد محسن میرزا نیز ملازمت پدر کرد و امیر نظام الدین علی شیر از مرض سکتہ روز یکشنبہ یازدہم جمادی الآخر جہان فانی را وداع نمود و محمد شہستانی خاں مشہور بہ شبیک خاں بن بداع سلطان بن ابوالخیر خاں از اولاد جوجی خاں بن چنگیز خاں عزم تسخیر ماوراء النہر و ترکستان نمودہ ظاہر سمرقند را فتح نمود و سلطان علی میرزا دالی سمرقند و بخارا را علاج ملازمت کرد و محمد خاں شہستانی او را بہ قتل رسانید۔ سکہ و خطبہ در ہر دو شہر بہ نام خود زد و خواند و این واقعہ روز جمعہ دہم جمادی الثانی بظہور پیوست و ظہیر الدین بابر پادشاہ چون این خبر مسموع نمود در وقتہ کہ محمد خاں تسخیر ملک دیگر مشغول بود خود را بہ الیغار تمام بہ سمرقند رسانید و شہر را بہ گرفت و بخارا را نیز در تصرف خود در آورد و چون این خبر بہ محمد خاں شہستانی رسید در سن ۹۰۸ھ بار دیگر معاودہ نمودہ سمرقند و بخارا را مفتوح ساخت و محمد معصوم میرزا بن سلطان حسین بہ اجل موعود درگزشت و حیدر میرزا بن سلطان حسین نیز ازین جہاں بہ سرائے دیگر انتقال نمود و اسکندر میرزا بن میرزا باقرا برادر زادہ پادشاہ نیز وفات یافت و در سن ۹۰۹ھ محمد خاں شہستانی نواح بلخ را غارت کرد و بدیع الزماں میرزا سنہم گشت و محمد خاں بے حصول فتح ارستہ معاودت کرد و فریدون حسین میرزا گزینختہ نزد برادرش محمد حسین میرزا بہ استرآباد رفت و محمد حسین میرزا بہ مرض مصبہ درگزشت و در سن ۹۱۰ھ

ظہیر الدین بابر پادشاہ بہ کابل رفتہ بہ مصالحت از محمد مقیم ولد امیر ذوالنون ارغون کابل را بہ گرفت
و بدیع الزماں میرزا بلخ را گزاشتہ بعد از عقوق و عصیان بے شمار بہ ملازمت پدر رسید و
در رمضان پادشاہ بدیع الزماں میرزا را کنار آب مرقات فرستادہ و خسرو شاہ پسر امیر ذوالنون
بہ قندز رفتہ بود بہ دست او زبکے بہ قتل رسید و ابراہیم حسین میرزا وفات یافت و در ۹۱۰
حکومت قاین بعد از وفات ابراہیم حسین میرزا بہ برادر اعیانی او ابن حسین میرزا مقرر گشت و
پادشاہ یعنی سلطان حسین میرزا بہ عزم رزم محمد شبیک خاں از ہرات برآمد و مریض گشت و
در ذی الحجہ بہ عزم سفر آخرت بر تخت رواں سوار شدہ در صبح خاک آرام یافت۔ مدت عمرش
شصت و نہ سال بود و بعد از وفات آل پادشاہ عالی جاہ بدیع الزماں میرزا و مظفر حسین میرزا
بہ شرکت بر تخت ہرات جلوس نمودند و جنین اتفاق ہرگز واقع نہ شدہ بود کہ دو پادشاہ بر
یک تخت و دو دشمن در یک غلاف بگنجد۔ اما از سبب خدیجہ بیگی آغا ایں امر بہ وقوع پیوست
و در ۹۱۲ محمد خاں شہستانی آیل امان را تاخت کرد و ظہیر الدین بابر پادشاہ بہ ہرات آمد و
با بدیع الزماں میرزا و مظفر حسین میرزا اتفاق نمود۔ بہ اتفاق ہم دیگر لشکر بر محمد خاں بہ کشید و
دہرہ پادشاہ بہ اتفاق از ہرات برآمدند و محمد محسن میرزا مشہور بہ کیک میرزا اتفاق نہ کرد
بلکہ مدعی سلطنت شد۔ از ایں جہت ایں جمعیت بر ہم خورد و بابر پادشاہ از پیش ایستادہ برآمدہ
متوجہ کابل شد و محمد خاں بلخ را مفتوح ساخت و در ۹۱۳ تیمور سلطان بن محمد خاں و
عبداللہ خاں بن محمود سلطان شہر ہرات را محاصرہ کردند و امیر ذوالنون در محرم کشتہ شد و
بدیع الزماں میرزا فرار اختیار نمودہ بہ قندہار رفت و مظفر حسین میرزا بہ استرآباد رفت و محمد خاں

شہر ہرات راہ گرفت و قلعہ اخسار الدین و حصار بڑہ تورانیز مفتوح ساخت و در ۹۱۲ھ تیمور سلطان
 و عبداللہ سلطان در ظاہر شہد مقدس نزول کردند و ابو الحسن میرزا و محمد محسن میرزا دست گیر شدند
 و بہ امر آیان و دو شاہ زادہ نامہ بخار قبہ قتل رسیدند و بعد از ان بہ قاین رفتند و با ابن حسین میرزا جنگ
 کردند و ابن حسین میرزا انہزام یافتہ نزد شاہ اسمعیل صفوی رفت و بابر پادشاہ قندہار و زمین داور
 را بہ خیر خود در آورد و مظفر حسین میرزا در استرآباد فوت شد و در ۹۱۵ھ محمد خاں شہستانی
 کرت ثانی بایران آمدہ استرآباد و امخان را خرم نمود و بدیع الزماں میرزا بہ ملازمت شاہ اسمعیل رسید
 و فریدون حسین میرزا در معرکہ محمد خاں کشتہ شد و ابن حسین میرزا کہ بہ خدمت شاہ اسمعیل صفوی
 رسیدہ بود فوت شد و در ۹۱۹ھ بدیع الزماں میرزا از پیش پادشاہ صفوی مرخص گشتہ
 بہ موضع جرجان لشکر کشید و آن جا کارے نہ ساخت - بہ ہندوستان رفت و آن جا نیز نہ
 طالعش یاری نہ کرد - باز پیش شاہ اسمعیل آمد و شاہ او را در موضع شنیب غازاں متوطن
 گردانید و ہزار دینار از دیوان تبریز روزنیہ تنخواہ کرد چون سلطان سلیم خاندکار بر تبریز لشکر
 کشید بدیع الزماں میرزا ہمراہ او بہ استنبول رفت و آن جا بعد از چہار ماہ در ۹۲۰ھ بر علت
 طاعون درگزشت و پسرش محمد زماں میرزا پادشاہ اسمعیل مکرر جنگ ہائے بسیار کردہ
 آخر الامر دست گیر شد و شاہ او را پیش ظہیر الدین پادشاہ فرستاد - بابر پادشاہ او را
 حکومت بلخ داد و او چند گاہے متابعت نمودہ یعنی اختیار نمود و کار ہائے او مختل بود
 در محاربہ شیرخان در ۹۲۵ھ غرق شد و سلطنت تیموریہ ایران بہ صفویہ انتقال یافت
 لہذا باب دیگر می پردازد۔

باب دوم

در ذکر سلاطین رفیع المکان عالی شان تیموریہ کہ در ہندوستان پادشاہی و فرماں روائی کرده اند۔ اے یوں مابذ۔ از امیر کبیر صاحب قرآن شروع نموده تا زمان حال قلم صد اقت قلم بطریق اختصار و نہایت اجمال می آرد۔

صاحب قرآن امیر تیمور گورگان

احوال آن جناب نمودگی از مفصل در باب اول گزشت بہین بیت اکتفا می نماید۔

نظم

سلطان تیمور آن کہ شل ادشاہ نہ بود در ہفصد و سی و شش درآمد بہ وجود

در ہفصد و ہفتاد و یکے کرد خروج در ہشت صد و ہفت گرد عالم بہ درود

و آن جناب را چہار پسر بود۔ جہاں گیر میرزا۔ عمر شیخ میرزا۔ میرزا میراں شاہ و میرزا شاہ رخ و وزیرائے ایشان کہ کارگزاری می کردند سیورع تمش اعلان و امیر شیخ نور الدین و امیر شاہ ملک و تردی بیگ و امیر برندق و خواجہ یوسف و امیر خداداد و امیر مس الدین محمد و امیر سیف الدین و امیر داد و ارغون شاہ و غیر ایشان و قبر امیر تیمور در سمرقند است۔

میرزا میراں شاہ پسر سیوم صاحب قرآن است۔ ولادتش در ۶۹۸ قمر واقع شد۔ و در زمان حضرت صاحب قرآن حکومت عراق و خرم و آذربائجان بہ جناب مرزا مفوض بود و بعد از فوت صاحب قرآن میرزا ابابکر پسر میرزا میراں شاہ سکہ و خطبہ بنام پدر کرد و چون میرزا میراں شاہ

مرض خط دماغ داشت پس کارگزاری می کرد. بیست و چهارم ذی قعدة در ششده در جنگ قرايوسف
ترکمان کشته شد و او را پنج پسر نمود. ابوبکر میرزا - عمر میرزا - سلطان محمد میرزا - سلطان محمود میرزا
سی مورد غ تمش میرزا قبرش در سرور و دتبریز واقع است -

سلطان محمد میرزا به سبب همراه میرزا الف بیگ روزگاری گزاینده و پسر بایش
آداب جهان بانی از میرزا الف بیگ حاصل می نمود. وفات میرزا در ۱۳۳۸ هـ واقع شد -
دو پسر داشت - ابوسعید میرزا - منوچهر میرزا - قبرش در سمرقند است -

سلطان ابوسعید پادشاه - احوالش در طبقه اول تیموریه رقم زده کلک بیان گردید -
وفاتش در ۱۳۴۸ هـ واقع شد - نه پسر داشت - موضع قبرش در ماوراءالنهر است -

عمر شیخ میرزا پسر چهارم سلطان ابوسعید است - در سمرقند در ۸۶۶ هـ متولد شد
و در ۸۷۲ هـ بر تخت فرغانه و آنده جان جلوس نمود - روز شنبه چهارم رمضان ۸۹۹ هـ از بام
کبوترخانه افتاده به اجل ناگهان به تبه خانه قبر انتقال فرمود - مدت عمرش سی و نه سال بود -
سه پسر داشت - بابر میرزا و جهان گیر میرزا و ناصر میرزا - وزیر او امیر محمدی کوکلتاش بود
و قبرش در فرغانه است -

ظہیر الدین محمد بابر پادشاه ششم محرم الحرام در ۸۸۵ هـ از بلخ قتل نگار خانم بنت
یونس خان که از اولاد چغتائی خان بن چنگیز خان بود متولد گشت و روز سه شنبه پنجم رمضان
در ۸۹۹ هـ بر تخت آنده جان جلوس فرمود و تا مدت یازده سال با سلاطین چغتائی و اوزبک
نبرد های عظیم کرده غالب گشته در ۹۱۳ هـ بایسنقر میرزا پسر سلطان محمود محاربه نموده غالب گشته

و در ۹۱۰م با محمد خاں سیستانی جنگ نمود و در ۹۰۹م متوجه بدخشان و کابل شد و خسرو شاه
 والی بدخشان متابعت قبول نمود و در ۹۱۱م کابل مفتوح شد و عازم فتح قندهار گشت و درین سال
 زلزله عظیم در کابل واقع شد و تا یک ماه زلزله بود و در ۹۱۲م سمرقند را فتح نموده هشت ماه
 فرماں دهی کرد - در ۹۱۳م با عبداللہ خاں جنگ عظیم واقع شد و چشم زخم عظیم رسید - راه
 ولایت حصار پیش گرفت - بار دیگر به اتفاق امیر نجم الثانی که سپہ سالار شاه اسمعیل صفوی بود
 در پائے قلعه عجدوان با اوزبک جنگ عظیم واقع شد و نجم الثانی به قتل رسید و بابر پادشاه
 متوجه کابل شد و دل از ماورالنہر برکنده کرده و تہ تسخیر ہندوستان آورد و بہ سبب با بازگشت -
 بار دوم در ۹۲۲م متوجه ہندوستان شدہ بود - از سبب بے اتفاقی و نقاہ بہ کابل برگشت
 و در ۹۲۵م بابر پادشاه بہ جانب بخور متوجه شد و در اثنا سہ راہ زلزله عظیم واقع گردیدیم ست
 بخومی ماندہ - و سلطان علاء الدین سوادی در اندک زمانے فتح قلعه بخور فرمود و نزد سلطان ابراہیم
 لودھی ایلچی فرستاد و بعد از اس در ربیع الاولی روانہ کابل شد و بار چہارم در ۹۳۱م عازم
 ہندوستان شد و لاہور را تسخیر فرمودہ برگشت و داخل کابل شد - با پنجم روز جمعہ ۱۲ صفر ۹۳۲م
 بر تسخیر ہندوستان عزم جزم نمودہ میرزا کامران را حاکم قندہار فرمودہ ہفدہم صفر باغ و فامنزل گاہ
 ساخت و چہارم ربیع الاولی بسیال کوٹ رسید و بیت و چہارم ربیع الاولی قلعه بلوت مفتوح
 ساخت و نہم رجب با سلطان ابراہیم ولد سکندر سلطان کہ پادشاہ ہندوستان بود نزدیک
 پانی پت حربے عظیم واقع شد - با سلطان ابراہیم یک لک سوار و ہزار فیل بود و نزد بابر پادشاہ
 دوازده ہزار سوار - فتح نصیب بابر پادشاہ شد و بیت و نہم رجب در خور ہر کس انعام وافر داد و

انعام و سوغات بہ کابل فرستاد و ہمت عالی و سخاوت بے شمار از حد و قیاس بجا آورد و دہلی و آگرہ تا بہار در تصرف بابر پادشاہ آمد و در ۳۲۰ھ مراناس انگاز میں دارا و دے پور و جیتور کہ با جمیعت عظیم و افواج بسیار با سپاہ و زمین داران و مرہٹہ و ماروار و انبیہر و میوات و بہدور با مجموع راجپوتیہ کہ جمع گشتہ بودند محاربہ صعب واقع شد و بسیارے از فوج رانا و راجپوتیہ علف شمشیر شدند و رانا فرار اختیار نمود و فتح عظیم کہ در دہم و خیال کسے نہ بود نصیب پادشاہ عالی جاہ شد و در ۳۵۰ھ چندیری را مفتوح ساخت و در ۳۵۰ھ بہ سمت بہار رفت و آن جا بانصرت شاہ والی بنگالہ مصالحت نمودہ برگشت و در ۳۵۰ھ مرشاہ زادہ ہمایوں بیمار شد۔ اطباء از معالجہ آں عاجز آمدند۔ بابر پادشاہ تصدقات بسیار داد و الماسے کہ یک قطعہ بہ وزن ہشت مثقال از عنایم سلطان ابراہیم بہ دست آمدہ بود تصدق نمود و خود سہ مرتبہ گرد سہر گردید۔ چنانچہ در مزاج شاہ زادہ تخفیفے و در نفس بابر ثقل و گرانی ظاہر شد۔ تا آنکہ سیوم جادی الاولی وفات یافت۔ مدت عمرش پنجاہ سال کامل بود عادل و سخی و شجاع باذل و مدبر و چہار پسر در وقت وفات حی و قائم بودند۔ ہمایوں پادشاہ و میرزا کامران در قندہار و میرزا عسکری و میرزا ہندال در سرہند۔ وکیل الیشاں امیر نظام الدین خلیفہ و وزیر الیشاں شاہ منصور و سلیمان میرزا و خواجہ کلاں بیگ و قبرش در کابل است۔

ابوالنصر نصیر الدین محمد ہمایوں پادشاہ پادشاہے بود نیکو سیر و مہربان و کرم و جود بخشاش وافر و در علم و کمال بر سلاطین تیموریہ رجحان دارد۔ چہار دہم ماہ ذی قعدہ در ۹۱۳ھ در قلعہ ارک کابل از بطن ماہم بیگم کہ از اشراف خراساں بود متولد گشت و در شاہ زادگی فتوحات

نموده و بعد از فوت پدر بر تخت سلطنت جلوس فرمود و حکومت کابل و قندهار به میرزا کامران و سرکار
 سنبل به میرزا عسکری و سرکار الوری به میرزا هندال و بدخشان به میرزا سلیمان داد و قلعہ کالجرا
 محاصره نموده بملغہ پیشکش گرفته صلح فرمود و در سلطنت عازم بنگالہ شد و چون از سلطان بہادر
 گجراتی تمرد ظاہر شد عثمان عزیمت بہ سمت گجرات معطوف داشت و محاربه بہ میان آمد و سلطان بہادر
 بہ جانب ماند و فرار نمود۔ از آن جا بعد از معادلت پادشاہ بہ گجرات رفت و محمد زمان میرزا
 پسر بدیع الزماں از بابر پادشاہ روگرداں شدہ پیش شاہ گجرات بود بہ لاہور رفت و در
 آن جا کارسہ نہ ساختہ باز بہ گجرات آمد و باز در میان پادشاہ و سلطان گجرات جنگ شد
 و سلطان بہادر گزہ تختہ بہ کہنباہیت رفت و ہمایوں پادشاہ تعاقب فرمود و او بہ بندر دیب
 رفت و پادشاہ چہار ماہ در کہنباہیت بود و از آن جا آمدہ جا پانیرا مفتوح ساخت و از آن جا
 بار دیگر با عا دالملک کہ غلام و سرخیل شاہ گجرات بود محاربه واقع شد و گجرات را فتح نمودہ
 میرزا عسکری را در گجرات گذاشتہ بہ برہان پور آمدہ و از آن جا بہ سمت اجین کوچ فرمود
 و در ۱۵۲۲ء میرزا عسکری از گجرات بہ آگرہ روانہ شد و گجرات بار دیگر بتصرف سلطان بہادر
 آمد و میرزا عسکری بخی اختیار نمودہ با میرزا ہندال کہ از جانب ہمایوں پادشاہ بود جنگ
 واقع شد و میرزا عسکری شکست یافت و در سلطنت سلطان بہادر از سبب فرنگیان در دریا
 غرق شد و محمد زمان میرزا گجرات را متصرف گردید و در ہمیں سال شورش شیرخان افغان
 برخاست و صوبہ بہار را متصرف شد و بنارس را تاخت نمودہ قلعہ چنگرہ منزل خود ساخت
 و چون ہمایوں پادشاہ بہ نواح قلعہ رسید شیرخان گزہ تختہ و بعضی از بلاد بنگالہ را بہ تصرف خود

درآورده و در بهمان وقت محمد زمان میرزا آمده ملازمت پادشاه کرده مخلص گردید و در ۹۳۵ هـ
 بهایوں پادشاه به بنگالہ رفت و نصیب شاہ والی بنگالہ ہمراہ بود شیرخان باپسرش سلیم خان کہ
 جلال خان نام داشت بہمت رہتاس بہ گونہخت و ہایوں پادشاہ در بنگالہ بہ جہاد مشغول بود کہ ناگاہ
 میرزا ہندال بنی اختیار نمودہ از دارالخلافہ آگرہ متصرف شد۔ اندیس جہت شیرخان فرصت یافتہ
 بنارس را متصرف شد و میرزا کامران از لاہور آمدہ میرزا ہندال را از حرکت نا پسند بانہ داشت
 و در ۹۳۶ ہ پادشاہ را با شیرخان کنار آب گنگ محاربات روئے داد و بعد از فتوحات
 شکست بر لشکر پادشاہ واقع شد۔ چنانچہ محمد زمان میرزا در آب غرق شد و شیرخان پس بنگالہ
 عازم گشت و در ۹۳۷ ہ در دہہ ماشورا، با شیرخان محاربت عظیم واقع شد و مردم بسیار بہ قتل آمدند
 و شکست بر لشکر پادشاہ افتاد و پادشاہ بہ دارالخلافہ رفت و ہجدهم محرم بہ دہلی رسید و ہجدهم صفر
 بہ سر ہند نزول فرمود و غرہ ربیع الاولی داخل لاہور شد و با برادران کنگاشش نمود۔ چون
 نے اتفاقی ایشان ملاحظہ فرمود بہ سندانہ رفت و بہیت و ہفتم رمضان بہ ہکر رسید و در ۹۳۸ ہ
 روانہ تہمتہ شد و آں جانب بہ سبب نفاق برادران سکونت نہ توانست نمود و در بہیت و یکم
 محرم الحرام ۹۳۹ ہ بہ جانب اچنتہ توجہ فرمود و در چہاردم ربیع الاولی بہ جانب مالدیو خان عزیمت
 گردانیدہ آں جانبگ واقع شد و بیرام خان خود را بہ ہزار مکر و حیلہ از جنگال شیرخان رہانیدہ
 بہ گجرات آمد۔ در گجرات خود را بہ خدمت پادشاہ رسانید و پادشاہ عازم قندہار گردید و از سبب
 نفاق برادران قندہار را فتح نمودہ راہ خراسان پیش گرفت و در ۹۳۹ ہ مکتوب بہ شاہ طہماسپ
 صفوی نوشتہ مصحوب جولی بہادر ارسال داشت و خود بہ سیستان رفت و احمد سلطان شاملو

به لوازم ضیافت پرداخت و چون نامه به شهر یارجم رسید بسیار خوش حال و شادمان شد و نامه‌های روزنقاره‌شادمانی به نواخت و نامه به نهایت اشتیاق و بر سر نامه این بیت نوشته ارسال داشت -

بیت

همای سعادت به دام یافتد اگر تر اگزری بر مقام یافتد
و فرستاده را به انواع رعایت با ممتاز گردانید و فرمانی به محمد خاں شرف الدین اعلیٰ تکلودنخواست
بود نوشت و به امرا و دیگر نیز فرمان صادر شد که هر کدای زیاد از مقدور به انواع ضیافت با
دیشکشی خود را معاف نه دارند و همایوں پادشاه غرضی تعدیه داخل هر ات شد و بنجم ذی حجه
برجام خروال فرمود و پانزدهم محرم الحرام در ۱۱۹۱ به مشهد مقدس رسیده سعادت زیارت حضرت
امام رضا علیه الصلوٰۃ والسلام حاصل نمود و شاه قلی سلطان حاکم آس جا انواع ضیافت با بجا
آورد و در جمادی الاولی همایوں پادشاه به قزوین رسید و شاه استقبال نموده خود سامان
ضیافت می کرد و هر روز سیر و شکار با هم روزگاری گزیدند و چندگاه داد و بخش دادند -
بعد از آن شاه طهاسپ پسر خود سلطان مراد میرزا را با چندین امراد و زاده نهر اسوار تابع
همایوں پادشاه گردانید و رخصت انصاف ارزانی داشت و همایوں پادشاه به سیر تبریز
رفت و از آن جا اردبیل و بعد از طی منازل وارد مشهد مقدس گردید و آن جا شاه زاده
با امرا و تابعین در رسید و از آن جا کوچ فرموده اول قلعه بست را که در تصرف میز اسکری
بود مفتوح ساخت و در ۱۱۹۲ به هفتم محرم قلعه قندهار را محاصره کرد و بیست و پنجم جمادی الآخر

میرزا عسکری شمشیر در گردن انداخته ملازمست نمود و قلعه مفتوح گردید و دهم رمضان کابل نیز به تصرف درآمد و در ۱۲۵۹ هجری با میرزا سلیمان والی بدخشان محاربه نموده بدخشان را نیز در تصرف خود درآورد و در آن جا چند گاه رحلت اقامت انداخت - میرزا کامران علی الغفلة بر کابل رفته آن را مفتوح ساخت و محمد علی داروغه را به قتل رسانید و همایون پادشاه بار دیگر آمده کابل را محاصره نمود و میرزا کامران روز پنجشنبه بیستم ربیع الاولی در ۱۲۵۹ هجری مراد دروازه دهلی رو به فرار آورده به بدخشان رفت و کابل مفتوح شد و میرزا کامران بدخشان را گرفته جمیعت بهم رسانیده در ۱۲۵۹ هجری همایون پادشاه بر سر میرزا کامران به بدخشان رفت و میرزا کامران را در قلعه طالقان محاصره نمود و بالاخر میرزا کامران رخصت مکه معظمه حاصل نموده قلعه را حواله کرده ملازمست پادشاه نمود و باز عهد و پیمان در میان آمد و پادشاه درباره او عنایت با فرموده به دولت رسانید و همایون پادشاه به کابل آمد و در ۱۲۵۹ هجری پادشاه فتح بلخ نمود و از سبب نفاق برادران باز و اگر داشت و در ۱۲۵۹ هجری در میان پادشاه و میرزا کامران محاربه شد و شکست بر لشکر پادشاهی افتاد - به بدخشان رفت و میرزا کامران کابل را سخر نمود و شاه زاده اکبر را مقید ساخت و میرزا عسکری به حکم همایون پادشاه روانه مکه معظمه شد و او در همان جا بود فی مابین مکه و شام به اجل طبعی در گذشت و در ۱۲۵۹ هجری میرام خاں بهار لو آمده کابل را متصرف شد و همایون پادشاه او را مخاطب به خان خاناں و یار و فار دای ساخت و میرزا کامران از خوف پادشاه و میرام خاں گمنام بود - پادشاه و میرام خاں را به قندهار رخصت فرمود و میرزا کامران دزدی قندهار شب خو

بر لشکرهایون پادشاه آورد و میرزا هندیال که مطیع پادشاه بود قتل گردید و جاگیر او بکبر پادشاه مرحمت گردید و در سن ۹۶۱ میرزا کامران را به دست آورده دیده بایش را از بینائی معطل ساخت و بعضی از مفسدان گوشش زد کرده بودند که بیرام خاں در قندهار اراده بغی دارد - پادشاه به قندهار رفت و آن چه گفته بودند بر عکس آن ظاهر شد و بیرام خاں مورد مراجع گردید و در سن ۹۶۱ پادشاه به کابل آمد و یورش به هندوستان بزمه خود مصمم نمود - درین ضمن قدری احوال شیر خاں ظاهری سازد -

شیر خاں از قوم افغان است و نامش فرید بود پسر حسن خاں بن ابراهیم و ابراهیم جدش سوداگری اسپ می کرد و پدرش حسن نوکر راسی مل بود و خودش نوکری های کر و در آخر نوکر سلطان چند برلاس شد - گویند شبی به خواب دید که خودش تمام عالم را آتش زده است - این خواب را فقیر بی بیان نموده بشارت سلطنت داد - ازین جهت در سن ۹۴۴ مرغی شد و باهایون پادشاه جنگ کرد و مغلوب شد و در سن ۹۴۵ بار دیگر قوت گرفت و در ۹۴۶ اکثر ملک شرقی هندوستان به دست آورد تا آن که در سن ۹۴۹ به استقلال تمام پادشاه هندوستان شد و سکه و خطبه اوزده و خوانده شد و تمامی سلطنت او از تسخیر بلاد شرقی تا فوئش پنج سال و دو ماه و سیزده روز بود در محل خواب گاهش آتش افتاد - بعضی از اعضايش سوخته شد و بعد از چند روز یازدهم ربیع الاول در سن ۹۵۲ فوت شد -

سلیم خاں - جلال خاں نام داشت و او پسر کلاں شیر خاں است - بعد از پدر بخت دار الخلافت جلوس نموده اگر چه بهش سلیم بود اما با سپاه به درشتی و بد طبیعی

گزران می نمود و بار عیت به ملائمت بسر می برد و هشت سال و دو ماه و هشت روز سروری نمود و اکثر او را با برادرش عادل خان جنگ با رومی داد. در سنه ۹۶۱ به مرض قرحه در گذشت.

فیروز خان به موجب وصیت پدرش سلیم خان صاحب هندوستان گشت و بعد از چند روز مبارز خان که خال فیروز خان بود همیشه زاده را هلاک ساخت و خود والی ملک گردید. مبارز خان الملقب به عادل خان پسر نظام خان برادر شیر خان است و برادر زن سلیم خان حاکم هندوستان گشت و همیوں بقال به وکالت این غفلت پیشه که شب و روز به بطالت می گزرانید اشتغال نمود. خزائن و اموال و انیال او را عادل شاه برداشته به افغانان و دیگر محاربات کرد.

سکندر خان احمد خان نانش بود. از اقوام افغانه سوریه سلطنت رسید و از ننده تا دریائے گنگ به تصرف خود در آورد. درین ضمن خبر وصول رایات پادشاه عالی جاه گوش زد مردم شد و احوال کشته شدن بقال به اکبر پادشاه ظاهر شد.

تتمه احوال بهایوں پادشاه در سنه ۹۶۱ از کابل عازم هندوستان گشت و در سنه ۹۶۲ در موضع بلگرام رسید و پنجم صفر به نیلاب منزل فرمود و بیرام خان در این منزل از قندهار آمده ملازمت کرد و دوم ربیع الاول داخل لاهور شد و سکه و خطبه بنام خود کرد و بیرام خان و علی قلی خان سیستانی با افغانه عرو ب صعب نموده مظفر و منصور گشتند و مفتاح حبس بهایوں پادشاه به شهر رسید و آن جا به سکندر خان جنگ واقع شد. تا چهل روز بازار جنگ گرم بود. تا دوم شعبان سکندر خان به گز تخت و این فتح عالی به نام اکبر پادشاه نوشته شد.

و همایون پادشاه دست خود به داد و دهش کشود. روز پنجشنبه غره رمضان به دار الخلافت
 دہلی رسیدہ سجدات شکر الہی بجا آورد و در ہمیں سال پادشاه را فرزندے شد۔ موسوم بہ
 فرخ خاں گردید و در سنہ ۹۶۳ھ صوبہ داری لاہور و پنجاب بہ شاہ زادہ اکبر مقرر شد و خان خاناں
 بیرام خاں بہ اتالیقی شاہ زادہ سرفراز گشت و در روز جمعہ سیزدہم ربیع الاول از بام فرود
 می آمد از زینہ دوم افتاد و شقیقہ منتشق شد و طائر روح از جسد پرواز کرد۔ مدت عمرش
 پنجاہ سال و چند ماہ۔ و آن جناب را دو پسر بود محمد اکبر و محمد حکیم و یک دختر بخت النساء بیگم
 وکیل ایشان امیر ہند و بیگ و وزیر خواجہ سلطان علی مخاطب بہ فضل خاں و خواجہ عطاء اللہ
 بتاریخ فوتش این است کہ:-

ہمایون پادشاہ از بام افتاد

جلال الدین ابو الفتح محمد اکبر پادشاہ و لادش در سنہ ۹۶۳ھ واقع شدہ بود روز جمعہ
 سیوم ربیع الآخر در سنہ ۹۶۳ھ بر تخت سلطنت مستعلی گشت و ازین سال سنہ فصلی مقرر گشت۔
 و در اول سلطنت شاہ ابو المعالی را مقید ساخت و میرزا سلیمان بن خان میرزا بن سلطان محمود
 بن سلطان ابو سعید کہ حاکم بدخشاں بود سر بہ فساد برداشت و رو بہ کابل نمود۔ کارے نہ ساختہ
 با ستم خاں صوبہ دار کابل صلح نمودہ بہ بدخشاں رفت و ہمیں بقال کہ قتنہ انگیزی نمودہ بود
 با پنجاہ ہزار سوار و ہزار فیل بہ دہلی آمدہ و دہلی را متصرف شد و پادشاہ از لاہور بہ حسن تدبیر
 خاں خاناں بیرام خاں ہمیں بقال ملعون بہ قتل رسید و غنیمت عجبے بہ دست افتاد و این
 فتح شایان از سعادت بخت این پادشاہ بود۔ از آن جا معاودت نمودہ بہ دفع سکندر رفت

و او را در مان کوٹ محاصرہ فرمود و در ۹۶۲ھ قبایل را از کابل طلب داشت و قلعہ مان کوٹ را
 مفتوح ساخت و بہ لاہور معاودت نمود و در ۹۶۵ھ سلیمہ سلطان بیگم کہ عمہ زاد اکبر پادشاہ بود
 بہ عقد بیرام خاں در آورد و بہ دہلی تشریف فرمود و فیلان را بہ جنگ انداخت و از آل جاہ اگرہ
 آمد و در ۹۶۶ھ علی قلی خاں پسر حیدر بیگ سیستانی را از لکنؤ بہ جون پور فرستاد و او بہ جنگ
 جون پور را مفتوح ساخت و در میان پادشاہ و بیرام خاں اتالیق نزاع بہ ظہور رسید پادشاہ
 بہ دہلی رفت و جمیعت عظیم روسے داد و امرائے کہ رفیق بیرام خاں بودند اکثر بہ اکبر پادشاہ پیوستند
 و بیرام خاں در چارہ کار خود فرو رفت و فرمان پادشاہ بہ نام بیرام خاں صادر شد کہ آمدہ ملازمت
 کند و بالآخر از سبب مفسدان در ۹۶۷ھ بہ محاربہ انجا مہد و در میان او شمس الدین خاں آنکہ و
 یوسف محمد خاں سپہرہاں آنکہ و امرائے دیگر بہ امر پادشاہ محاربہ شد و بیرام خاں شکست خورد
 و بعد از حرب ملازمت پادشاہ کرد و خدمت مکہ معظمہ حاصل نمودہ روانہ شد تا آنکہ در احمد آباد
 گجرات بہ دست افغانہ در ۹۶۸ھ بہ شہادت فائز گردید "شہید شد محمد بیرام" تاریخ یافتہ اند۔
 و دریں سال اکثر از ملک مالوہ مفتوح شد و اکبر پادشاہ عازم دیار شرقی شد و قرآن عظیم
 بر پادشاہ گزشت کہ بر فیلے کہ سوار بود با فیل دیگر بہ جنگ انداخت و نزدیک بود کہ چشم
 زخمی برسد اما حافظ حقی نگہداشت نمود و دریں سال بہ زیارت حضرت خواجہ معین الدین چشتی
 مشرف شد و در ۹۶۹ھ بہ جنگ سر و مک واقع شد و فتح نصیب پادشاہ شد و عبداللہ خاں
 اوزبک را برائے سرانجام ہم مالوہ تعیین فرمود و دریں سال سید بیگ بن معصوم بیگ صفوی
 ایلچی شاہ طہاسپ آمدہ اسپاے عربی و عراقی و ترکی و دیگر سوغات با آوردہ بود و از نظر گزشت

وادهم خاں به موجب حکم کشته شد و در ۹۱۰ هجری اعتماد خاں خواجہ سر مقتدر السلطنت گردید و نعم خاں
 صوبہ دار کابل به خطاب خاں خاں سرفراز گردید و خواجہ عبد المجید پٹنہ را مفتوح ساخت و خطاب
 آصف خاں سر بلند گردید و کثره جهان آباد به جاگیر او مقرر گشت و ملک کہکمر به اہتمام امر مفتوح
 گردید و در ۹۱۰ هجری جزیرہ کہ سلاطین سابق از کفار می گرفتند معاف فرمود و میرزا سلیمان سر بہ شورش
 برداشت و میرزا محمد حکیم پناہ بہ درگاہ پادشاہی آورد و کابل از میرزا سلیمان مستخلص گشت و
 در ۹۱۰ هجری پادشاہ برائے شکار فیل توجہ نمود و اخیال شکار نموده آوردند و در ۹۱۰ سال شروع
 بنائے اکبر آباد کہ در متانت و استحکام مثل او قلعه در ہندوستان نیست بہ اہتمام قاسم خاں
 در بہشت سال بہ اتمام رسید و در ۹۱۰ سال خود بہ جنگ علی قلی خاں رفت و او فرار نمود و بعد
 از اں بہ وسیلہ امر از تقصیر او در گزشت و در ۹۱۰ ہجری برائے فرو نشاندن فتنہ میرزا حکیم
 بہ سمت کابل رفتہ و فتنہ را فروشاہدہ برگشت و فتوحات بسیار نمود و در ۹۱۰ ہجری علی قلی خاں و
 برادرش بہادر خاں بعد از جنگ بسیار بہ امر پادشاہی کشتہ شد و در ۹۱۰ ہجری قلعه چتور را
 محاصرہ نمودہ چند ماہ جنگ ہائے عظیم شد و بالاخر قلعه را بہ یورش مفتوح ساخت و در اں روز
 از طرفین (۱) ہزار کس قتل رسیدہ و فتح عظیم واقع شد و در ۹۱۰ ہجری ہمدی قاسم خاں کہ
 بہ حج رفتہ بود از راہ خراسان آمدہ ملازمت نمود و بہ فوج داری لکھنؤ بلند پایہ گردید و قلعه زہتہور
 مفتوح شد و در ۹۱۰ ہجری قلعه کالنج بہ تصرف پادشاہی درآمد و در شعبان از آگرہ بہ جمیر برائے
 زیارت پایادہ روانہ شد و در ۹۱۰ ہجری سلطان مراد از کتم عدم بہ وجود آمد و در ۹۱۰ ہجری ایلچی
 عبداللہ خاں اوزبک از بخارا آمد و در ۹۱۰ سال پادشاہ تسخیر گجرات نمود و شاہ زادہ دانیال

متولد شد و قلعه سورت مفتوح گشت و از دار الخلافت به ایلیغار تمام به گجرات رفت و از
خان اعظم میرزا عزیز کوکل تماش جان فشانی با به طهور پیوست و در ۸۲۱ هجریورش ششتری پینه
رسید و همت در فتح آن بستند و داد و دخال و مالی آن جا هنر نیست یافت و پینه در تصرف آمد
و بنگاله نیز مفتوح شد. داد و دخال بار دیگر شکست خورد به اریه رفت و آن ملک را
به تصرف خود در آورد و در ۸۲۳ هجری امر اگجرات به مناصب ارجمند سر بلند شدند و هفت
چوکی که در این دو دمان مستمر است مقرر گردید و میرزا سلیمان التجا به درگاه والا آورد و حکومت
بنگاله به خان جهان مقرر شد و منعم خان خان خانان فوت شد و در ۸۲۴ هجری قلعه سوا که از
قلاع اجمیر است مفتوح گشت و بارانا جنگ شد و رانا به گریخت و قلعه به تناس به تصرف
در آمد و در ۸۲۵ هجری سلطان بیگم پنصب ده هزاری و سلطان مراد پنصب هفت هزاری و
سلطان دانیال پنصب شش هزاری سرفراز شدند و درین سال ستاره ذو ذنب بر آسمان
نمودار شد و صادق خان را باراجه مدبکر محاربه دست داد و صادق خان فتح نمایان نمود و
در این سال میرزا جعفر برادر زاده غیاث الدین علی از عراق آمده ملازمت نموده و در ۸۲۶ هجری
قلعه کنهل میر از قلاع ملک رانا بود مفتوح ساخت و فتنه از میرزا حکیم در کابل سرزد و پادشاه
به ایلیغار به اجمیر رفت و باز به دار الخلافت برگشت و درین سال خواجه یحیی را میر حاج مقرر فرمود
و مبلغ کثیر مقرر شد که سال به سال به حاجیان می رسیده باشد و در ۸۲۷ هجری قطب الدین خان
به اتالیقی شاه زاده محمد سلیم سرفراز گردید و درین سال یوسف خان چک پسر علی خان چک
که والی کشمیر بود پناه به درگاه والا آورد و درین به دستور که الحال مقرر است صوبه دارد و دیوان

و بخشی وقاضی و دایمہ نویس و داروغہ با مقرر شد و امرا سے بہار بنگالہ سر بہ شور شہنشاہ داشتند۔
گوش مالی قرار واقعی یافتند و در ۱۱۸۱ھ سرخ مرصع و جیفہ بہ امر الانعام شد و تا این تاریخ رواج سیچ
مرصع و جیفہ بہ امرانہ شدہ بود و در ستم خاں فوت شد و در ۱۱۹۱ھ میرزا محمد رحیم مخاطب میرزا خاں
بخطاب خاں خانان سرفراز شدہ بہ اتالیقی شاہ زادہ محمد سلیم مقرر شد و در ۱۱۹۲ھ اعتماد خاں
را بہ گجرات فرستادند و از او کار متشی نہ شد و ہم آں ولایت بہ خاں خانان مقرر گردید و خان خانان
مہم را بہ حسب دل خواہ بہ انجام رسانید و در ۱۱۹۳ھ کار میرزا سلیمان و میرزا شاہ رخ کہ در بدخشاں
از جانب پادشاہ حکومتی کردند و منقلب شد و عبداللہ خاں اوزبک بدخشاں را متصرف
گردید و میرزا یان رو بارد و کردند و خان خانان بر سلطان مظفر گجراتی غالب گردید و او فرار نمودہ
پناہ بہ کاشغہ واژہ برد۔ دو دختر راجہ بھگوان داس در راجہ کچھواہہ را در عقد شاہ زادہ محمد سلیم
دراورد و در ۱۱۹۴ھ مہم داری بنگالہ بہ صادق خاں مقرر شد و ہم آں سمت بہ اختیار او
فرمود و میرزا شاہ رخ بہ ہم کشمیر نام زد شد و قاسم خاں را نیز بہ کشمیر روانہ نمود و کشمیر بہ تصرف
در آمد و در ۱۱۹۵ھ سلطان خسرو بن سلیمان از دختر راجہ بھگوان داس متولد شد و در
۱۱۹۶ھ شاہ زادہ سلطان مراد بہم دکن نام زد شد و شاہ زادہ آمدہ در سہ کردہ بہ بالا پور
قصبہ بنا کرد و شاہ پور نام گذاشت و ایلچی از نزد عبداللہ خاں اوزبک رسید و شاہ زادہ
پروینہ از دختر حسن خاں عم کوکہ متولد شد و در ۱۱۹۷ھ یادگار سلطان شاملو ایلچی شاہ عباس
آمدہ سوغات بسیار از نظر گزارانید و در ۱۱۹۸ھ خان خانان بر میرزا حاکم تہتہ غالب آمد و ارب
مفتوح گردید و تہتہ نیز بہ تصرف درآمد و چونہ گڑہ و سوغات مفتوح گشت و سلطان مظفر گجراتی

دست گیر و مقید گردید و در سنه ۸۳۸ قمری بن بدیع الزمان میرزا بن بهرام میرزا بن شاه اسمعیل صفوی که حاکم قندهار بود قندهار را پیشکش نموده بمنصب پنج هزاره سرفرازی یافت و به صوبه داری لمتان ممتاز گردید و میرزا شاه رخ صوبه دار مالوه شد و در سنه ۸۳۹ قمری یاکار سلطان به ایران مخصر شد و ضیاء الملک را از جانب خود ایچی نموده پیش شاه عباس فرستاد و در سنه ۸۴۰ قمری میرزا از زمین داوریست آمده ملازمت نمود و در زمین داوری قندهار سکه و خطبه بنام پادشاه هندوستان شد و مظفر حسین میرزا به صوبه داری سنبل سرفراز گردید و فیضی و حکیم همام سفر آخرت کردند و راجه علی خاں والی خاندیس ستابعت پادشاه اختیار کرد و شاه زاده مراد و خان خانان بهیم دکن مخصر شده سعی موفوره به کار بردند و در سنه ۸۴۱ قمری صادق خاں فوت شد و پسرش جعفر خاں بخشی گری تن سرفراز گشت و در سنه ۸۴۲ قمری قلعه دولت آباد مفتوح گشت - قلعه کاویل و برنال که از قلاع برار است به تصرف پادشاهی آمد و در سنه ۸۴۳ قمری ترکم مفتوح گردید و سلطان مراد فوت شد و میرزا جعفر آصف خاں در دیوانی وزارت مستقل گردید و میرزا غیاث ملقب به اعتماد الدوله گشت و قلعه ستونده به تصرف درآمد و سلطان دانیال صوبه دار دکن قلعه اسیر را محاصره فرمود و در سنه ۸۴۴ قمری احمد نگر مفتوح شد و پادشاه خود به برهان پور آمد و راجه بهادر خاں بعد از جنگ به مصالحت قلعه را حواله ملازمان اکبر پادشاه نمود و با پادشاهان دکن مصالحت فرمود و پیش عماد الملک و قطب الملک و برید ایچی فرستاد و در سنه ۸۴۵ قمری از سبب ضعف و نفاهت اکثر درون دولت خانی بود و کارکنان به کار پرداز می می پرداختند تا آن که دوازدهم شهر جمادی الآخر در سنه ۸۴۵ قمری دست

از تسخیر ملک فنا برداشته رو بہ سراے بقا برد۔ مدت عمرش شصت و چہار سال بود۔ ۳۱۰ سالگی
داشت۔ محمد سلیم و محمد مراد و محمد دانیال و دو صبیہ شکر النساء بیگم و آرام بانو بیگم۔ دو کلائے او
بیرام خاں خاں خانان کہ خان باباش می گفت و نعم خاں و بہادر خاں سیستانی و خواجہ خاں و
و عبد الرحیم خاں خاں خانان و وزیرائے ایشان خواجہ عبد المجید مخاطب بہ آصف خاں و خواجہ
منظف علی مخاطب بہ مظفر خاں و راجہ توڈرمل و شاہ منصور شیرازی و غیرہ۔ و قبرش در سکندرہ
اکبر آباد است۔

نور الدین محمد سلیم جہاں گیر پادشاہ دلاش روز چہار شنبہ ہفتم ربیع الاول
در ۱۰۹۰ شہ واقع شد و بہ تاریخ ہستم جمادی الآخر روز پنجشنبہ در ۱۰۹۱ شہ بر تخت سلطنت جلوس نمود
و او پادشاہی بود عادل و قانع و ضابط و در عصر خود ملک گیری نہ نمود و در ملک داری اشتغال
داشت و در سال اول خسرو پسر پادشاہ باغی شد و در ۱۰۹۲ شہ مقتدر گشت و پادشاہ اورا
بہ شاہ خرم حوالہ فرمود و در تہیں سال ارجمند بانو بیگم دختر آصف خاں را بہ شاہ زادہ خرم
نام زود فرمود و در ۱۰۹۶ شہ صبیہ مظفر حسین میرزا بن بہرام میرزاے صفوی را بہ شاہ زادہ خرم
عقد بستہ دادند و شادی و جشن عظیم بہ ظہور بیوست و در ۱۰۹۷ شہ خان عالم را بہ ایلچی گری و
سفارت روانہ ایران فرمود و نور جہاں بیگم دختر اعتماد الدولہ کہ زن میرزا شیر انگن بود در عقد خود
در آورد و شاہ خرم را از دختر مظفر حسین میرزا دخترے شد۔ موسوم بہ پرنسز بانو بیگم گردید و در ۱۰۹۸ شہ
عقد و نکاح ارجمند بانو بیگم المشہور بہ ممتاز محل واقع شد و بہ آئین شائستہ سر انجام جشن فرمود
و در ۱۰۹۹ شہ خسرو را پسرے شد۔ موسوم بہ بلاتی گردید و بہ شاہ خرم ہم را نامقرر گردید و شاہ زادہ

عازم ملک اوگشت و پادشاه متوجه اجمیر شد و حورالنسا بیگم از ممتاز محل متولد گردید و در ۲۱ سالگی
 رانا امر سنگه به معرفت شاه قلی خاں و بکراجیت آمده شاه خرم را ملازمت نمود و جهان آرا بیگم
 عرف بیگم صاحبیه که در عهد شاه جهان مخاطب به پادشاه بیگم بود از لطین ممتاز محل متولد گردید و در ۲۲ سالگی
 شاه زاده داراشکوه از لطین ممتاز محل متولد شد و شب دوشنبه بیستم صفر در ۲۵ سالگی شاه شجاع
 از لطین بیگم مذکور به وجود آمد و بعد هم جمادی الآخر حورالنسا بیگم فوت کرد شاه خرم مخاطب به
 شاه جهان گشته صوبه دار دکن و خان خانان به تعیناتی شاه زاده ماسوگشت و در ۲۶ سالگی
 دوشنبه ربیع الاول شاه جهان وار و برهان پور شد و دختر شاه نواز خاں بن خان خانان
 را در عقد خود در آورده و در ۲۸ سالگی ولادت عالم گیر پادشاه و شاه زاده پرویز به حکومت
 احمد آباد گجرات سر بلند شد و باز موقوف ماند و از سبب افساد نور جهان بیگم در میان پادشاه
 و شاه جهان غبار نقاض ارتفع یافت و در ۲۸ سالگی از لطین دختر شاه نواز خاں شاه جهان را
 فرزند متولد گردید موسوم به جهان افروز بود و دو ساله شده فوت کرد و نزدیک برهان پور
 با حکام دکن حرب عظیم واقع شد و بعد از شکست ظفر نصیب شاه جهان شد و در ۳۰ سالگی
 زینل خاں سکدلی شالوک از امرائے عهد شاه عباس صفوی بود به سفارت دایلمچی گری هندوستان
 به طمطراق تمام آمده و آن چه حق سفارت و کمال همت بود بجا آورد و به هم دریں سال مهابت خاں
 بغی اختیار کرد و آصف خاں را اسقید نمود و باز پادشاه بر سریر سلطنت متکین ساخت و آصف خاں
 را به پادشاه رسانید و در ۳۱ سالگی خسرو پسر جهان گیر پادشاه که در قید شاه جهان بود فوت شد
 و از ثقات سموغ گشت که شاه جهان خود از دست خاص به دیار عدم فرستاد و دریں سال

شاہ عباس صفوی بہ خراسان آمدہ علی الفغلہ بہ قندہار رسید وزمین داور را بہ تصرف در آورد
وقندہار را مفتوح ساخت ازین جہت پادشاہ بازنیل خاں بے التفاتی آغاز نمود و اپہی
این مضمون ادا نمود۔ فرد

در آئین شایان و رسم کیاں پیام آور اا ایمن اندازیاں
در سنہ ۱۰۲۱ زینیل خاں را روانہ ایران نمود۔ در سنہ ۱۰۲۳ مراد بخش بن شاہ جہاں از بطن ممتاز محل
متولد گردید۔ و آل پادشاہ را در مدت سلطنت فتوحاتے کہ رودادہ چہ از تردد شاہ جہاں و
چہ از سعی خان خانان بلا قید سنین این است۔ قلعہ احمد نگر و قلاع دیگر نظام شاہیہ کہ در عہد
اکبر پادشاہ مفتوح شدہ و بعد از آل حکام دکن بار دیگر متصرف شدہ بودند باز بہ تصرف
در آمد و آل پادشاہ را پنج پسر و دو دختر بود۔ خسرو و پرویز و محمد خرم شاہ جہاں و جہاں دار
و شہر یار و دو دختر سلطان النساء بیگم و بہار بانو بیگم و در ابتدا جلوس شریف خان مخاطب بہ
امیر الامرا وکیل بود و میرزا غیاث مخاطب بہ اعتماد الدولہ بہ شرکت و وزارت می نمود و بعد از آل
وکالت و وزارت میرزا جعفر مخاطب بہ آصف خاں و از تغیر او بہ اعتماد الدولہ و وزارت بہ
خواجہ ابوالحسن عموری و وکالت بہ آصف خاں اعتماد الدولہ بود و در سنہ ۱۰۲۵ جہانگیر پادشاہ
روز یکشنبہ بیت و ہفتم صفر از مرض ضیق النفس مرغ و خوش قفس را شکستہ بہ سرائے
جاودانی پروانہ نمود۔ مدت عمرش شصت سال بود۔

شہاب الدین محمد خرم شاہ جہاں پادشاہی بود عدالت گستر و شہر یار سے بود
رعیت پرور۔ الحق کہ در معدلت و ضبط آل پادشاہ بلند بارگاہ کسے را مجال گفتگو نہ بود و در

و در نگاه بانی و جهان داری مثل او پادشاه است از کتم دم به وجود نه آمده - در سایه بلند پایه اش
 عالمیان آسوده و از شیوه داد گستری دخورده پروری جهانیان در مهد امن و امان غنچه آسایه آرام و
 عیش روزگاری گزرایندند و آنه میبست و شوکت اش گرگ میش با هم میخفت و خوت خوانده -
 میبست و وطنه نجشاش او به گوشش دور و نزدیک رسیده به کمال خوبی و معدلت گستری
 سی و یک سال و چهار ماه و پانزده روز پادشاهی نمود - ولادت با سعادتش در شهر لاهور
 سلخ ربیع الاول و در سنه ۱۰۳۰ واقع شد - بعد از واقعه جهان گیر پادشاه بلاتی دشر یار شکست
 داده و دوازدهم رجب در سنه ۱۰۳۱ به تخت سلطنت و دارائی تمام هندوستان فرماں روائی نمود
 و در سنه ۱۰۳۲ علی مرداں خاں پسر گنج علی خاں زنگی از جانب شاه صفوی پادشاه شد و امام
 قلی خاں و داؤد خاں پسران دودی خاں حاکم شیراز را با اولاد و تبعه به کشت و خواست که
 علی مرداں خاں را نیز به سیاست رساند از خوت شاه صفوی قند بار را با توابع به پادشاه داد
 و خود باد و زده هزار کس از غلامان و نوکران و دو پسر ابراهیم خاں و گنج علی خاں آمده ملازمت
 نمود - به مناصب ارجمندی یافت و در سنه ۱۰۳۳ به هابت خاں زمانه بیگ فوت شد -
 " زمانه آرام گرفت " تاریخ یافته - در سنه ۱۰۳۴ سلیمان شکوه بن دارا شکوه متولد شد و تا کنش
 " سلیمان شکوه " یافته اند - در سنه ۱۰۳۹ در ماه مبارک محمد سلطان بن اورنگ زیب شهر به
 سلطان محمد از بلطن نواب بانی متولد شد و در سنه ۱۰۴۰ به مین الدوله آصف خاں پدر ممتاز محل
 فوت شد و میرزا رستم قند باری صفوی نیز ازین جهان فانی رخت بر بست و در سنه ۱۰۴۱
 خان دوراں به دست خدمت کار کشمیری قتل رسید و در سنه ۱۰۴۵ اسلام خاں که وزیر اعظم بود

صوبہ دار دکن بن شد و سعد الشیرخان از یومیہ داری بہ مناصب ارجمند فائز گشتہ بہ مراتب بلند ارتقا نمودہ وزیر اعظم شد و نور جہاں بیگم دولک روپیہ سالیانہ می یافت فوت شد و شاہ جہاں قلعہ بلخ را مفتوح ساخت و آل مملکت را با مملکت بدخشاں و نواح در تصرف خود آورده و ذر محمد خان پادشاہ ترکستان را منہزم ساخت و در ۱۰۷۱ شہزادہ اورنگ زیب بہادر با علی مراد خان یہ بلخ رفت و دریں مرتبہ از سبب برن و باران کارے پیش رفت نہ شد۔ سعید خان بہادر ظفر جنگ بار و پسر خود گشتہ شد و بلخ را سبجان قلی خان برادر عبد العزیز خان متصرف شد و شاہ زادہ بے نیل مقصود برگشت و در ۱۰۷۲ شہزادہ اسلام خان رضوی کہ صوبہ دار دکن بن شدہ بود فوت شد و در ۱۰۷۳ شہزادہ اعظم خان پدر خان زماں در برمان پور وفات یافت و در ۱۰۷۴ شہزادہ عباس ثانی یکہ و ناگاہ آمدہ قلعہ قندہار را متصرف شد۔ پادشاہ زادہ اورنگ زیب را با سپاہ بسیار روانہ قندہار فرمود و شاہ زادہ مدتے قندہار را محاصرہ نمود و با محراب خان حاکم آن جا جنگ ہا کردند و چون این خبر بہ سمع شاہ عباس رسید با سپاہ عراق و فارس و آذربائجان و کرمان و خراسان متوجہ قندہار شد و چون از سبب برن و باران طاقت در سپاہ ہندوستان نہ ماندہ بود از استماع آمد آمد شاہ عباس ترک محاصرہ و مجادلہ فرمودہ بہ ہندوستان معاودت نمود و در ۱۰۷۵ شہزادہ داراشکوہ با فرد شکوہ تمام بہ امر پادشاہ بر سر قندہار رفت و مدتے قندہار را محاصرہ نمود و چون بر سپاہ برن و باران اثر دحام نمود لا علاج بے تسخیر و فتح برگشت و در ۱۰۷۶ شہزادہ روز یکشنبہ ہند ہم رنج الاول شاہ زادہ محمد اعظم بن اورنگ زیب از بلن دل رس بانو بیگم دختر شاہ نواز خان بن میرزا رستم صفوی قندہاری متولد گردید و در ۱۰۷۵ شہزادہ

بار دیگر پادشاه شاهزاده محمد اورنگ زیب را با فوج قاهره برای تسخیر قندهار فرستاد و شاهزاده تاج چهار ماه قندهار را محاصره نمود و چون از راه غیر متبوع کمک و اذوقه به محراب خاں حاکم قلعه رسید پادشاهزاده بے نیل مقصود معاودت نمود. شاهزاده اورنگ زیب برای ضبط دکن حسب الامر عازم شد و در سنه ۱۰۶۶ بمصر شاهزاده اورنگ زیب خود بقلعه گول کنده حیدرآباد محاصره نمود و آنجا با عبداللہ قطب الملک مصالحت روسے داد و از آں جا در ماه رجب معاودت فرمود و سیوم شعبان داخل اورنگ آباد کمر کی شد و سعد اللہ خاں وزیر وفات یافت و در سنه ۱۰۶۷ شاهزاده اورنگ زیب به سمت ظفرآباد رفت و در جمادی الآخر آں قلعه را مفتوح ساخت و در زدی حجه قلعه کلیانی را به تصرف در آورد و شاهزاده اکبر متولد شد و نورس بانو بیگم والدہ اکبر شاه بعد از تولد فرزند بیمار شد. در چند روز وفات یافت. شاهزاده مراد بخش در گجرات بغی اختیار نمود حکم پادشاه از میان برداشت و در میان او و شاهزاده اورنگ زیب مراسلات در میان آمد و در سنه ۱۰۶۸ که آخر سنہ در ماه صفر شاه اورنگ زیب داخل اورنگ آباد شد و مرشد قلی خاں دیوان دکن بود مدار المہام و مشیر گردید و روز پنجشنبہ بیت و پنجم ربیع الاولی داخل بر بان پور شد. یک ماه در آں جا مقام بیت و ششم جمادی الآخری به قصد ہندوستان برآمد و روز جمعہ بیت و دوم رجب نزدیک اجین باراجہ جسونت سنگھ و راجہ مرہٹہ و چون پور کہ از متوسلان داراشکوہ بود بخار بہ واقع شد و راجہ مذکور شکست عظیم یافتہ بہ گریخت و ہفتم رمضان المبارک در میان شاه اورنگ زیب بہ اتفاق مراد بخش با داراشکوہ جنگ معوب روداد. داراشکوہ رو بہ گریز آورد و بیستم رمضان شاه

اورنگ زیب داخل اکبر آباد شد و باقی حالات قدس از احوال پادشاه فلک جناب گفته خواهد شد.
 شاه جهان پادشاه را چهار پسر و چهار دختر بود. دارا شکوه و محمد شجاع و اورنگ زیب و مراد بخش
 و چهار دختر. پسر بنو بیگم و جهان آرا بیگم و درویش آرا بیگم و ثریا بانو بیگم. و کالت آل جناب
 به آصف خاں بن اعتماد الدوله مقرر بود و وزارت به ارادت خاں. از تغیر او به افضل خاں
 و از انتقال او به اسلام خاں رضوی و از تغیر او به سعد الله خاں و از انتقال او به میر جمعه
 عظیم خاں و از تغیر میر جمعه به جعفر خاں بن صادق خاں و ممالک که در پادشاهت خود مفتوح خست
 بندر هوگی و قلعه دهار و رور و قلعه قند بارک و قلعه دولت آباد و سرکار کالنه و قلعه جهولنه و غیره چهل قلعه
 منقطه دکن و پیرگنه سنگگیر و گلشن آباد و غیره بیست و هفت پیرگنه و قلعه خنیر و ملک بکلانه با قلعه
 مالپیر و ملهیر و ولایت تبست که متصل سرحد کشمیر است و قلعه قند بار و مملکت بلخ و بدخشان
 مع قلاع آل. اما از قند بار تا این جا بعد از فتح در تصرف نه ماند چنانچه گزارش یافت و در سند
 مرقوم مذکور در قلعه اکبر آباد طوعا و کرها گوشه انزو اختیار نمود. در شانزده در قلعه اکبر آباد سفر
 آخرت اختیار فرموده رفیق روحانیان گردید و در ممتاز آباد که الحال به تاج گنج مشهور است
 و سابق ممتاز غل در آن جا مدفون گشته مدفون گشت.

ابوالمظفر محی الدین شاه اورنگ زیب عالم گیر غازی شهریار بود و در ضبط و نسق بنظر
 و شاهنشاهی بود در امور خلافت به کمال هوش و تدبیر و در برورش امل و رعیت و شیوه
 عدالت گستری و طریقه اعتدال و ذره پروری بیش نهاد همت ساخته در اعلام الویه اسلام
 مساعی جمیل به کار برده در نگون ساری اعدام کفر جود و جهل بلوغ فرموده بت خانه بار خراب ساخته

به جائے اصنام مساجد بنا نهاده به هر تقدیر ولادتش شب یکشنبه پانزدهم ذی قعدة از بلن
 ممتاز محل دختر آصف خاں در سنه ۱۰۲۴ در قوت آمد به وقوع آمد به آفتاب عالم تاب "دگوهر تاج ملوک اورنگ زیب"
 تانمخ است و آن جناب را در شاه زادگی فتوحات عظیم دست داد و در چهل سالگی بعد از فرار
 و از اشکوه و قید مراد بخش روز جمعه غره ذی قعدة در سنه ۱۰۶۵ در باغ اغرا آباد جلوس فرمود و
 هفتم آن ماه به سمت ملتان کوچ نمود و در سنه ۱۰۶۹ به هفتم محرم داخل ملتان شد و بیست و پنجم محرم
 داخل لاهور گشت و چهارم ربیع الاولی وارد شاه جهان آباد شد و هفدهم ربیع الاول به عزم محاربه
 شاه شجاع برآمد و در سه شنبه بیستم ربیع الاولی با شجاع محاربه واقع شد و او فرار اختیار نموده
 به ملک دهر به گریخت و در آن جا روزگار حیاتش سیری شد و اورنگ زیب پادشاه قرین
 فتح و ظفر شد و در پانزدهم جمادی الآخر بار دوم حرب مصعب واقع شد و بار دیگر فرار اختیار نموده
 به ملک جیون خاں کوکهر دست گیر گردیده و بهادر خاں کوکل تاش او را به شاه جهان آباد آورد -
 در باغ غضر آباد سرش از جسد جدا کرده از نظر گزشت روز یکشنبه بیست و چهارم رمضان المبارک
 بر سر سلطنت شاه جهان آباد تکمیل گشت و خود را ملقب به عالم گیر گردانیده و در سنه ۱۰۷۰ بر سر
 علی نقی که شاه مراد بخش علی نقی را به قتل آورده بودند و عالم گیر پادشاه دادخواه شد - به موجب
 امر شرع حکم به قصاص فرمود چنانچه او رفته مراد بخش را از قید هستی خلاصی بخشیده به دارالقرار
 فرستاد و در سنه ۱۰۷۱ به میز طمعه غلام خان خانان دوم رمضان در ملک بنگال بود بعد از فتوحات عظیم
 وفات یافت - و در سنه ۱۰۷۲ پادشاه از شاه جهان آباد به سمت لاهور کوچ فرمود و در ماه رجب
 داخل بلده لاهور شد و غره ذی قعدة داخل کشمیر گشت و فاضل خاں غلرسانی وزیر شده فوت شد -

وجعفر خاں بن صادق خاں وزیر گشت و در ۸۰۰ شہ بعد از معاودت کشمیر در محرم داخل لاہور شد
 و در ۸۰۱ شہ عبداللہ سلطان فتح اعلیٰ استبلو بہ طریق ایلچی و سفارت با اسپ ہائے عراقی از نزد
 شاہ عباس ثانی آمد و پادشاہ اسپاں را بر سر دروازہ ہائے امرائے ایرانی بہ قتل رسانید و
 مرواریدے کہ بہ قدر تخم کبوتر بود در آب جمنہ انداخت و در ہمیں سال تربیت خاں را پیش
 شاہ عباس صفوی بہ ایلچی گری روانہ فرمود و او در آں جا رفتہ ادائی سفارت نمود۔ اما اموال بسیار
 از شاہ و امرا اخذ کرد۔ ازیں سبب بعد از معاودت ماخوذ گردید و در ۸۰۲ شہ محمد کام بخش از
 بطن اودی پوری محل متولہ شد و دریں سال پادشاہ داخل اکبر آباد شد۔ روز پنجشنبہ ہجدم
 بہ زیارت قبر پیر تنفیض گردید و خیرات و نذورات بسیار بہ درویشان داد۔ در ۸۰۳ شہ بہان زیب
 بانو بیگم المشہور بہ جانی بیگم بنت داراشکوہ را در عقد اعظم شاہ در آورد۔ در ۸۰۴ شہ در ماہ
 رجب از اکبر آباد متوجہ شاہ جہان آباد شد و چہار دہم داخل شاہ جہان آباد گردید و در ۸۰۵ شہ
 برائے تنبیہ افغنہ کابل از شاہ جہان آباد برآمد و چہار دہم صفر داخل باغ فرح بخش لاہور شد
 و در دہم ماہ ربیع الاخر ہسن ابدال رسید و در ۸۰۶ شہ در ماہ شوال از حسن ابدال بعد از
 تنبیہ افغنہ دار و مدار نمودہ برگشت و در ۸۰۷ شہ بہ بیت و دوم محرم داخل شاہ جہان آباد شد
 و در ۸۰۸ شہ سلطان محمد پسر کلاں پادشاہ کہ برادر اعیانی شاہ عالم معظم بود رخ در نقاب تراب
 پنہاں نمود و در ۸۰۹ شہ ہجدم محرم بہ زیارت حضرت خواجہ معین الدین چشتی بہ دارالخیر جمیر رسید
 و بہ زیارت مستفیض گشت و چند ماہ ماندہ غرہ ربیع الاول وارد شاہ جہان آباد شد و در ۸۱۰ شہ
 سیوائے مقہور پسر شاہ جی گھوسلہ کہ غنیم لیم از آں ملعون نام بہم رسانیدہ در عہد موبہ داری

خان جہاں بہادر کو کل تاش در دکن و صوبہ داری کا کر خان افغان بہ برہان پور آمدہ بہادر پورہ کہ
یک کروہی شہر است غارت نمود۔ عجب تہلکہ در برہان پور واقع شد۔ و تا این تاریخ کسے
خوف و بیمے از غنیمت نہ داشت و چون این خبر بہ سمع عالم گیر پادشاہ رسید خور و خواب بر خود
ناگوار نمودہ در فکر یق و ہم غنیمت لیم افتاد و در ۹۲۱ھ شاہ زادہ محمد اکبر بنی اختیار نمودہ
چوں کارے نہ ساخت بہ ایران پیش شاہ سلیمان صفوی پناہ برد و آل جاہ اعز از تمام و
اکرام تمام روزگار می گزرا نید تا در ۹۶۱ھ در مشہد مقدس مدفون خاک پاک گردید و پادشاہ
در سنہ فوق برائے تنبیہ اشقیاء از شاہ جہاں آباد برآمدہ و دوازدهم ذی قعدہ کہ بیت و پنج سال
از پادشاہی آن حضرت گزشتہ بود داخل برہان پور شد۔ تا ۳۱ھ ماہ برداشت رعایا و ستم
زدگان نمودہ دلاسا دادہ و در ۹۲۲ھ بہ بیت و سیوم ربیع الاول وارد شہر اورنگ آباد شد
و در ۹۲۳ھ در فکر تنبیہ غنیمت لیم افتاد۔ فوجے را بہ سرداری خان جہاں بہادر کو کل تاش و
فوج دیگر را بہ سرداری محمد اعظم بہادر شاہ و لشکر دیگر را بہ تبعیت محمد اعظم شاہ و گروہے را
بہ سرداری حسین قلیج خاں و غیرہ اوزبکیہ بر غنیمت لیم فرستاد و حروب در میان می آمد و اکثر
فتح پادشاہی می شد و در ۹۵۱ھ مر شہاب الدین خاں پسر حسین قلیج خاں را فرزند خاں خطاب
دادہ بہ سرداری فوج مقرر فرمود و از آل بہادر کار ہائے مردانہ بہ ظہور رسید و در ۹۶۱ھ
داخل احمد نگر شد و غرہ رجب بہ شولا پور رسید و بیت و یکم شعبان بہ رسول پور و کردوہے بیجا پور
نزول اجلال فرمود و قلعہ را مرکز دار محاصرہ فرمود و جنگ ہا در میان آمد و مدت ہا در و بدل تپ
و ضرب زن بود تا آن کہ در ۹۶۱ھ قلعہ بیجا پور مفتوح گردید و سکندر والی بیجا پور را از نظر

گزارانیدند و در قلعه دولت آباد مقید گشت و بیست و هفتم ذی حجه داخل شولا پور شد و در سنه ۹۹۰
از شولا پور به جانب گلبرگه کوچ فرمود و پیراهن سبزه و پیراهن سفید و پیراهن زرد و پیراهن
تورانیان ارسال داشت و ذوالفقار خاں بن اسد خاں را نیز با فوج دیگر به کمک بهر مندر
فرستاد و درین سال بنا بر صلحت ملکی پادشاه محمد اعظم بهادر شاه رابع چهار پسر در حبس نگاه
داشت و هشتم ربیع الاول به جانب حیدر آباد کوچ فرمود و بیست و پنجم ربیع الاولی دخل حیدر آباد
شد و قلعه گول کند که ابو الحسن با احوال و ائصال خود در آن جا بود اول غازی الدین خاں بهادر
فیروز جنگ را که بعد از خطاب فرزند خاں به این خطاب سرفراز گشته بود فرستاد و او مدت با
ابو الحسن جنگ قلعه می نمود و آخر پادشاه خود در مورچال نی آمد و تقید تمام می فرمود چنانچه
بالاخر از سبب مخالفت حسینی بیگ که مادر علی حیدر آباد بود و مخالفت با ابو الحسن نمود و بنا بر در سنه ۹۹۰
قلعه به تصرف پادشاهی درآمد و تمام ملک تلنگانه را متصرف گشت و غلامان از خود گزاشت و
ابو الحسن را و قلعه دولت آباد مقید فرمود و خود دوم ربیع الآخر از حیدر آباد به جانب بیدر کوچ
فرمود و چهاردهم داخل شد و چهارم جمادی الآخر داخل گلبرگه شد و یازدهم از آن جا کوچ کرده
بیست و دوم داخل بیجا پور گردید و نه ماه کسر در آن جا استقامت فرمود و در سنه ۹۹۰
به جانب بهادر گره کوچ کرده و دوم جمادی الاولی داخل آن شده و از آن جا جابه جاکچ کرده
روز پنجشنبه بیست و یکم ربیع الآخر باز وارد بیجا پور شد و در سنه ۹۹۰ محمد اعظم شاه را با فوج گراں
بر سر سربها فرستاد و پادشاه زاده را با سربها در رام راجه جنگ با دست داد و در سنه ۹۹۰
پادشاه زاده محمد اعظم را از قید خلاصی بخشیده به مناسبت ارجمندی سرفراز فرموده به صوبه داری

کابل ممتاز گردانید۔ انیس سال تا سال وفات ہمیشہ باغیم لیم محاربات بود۔ گاہے غازی الدین خاں بہادر فیروز جنگ و گاہے ذوالفقار خاں بہادر نصرت جنگ تعاقب مقابیر می نمودند و اکثر مرہٹہ ہا ہم دست برد می نمود چنانچہ در سال ۱۱۸۰ ہجری مرہٹہ و پیرسوجی گھوسلہ وغیرہ سی ہزار سوار برہان پور را محاصره نمود و اکثر پورجات بیرون را سوختند و دیہات دکن ویران کردند و گرانی غلہ در آخر سنین پادشاہت در نہایت عسرت بود و کار بہ مرتبہ رسیدہ بود کہ نان می گفتند و جان می دادند۔ علی الخصوص در برہان پور دو سال حالتی بود کہ در کوچہ ہا محلہ بادہ بیت کس از گرسنگی و فاقہ ہلاک می شدند و مردم اطفال خود را بہ یک نان دو نان می فروختند و کار بہ جائے رسیدہ بود کہ وہ بیت کردہ چراغ آبادی بہ نظر نمی آمد و ہر چہ کہ آں پادشاہ بخور سعی ہا می نمود و در دفع فتنہ مقابیر بہ دل و جان می کوشید از سبب مخالفت بعضی ارا فائدہ مترتب نہ شد و قوائے جسمانی نیز از سبب ضعف پیری گداختہ بود و دریں حالت ہر چند کہ کہ امرا بہ عرض می رسانیدند کہ مرہٹہ را قدرے ملک بہ دہند کہ آں باگزراں بہ کنند پادشاہ قبول ایں معنی نہ فرمود و در مرض الموت در احمد نگر بود۔ دو سال آں جا استقامت داشت و ”مختتم السفر“ موسوم ساخت۔ عالم گیر پادشاہ را پنج پسر سلطان محمد کہ در عہد پدر فوت شد و شاہ عالم پادشاہ کہ والدہ بہر دو نواب بانی بود و محمد اعظم شاہ و محمد اکبر از بطن دل رس بانو بیگم دختر شاہ نواز خاں صفوی و کاظم خاں از بطن اودوی پوری محل بود و پنج دختر داشت۔ زیب النساء بیگم کہ در عہد پدر وفات یافت و زینت النساء بیگم کہ در عہد محمد فرخ سیر پادشاہ در سنہ یک ہزار و یک صد و بیست و ہشت فوت شد و بدر النساء بیگم و زبدۃ النساء بیگم و ہر النساء بیگم

و وزارت آن حضرت در اول میرجملہ معظم خاں و بعد از آن فاضل خاں و از انتقال او بہ جعفر خاں و بعد از آن اسد خاں نیابتاً و بعد از آن اصالتاً تا وفات وزیر بود و خطاب امیرالامرائی داشت۔
 بلاد مفتوحہ عہد ایشان ایں بود۔ صوبہ تنبہ ملک احتشام و جام و قلعہ جالنام و کوچ بہار از متعلقات صوبہ بنگالہ و اکثر ملک سیو امرہٹہ و قلعہ جالنے و ملک بیجا پور و ملک و قلعہ حیدر آباد و آن حضرت در ۱۸۰۱ء جہان فانی را وداع نمودہ بہ عالم دیگر شتافت۔

محمد اعظم شاہ ولادتش در ۱۸۰۶ء واقع شدہ بود۔ بعد از وفات حضرت غلام کان بر تخت سلطنت دکھن جلوس نمودہ سکہ و خطبہ تاسر حد گجرات و مالوہ اجرا یافت۔ پادشاہی بود باہمیت و سیاست و ضبط عظیم داشت و بقعد محاربہ برادر کلاں شاہ عالم بہ ہندوستان روانہ شد و در موضع جاجوہہ کروبے اکبر آباد در میان برادران محاربہ عظیم واقع شد و اعظم شاہ با دو پسر خود بیدار بخت کہ شاہ زادہ بود در نہایت صلاح و سداد و دیگرہ والا جاہ و بعضی از امر مثل خدا بندہ خاں و تربیت خاں و صفوی خاں و خان عالم دکنی و برادرش منور خاں و غیرہ روز یکشنبہ ہفدہم ربیع الاولی در ۱۸۱۱ء قتل گشتند و عالی تبار پسر اعظم شاہ بیدار دل پسر بیدار بخت از نظر شاہ عالم گزشتند و مورد مراحم پادشاہی گشتند۔

محمد کام بخش کہ ولادتش در ۱۸۰۸ء بود بعد از فوت پدر بہ موجب وصیت پدر بزرگوارہ بر تخت بیجاور جلوس نمود و بعد از آن دست تطاول دراز نمودہ حیدر آباد را نیز متصرف گشتہ تا آن کہ شاہ عالم آمدہ در ۱۸۱۲ء را در از میان برداشت۔

ابوالنصر قطب الدین محمد اعظم شاہ عالم بہادر شاہ پادشاہی بود در نہایت

جود و کرم و سخا و شہر یاری بود بہ غایت عالم و فاضل و دانا۔ حاتم طائی غاشیہ برداریش گرامی کردہ بجا و نوشیر و ال عادل کینہ بندہ اش در رقم می داد سنہ ۱۰۰۰ ولادت با سعادتش شب چہار شنبہ سلخ رجب ۱۳۵۸ واقع شد و در شاہ زادگی از آن حضرت کار ہائے عظیم فعل آمد و در سن شصت و پنج سالگی بعد از وفات خلد مکان در ۱۱۹۰ ہجری بیت و چہارم محرم در گجرات شاہ دولابرتخت سلطنت جلوس نمود و ہفدہم ربیع الاولی براعظم شاہ فتح یافت و سلطنت ہندوستان بر او قرار گرفت و اسد خاں را خطاب بہ آصف الدولہ نظام الملک مخاطب ساختہ وکیل مطلق فرمودہ بہ شاہ جهان آباد رخصت نمود و نیابت و کالت بہ خلف الصدق اش امیر الامراذ و الفقار خاں مقرر کرد کہ چہری و کالت علیحدہ بر پاشد۔ وزارت بہ نعم خاں مخاطب بہ خان خاناں مقرر شد و میزبانی گری بہ ذوالفقار خاں اصالتاً و بخشی تن بہ شاہ نواز خاں و خان سامانی بہ مختار خاں و او را مخاطب بہ خان عالم بہادر شاہی ساخت و میر تثنی و داروئی دیوان خاص و دیگر خدمات بہ اسلام خاں بن صفی خاں بن اسلام خاں منوی مغوض داشت و صوبہ داری احمد آباد بہ غازی الدین خاں بہادر فیروز جنگ مقرر شد و او در برہان پور اقامت داشت۔ چون فرمان پادشاہ رسید روانہ احمد آباد شد و در ۱۲۰۰ ہجری پادشاہ خود بہ برہان پور رسید و روانہ حیدرآباد گشت و قریب بہ حیدرآباد با کام بخش مصاف داد و ذوالفقار خاں و داؤد خاں و اسلام خاں بہ مقابلہ کام بخش شدند فی الحکمہ جنگ واقع شد و کام بخش زخم گراں برداشت و رستقے از و باقی بود کہ از نظر پادشاہ گزرانیدند و کام بخش پادشاہ زادہ بود سفاک بے باک و از عقل مطلق بہرہ نہ داشت و اکثر امرائے خود را مثل رستم دل خاں مختاری و سر فرزا خاں

و میر ملنگ کہ احسن اللہ خاں خطاب یافتہ بود و غیرہ را بہ قتل رسانیدہ ازیں جہت پہنچ کس ازو راضی نہ بود۔ در وقتے کہ جنگ روئے داد قلیلے با او موافقت کردند و ہمہ روگرداں شدہ بہ بادشاہ پیوستند۔ و کام بخش بعد از برداشتن زخم جاں فرساست گیر شد و او را بہ حضور آوردند۔ حکم شد کہ در خیمہ نزدیک دولت خانہ فرشی از برائے او گسترنند و جہت دیدن او تسلی خاطرش خود رفت و چوں حالتش را صعب و تباہ معائنہ فرمود گفت اے برادر من نمی خواستم کہ ترا بہ ایں حالت ملاحظہ کنم و کام بخش در جواب گفت من نیز نمی خواستم کہ شمارا بہ ایں حالت در نظر آورم و معائنہ نمایم۔ بعد از اں پادشاہ بہ آرام گاہ خود تشریف آوردہ ہر چہار شاہ زادہ را امر فرمود کہ برائے دیدن عم خود بہر روید۔ چنانچہ شاہ زادہ با بہ حکم پدر بزرگ وار رفتند و کام بخش را ملاقات نمودہ گفتند کہ جہاں پناہ شمارا مکرر نوشتند و اں چہ کہ لازمہ بزرگی و نصیحت بود فرمودند و گرامی ایلمی راکشتہ بر سر حرف خود بودند و بہ صلح راغب نگشتند۔ کام بخش در جواب گفت کہ ما (۳) برادر بعد از پدر بودیم ہر چہ تقدیر بود و بہ عمل آمد شما چہار برادرید بعد از پدر را ہ مصالحت در پیش خواہند گرفت و محار بہ و مجادلہ کار نہ خواہند فرمود و بعد از اں ودیعت حیات بہ تقاضی اجل سپرد و پادشاہ خلد منزل بعد از رفع فتنہ کام بخش از راہ بیدر در ۲۱ الہیہ بہ برہان پور رسید و صوبہ داری دکھن بہ ذوالفقار خاں مقرر گردید و داؤد خاں بن خضر خاں پنی را بہ نیابت خود در دکن گزاشت و ازہ بالائے گھاٹ فردا پور حد دکن و از کوتل در محدوہ ہندوستان قرار داد و شاہ زادہ معز الدین را مخاطب بہ جہاں دار شاہ و محمد عظیم الدین را ملقب بہ عظیم الشان و محمد رفیع القدر را موسوم بہ رفیع الشان و محمد نجمستہ اختر را معزز بہ جہاں شاہ گردانید و

و نظامت بر بان پور بہ میر احمد خاں خانی کہ در وقت حضرت خلد مکان دیوان شاہ زادہ
بیدار بخت بود مقرر فرمود و خود در ماہ شعبان از بر بان پور کوچ کردہ عازم ہندوستان شد
و در ماہ مبارک رمضان در کنار نرپداقامت داشت و در ہمیں سال خبر رسید کہ میر حسین افغان
بہ مکر و خدعہ و شیطنت گرگین خاں حاکم قند ہار کہ از جانب شاہ سلطان حسین صفوی حکومت
می نمود بہ قتل رسانید و قند ہار را متصرف گشت و پادشاہ اورا منصب دادہ بہ خطاب
پادشاہ نواز خاں سرفراز گردانید۔ ہم دریں سال گرو نانک کہ سردار سکھاں و کہتر بیست
سربہ شورش برداشت۔ در سمت پنجاب وزیر خاں فوج دار سربہند در محار بہ آل
شہید گردید۔ ازین جہت پادشاہ ^{۲۲} عازم لاہور شد و ابراہیم خاں بن علی مرداں خاں
کہ بہ صوبہ داری کشمیر شدہ بود در باغ سدرہ رحلت نمود و پادشاہ خلد آرام گاہ در خطبہ
بعد از مدح خلفائے ثلاثہ در مناقب حضرت علی افزود۔ ازین سبب متعصبان بلاادراہ آنجاری
در پیش گرفته۔ چنانچہ در احمد آباد گجرات خطیب بچارہ را از ملک حیات آوارہ کردند۔ افغنہ
آں جاسر بہ شورش برداشتند و در بر بان پور ہم گفتگو شد ما بہ خیر گزشت و دریں سال از سبب
فتنہ و فساد تارابائی زن رام راجہ بن سید امیر احمد خاں صوبہ دار بر بان پور در مادہ سفر گشتہ شد۔
عجب ہنگامہ در دارالسرور برپا شد۔ گویا قیامت پیدا آمد و در شہر سوائے سید زین الدین خاں
کو توالت و والد مسود و اوراق کہ داروغہ توپ خانہ بود و میر احمد خاں ہر دو برائے محافظت شہر
استقامت داشتند و از سبب ایں دو نفر کہ نہایت اہتمام و سعی موفورہ بجا آوردند از فضل الہی
شہر سالم ماند و پورجات بیرون قلعہ را آتش دادند و اکثر منصبداران کہ ہمراہ میر احمد خاں

رفته بودند به قید فنیهم در آمدند چنانچه از همه کس چیزهای مصادره گرفته گذاشتند - از فدوی خاں بخشی بیست و پنج هزار روپیه مصادره نموده و مع میر احمد خاں و اولاد نوزده کس شربت شهادت نوشیدند و سید شهاب مت خاں که در عهد حضرت خلد مکان قلعه دار اسیر بود و نیز با اولاد شهادت یافت و ظفر خاں که شیخ اسمعیل نام داشت و از عمده های شهر بود و اکثر نیابت صوبه داری صوبه داران به او رجوع می کردند و در شجاعت نظیر خود نداشت در آن روز با زخم گراں خود را به شهر رسانید و فنیهم تا دوازده روز محاصره داشت و هر روز با حصار شهر جنگ بود و شیرزده خاں و کهنی که از امرای دکن و مخاطب به سید رستم خاں گشته بود و در بالا پور استقامت داشت به جلدی خود را به برهان پور رسانید و شهر را از محاصره خلاصی داد و از حضور به صوبه داری برهان پور سرفراز شد و در اواخر همین سال غازی الدین خاں بهادر فیروز جنگ در احمد آباد گجرات و ولایت حیات به متقاضی اجل سپرد و در ۲۳ خاں خاناں و وزیر اعظم باگرو نانک که رئیس سکھاں و نانک پرستان بود محاربه نمود و سردار سکھاں قلعه جوین متصل کوه ناہن ترتیب داده بود و دو توپ جوین بر برج سوار نموده بابر قندازان و تیراندازان و غیره با جمعی محصور گردید و خان خاناں به سنخیر اوتعین شد - با فوج قاهره پادشاهی قریب به کوهی که مقابل آن قلعه بود فرود آمده به سنخیر قلعه پرداخت و ستر سال بندید که هفت هزار و هفت هزار سوار و دیر روز گار بود به انداختن گلوله ها بند و قتل و تزلزل تمام در قلعه انداخت و بسیاری از سکھان در آن روز داخل دارالبوار گردیدند و چون شام شد بر دالانچه که بالایش بالاخانه ساخته بودند کلاً بوتنبا کو فروش را که از قوم کهنتری و مشایهت گرو داشت در آن جا گذاشته خود با آن محل استوار فرار اختیار نمودند

وچوں صبح شد آفتاب طلوع نمود خان خانان بہ یورش پرداخت و قلعہ چوبین را نگین وارد ریاست
گرفتہ مفتوح ساخت و کلابوے مذکور در بالا خانہ مقید گردید و خان خانان بہ گمان گرد و دراز
ایمان تحقیق احوال سرگزشت عرض نموده نزد پادشاہ خلد منزل فرستاد و شہر یار جہاں مدار امر
بہ نواختن نوبت و شادمانہ فرمود و سلاطین و امرا یان زبان بہ تہنیت و مبارک باد کشودند و بعد
از آن ظاہر شد کہ گروے مذکور بدر رفتہ و کلابوے تنباکو فروش بہ دست آمدہ خان خانان
نجات عظیم کشید و غم و الم تمام ازیں رہ گزر بر خاطرش گزشت و سبب دیگر آن کہ قبل از
چند روز ایں واقعہ روئے دادہ کہ ہابت خاں سپہر خان خانان با امیر الامرا یعنی ذوالفقار خاں
بہادر در دربار بر فردائے ناخوشی در میان آمد و خان خانان را ایں معنی بسیار ناخوش آمد
بہ پادشاہ عرضی نمود چنانچہ حضرت خلد منزل در جواب او طرف داری ذوالفقار خاں نمودہ

ایں مصرع را دستخط نمودہ نزد خان خانان فرستاد۔ مصرع

پادشاہ کامراں بود از گدایاں عار داشت

جملہ الملک از سبب اعتراض پادشاہی و نجات سرگزشت و غوارض نفسانی عارض ذاتش
گردیدہ و خوش بہ جوش آمدہ بشورے کہ در بینی او واقع شدہ بود سفر آخرت اختیار نمود۔

فی الواقع وزیر صاحب ہمتے بود۔ آں چہاں پادشاہے را چنین وزیرے فیاض و صاحب ہمتے می باید۔
چنانچہ جاگیر منصبدار عربی بگی از امر تنخواہ شدہ بود منصبدار سرسواری بہ خان خانان عرضی گزرا نیدہ۔ رباعی

ایا خان خانان کشور کشائے گرا از من نہ ترسی بہ ترس از خدائے

کہ جاگیر مسکین غنی را دہی غنی مال دار است و مسکین گدائے

برہان فرد جواب آں فی البدیہہ دستخط نمود۔ رباعی

ہر آں کرد ایں کار را بے رضاے سرش بر تن او نہ ماند بہ جاے

برید و درید و بہ باید شکست ید و جارحہ دست و طوقم ناے

و بعد از فوت او ہدایت اللہ خاں پسر عنایت اللہ خاں کشمیری بہ نیابت وزارت سر فراز
شد و محمد امین خاں با عبد الصمد خاں بہ ہم گرو نایک نام زد فرمود آں ہر دو امیر سر رفتہ
گرو را منہزم گردانیدند و صوبہ داری خاندیس و نصف صوبہ برار بہ امیر الامرا ذوالفقار خاں
مقرر گردید و خان مذکور بہ نیابت صوبہ داری مزبور را بہ داؤد خاں پنی مقرر ساخت و داؤد خاں
خود بہ برہان پور آمدہ و بعد از آں ہمیشہ زادہ خود بازید خاں را نیابت خود داد و ہمیں کبیر بہ
رامدار کل گردانیدہ خود بہ دکن رفت عجب سودائے و عجب بازارے بود و ہمیشہ زادہ دیگر
علاؤل خاں را بہ صوبہ داری براہ امور ساخت و حضرت خلد منزل دیوانی برہان پور از عزل
محمود یار خاں نوائتہ بہ نور الدین محمد خاں برادر زادہ وزیر خاں عالم گیری عطا فرمود و در پسال
میان پادشاہ و علمائے لاہور بر سر مذہب منازعہ واقع شد و در بنگالہ فساد میرزا رضی
کہ مدت مدید در برہان پور بہ خدمت داروغگی داغ تصحیح و خدمات دیگر مامور بود و بعد
از آں بہ حیدرآباد رفتہ از سببے در قید کام بخش در آمدہ و بعد از خلاصی نزد حضرت خلد منزل
آمدہ مخاطب بہ رعایت خاں گردید و ظاہر شد کہ خود را بہ سبب تغلب قلعہ دار رہتاس نمودہ
و فرمان بیاضی بہ نام خود ساختہ بر قلعہ عروج کردہ در آں جا رسیدہ خود را موسوم بہ غالب شاہ
گردانیدہ خروج نمود و از ایں خبر خلد منزل بر شاہ زادہ فرخ سیر کہ در بنگالہ بہ نیابت پدر خود

عظیم الشان سرفراز بود اعتراض فرمود و شاہ زادہ بیدار بخت پرداخت اور انمودہ پنج ہزاری کردہ لاکھین بیگ قلماق را با فرمان پادشاہی برائے گرفتن فرمان بر سر دروازہ قلعہ رسیدہ لاکھین بیگ اور اغافل نمودہ و کار دجاں فرسا از کمز خود کشیدہ بہ شکم او فرو برد و کارش بہ ساخت و قلعہ بہ تصرف پادشاہی درآمد و در ۱۲۲۰ھ بیستم شہر محرم المحرم حضرت خلد منزل بہ مرض ہیضہ دنیاے فانی را وداع نمودہ بہ لقائے سر اسے عقبی کمر بستہ دارد دار السلام شد و آن حضرت را چہار پسر نمود و کیشش آصف الدولہ اسد خاں و وزیرش خان خاناں و پس از و ہدایت اللہ خاں وزارت بہ نیابت می کرد و بعد از فوت پادشاہ خلد منزل (۳) شاہ زادہ جہاں دار شاہ در فیج الشاں و جہاں شاہ با ہم اتفاق کردہ بہ جنگ عظیم الشان کہ از سایر شاہ زادہ با بہ مال و شوکت فزونی داشت کمر بہ محار بہ بستند و امیر الامرا ذوالفقار خاں بہادر رفیق ایں ہر (۳) برادر نام داد و با عظیم الشان امر اسے دیگر مثل شاہ نواز خاں صفوی و اسلام خاں رضوی و ہابیت خاں و خان زمان خاں پسر خان خاناں و غیرہ موافقت نمودند و مدت ہجده روز جنگ مورچال بود۔ بہ تاریخ ہشتم صفر روز پنجشنبہ جنگ عظیم بہ وقوع پیوست و عظیم الشان قتل رسید و اکثر امرا مثل شاہ نواز خاں صفوی و رضوی خاں پسر اسلام خاں و غیرہ کشتہ شدند و بعد از انفصال مقدمہ عظیم الشان امیر الامرا ذوالفقار خاں بہادر با جہاں دار شاہ بیعت نمودہ در میان ہر (۳) برادر مقدمہ بر ہم خوردہ بہ محار بہ انجامید۔ نوزدہم صفر جہاں شاہ کشتہ شد و بیستم شہر صفر رفیع الشان قتل گردید۔

ابو الفتح محمد معز الدین جہاں دار شاہ و لاؤش در اثناء واقع شد۔ پادشاہ

بود که همیشه به عیش و عشرت اشتغال نموده پروای امور ملکی و مالی نه داشت و اختیار خود به لعل کنور کنجی داده بود و بعد از گشته شدن هر ^(۳) برادر بر تخت سلطنت جلوس فرمود.

امیر الامراذ و الفقار خاں بهادر نصرت جنگ رستم دل خاں را که غازی خاں خطاب یافتہ بود با مخلص خاں بهادر شاہی به قتل رسانید سکہ و خطبہ اش در تمام ممالک ہندوستان رائج گردید بغیر از بنگالہ از سبب محمد فرخ سیر حکمش جاری نگشت و بہ خلاف دستور تیموریہ آصف الدولہ راد و از دہ ہزاری و وکالت کل و امیر الامراذ و الفقار خاں بہادر را بہ منصب نہ ہزاری و تفریق فیض وزارت دیوان اعلیٰ و علیٰ مراد کہ کوکل تاش خاں خطاب داشت بہ منصب ہشت ہزاری و بہ خطاب خاں جہاں بہادر کوکل تاش و بہ خدمت میر بخشی گری و رضاقلی خاں بہ منصب ہفت ہزاری و بہ خطاب شجاعت خاں و بہ خدمت میر آتشی مقرر گشتند و ہر کسے کہ خواست و ہر منصب و خدمتے کہ تلاش نمود موافق خواہش خود بہ عمل آورد و کلا و نت و قوالان در عمل آں پادشاہ عیش دست گاہ بہ مناصب ^(۳) ہزاری و چہار ہزاری عروج کردند و لشکر فراوان جمع شد و از لاہور عازم شاہ جہان آباد گردید و محمد فرخ سیر بہر عظیم الشان کہ در بنگالہ بود و پادشاہ خلد منزل او را بہ حضور طلبیدہ بود بہ عظیم آباد پٹنہ رسیدہ می خواست کہ بہ حضور بہر رسد کہ خبر واقعہ بزرگ وارش شنیدہ ہماں جا رحل اقامت انداختہ متوقف گردید و بعد از وصول خبر گشتہ شدن عظیم الشان بر تخت نشست حسین علی خاں بارہہ کہ صوبہ دار پٹنہ بود با خود رفیق گردانید و حسن علی خاں ناظم صوبہ الہ آباد عرض داشت بہ جناب جہاں دار شاہ نمود کہ محمد فرخ سیر نزدیک است و فدوی تاب مقاومت اوندہ دارد اگر از

اردو سے علی بزودی روانہ اس دیار می شونہ فدوی متابعت اختیار می نماید و در آں ایام
 شجاع الدین محمد خاں خزانہ از بنگالہ برائے حضور می آورد حسن علی خاں در بہاں جابا ز داشت
 و عرضی بار دیگر بہ محمد فرخ سیر نوشت کہ اگر حضرت خود بہ دولت زود بہ رسند بندہ متابعت شما
 اختیار می نمایم محمد فرخ سیر از پٹنہ کو چ نموده بہ الہ آباد رسید و حسن علی خاں را با خود رفیق
 ساخته بہ اتفاق بہر دو برادر نام دار بارہہ و امیر خاں پسر امیر خاں کہ عزیز اللہ خاں خطاب داشت
 و خواجہ عاصم کہ اشرف خاں خطاب یافتہ بود یعنی خاں دوران و احمد بیگ کہ بعد از ان غازی الدین
 خاں شدہ بود روانہ دارالخلافہ گردید و سر بلند خاں کہ محمد رفیع نام داشت برادر زادہ بشارت خاں
 و پسر میرزا فضل مقتدی خاں پیش از آمدن محمد فرخ سیر پیش جہاں دار شاہ رفتہ و
 بہ صوبہ داری احمد آباد گجرات سر بلند گردید و با سپاہ خود روانہ آں سمت شد و جہاں دار شاہ
 بعد از استماع حرکت محمد فرخ سیر از پٹنہ اعز الدین پسر خود را با فوج فراوان قریب پنجاہ ہزار
 سوار مقابل محمد فرخ سیر مقرر کردہ رخصت فرمود و خواجہ حسین خاں برادر کوکل تاش خاں را
 ہفت ہزاری و ہفت ہزار سوار و مخاطب بہ خان دوران نمودہ با توپ خانہ آتش بار
 بہ رفاقت شاہ زادہ روانہ ساخت و نواب چہین قلیچ خاں بہادر پسر غازی الدین خاں بہادر
 فیروز جنگ را کہ در آن روز شمال ساختہ بہ مدد شاہ زادہ از عقب روانہ فرمود و نواب
 بہ اکبر آباد رسیدہ و از طرف محمد فرخ سیر سید عبداللہ خاں حسین علی خاں و خواجہ عاصم و
 احمد بیگ از ہمراہیان و چھیلا رام کہ فوج دار کٹرہ جہاں آباد بود و علی اصغر خاں پسر کاظم خاں
 بہادر شاہی کہ بہ فوج داری اٹاودہ امتیاز داشت دست از رفاقت اغرا الدین برداشتہ

و درابہ محمد فرخ سیر رسانیدند و اعز الدین او آخر شوال نزدیک کچھوہ ننگر اقامت انداختہ
 شکر را حکم خندق کردن و مورچال بستن فرمود و محمد فرخ سیر حسین علی خاں را ہراول نمودہ
 سرداری دست راست مقرر نمود و سادات خاں میر بزرگی با چہار پسر امیر خاں و مخلص خاں کہ
 محمد علی خاں غلہ مکانی باشد حوالہ نمود و سرداری دست چپ بہ علی اسغر خاں و چھیلارام تفویض
 فرمود۔ بدوں آں کہ خود سوار شود حسین علی خاں و امراء دیگر طرح جنگ انداختند و از پیر روز
 برآمدہ تاس (۳) پیر شب جنگ توپ خانہ بود و بر فوج اعز الدین پادشاہ توپ ہامی زدند و
 دست راست و چپ جنگ ہا در میان آمد تا آں کہ کار بر اعز الدین تنگ گردید۔ پیر شب باقی ماندہ
 شب میست و نہم شہرند کور اعز الدین بہ اتفاق حسین خاں خیمہ و خرگاہ و اموال را گزاشتہ راہ
 فرار پیش گرفت و غنائم اموال بسیار بہ دست شکران محمد فرخ سیر پادشاہ در آمد و
 اعز الدین بہ حال تباہ خود را بہ اکبر آباد رسانید و نواب حسین قلیچ خاں بہادر مصلحت در آں
 دانستہ کہ اورا تا حکم رسیدن جہاں دار شاہ نگاہ دارد و در جہاں چند روز جہاں دار شاہ
 نیز قریب اکبر آباد رسید و محمد فرخ سیر کوچ بہ کوچ از راہ قنوج عازم شاہ جہان آباد شد
 و بعد از قطع منازل نزدیک سرائے محرم خاں کہ آں طرف جمناست نزول اجلال فرمود۔
 جہاں دار شاہ از اکبر آباد گزشتہ و بر گھاٹ سموگڈہ دایرہ نمودہ بر جنوب اکبر آباد از بستن پل
 فرمود و چون پل بستہ گردید خواست کہ عبور نماید محمد فرخ سیر حسین علی خاں و چھیلارام را
 با فوج سنگیں بہ مقابل جہاں دار شاہ ارسال داشت کہ کسے برداعیہ او اطلاع نہ شود و خود
 مقابل سرائے روز بہان پایاب از گھاٹ سیامی عبور نمود و چون ایں خبر بہ سمع جہاں دار شاہ

رسید از آل جاکوچ نموده مقابل فوج محمد فرخ سیر دایره نمود و نیمه دنگاه محمد فرخ سیر
نه رسیده بود و شدت سرما و باد به مرتبه اتم بود و شب شامیانه استاده نموده و قناتے کشیده
بود چنانچه طناب قنات را امرا یان به دست خود گرفته بودند۔ دریں ضمن عرضی حسن علی خاں که
مخاطب به سید عبداللہ خاں گشته بود و ہر ادلی فوج متعلق بہ او بود رسید کہ قرار جنیس یافتہ
کہ فوج جاٹ کہ چہار ہزار سوار اند بہ شکر شب خوں آرند۔ محمد فرخ سیر از استماع این خبر طلایہ
فرستاد و بہ خبر داری اشتغال نمود و چون شب آخر شد ہر دو فوج موافق قابوے خود جو یائے
تردد جنگ بودند و سیزدہم ماہ ذی الحجہ بعد از دو پہر دگر سرے فوج بابا ہم مقابلہ روے داد
و مقدمتہ ہمیش محمد فرخ سیر حسن علی خاں و حسین علی خاں بودند و دست راست اشرف خاں
والا شاہی یعنی خان دوراں و داؤد خاں و دست چپ علی اصغر خاں و جمیل رام متصل فیل
محمد فرخ سیر امیر خاں و سادات خاں و پسرانش بودند و فتح علی خاں ہمیش زادہ حسین علی خاں
داروغہ توپ خانہ محمد فرخ سیر شروع در توپ اندازی نمودہ و در آں تردد و جان فشانی
نمودہ کشتہ شد و حسین علی خاں بہ کمک او پرداختہ تا بہ جائے او خود را بہ رساند زین الدین
خاں پسر کمال الدین خاں و میرزا حسن بیگ اعظم شامی کہ مخاطب بہ صفت شکن خاں گشتہ بود
و معمور خاں از فوج محمد فرخ سیر بہ قتل رسیدند و حسین علی خاں از فیل بہ زیر آمدہ جنگ دلیرانہ
نمودہ زخم گراں برداشتہ بر زمین افتاد و سید عبداللہ خاں کہ در عقب حسین علی خاں بود و محمد خاں
بنکش را ہمراہ گرفتہ دست راست شدہ و ذوالفقار خاں را دست چپ گزاشتہ مایل نہ قناتے
قول جہاں دار شاہ در آمدہ تیر اندازی نمودند۔ از دست چپ علی اصغر خاں زخمی شدہ برگشت

دکول تاش خاں بہ وصول گولی بندوق روح از قالب تہی نمود و چھیلارام کہ نشان او در فوج
کول تاش خاں ماندہ بود با قائم نمودہ و امیر خاں بہ کمک او رسیدہ دریں دار و گیر جانی خاں
از طرف جہاں دار شاہ کشتہ شد و فرزند خاں پسر سادات خاں انجانب محمد فرخ سیر
زخم گولی و تیر برداشت۔ دریں ضمن سید عبداللہ خاں بہادر خود را قریب بہ قول جہاں دار شاہ
رساید و جہاں دار شاہ تاب مقاومت نہ آورده متصل فوج کول تاش خاں آمد و چون
از قتل کول تاش خاں مطلع شد مع لعل کنور و بہ انوائے او فرار اختیار نمود و ذوالفقار خاں
با چہار پنج ہزار سوار قریب چہار پنج گھڑی بعد از فرار جہاں دار شاہ استادہ بود عبد الصمد خاں
بہ ذوالفقار خاں گفت کہ بالفعل با محمد فرخ سیر زیادہ از چہار صد سوار نہ ماندہ باید کہ او را
از میان برداشت و اگر خود پادشاہ شود اول احقر بہ شما بیعت می کنم۔ ذوالفقار خاں
گفت کہ نمک حرامی از ما مردم نہ شدہ و نہ خواہد شد۔ بعد از انتظار بسیار ذوالفقار خاں
بہادر نیز عازم شاہ جہان آباد شد و در عرض راہ با جہاں دار شاہ دوچار شدہ بہ اتفاق
بہ شاہ جہان آباد رسیدند و بہ خانہ نواب اسد خاں بہادر آمدند۔ ذوالفقار خاں خواست
کہ فتنہ دیگر برپا کند و معز الدین را ہمراہ گرفتہ بہ دکن رود و نواب آصف الدولہ برائیں معنی
ہم داستان نہ گشتہ معز الدین و ذوالفقار خاں بہادر را مقید ساخت و بعد از انقضائے
جنگ حسین علی خاں بہادر را کہ در میان زخمی با بود از میدان جنگ برداشتہ بر بالکی سوار
نمودہ داخل شکر ساختند و فیل کہ اعز الدین بر آں سوار بود بہ دست آورده از نظر پادشاہ
گزرانیدند و اعز الدین زبان بہ مبارک باد پادشاہت کشود و محمد فرخ سیر او را در آغوش

مهربانی کشیده به طریق نظر بنده همراه گرفت و صبح روز پنجشنبه چهاردهم ذی حجه بنحیمه حسین علی خاں زفته عیادت پرسی نمودند و سید عبداللہ خاں بہادر و نواب نظام الملک و محمد امین خاں را بہ تعاقب جہاں دار شاہ و ذوالفقار خاں بہادر روانہ نمود و سید عبداللہ خاں بہادر و غیرہ رفتہ بہ ضبط اموال و بند و بست شاہ جہاں آباد پرداختند و خانہ بہ خانہ امرایان چوکی نشاندند و پادشاہ خود نیز کوچ فرمودہ چہارم محرم الحرام ۱۲۵۰ھ داخل دیرہ بارہ پولہ شدند۔

محمد فرخ سیر پادشاہ شہر یارے نیکو اطوار و جہاں دارے بود با فرودشان و اقتدار۔ در ذی حجه ۱۲۴۰ھ بر تخت مستقر الخلافہ اکبر آباد جلو بس نمود و بعد از تہیہ سفر عازم شاہ جہاں آباد گشت و در بارہ پولہ آصف اللہولہ بہادر اسد خاں آمدہ ملازمت نمود و حقیقت جہاں دار شاہ و ذوالفقار خاں و مقید نمودن آل ہا عرض نمود و ذوالفقار خاں را نیز آوردہ ملازمت فرمود۔ بعد از ساعتی اسد خاں را بہ ڈیرہ اوخصت فرمود و از سبب مکر ہدایت اللہ خاں کشمیری کہ خطا پادشاہ بگیم یعنی زینت النساء بگیم بنت عالم گیر پادشاہ را سابق ساختہ پیش پادشاہ مرحوم فرستادہ بود تا ذوالفقار خاں بہادر در قید حیات باشد شمارا بہ جز نام از سلطنت بہرہ نہ خواہد بود و پادشاہ بموجب فرمودہ عمہ بزرگ و ارب بر قتل ذوالفقار خاں عازم بود و بعد از رفتن اسد خاں خلوت فرمود و بعد از آل خود بر خواستہ رفتند و لایچمین بیگ مامور بہ تسمہ انداختن کشتن ذوالفقار خاں شد و او آمدہ کار آل امیر جہانمشت و جہاہ را بہ ساخت و شب سیف اللہ خاں بخشی تن جہاں دار شاہ را از بارہ پولہ بردہ شربت خوش گوار مرگ را بہ مذاق او نیز رسانید و سرا و راہر چوب نیز برداشتہ از نظر پادشاہ گزرانیدند و میت ذوالفقار خاں

(۳) روز افتاده بود و بعد از آن به موجب حکم پادشاه در بطن خاک نهان نمودند و پادشاه در شاه جهان آباد داخل شده بر تخت طاووسی جلوس فرمود و اول حسن علی خاں بهادر را مخاطب به سید عبداللہ خاں نموده بودند ملقب به یمن الدولہ قطب الملک سید عبداللہ خاں بہادر ظفر جنگ سپہ سالار با وفایہ خدمت وزارت دیوان اعلیٰ و سید یمن علی خاں بہادر را ملقب به امیر الامراء بہادر فیروز جنگ سپہ سردار ساخته به خدمت بخششی گری و محمد امین خاں را مخاطب به اعتماد الدولہ محمد امین خاں بہادر نصرت جنگ گردانیده به خدمت تن بخششی و میرزا جعفر شیرازی مخاطب به تقرب خاں به خدمت خاں سامانی مقرر گشت و معتمد خاں کہ میرزا محمد باقر نام داشت به خدمت دیوانی خالصہ تقرر یافت و اسلام خاں بہادر رضوی به خدمت میر توکلی و داروغگی خاص جلوس مقرر گردید و امیر خاں به خدمت تور بیگی و داروغگی قورخانہ امتیاز یافت و صوبہ داری دکن بہ نام نواب جبین قلیج خاں بہادر کہ در عہد حضرت خلد منزل خطاب خان دوران خاں یافتہ بود مخاطب بہ نظام الملک بہادر فتح جنگ گردانیدہ مقرر ساخت و صوبہ داری احمد آباد گجرات بہ داؤد خاں کہ در دکن نائب ذوالفقار خاں بود تفویض یافت و دیوانی برہان پورانہ عزل نور الدین محمد خاں بہ محمد عاقل خاں شد و بیوتاتی برہان پور بہ علی امان خاں و بخششی گری برہان پور بہ فدوی خاں مقرر شد و این با خود را پیش تر از نواب نظام الملک بہ برہان پور رسانیدند و ظفر خاں کہ خواجہ احمد نام داشت جنازہ عظیم الشان را حوالہ نمودند کہ در دکن برودہ نزدیک حضرت خلد مکان مدفون سازد و در ہماں نزدیکی جیش ہدایت اللہ خاں و شاہ قدرت اللہ بود و سیدی قاسم حبشی را بہ سئمہ لائچیس بیگ کہ خطاب بہادر دل خاں یافتہ بود رسانیدند۔

ازین جهت رعب و مهیبت آن پادشاه در دل با عظمت قرار یافت و آوازه و طنطنه شاهیش در گوش
 دور و نزدیک رسید و نواب نظام الملک از شاه جهان آباد کوچ نموده به دکن تشریف آوردند
 و بایزید خاں همیشره زاده داؤد خاں را از صوبه داری برهان پور تغیر نموده به شکر الله خاں پسر
 عاقل خاں مقرر گردانیدند۔ مردنیک ذات عالی صفات بود و در اواخر سال دیوانی دکن بمع
 دیوانی برهان پور از تغیر دیانت خاں و عاقل خاں به حیدر قلی خاں اسفرانی که میرزا محمد رضا
 نام داشت مقرر فرمود و اختیار عزل و نصب خدایات جزو کل به او مقرر نمودند و او در دیوانی
 دکن ضبط قرار واقعی نمود و از حضور بیوتاتی برهان پور از عزل علی امان خاں به قاسم علی خاں
 شیرازی مقرر شد و در ۲۶^{۱۲۶۰} میر مرتضیٰ پسر میر سید علی برادر معتمد خاں ایلچی از جانب
 شاه صفوی حضور آمده ملازمت پادشاه نمود از دبدبه و طمطراق عجیب وارد شد و تقریباً
 خان سامان بجل وزینت تمام بر استقبال او رفته۔ برائے تماشاے ورود ایلچی کثرت خلایق
 و ازدحام مردم بسیار بود و سوغات و تحائف بسیار از نظر پادشاه گزرانید۔ امرادر تعجب بودند۔
 از سبب بعضی غمازان در میان پادشاه و هر دو برادر یعنی قطب الملک و امیرالامرا و خصوص
 واقع شد۔ سادات از سبب قرب میرجله معظم خاں خانان که قبل از آن به خطاب
 عبد الله خاں پیش از آن شریعت الله خاں بود و قرب مصمصام الدوله خان دوراں
 بر آشفته با هم عداوت بهم رسانیدند و ازین سبب بسیار منازعه و مجادله واقع شد و آخر مصالحت
 بر این شد که میرجله در حضور نه باشد و امیرالامرا به جائے دیگر رود۔ بنا بر صوبه داری دکن از
 عزل نواب نظام الملک امیرالامرا حسین علی خاں بهادر مقرر گردید و صوبه داری عظیم آباد به میرجله

عطا فرمودند و هر دو امیر به تعلقه خود روانه شدند و پیش از وصول امیر الامراء نجابت خاں تیموری که از عزل شکر اللہ خاں صوبہ دار برہان پور شدہ بود اور انیابت صوبہ داری دکن مقرر نمودند و او در حبستہ بنیاد رفته و خیل کار شد و نواب نظام الملک از حبستہ بنیاد برآمدہ در کنار دریائے تاپتی اقامت داشتند و نجابت خاں نیابت صوبہ داری برہان پور بہ شریف بیگ خاں داده بود۔ نواب نظام الملک اور اے دغل نمودہ بہ ظفر محمد خاں مقرر فرمودہ روانہ دارالخلافہ گردید و کنکائی مرہٹہ آمدہ شہر برہان پور را محاصره نمود و ظفر محمد خاں ترددات مردانہ بہ ظہور رسانید و بیرون شہر مکرر محاربات دست داد و پادشاہ مرحوم صوبہ داری برہان پور بہ داؤد خاں دادہ در گجرات فرمان بہ اور رسید و او خود را بہ برہان پور رسانید و در ماہ جمادی الآخر داخل شہر شد و کنکائی مرہٹہ فرار اختیار نمود و بعد از چندے بادشاہ بہ داؤد خاں فرمان فرستاد و اورا بہ حزب حسین علی خاں تحریر و ترغیب نمود و مکرر دریں باب فرامین رسید و حسین علی خاں ششم شہر شعبان المعظم بہ برہان پور رسید و متصدیان برہان پور مثل میر اعظم نائب دیوان و قاسم علی خاں بیوتات و علی یار خاں بخشی و محمد انوار اللہ خاں کردہ بہ استقبال حسین علی خاں امیر الامراء شتافتند و حیدر قلی خاں دیوان دکن احوال و انتقال خود را از حبستہ بنیاد ہمراہ گرفتہ بہ برہان پور آمد و کنار نہر تاپتی نزدیک محل ہائے مہابت خاں فرود آمد و با امیر الامراء ملاقات نمودہ مرخص گشتہ نزد پادشاہ رفت و چند گاہ حکیم محمد تقی صفہائی کہ ساکن اپلیج پور بود بہ نیابت او قیام می نمود و بعد از یک ماہ امیر الامراء حکیم محمد تقی را معزول نمودہ دیوانی دکن بہ علی نقی خاں سپردیانت خاں ارزانی داشت و داؤد خاں را مردم شہر بہ ہزارہ مکر و حیلہ برآوردند و او در بہادر پورہ ڈیرہ نمود

و مردم شہر بہ خوش وقتی تمام امیرالامرا در شہر آوردند و تا یک ماہ در میان او و داؤد خاں پیغام بود و ہر چند کہ نصائح دل پذیر از جانب امیرالامرا بہ عمل آمد اصلاً داؤد خاں بدو جنگ قبول نہ نمود و بالآخر امیرالامرا نہم رمضان المبارک در عین شدت بارش بہ قصد حرب داؤد خاں برآمد و یازدہم رمضان حرب عظیم واقع شد۔ با امیرالامرا اقرب میست ہزار سوار بود و داؤد خاں زیادہ از پنج ہزار سوار نہ داشت۔ حربے نمود کہ مردم داستان تہم تن دروین تن را فراموش کردند و ہر تیرے کہ بہ ہر کس زد تا سو فار پہاں نمود۔ دریں حرب اکثر لشکر امیرالامرا رو بہ گریز آوردند و رستم خاں گرجی و بسالت خاں کہ سلطان نظر نام داشت و دیگر ما بہ قتل رسیدند و از طرف داؤد خاں ہیرامن بکسریہ کہ نائب مناب و ملارالمہام بود کہ کشتہ شد و بارش غریبے در آں روز بود۔ آخر الامرا ز گولی بندوق و ضرب چند تیر مسافر دیار عدم گردید و دریں جنگ میر مشرف کہ در زمرہ امراے حسین علی خاں بود زخمی گشت ازین جہت امیرالامرا ملول بود۔ شا دیانہ فتح و نصرت در لشکر حسین علی خاں بہ نوازش درآمد و عجب غارتے در لشکر داؤد خاں روداد کہ مردم اجلافت و فردمایہ بدر ہائے اشرفی انداردو کسے داؤد خاں بہ غارت بردند و مدت ما بہ تحقیق تفتیش آں گزشت و مردم بسیار اشرفی بار آوردند و ایشاں را ہضم شد و بعد از فتح جسد داؤد خاں سہ نگوں نمودہ دریش دیروت اورا تراشیدہ و رویش را سیاہ نمودہ بر قیل آویختہ در شہر و بیرون شہر گردانیدند و ساکنان بلدہ بر بان پور از ظلم آں افغان و بکسریہ بے ایمان خلاصی یافتند و امیرالامرا (۳) روزہ بیرون شہر دائرہ نمودہ پانزدہم رمضان داخل شہر شدہ دیوانی بر بان پور بہ طالب علی خاں مختاری مقرر فرمود

و نجابت خاں را نزد خود طلب داشته و سید اسد اللہ خاں عمه زاده خود مع فیروز علی خاں که خاں نسبتی اومی شد به نجسته بنیاد ارسال داشت و صوبه داری برمان پور را به برادر خود سیف الدین علی خاں مقرر فرمود و خود نیز در اوّل ماه ذی حجه عازم نجسته بنیاد گردید و راجه محکم سنگه را مدارالمهام امور خود ساخت و فیروز علی خاں را از انتقال عبدالرحمن خاں بن اسلام خاں رضوی بخشی صوبه جات دکن مقرر فرمود و بیرم خاں بن روح اللہ خاں بن خلیل اللہ خاں نعمت الهی را از تغیر منصور خاں روز بهانی داروغه توپ خانه دکن مقرر نمود و درین سال گرد و ناک را عبدالصمد خاں دست گیر نموده نزد پادشاه فرستاد و در قفس آهنی محبوس گردید و دیگر احوال او معلوم نه شد و در حضور حیدرقلی خاں متصدی بندر سورت شده روانه شد و در آن جا به ضبط و نسق تمام کارگزاری نمود و در ۱۲۸۵ هجری تقرب خاں خان ساماں که بعد از فوت معتمد خاں دیوان خالصه نیز شده بود به سبب مرض دق و سل به دارالبقا خرامید و خان سامانی به محمد یار خاں بن بهمن یار خاں بن آصف خاں مقرر شد و امیر الامرا خود سیف الدین علی خاں را از سبب فدوی محمد خاں سندی که به او خفت رسانیده بود معزول گردانیده به سید اسد اللہ خاں مشهور به نواب اولیا تفویض نمود و راجه محکم سنگه را برائے تنبیه متقا هیر با فوج عظیم به سمت ستاره ارسال داشت و راجه مذکور اکثر غنیمت لیم را گوشش مالی می داد و پادشاه مرحمت خاں بن امیر خاں را فوج داری قلعه ماند و داده رخصت فرموده او بر تعلقه خود آمده عمل و دخل قرار واقعی نمود و در ۱۲۹۰ هجری در میان امیر الامرا حسین علی خاں بهادر و غنیمت به استصواب محمد انور خاں و سنکر ملها رصالحت شد به هر تقدیر از تغیری سید اسد اللہ خاں صوبه داری

وسیل در چشم جہاں میں آں پادشاہ کشیدند و بعد از عاقل گردانیدن از نور باصرہ در قلعہ ارک
محبوس ساختند و

رفیع الدرجات بن رفیع الشان بن شاہ عالم را بر تخت نشاندند و نواب
نظام الملک بہادر فتح جنگ را صوبہ داری مالوہ مقرر شد و مبارز الملک سربلند خاں را
بہ صوبہ داری کابل نام زد ساختند و سنکر ملہار مرہٹہ کہ در عہد حضرت خلد مکان ملازمت نمودہ
بود پایہ او را بلند ساختہ و صاحب اختیار دکن نمودہ فرستادند و محمد انوار اللہ خاں را بہ صوبہ داری
برہان پور ممتاز گردانیدہ ہمراہ سنکر ملہار بہ اتفاق بالاجی بسونا تھ مخص نمود و ہر (۳) روانہ
دکن شدند و سنکر ملہار بہ دکن آمدہ بہ ضبط تمام ستولی شد و کشتن را و پسر خود را نزد
سید عالم علی خاں گزاشتہ خود نزد ساہو راجہ رفتہ شر و طچند در میان آوردہ و خجستہ بنیاد
برگشت و محمد انوار اللہ خاں بہ خجستہ بنیاد رفتہ و ملازمت سید عالم علی خاں نمودہ بہ برہان پور
داخل شد و نواب نظام الملک نیز بر تعلقہ صوبہ داری خود داخل اجین گردید و ہر دو برادر
یعنی قطب الدولہ و امیر الامراء بہ کوری و جس آں پادشاہ مظلوم قناعت نہ نمودہ عدم او بر وجود
ترجیح و از شدت عداوت و قساوت قلب ستموش نمودند و رفیع الدرجات کہ نام او بر سلطنت
اطلاق می شد و آزار نیز داشت در ہماں چند ماہ جہاں فانی را وداع نمودہ مقیم سرسے عقیلی
گردید و بعد از فوت او برادرش را

رفیع الدولہ المخاطب بہ شاہ جہاں نمودہ بر تخت ہندوستان جلوس فرمود و دریں
ضمن در اکبر آباد شورش نیکو سیر پسر سلطان اکبر بن عالم گیر خلد مکان بلند شد و حقیقت اینست

کہ صفی خاں بن صفی خاں بن اسلام خاں رضوی قلعہ دار اکبر آباد بود دید کہ دریں وقت شاید زمانہ بہ طالع اور جوع کند بہ نواب نظام الملک دراجہ جے سنگھ نامہ بانوشت و از آل ہا استمداد طلب نموده شاہ زادہ را بر تخت اکبر آباد نشانید و ایں آوازہ بہ گوش ہر دو برادر رسید می خواستند کہ از شاہ جہاں آباد برآیند کہ واقعہ رفیع الدہرجات در میان آمد۔ بعد از جلوس شاہ جہاں بالشکر زیادہ از چند و چون عازم اکبر آباد شدند و قلعہ را مرکز و محاصرہ نمودند و چند گاہ رسل و رسائل گوہائے توپ و ضرب زن و عراوہ در میان بود و حیدر قلی خاں کہ در ہماں اواں از گجرات با فوج خود رسیدہ بود دریں جنگ از جانب سادات سعی بانمود اما بہ جنگ مفتوح نہ شد آخر با ہزاری قلعہ ساختہ قلعہ را بہ تصرف در آوردند و با صفی خاں کہ برادرش اسلام خاں بہادر رضوی بے اعتمادی بانمودند۔ نیکو سیر را مع برادر زادہ اش قلعہ سلیم گڑھ فرستادہ مقید نمودند و رفیع الدلہ نیز در ماہ شوال المکرم بہ اجل طبعی در اکبر آباد عزم سفر عقبہ نمودہ در گزشت۔

ناصر الدین روشن اختر محمد شاہ پادشاہ بن نجمستہ اختر جہاں شاہ بن شاہ عالم محمد معظم پادشاہ بر تخت ہند و ستان نشست۔ پادشاہے بود ستودہ خصلت حمیدہ سیر و شہر یارے موصوف بہ کثرت علم و بلندی اختر و در قدر شناسی و ترجم ثانی خود نہ داشت۔ روز یکشنبہ پانزدہم ذی قعدہ ۱۱۰۷ ہجری بر تخت اکبر آباد جلوس نمود و سادات صاحب اختیار بودند و آل حضرت را از پادشاہی بجز نامے نہ بود و دریں سال دانا بہادر کہ گردہر بہادر خطاب یافتہ بود برادر زادہ چھیلارام ناگر در الہ آباد صوبہ دار بود یعنی اختیار نمود۔

هر دو برادر جید رقلی خاں را بر سر او فرستادند و جید رقلی خاں به حسن تدبیر گردید و هر بهادر
 را در اطاعت آورده به ملازمت پادشاه سرفراز گردانید و فدوی خاں که آقا فاضل نام
 داشت و مردم اصفهانی بود از انتقال ضیاء الدین خاں به دیوانی دکن سر بلند شد و
 خود را خجسته بنیاد رسانیده خمیل کار شد و نواب نظام الملک که در اجمین بود سپاه
 زیاده نگاه داشته در ۱۳۲۰ هجری به بند و بست واقعی پرداخته هنوز هفت هشت ماه در آن
 صوبه جاگرم نه نموده بود و راس امیر الامرا بر آن قرار گرفت که خود را ازین دغدغه فارغ سازد
 و غافل از آن بود نواب نظام الملک استنباط این معنی نموده محمت خاں سادات که
 قلعه دار و فوج دار ماند و بود تغییر نموده به بیکر بگی خاں داده با خود رفیق ساخت - درین
 ضمن آمد آمد سید دلاور خاں بخشی حسین علی خاں بهادر مسموع نموده نواب نظام الملک
 از موضع کایت کوچه نموده به موضع سانویر نزول اجلال فرموده کوچ به کوچ متوجه دکن شد
 و قبل ازین که نواب نظام الملک در موضع اجمین بوده مخالفت انوار الله خاں و هزاری احشام
 و صدی والان قلعه اسیر استماع نموده بودند - خسرو نام جیله را نزد اسلام الله هزاری و صدی
 والان فرستاده خسرو به حسن تدبیر با هزاریاں و احشام ساخت نموده به تحریر و تطمیع دل
 های آن ها را گردانیده مرزده فتح قلعه به نواب نظام الملک داد - نواب موصوف به دریائے
 نزدیک رسیده عبور فرمودند -

رستم بیگ خاں که فوج دار سر کار بود ملازمت نمود و فتح سنگه هزاری
 زمیں دار نیز به ملازمت رسیده و در عرض راه هم نگاه داشت فرمودند و بعد از گزشتن

آب نرید اچیلہ مذکور راج میرحفیظ اللہ خاں نزد اسلام اللہ ہزاری وغیرہ فرستادند و او
آمدہ بار دیگر ہزاری دصدی والان و احشام را مطیع ساخت چنانچہ ہزاریان و غیرہ
بہ استقبال شتافتہ مرحمت خاں را ہمراہ گرفتہ بہ قلعہ رفتند و مرحمت خاں طالب خاں قلعہ دار
راستمال ساختہ بہ وعدہ و وعید قلعہ را در تصرف آورد و طالب خاں مع متعلقان از قلعہ فرود
آمد و نواب نظام الملک از آن جا کوچ کردہ در نیولہ دیرہ فرمودند اما چون آمد آمد نواب
نظام الملک بہ سمت برہان پور بہ تحقیق پیوست محمد انوار اللہ دیوان برہان پور کہ نائب
ناظم صوبہ نیز بود سر اسیمہ گشتہ و خود را باختہ شروع بہ بندوبست قلعہ و شہر پناہ نمودہ در وازنا
شہر بہ منصب داران و ملازمان خود سپردہ از خبر فتح قلعہ اسیر کہ در تصرف نواب در آمد بیشتر از
بیشتر آشفتہ حال گشتہ بود کہ محمد انوار اللہ خاں ناظم صوبہ در خجستہ بنیاد بود از سید عالم علی خاں
مرخص گشتہ با یلغار تمام خود راجہ بنا لکربہ دوروز و یک شب بہ برہان پور رسید و
در راہ اکثر مردم بہ غارت رفتند چنانچہ پالکی سردار را بردند بہ ہر تقدیر سیزدہم رجب
محمد انوار اللہ خاں بہ محافظت شہر پرداختہ و محمد غیاث خاں و انور خاں بہ محاصرہ شہر
پرداختند و رنہا بنا لکربہ بہ معرفت محمد غیاث خاں ملازمت نواب نمودہ دریں حالت
ساہوکاران و تجار و عیان شہر فراہم آمدہ بہ محمد انوار اللہ خاں گفتند در صورت محصور گردیدن
اگر فوج فتح جنگ غالب آید شہر غارت و تاراج خواہد رفت مصلحت چہین است کہ خود
بر آمدہ از جنگ میدان انفصال معاملہ نمایند یا در صلح و آشتی واکنند و محمد انوار اللہ خاں
کہ دل باختہ بود بر ہموئی عاقبت اندیشی در صلح و انمود در شب چہار دہم کہ عالم از نور مہتاب

روشن بود محمد غیاث خاں و انور خاں سوار شدہ در مقابلہ دروازہ لوہار منڈی و شاہ جہاں پور
 مہیاے جنگ استادہ بودند۔ محمد انوار اللہ خاں مبارک رو خاں را در میان انداختہ
 طالب صلح گردید و صلح بہ معرفت غیاث خاں واقع شد و کلید ہائے دروازہ بہ دست آورده
 بہ سید زین الدین خاں کو تو ال امر نمودند کہ منادی بہ گرداند۔ محمد انور خاں با انوار اللہ خاں از
 شہر برآیدہ بہ ملازمت نواب فتح جنگ سعادت اندوز شدند و نواب نظام الملک
 لعل باغ را مضرب خیام مہینت فرجام نمودہ بہ دلاسا و تسلی و ضیغ و شریف پرداختہ و
 امرا یان لشکر را قدغن تمام نمودہ کہ ہر احدی از سکنہ شہر تعدی نہ شود۔ در ہماں ایام والدہ
 سید سیف الدین علی خاں برادر امیر الامرا کہ از نخستہ بنیاد بہ قصد رفتن نزد پسر بہ مراد آباد و از
 برہان پور گردیدہ بود و اطفال خورد سال سید سیف الدین علی خاں ہمراہ داشت و اشرفی ہا
 و جواہر و امتعہ و قمشہ سیلخی با او بود اما نواب نظام الملک بزرگی را کار فرمودہ با وجود عدم
 خزانہ و درمیش داشتن ہمہم عظیم اصلاطع در مال او نہ نمودہ متعوض حال نگشتہ بلکہ پسر
 آقا علی خاں رومی کہ داروغہ توپ خانہ سیف الدین علی خاں برائے بردن والدہ و اطفال
 خان مذکور آمدہ بود تفقد بہ حال او نمودہ از عطائے خلعت ممتاز نمودہ مبیوہ برائے اطفال
 سیف الدین علی خاں فرستادند و دو صد سوار بدرقہ ہمراہ داد کہ تا بہ کنار آب نزدیک بہ رساند۔
 صوبہ داری برہان پور از عزل محمد انوار اللہ خاں بہ محمت خاں بہادر مقرر فرمودند۔ پمیر
 علی اکبر خاں از تغیری انوار اللہ خاں دیوانی بلدہ ارزانی داشتند۔ بہ محتمل خاں از عزل محمد
 واسع خان بخشی گری دارالسرور تفویض نمودند۔ دریں ضمن عوض خاں بہادر صوبہ دار برار و

شوہر عمہ نواب نام دار اندر برابر باجمیعت سہ صد سوار و حکیم محمد تقی اصفہانی نیز از اسلحہ پورہ باجمیعت
 پانصد سوار آمدہ در لعل باغ ملازمت نمودند۔ خود نیز نگاہ داشت پیادہ و سوار فرمودند۔
 دریں ولاخبر رسید کہ سید عالم علی خاں بہ اتفاق سنکر ملہارہ فوج نوگمہ داشت و دلا سائے
 امین خاں صوبہ دار نادیر نمودہ از خجستہ بنیاد برآمدہ۔ اوایل شعبان نواب نظام الملک قدس
 قبایل را در برہان پور گزارشتہ و بعضی از اموال و اجناس و قبایل را بہ قلعہ اسیر روانہ فرمودہ
 از سواد لعل باغ کوچ نمودہ از آب تابتی گزشتہ شرقی زمین آباد را منزل ساختند۔

مقدمہ جنگ نواب نظام الملک با دلاور علی خاں و کشتہ شدن او با
 رفقاء دیگر بہ امر خالق انس و جان دریں بین خبر رسید کہ سید دلاور علی خاں بہ رفاقت
 سید شیر خاں عموزادہ امیر الامراء بابر خاں و دوست محمد خاں روہیلہ و راجہ بہیم سنگہ
 و راجہ کج سنگہ باجمیعت ہجده ہزار سوار کارآزمودہ شہامت پیشہ و افغانان تہور نشان
 و راجپوت ہاجاہل بے ایمان از آب نر بدامبور نمودہ از استماع این خبر اول دفع فوج
 دلاور علی خاں را اہم داو لے دانستہ بہ اہتمام پیش فرستادن توپ خانہ ہمراہ محمد فیاض خاں
 و شیخ محمد شاہ فاروقی و دیگر سپاہ پرداختہ خود نیز بالشکر آراستہ متوجہ گردیدند۔ بعد
 از آن کہ بہ فاصلہ دو سہ کروہ از رتن پورہ بہ تفاوت دو کروہ از لشکر سید دلاور علی خاں
 فرود آمدند و پیغام ہائے ملائم نصیحت آمیز متبادل دفع قتال و جدال آوردند، پیچ فائدہ
 مترتب نہ گشت۔ سیزدہم ماہ شعبان صفوف طرفین مستعد کار را گردیدہ ہر اول و جدال
 آراستہ و نواب نظام الملک شیخ ابوالخیر خاں را در خواصی خود امر نمودہ بر فیل مراد سوار گشتند و

هر دو لشکر سا بان و تیاری جنگ نموده مقابل یک دیگر در آمدند - ابتدا پیغام گوله توپ دشمن
 سوز و غرش بان شعله افروز معرکه جنگ را گرم گیر و دار ساختند - از یک طرف عوض خان بهادر
 رو به مصاف آورد و از طرف دیگر محمد غیاث خان بهاول جمعی دیگر سے قدیم به معرکه کارزار
 قدم نهادند قضا را مکان قلب حایل هر دو فوج گردید - در حمله اول بر مقابل عوض خان بهادر
 به مرتبه جلو ریزی و تهوری را کار فرمودند که رخ فیل عوض خان بهادر برگشت بیشتر سے رو به فرار
 آوردند و قریب به بنگاه رسیدند عوض خان بهادر که به گشتن فیل به اختیار او نه بود بهادرانه
 در دفع سادات دست و بازو کشاده با وجود فرار و فساد سر رشته تدبیر از دست نه داده
 به تلافی پرداخت - درین ضمن سادات باره به خصوص شیر خاں و بابر خاں به خوش وقتی آن
 که فوج نظام الملک رو به هنریت نهاده نازاں و شاداں عاں به عاں جلو ریز تعاقب فوج
 نمودند - قادر داد خاں روشانی که مردم همراه او از صدمه فوج سادات رو به فرار آورده
 بودند با وجود زخم برداشتن و گشتن رو سے فیل رو سے خود بر نه گردانیده تیر اندازی می نمود
 و در آن گرمی حرب و اجرائی ضرب شیر خاں و بابر خاں از پا در آمدند و در آن مغلوبه دوست
 از دشمن متمیز نمی گشت و فوج عوض خان بهادر به بنگاه رسیده بود نواب نظام الملک سر سیم گشته در همان
 گرمی دار و گیر سید دلاور علی خاں بهادر به گمان آن که با نواب نظام الملک زیاده از شش صد سوار نه مانده با چهار
 پنج هزار سوار جزا دلیرانه مقابل فیل نواب فیل رانده درین وقت به تقدیر قادر مستعان گولی بند وقتی از
 بالا آبرو سید دلاور علی خاں بهادر گزشته از صدمه ضرب او غش رو داده سر به زانو فرو برده فیل بان رخ
 فیل را برگردانیده تا به فرار زشته فیل را رسانیده که باز او را افانته حاصل شد و چون بهوش آمد فیل را

بار دیگر جانب نواب نظام الملک رانده کہ ناگاہ گولی جزائل نیز رسیدہ و کارش بہ آخر رسید و فوج بارہہ و دوست محمد خاں رو بہ ہزیمت گرفتند و راجہ ہیم سنگم و گج سنگم در راجپوتانہ دیگر از فیل و اسبان فرود آمدہ بہ نوع جنگ کردند کہ قلم از نوشتن آں قاصر است ۔ بہ تردد مرحمت خاں صف نور و در راجہ ہاے نامی با چہار پانصد سوار راجپوت و جمہداران بارہہ سادات کشتہ شدند و لاش سید دلاور علی خاں بہادر و مرحمت خاں نزد نواب نظام الملک آوردند و صدائے شادیانہ از لشکر نواب بلند آوازہ گردید و از لشکر نواب نظام الملک بخشی خاں ویلبرز خاں از ہمراہیان عوض خاں بہادر بہ دیگرے از مردم نامی آسبے نہ رسید و عوض خاں و محمد غیاث خاں و عزیز بیگ خاں و قادر داد خاں با چندے دیگر زخم برداشتہ و غنایم بسیار و اموال بے شمار بہ دست تاراجیان افتاد ۔ سوائے توپ خانہ و فیلان کہ در سرکار ضبط نمودہ بہ بہادران تقسیم نمود باقی بہ دست ہر کہ افتاد بہ اوسعات فرمود و از معرکہ کارزار کوچ کردہ بیت و دوم شعبان المعظم قریب بہ باغ جس و نت خیمہ ہا برپا نمودند ۔

ذکر خبر رسیدن کشتہ شدن سید دلاور علی خاں بہ سید عالم علی خاں بہ نہایت غم و الم عازم گشتن بر حرب و قوع محار بہ و کشتہ شدن او بہ امر اینر دمنان و چون خبر کشتہ شدن سید دلاور علی خاں و غیرہ بہ سید عالم علی خاں کہ در آں وقت بر سر کوتل فردا پور رسیدہ بود نہایت غم و الم بہ خاطر او رودادہ با تمام فوج از کوتل فردا پور فرود آمد و نواب نظام الملک کلمات نصیحت آمیز از جہت دفع فتنہ و فساد نوشتند و لاش سید

دلاور علی خاں و شیر خاں و بابر خاں را نزد ایشان فرستادند و نصائح مفید نہ افتاد و بعد از
 اثبات حجت نواب نظام الملک بہادر رعایت خاں را در شہر بر بان پور گزشتہ و محمد نور خاں
 و انوار اللہ خاں و ملک مصطفیٰ و محمود خاں گجراتی را بہ قلعہ ارک فرستادہ اند و ریائے تابقی
 عبور نمودہ بہ دو کوچ و یک مقام بہ کنار دریائے پورنا رسیدہ نزول اجلال فرمود و از آن
 طرف سید عالم علی خاں بہادر نیز دیک تالاب ہر تالہ فرود آمد و از سبب بارش شب و روز
 وسخت گل و لائی و طغیانی آب و عدم کشتی چند مقام واقع شد۔ بعد از آن نواب نظام الملک
 بہ بالادست آب طرف برار کوچ نمودند و بعد از چند کوچ از مہر پایاب کہ زمین دارد دالت
 کردہ بود با تمام فوج از آب عبور نمودند۔ سید عالم علی خاں خبر یافتہ با فوج خود کوچ نمودہ
 در قصبہ پیل گاؤں راجہ مقابل گشت و نواب نیز کوچ فرمودہ نزد یک سیوا گاؤں کہ تعلقہ
 صوبہ مذکور است وارد شدند و از آن جا از سبب شدت باران و حرکت مہر پٹہ و گرانی غلہ و
 کم یابی کاه نواب مضطرب الاحوال گشتہ از آن جا کوچ کردہ بہ موضع ناک چہری رسیدند۔
 در راہ دو دفعہ دلدل عظیم آمدہ و بہ ہزار محنت و خرابی از و عبور فرمودہ۔ و مہر پٹہ با عوض خاں
 طرح جنگ انداختہ و از اطراف و جوانب تاخت و تاراج نمودہ راہ گزشتن نہ می داد۔
 بہ ضرب بان و بندوق و تیر رخ آں ہا برگردانیدہ بہ ہزار تصدیع سرداران و لشکریان خود را
 بہ موضع ناک چہری رسانیدند۔ حید الفطر در ہماں موضع شد و کاہ و دانہ بہ قدر ضرور میسر آمد
 و وقت کوچ چند توپ بزرگ را در زمین مدفون ساختہ از آن جا کوچ نمودہ بالا پور را منزل
 ساختند۔ کاہ و دانہ در آں جا وافر بہ دست آمد و ششم شوال بنگاہ متصل قصبہ بالا پور گزشتہ

به تفاوت دوسه کرده مقام مصاف مقرر کرده به ترتیب فوج بندی پرداختند -

محمد غیاث خاں و محمد شاه داروغه توپ خانه و برادر او شیخ نور الله و یلبرز خاں و غیره
 بهراول و عوض خاں و سید جمال خاں و چندے دیگر برهمنه و مرحمت خاں برهمنه و عبدالرحیم خاں و
 متوسل خاں و قادر داد خاں و دلیر خاں و منور خاں که از سید عالم علی خاں روگرداں شده
 به نواب پیوسته بود و داراب خاں و کامیاب خاں پسران جان نثار خاں همراه قول و فوج
 یلتمش بنال کرورستم بیگ خاں و سیف علی خاں رساله داد و ابوجی سر و سیکه در جند اول برائے
 نگاه بانی بنگاه و بهیر مقرر کردند و در خواصی ابوخیبر خاں را مقرر نموده بر فیل نشستند در قول قرار گرفتند -
 در وقت سواری دو هزار سواران با محمد اران رفاقت نه نموده به بالا پور رفتند سید عالم علی خاں
 به استظهار نوزده هزار سوار مرهه و غیره و بعضی مبارزان و محمد اران عمده مثل غالب خاں
 پسر رستم خاں دکهنی و جوهر خاں و محمدی بیگ و صلابت خاں و لطیف خاں پیوار و سید ولی
 و محمد اشرف خاں نذر باری هر یک را چهار هزار پنج هزاری نموده در استمالت جذب قلوب
 آن جماعت کوشیده ز رنقه و فیل و اسبها بخشیده با خود گرفته بود و متهور خاں افغان را
 بهراول و غالب خاں با اپانڈت دیوان شرزه خاں و میرزا علی یوسف خانی و سید عالم
 بارهه و امین خاں برادر خان عالم که در ظاهر رفیق بود و عمر خاں برادر زاده داؤد خاں که او
 نیز مملو از نفاق بود و ترک تاز خاں در باطن دم از فتح جنگ می زد و فدوی خاں دیوان کهن
 به دستور و اشرف محمد خاں نائب بخشی دکهن و علی بیگ خاں بخشی نادیر و خواجہ رحمت الله
 مخاطب به جماعت خاں که داروغه توپ خانه بود و شمشیر خاں و غیاث الدین خاں فوج دار

گلشن آباد و سرداران مرہٹہ قریب ہجده ہزار سوار و جمعی دیگر از سرداران بارہہ جانب چپ در است و فوج دیگر ملکی جنہ اول مقرر نمود و غیاث الدین خاں را در حوضہ فیل با خود در لیت ساختہ بر فیل سوار گشت۔ چہارہ پانزدہ ہزار سوار برق انداز کرنا ملکی عقب توپ خانہ صفت آرا بودند۔ بہ ترتیب فوج را انتظام داد۔ ششم ماہ شوال از ہر دو طرف فوج با بہ تفاوت گولہ وار مقابل شدند۔ ابتدا دوسہ گولہ از فوج عالم علی خاں بہ شکر نظام الملک رسیدہ کسے ضایع نہ شد۔ اول بار گولہ از جانب نواب نظام الملک بہ فوج سید عالم علی خاں رسیدہ حوضہ فیل سواری لطیف خاں پنوار را چنناں برداشت کہ حوضہ را ناکارہ و سرنگوں و حوضہ نشیں را پیادہ ساخت و در فوج تزلزل تمام انداخت و بعد از آن متہور خاں ہراول با مبارزاں دیگر و ہفدہ فیل سوار و غالب خاں و صلابت خاں با پنج شش ہزار سوار بر فوج ہراول نواب نظام الملک یورش نمودند۔ دریں صورت مرحمت خاں بہادر کہ سردار دست چپ بود با آن با بہ نوعی جنگ نمود کہ مبارز فلک نجم زبان تحسین کشود۔ سیدی سرور کہ ر فسیق محمد غیاث خاں بود فرار اختیار نمود۔ دریں وقت پائے استقامت اکثر مردم لشکر بہ بغزید۔ بعد از آن کہ عرصہ کارزار بر محمد شاہ داروغہ توپ خانہ تنگ گردید موافق ضابطہ متہوران ہندوستان مع شیخ نور اللہ و برادر و جمعی از دلاوران پیادہ شدہ تردد نمایاں کردند و محمد غیاث خاں کہ کای شمش کور بود بہ چشم دوم نیز زخم رسیدہ از بینائی معطل ساخت و دیگر زخاں زخمی شد۔ در فوج نواب تزلزل تمام روئے داد۔ دریں اثنا و اسمعیل خاں و متوسل خاں و سید سلیمان قادری و تہور دل خاں از لشکر سید عالم علی خاں بہ دست متوسل خاں

کشته شدند و متوسل خاں نیز زخمی شد و متہور خاں از جانب چپ آمدہ و مرحمت خاں در مقابل او جنگ عظیم نمود۔ دریں حالت سید عالم علی خاں ہمراہ فوج قُول و سرداران کہ بہ او بودند تہوری را کار فرمودہ چنان جلوریز خود را رسانیدند کہ بعضی از ہمرایان از رفاقت باز ماندند ستانہ دار مردانہ خود را بر فوج نواب نظام الملک انداختہ عوض خاں و مرحمت خاں و عبد الرحیم خاں و قادر داد خاں بہ اتفاق ترددات عظیم بہ منصہ ظهور رسانیدند۔ دریں وقت خسرو پورہ متہور خاں کہ فیل بانی عالم علی خاں می نمود بہ ضرب گولی جاں از قلب تہی نمود۔ و غیاث الدین خاں داروغہ توپ خانہ دکن کہ در خواصی سید عالم علی خاں بود و غالب خاں و اباجی و شمشیر خاں و سید ولی و سید عالم بارہہ و علی بیگ خان بخشی نا دیر و غیرہ ہشت نہ نفر بعد از تردد نمایان بہ ملک عدم شتافتند و فیل سید عالم علی خاں تاب صدمہ تیر باران نیاوردہ برگشت و سید عالم علی خاں بازخم ہائے خوں چکان و طرف فوج نواب نظام الملک گردانیدہ فریادمی نمود کہ رخ فیل برگشتہ من نہ برگشتہ ام۔ چون تیر ترکش ہائے آل شیر بیشہ بارہہ تمام شدہ بود تیر ہائے کہ میزدن و حوضہ اومی رسید ہماں تیر بار بار آوردہ بر فوج نواب می انداخت تا آن کہ سید حفیظ اللہ و سید احسن اللہ کہ رفیق دلیر خاں روہیلہ بودند بر سید عالم علی خاں شمشیری انداخت۔ آخر الامر سید احسن اللہ خود را بلند نمودہ در وقت فرو آمدن شمشیر عالم علی خاں برد گیرے زخمی بردست سید عالم علی خاں زد کہ دستش بہ برید و از رسیدن زخم ہائے پئے در پئے طائر روش پر واز نمود۔ چنان تردد در آل کارزار از و بہ ظہور آمد کہ گویا ختم شجاعت و دلاوری بارہہ براو گردید۔ زیادہ از بیست و دو سال از مرحلہ عمر طے نہ نمودہ بود۔ مجموع ہفتہ فیل سوار

نامی با جمع کثیر در آن معرکہ کارزار رفیق آخرت او گشتند و بسیارے زخمی شدند و امین خاں
 دکہنی و عمر خاں پنی و ترک تاز خاں و فدوی خاں دیوان دکہن و چند نفر دیگر از مردم نامی بعد از
 اتمام جنگ خود را نزد نواب فتح جنگ رسانیدند و شادمانہ فتح و نصرت نواخته شد و سکرانہا
 زخمی شدہ دست گیر شد و فیلان مع توپ خانہ بہ تصرف نواب نظام الملک درآمد و باقی
 کل کار خانہ جات بہ تاراج و غارت رفت و دریں جنگ از شکر نواب نظام الملک
 سید سلیمان قادری و شیخ نور اللہ بادوسہ نفر دیگر کشتہ شدند و متوسل خاں و محمد غیاث
 خاں و محمد شاہ و کامیاب خاں و غیرہ چند نفر زخمی گشتند و نواب نظام الملک اضافہ
 و خطاب در خود ہر یکے مرحمت فرمودند۔ عوض خاں بہادر بر آتش ہزاری و شش ہزار سوار
 با اصل و اضافہ و قسور جنگ بر خطاب افزودند و نقارہ و ماہی مراتب عطا نمودند و مرحمت خاں
 را پنج ہزاری و پنج ہزار سوار نمودہ بر خطاب غضنفر جنگ افزائش دادند و بہ علم و نقارہ و ماہی تتر
 سرفراز ساختند و محترم خاں را بخشی دکہن نمودند و میر علی اکبر خاں دیوان برہان پور را با محمد عالی
 خاں بخشی بہ رفاقت مرحمت خاں رخصت انصراف برہان پور ازانی شد۔ بہ نوعی عسرت
 خریج و عدم خزانہ در سرکار روئے داد کہ از حوصلہ تقریر بیرون است۔ چون خبر کشتہ شدن
 سید عالم علی خاں نجبہ تہ بنیاد رسید قبایل حسین علی خاں بہادر و وابستہ ہائے عالم علی خاں
 مضطر و مایوس گشتہ برائے رفتن بہ قلعہ دولت آباد بہ قلعہ دارآں جارجوع آوردند۔ با وجود
 کہ از تغیر نمودن جاگیر و کمی منصب از طرف نواب امیر الامرا حسین علی خاں بہادر بہ قلعہ دار کہ
 از عہد حضرت شاہ جہاں قلعہ داری آں جا بہ خاندان مرتضیٰ خاں و سید مبارک نام کہ از سادات

و اولاد حضرت سید جلال بخاری روح اللہ تعلق داشت متعلقان آل بارامع نقد جنس و اموال اندرون قلعه گرفت و نواب نظام الملک و غیرہ ذی قعدہ داخل بلدہ نجمستہ بنیاد گردیدند۔
 قسمی تنگی و عدم خزانہ و زر بود کہ بر قصبات و پیرگنات صوبہ نجمستہ بنیاد سواران را کہ می فرستادند پنج روپیہ خرچ می دادند کہ تا خود را در آل جا بہ رسانند و در آل جا سواران رفتہ برای تقاضا کرد کہ ہنوز فصل نہ آمدہ بود طلب می نمودند۔ رعایا لیت و عل می گزرا بیندند و از ہر جانی اہملہ آمدنی شروع شد کہ خبر آمد آمد امیر الامرا با پادشاہ گرم شد۔ برائے تیاری سامان و فوج تاکید می نمود۔ چنانچہ در برہان پور مرحمت خاں قریب پنج ہزار سوار فراہم آوردہ۔ و نواب نظام الملک تا آخر سال در خدمتہ بنیاد بودند۔

ذکر وصول و قالیج و اخبار و حشت آثار ہر دو برادر نام دار و تدبیر نمودن در تلافی آل کار و برعکس گردیدن بہ امر قادریہ جبار۔ چون خبر گشتہ شدن سید دلاور علی خاں و سید شیر خاں و غیرہ شنیدہ ہر دو برادر نہایت مضطرب شدہ برائے رفتن دکن ہر روز فکر تازہ بہ خاطر راہ می دادند و در ہمراہ بردن و نگاہ داشتن اعتماد الدولہ محمد امین خاں و سواس و ہراس در دل داشتند و محمد امین خاں خود را بہ نوعی ساختہ بود کہ در مغیلہ و واہمہ کس گنجائش آن نہ داشت کہ مخالفت سادات در دوش خطور نماید۔ اما گاہ گاہ شہرت نزاع ہر دو صاحبان نام دار با محمد امین خاں زباں زد خاص و عام می گردید و رفت و مدارا بہ نوعی منجر گشت کہ سادات پسنداشتند کہ **اِنَّهُ مِنْهُمْ وَاِيَهُمْ قَسَمٌ** دہم عہد گشتند و خاطر سادات از وبال کلیہ جمع گشت۔
 درین ولا خبر گشتہ شدن سید عالم علی خاں بہ ہر دو برادر نام دار رسید۔ جہاں در چشم شاں

واقعی ظلمات گشت مخصوص امیرالامرا کہ ہر روز جوئے خوں از چشمہ شہم او جاری بود۔ ہر دم آہ و حسرت از دل پُر در داو بر می آمد و نہ می دانست مال حال بہ کجا منجر خواہد شد و محمد امین خاں بہادر در ماتم پر سی عالم علی خاں بہ نوح گریاں و اشک ریزاں بود کہ گویا تمام ماتم بر او واقع شدہ و بعد از تفاوت چند روز ظاہر شد کہ قلعہ دار دولت آباد قبایل نواب امیرالامرا را در قلعہ در آورده۔ پارہ سلی خاطر شد۔ حاصل کلام آن کہ سادات بعد کو نکاشش بسیار رائے بریں قرار دادند کہ سید عبداللہ خاں بہادر بہ دار الخلافہ رفتہ استقامت و زرد حسین علی خاں بہادر ہمراہ پادشاہ و امرا متوجہ دکن شود و کم در انتقام نواب نظام الملک بہ میان جاں قایم بندد۔ قریب پنجاہ ہزار سوار قدیم و نونگہ داشت و مردم پادشاہی با خود گرفتہ مع توپ خانہ آتش بار و اواخر ماہ شوال پیش خانہ بہ طرف دکن بر آورده و خود و کروسے اکبر آباد کوچ نمودہ در اوائل ذی قعدہ خدمت میر تشری از انتقال خان جہاں بہادر خاں خود بہ نام حیدر قلی خاں مقرر گردید و نہم ذی قعدہ ۱۳۰۰ کردہ دیگر کوچ نمودند و چہار دہم ذی قعدہ حسین علی خاں از عبداللہ خاں مرخص گشتہ و پادشاہ را سوار نمودہ نزدیک منزل فتح پور بہ سبب جشن و آں جا مقام شدہ و از آں جا کوچ بہ کوچ سمت جنوبی مرحلہ پیما گردید۔ از جملہ امرا یان قدیم حامد خاں عموی نواب نظام الملک و حمید الدین خاں و غازی الدین خاں بہادر غالب جنگ و بیرم خاں و نعمت اللہ خاں و امیر خاں و صلابت خاں ہمراہ سید عبداللہ خاں بہادر ماندند۔ و سید عبداللہ خاں نوز دہم ذی قعدہ از اکبر آباد پنج کردہ بہ سمت شاہ جہاں آباد کوچ نمودہ منزل گزید و محمد خان بنگش کہ از مدتے مرہون و ممنون احسان قطب الملک بود و پنجاہ ہزار روپیہ

از عبداللہ خاں گرفتہ نفاقے کہ داشت بہ عمل آورد۔

ذکر گشتہ شدن امیر الامرا حسین علی خاں و سید نور اللہ خاں و سید غیرت خاں
 بہ تقدیر ملک استعان۔ محمد امین خاں می دانست کہ با وجود عہد و پیمان ہر گاہ نواب امیر الامرا
 قابو یابد کار او را خواهد ساخت ہمیشہ در فکر و تدبیر زوال دولت بارہم بود۔ سعادت خاں
 را کہ نامش میر محمد امین ولد میر محمد صادق بن میر زیا کیجی کہ از سادات نیشاپور بود و در عہد
 محمد فرخ سیر پادشاہ فوج داری بیانہ داشت و شجاعت و تدبیر بہ حد کمال داشت و نزہت
 ہر دو برادر معزز گشتہ بود و بغض خون پادشاہ در دلش جوش می زد با خود رفیق ساخت
 و میر حیدر خاں کا شغری را بر اسے قلع ریشہ حیات نواب امیر الامرا حسین علی خاں بہادر
 راضی ساختہ ہر (۳) باہم محرم راز گشتہ عہد و پیمان آں در اخفا بہ میان آوردند و دیگرے
 را شریک مصلحت نہ نمودند ششم ذی حجتہ الحرام کہ از لشکر پادشاہ حسین علی خاں بہادر
 بہ منزل تورہ کہ از فتح پور مسافت سی و پنج کرہ بود رسیدند۔ بعد رسانیدن پادشاہ نزدیک
 دولت خانہ بہ اظہار برہم خوردن طبع و پدید آمدن تہوع خود را بہ آتش خانہ حیدر قلی خاں رسانید۔
 نواب امیر الامرا بعد از غل شدن پادشاہ در محرم سالانہ پادشاہ جدا گشتہ ہمیں کہ نزدیک
 دروازہ کلال بار رسید میر حیدر خاں کہ نزد حسین علی خاں روشناسی ہم داشت دست
 از جان شستہ خود را نزد پالکی رسانیدہ التماسے کہ با خود داشت بہ دست نواب مظلوم دادہ
 اورا مشغول خواندن ساختہ زبانی عرض احوال خود و شکوہ محمد امین خاں نمودہ اورا غافل
 ساختہ خنجر آب دار بر پہلوئے آں نام دار زد۔ بہ ہمال زخم جاں ستاں کا حسین علی خاں

ساخته شد۔ درہماں زودی سید نور اللہ خاں پسر سید اسد اللہ خاں ہمراہ پالکی ہی رفت
 بہ ضرب شمشیر میر حیدر خاں ملعون را از پادرا آورد و مسافر دیار عدش گردانید۔ مغل ہا از
 ہر طرف ہجوم آورده سید نور اللہ خاں رکشتمہ حسین علی خاں را بریدہ بہ طریق تحفہ نزد
 پادشاہ بردند۔ مقبول خاں خواجہ سراے امیر الامراء دست و پا زده زخم کاری برداشتمہ بعد
 از دو سہ روز در گزشت و بعضے مردم توپ خانہ حسین علی خاں از اطراف کلال بار بردند
 و سید غیرت خاں ہمیشہ زادہ نواب امیر الامراء از استماع این خبر وحشت اثر در وقتے کہ
 بہ خانہ آمدہ و کمر و کمر و نمودہ در فکر حاضری خوردن بود جہاں در ہشتم و اخیرہ و تیرہ می نمود۔ ہماں لحظہ
 باجمیعت پانصد سوار کہ موجود بود بر فیل سوار گشتہ متوجہ دولت خانہ و حیدر قلی خاں بہ بندست
 توپ خانہ اشتغال نمود و سعادت خاں بہ رہ نمونی حیدر قلی خاں و فرمودہ اعتماد الدولہ بہ قوت
 بازوے خود نزدیک محل سراے پادشاہ وقتے رسید کہ ہوا خواہان ہر دو برادر در حق
 پادشاہ بہ نوع دیگری اندیشیدند و والدہ پادشاہ از راہ مہر مادی مانع بر آمدن بود۔
 سعادت خاں قدم پیش گزارشتمہ شمال بر روے انداختہ بہ محل در آمدہ بہ ابرام تمام
 دست پادشاہ عالی مقام گرفتہ از محل بر آورد و اعتماد الدولہ بر فیل خود سوار نمودہ خود بہ جا
 خواصی نشست۔ حیدر قلی خاں بہ تاکید طلب فیلاں و اسباب سواری و گردآوری مردم توپخانہ
 پرداختہ باہماں جمیعت محدود کہ موجود بود بہ اتفاق قمر الدین خاں و سعادت خاں مقابل
 غیرت خاں شدند و چون شمشیر بیشہ شجاعت زخم خوردہ غریو کنان و ہرزہ گویاں بر فیل
 استقامت و زریہ داد شجاعت و تہوری پیش قدم گشتہ می داد و دلاوران باہمہ نیز

بہادرانہ پایہ معرکہ کارزار گزاشتند و جمعیت پادشاہی از ہر طرف رسیدہ جنگ ہائے
 مردانہ نمودند و فوج بارہہ ہر ساعت می افزود و حیدر علی خاں فیل جرأت پیش را ندہ
 دست بہ قبضہ کمان بردہ بہ اتفاق برق اندازان جنبش دروم ہنگامہ رزم را گرم ساخت
 و قمر الدین خاں و سعادت خاں بہادرانہ می کوشیدند و پادشاہ خود نیز تیر بر اعدای انداختند۔
 دریں اثنا و تاراجیان دست بہ غارت بازار و کارخانہ جات سادات کشادند و خیمہ ہائے
 حسین علی خاں را آتش دادند۔ دریں وقت مصمص الدولہ خان دوراں با فوج خود
 رسیدہ شریک تردد گردید و در ہماں آواں گولی بندوق بہ سید غیرت خاں بہادر کہ دوزخم
 تیر برداشتہ بود رسید و کار او ساختہ شد۔ اکثر کارخانہ جات حسین علی خاں مع عرابہ ہائے
 خزانہ بہ منزل رسیدہ بود۔ قریب بہ یک کروہ روپیہ بہ تاراج رفت و فوج بارہہ
 رو بہ نہر ہیمت نہاد و شادیا نہ فتح و نصرت بلند آوازہ گشت و رستہ ہائے بازار و صرفہ
 و اکثر کارخانہ جات دیگر نیز بہ تاراج رفت و جواہر خانہ و خزانہ کہ عقب ماندہ بود از آفت
 تاراج محفوظ ماندہ بہ ضبط پادشاہی درآمد و از ہجوم مردم بے سرو پا کہ بغض سادات
 در دل آں ہا جائے گیر بود بے حرمتی کہ بر لاش حسین علی خاں کردند کہ قلم از ادائے آں
 قاصر است۔ و محکم سنگھ شش ہزاری شد۔ اما قدر آں نہ دانستہ قابو یافتہ خود را نزد
 سید عبد اللہ خاں رسانید و راجہ رتن چند در دست لُچہ ہائے بازاری گرفتار گشتہ
 بہ قید اعتماد الدولہ درآمد و لاش نواب امیر الامراء و نور اللہ خاں و غیرت خاں را در
 تابوت گزاشتہ و زربفت بر جنازہ انداختہ و نماز جنازہ خواندہ طرف جمہیروانہ ساختند

وسید اسد اللہ خاں مشہور بہ نواب اولیاء کہ عمہ زادہ حقیقی نواب حسین علی خاں مرحوم بود اسباب تحمل او بہ حادثہ تاراج رفت۔ مدتے در نظر بندیاؤ آخر رخصت حج گرفتہ از راہ دکھن بہ زیارت بیت اللہ مشرف گشتہ۔ پادشاہ فدوی دست گاہ اعتماد الدولہ را از اصل و اضافہ ہفت ہزاری و ہفت ہزار سوار دوا سپہ و خدمت وزارت فرمودند و خدمت نیمرخی بہ مصمام الدولہ بہ منصب ہفت ہزاری و ہفت ہزار سوار دوا سپہ و خطاب امیر الامرائی عطا فرمودند و قمر الدین خاں بہادر رانجشی دوم و داروغہ غسل خانہ ہزاری و ہزار سوار اضافہ دادند و حیدر قلی خاں را از اصل و اضافہ شش ہزاری و شش ہزار سوار دوا سپہ مرحمت فرمودہ ملقب بہ معز الدولہ حیدر قلی خاں بہادر نامہ جنگ گردانیدند و سعادت خاں را پنج ہزاری و پنج ہزار سوار ساختہ مخاطب بہ سعادت خاں بہادر بہادر جنگ نمودند و ہمچنین اضافہ ہا و خطاب موافق مراتب بہ ہر کسے عطاشد و مورد مراحم بے کراں پادشاہی گشتند۔

ذکر آگاہ شدن سید عبد اللہ خاں از واقعہ جاں کاہ و بہ کمال اضطراب رفتن بہ شاہ جہان آباد و بر تخت نشاندن سلطان ابراہیم و عزیم کردن بہ جنگ پادشاہ و مال کار ایشان بہ امرالہ و چون اخبار وحشت آمار بہ سید عبد اللہ خاں رسید جہاں روشن و چشم او مانند شب دیوچو تاریک و سیاہ گردید۔ صرفہ در توقف نہ دانستہ متوجہ شاہ جہان آباد گشت۔ بایلغار تمام برائے آوردن یکے از پادشاہ زادہ شجاعت اللہ خاں پسر سید اسد اللہ خاں کہ دامادش بود بامر تھنہ خاں روانہ دار الخلافہ گردید و آخر روز بتاریخ

ہشتم ذی الحجہ خیر بنجم الدین علی خاں رسید۔ حامہ صبر بر قامت بے طاقت درید۔ قبل از آن کہ این خبر بر زبان منتشر شود بہ شہرت خلاف خبر جمعے سوار و پیادہ ہمراہ کو تو ال دادہ بر خانہ اعتماد الدولہ تعین نمودہ ہنگامہ و محاصرہ اطراف حویلی محمد امین خاں در میان بود و مردم اعتماد الدولہ بر مصالح جنگ قایم بودند۔ بعدہ نجم الدین علی خاں مردم خود را طلبید۔ نجم الدین علی خاں روز عید قرباں بادل زار چشم گریاں بہ نماز عید رفتہ و سید عبداللہ خاں برائے تکلیف سلطنت بہ خانہ یارے پسران جہاں دار شاہ و نیکو سیر فرستادہ آں با قبول سلطنت نہ نمودند۔

سلطان ابراہیم بن رفیع الشان را بہ سماجت تمام بر تخت نشاندہ بہ تفاوت دو روز داخل دار الخلافہ شدہ ملازمت سلطان ابراہیم نمودہ غازی الدین خاں بہادر غالب جنگ را ہشت ہزاری و خطاب امیر الامرائی و خدمت بخشنی فرمودند و نجم الدین علی خاں را بخشی دوم و سید صلابت خاں را بخشی سوم و بیرم خاں را بخشی چہارم مقرر نمودہ بر مراتب بے حال ہر یکے را افزودہ در استمالت امر اکو شید۔ تسلی حامد خاں بہادر از بحال نمودن جاگیر و اعتماد خاں مغضوب شائستہ خاں خاں محمد فرخ سیر پادشاہ و اسلام خاں بہادر و صفی خاں را کہ یومیہ مقرر کردہ بودند ہمہ را طلبیدہ بہ انواع دلبری با امیدوار ساختہ تکلیف رفاقت نمود و اسلام خاں بہادر و صفی خاں ہر دو برادر قبول نہ نمودند و گوشت نشینی را عنایت دانستند و محمد یار خاں را پیغام رفاقت کردند و نیز ابا نمود و اعتماد خاں زرمعقول گرفتہ و دستزل رفاقت دادہ نایاب شد۔ شروع بہ نگاہ داشت نمودند۔ بخشی سارو رسالہ دار باد رسالہ خود اسب و مادیان و یا بود باز ہر چہ سمری شد نگاہ می داشتند۔

ہفتدہم ماہ ذی الحجہ ہمراہ سلطان ابراہیم از دارالخلافہ برآمدہ طرف عید گاہ فرود آمدند و غلام علی خاں
 را با نجابت علی خاں برائے بند و بست شہر و قلعہ دارالخلافہ با جمیعت معبودے گزاشتند
 و چون سید عبداللہ خاں بہ منزل پرول رسید سیف الدین علی خاں و شہامت خاں مع
 پسر و برادران سید محمد خاں و ذوالفقار علی خاں قریب دہ دوازده ہزار سوار با خود داشتند
 رسیدند۔ قریب نو ہزار سوار جمع شد و محکم سنگہ نیز بہ خدمت سید عبداللہ ملحق شد۔
 با این فوج عظیمہ کہ از لاک سوار افزود و در ماہ محرم ۱۰۳۳ ہجری کوچ بہ کوچ بہ مقابلہ می شتافتند۔
 و از جانب محمد شاہ حیدر قلی خاں در جذب قلوب مردم توپ خانہ و رسانیدن طلب آں ہا
 می کوشید۔ ہم محرم الحرام از اردوئے پادشاہ از موضع شاہ پور گزشتہ نیمہ ماہ بر پا نمودند۔
 میر آتش و امراے عظام بہ اہتمام ترتیب فوج و پیش بردن توپ خانہ پرداختند۔ دریں
 وقت محمد خان بنگش و عزیز خاں و وہیلہ و ثابت خاں و بابر خاں آمدہ رفیق پادشاہ گشتہ
 بہ ترتیب فوج قرار دادند۔ حیدر قلی خاں را ہر اول و سعادت خاں و محمد خاں بنگش را
 طرف یمن و مصصام الدولہ و نصرت یار خاں و دیانت خاں با جمعی جانب یسار و اعظم خاں
 را با چندے اشجاعان طرح فوج و قمر الدین خاں و عظیم اللہ خاں و طالع یار خاں با فوج در
 جناح و محمد امین خاں و شیر افکن خاں و ہادی خاں و تربیت خاں در قول و میر جملہ و
 غیاث اللہ خاں و اخلاص خاں و راجہ گوپال سنگہ و راجہ بہادر برائے محافظت بہیر و بنگاہ
 منصوب گردیدند و ہم چنین اسد علی خاں و سیف اللہ خاں و محمد خاں و امین الدین خاں و
 جمعی از فوج جے سنگہ بہ مدد مینہ و میسرہ گماشتند و لشکر سید عبداللہ خاں کہ از چند روز

ہر اس شب خوں از لشکر ظفر اثر در دل او جا گرفته بود بعد ترتیب فوج بندی نجم الدین علی خاں
 وغازی الدین خاں با جمعی از سادات بارہہ و افغانان ہراول مقرر گشتہ بودند از چند
 شب بالائے فیل بہ اتمام می رسانیدند۔ دو از دہم محرم منزل حسن پور کہ از لشکر پادشاہ
 (۳) کر وہ فاصلہ ماندہ بود مقام نمودہ بہ ترتیب فوج پرداختہ ہراول و جند اول و بین و
 یسار و جناح و قلب و کمین آداستہ شب را بہ صبح رسانیدند و چون صبح طلوع نمود محمد شاہ
 پادشاہ بر فیل اقبال سوار شدہ و وقت سواری سرنا پاک راجہ رتن چند را از تن پلید
 اد جہا ساختہ سرزد کور را بہ طوطی شگون پیش پا سے فیل پادشاہ ظفر دست گاہ اندختند
 و افواج ظفر امواج بہ پیش آہنگی مورچال توپ خانہ بہ حرکت آمدند و دوپہر روز بلند شدہ
 بود کہ شروع بہ توپ انداختن و بان ارسال داشتن نمودند۔ اگرچہ از کثرت گولہ ہائے
 توپ و بان برق آشوب بعضی از افواج عبداللہ خاں کہ اکثر بقالان و صرافان کہ سوار
 یا بو و برائے این جنہیں وقتے در قابو بودند راہ فرار پیش گرفتند۔ اما دلاوران بارہہ
 بارہا قدم پیش گذاشتہ سینہ ہارا سپر آتش بلا ساختہ حملہ ہائے رستمانہ می نمودند۔
 آخر روز سادات جنگ جو خصوص نجم الدین علی خاں مورچال را گزاشتہ مقابل توپ خانہ
 درآمد۔ خان دوراں و حیدر قلی خاں چون فیل مست خود را بہ مقابلہ نجم الدین علی خاں ساینہ
 سہ راہ گردیدند و نصرت یار خاں و دیانت خاں نزد نمایاں نمودند و چند ضرب توپ
 از آں ہا بہ دلاوری و مردانگی بہ گرفتند و پناہ درختان مورچال بہ دست سادات بارہہ
 نہ ماندہ و چون آفتاب غروب شد و شب چہارم ہم شمع شہ روشن قمر بر عالے ظہور فرمود

جیدر قلی خاں بہادر در اہتمام پیش بردن توپ ہا سعی بلینج بہ کار برد و پشت ز سرسبز و سفید
بر دست و دامن کار برد از ان توپ خانہ می انداخت و لمحہ بہ توپ اندازان و بان داران
را فرست سمرخاریدن نمی داد۔ ہر ساعت و ہر آن گولہ ہائے بزرگ برائے اخذار و اح
می فرستاد و بعد از انفجائے پنج گھڑی شب عرصہ بر فوج بارہتہ تنگ گردید کہ بیشتر
صاحبان فیل و جمعداران رو بہ فرار نہادند۔ تا آخر شب آتش بلا و تلگرگ اجل می بارید۔
ناچار ازین سبب غازی الدین خاں و حامد خاں و سیف خاں و ملا بت خاں و
روح اللہ خاں و چند جمعداران قدیم استقامت ورزیدہ تمام شب بر پشت فیلان و
اسپاں گرسنہ و تشنہ کہ کنار آب بہ تصرف جاہلہ بود و ہمہ سرداران بہ امید صبح ستارہ
می شمرند و چون آفتاب برآمد پادشاہ حکم یورش نمودند و رستخیز غریب بہ میان آمد۔

نظم

چنان گرم شد آتش کارزار کہ از فعل اسپاں برآمد شہار

عنان سلامت بروں شد ز دست غبار زمین بر ہوا راہ بست

دو دریائے آہن بہ جوش آمدند ز تاب غضب در خروش آمدند

قدر بال مرغ قضا باز کرد اجل را قنارفت و آواز کرد

مصمام الدولہ بہادر داد شہادت داد و درویش علی خاں دار و فہ توپ خانہ دراکل

دار و گیر کشتہ شد و دست علی خاں زخمی شد و بہ نصرت یار خاں زخم تیر رسید و سعادت خاں
چون فیل دماں خود را بہ مدد شاہ زادہ بہ ہر طرف کہ می تاخت از کشتہ ہا پستہ ہا می ساخت

وشیر افکن خاں پانی پتی برادر اولطف اللہ خاں صادق تردد نمایاں بہ ظہور رسانیدند۔
 دریں ضمن از شکر یان سید عبد اللہ خاں شہامت خاں و برادر او تہور علی خاں و پسر او
 عبد القدیر خاں برادر زادہ قاضی و عبد التقی خاں و غلام محی الدین خاں و مصبغۃ اللہ خاں کشتہ
 شدند و از شکر یاد شاہی سوائے درویش علی خاں مذکور و عبد الباقی داروغہ توپ خانہ
 حیدر علی خاں و مبارام منشی او و میرزا جعفر بنیر حسین خاں شہدی با چند دیگر بہ کار آمدند و
 نجم الدین علی خاں دوسرے زخم کاری برداشت و جہاں در چشم او تار یک گردید۔ سید
 عبد اللہ خاں کہ عرصہ بر برادر تنگ دید بہ مدد نجم الدین علی خاں فیل پیش رانده و سپاہ
 بارہہ را تقویت تازہ بہم رسید و تزلزل در سپاہ پادشاہی روداد۔ در آن حالت حیدر قلی خاں
 و سعادت خاں و محمد خاں نگلش متوجہ حرب گشتہ۔ سید عبد اللہ خاں اطلاع یافتہ فیل مقابل
 حیدر قلی خاں راند و حیدر قلی خاں با جمعی از بہادران بر سر عبد اللہ خاں حملہ آور گردید و فرست
 دست و پا زدن نہ دادند و عبد اللہ خاں بہ دستور سادات بارہہ کہ عرصہ بر آن باتنگ
 می شد پیادہ گشتہ داد مبارزت می داد۔ بہ امید آن کہ سادات رفاقت خواهند نمود۔
 اما کہ رفیق آن وقت بد نہ گردید و اکثرے از رفقا و دست از رفاقت برداشتہ متوجہ
 شاہ جہان آباد گشتند۔ در آن حال سید عبد اللہ خاں زخم شمشیر بر دست و زخم دیگر بر
 پیشانی رسیدہ بود۔ حیدر علی خاں با جمعی از ہمراہان شمشیر بر ہنہ بہ دست گرفتہ بر سر او رسید۔
 عبد اللہ خاں بہ اظہار امان جاں کہ من سید ام مخاطب گردید و حیدر قلی خاں ترحم نموده
 زندہ بہ دست آورده مقید نموده از نظر پادشاہ گزرانیدہ و حامد خاں را محمد امین خاں

برخیل خود گرفتہ نزد پادشاہ آورد و غازی الدین خاں بہادر غالب جنگ قریب یک گھڑی
استقامت نمودہ پارہ بہیر کہ از غارت جاہلہ باقی ماندہ بود ہمراہ گرفتہ روانہ شد و صدائے
شادمانہ فتح پادشاہ بہ اوج ہر و ماہ رسیدہ۔ پادشاہ سید عبداللہ خاں را حوالہ حیدر علی خاں
نمود و نجم الدین علی خاں دست گیر شدہ مقید گشت و کارخانہ جات کہ بعد از غارت تارا جیان
ماندہ بود بہ ضبط پادشاہی در آمد۔ و بعد از دست گیر شدن عبداللہ خاں امیر خاں پناہ بہ بانے
برودہ در آل جاہلہ بود کہ ہر کارہ باخبر بہ اور سانسیدند کہ سلطان ابراہیم کلا ہے بر سر
و جامہ در برہ سرگرداں و حیران شستہ۔ امیر خاں از خیمہ بر آمدہ سلطان ابراہیم را در باغ آوردہ
عرضی بہ پادشاہ نمود و پادشاہ ہر دور از خود طلبید و ہر دو نزد پادشاہ حاضر شدند۔
پادشاہ متوجہ حال او شدہ و امیر خاں مورد مراحم گردید و آخر روز جمعہ دہم محرم الحرام خبر زوال
دولت ہارہہ و مقید شدن قطب الملک بہ دار الخلافہ رسیدہ مستورات و عورات
سید عبداللہ خاں کہ زیادہ از شمار فراہم آوردہ بود ہمہ ہوش باختہ و فرصت وقت را
غنیمت دانستہ تا رسیدن چوکی پادشاہی ہر چہ توانستند با خود گرفتہ برقع و چادر کہنہ بر سر
پوشیدہ بدر رفتند مگر چندے کہ نجیبہ بودند چادر عصمت بر سر خود کشیدہ بہ جائے خود
ماندند۔ و از سبب نمک حرامی عبداللہ خاں کاشی مردود کہ برائے غارت دست جرم سر
نواب قطب الملک زدہ بود بار دیگر رو پوشیدہ رو بہ فرار آوردند و پادشاہ عنایت اللہ خاں
بیوہات را برائے ضبط خانہ نواب موصوف بہ طریق یلغار بہ جناح استعجال روانہ فرمودند۔
پانزدہم محرم بہ سمت دار الخلافہ پیش خانہ فرستادہ شانزدہم خود کو چ نمودند و نوزدہم محرم

به کوچ هائے طولانی نزدیک دارالخلافه رسیده بعد زیارت حضرت قطب الدین اولیا به اضافه هائے
مراتب امرا پر داغقتند۔ حیدرقلی خاں را هفت هزار و هفت هزار سوار و سعادت خاں را پنج
برهان الملک و هماں قدر منصب و به هر یک از امرا انعام با و اضافه عطا فرموده بیست و دوم
داخل قلعه دارالخلافه گشتند و در آخر محرم سیف الدوله عبدالصمد خاں بهادر در لیر خنگ از لاهور آمده
ملازمت نمود و راجه جے سنگھ نیز به ملازمت رسید و گرد هم بهادر از صوبه خود آمده به ملازمت
فائز گردید و در عشر ثانی ربیع الاولی مجلس انعقاد با عالم آرا بیگم دختر پادشاه مرحوم در میان آمد و
طرفه جشنی شد که هر یک از امرا لک روپیہ نذر گزارانند و به هر یک خلعت و جواهر و اضافه
مرحمت فرمودند و معزالدوله را صوبه داری احمد آباد گجرات از تغیری اجیت سنگھ و متصدی
بندر سورت از تغیر قمر الدین خاں ضمیمه میر آتشی عطا فرمودند و حیدرقلی خاں نیابت صوبه داری
احمد آباد به نام شجاعت خاں عرف محمد معصوم شجاعت خانی قرار داد و عقیدت خاں پسر امیر خاں
عالم گیری را صوبه داری عظیم آباد پٹنه مقرر فرمود و قمر الدین خاں بهادر را از عزل حیدرقلی خاں
میر آتشی عطا نمودند۔

ذکر وصول اخبار حضور به سمع نواب نظام الملک و حصول کمال فرح و سرور
رونداد و قایع دیگر به ظهور پیوست و چون خبر گشته شدن حسین علی خاں به دکن رسید نصف
شب باقی بود که نونده رائے دیوان سرکار نواب نظام الملک این خبر را به نواب رسانید۔
هماں ساعت امر به نوازش نوبت و شادیا نه فرمودند و امرا و مقربان نذورات از نظر گزارانید
زبان به تهنیت و مبارک باد گشودند و نواب به کمال فرح و سرور حکم به اطعام شادی و نشاء

فرمودند۔ بہ طعام ہائے وافر اکابر و اصاغر را بہرہ و ساختند و بہ تفاوت یک ماہ خبر فتح ثانی نیز رسید۔ باعث خرمی مزید و خوشی ہا پدید گردید و در اوایل ہمیں سال نواب نظام الملک از حجتہ بنیاد بہ عزم روانہ شدن دار الخلافہ برآمدند و در ہر سول مبارز خاں بہادر ناظم صوبہ فرخندہ بنیاد مع دلاور خاں بعد از کشتہ شدن عالم علی خاں بہ ملازمت رسیدہ بودند شادی کتخدائی پسر ہائے خود و حجتہ بنیاد بہ طمطراق تمام و مخاطب بہ عماد الملک مبارز خاں بہادر ہنر جنگ نمودہ ہفت ہزاری و ہفت ہزار سوار گردانیدہ ماہی مراتب عطا فرمودہ خصیت نمودند و خود نیز از ہر سول کوچ فرمودہ روانہ دار الخلافہ شدند و تا بالائے قتل فرپور رسیدند و از بالائے گھاٹ عطف عنان نمودہ بہ جانب دکھن روانہ شدند و مرحمت خاں بہادر را کہ در عین برسات در خانہ سیس ترددات عظیم نمودہ بود و محاربات قوی کردہ تسخیر اکثر محلات بہ واقعی می پرداخت اما در شہر از سبب میرزا عبداللہ و شیخ ہدایت اللہ و شیخ حجت اللہ کہ کار گزاران بودند و محمد مظفر بیگ بہار لودار و غنہ توپ خانہ دست درازی در بعضی امور می نمود و تحقیق و تفتیش اموال بعضی از خویشان نواب امیر الامر ابو دندہ چونکہ زرد خزانہ نہ بود و انجام سفر حضور ضرور گشتہ بود براکثر مردم دست قلم دراز کردہ۔ انہیں جہت ساکنان بلدہ زبان بہ استغاثہ و فریاد کشودند۔ چون ایں خبر بہ نواب نظام الملک رسید فوج داری بکلائے عوض صوبہ داری برہان پور با وجود بحالی جاگیہ چہارہ لک روپیہ بہ مرحمت خاں بہادر مقرر فرمودند و عبدالرحیم خاں عم خود را کہ مخاطب بہ نصیر الدولہ نمودہ بودند بہ صوبہ داری برہان پور ممتاز ساختند و مرحمت خاں قریب رسیدہ بودند نصیر الدولہ سریع تر از برق و باد خود را پیش تر

از محنت خاں بہ برہان پور رسید و محنت خاں بہادر روز دیگر بہ کنار شہر رسید و چند روز
 بیرون شہر اقامت نموده روانہ دار الخلافہ گردید و نواب نظام الملک از موضع اجٹاکچ کردہ
 باز بہ موضع خجستہ بنیاد رسیدہ عضد الدولہ را از موضع براہ طلب داشتہ در خجستہ بنیاد بہ نیابت
 خود گزاشتہ کوچ بہ سمت بیجا پور نمودند۔ امیر خاں و تافرخاں و روح اللہ خاں بہ معرفت
 شاہ نظام الدین کہ از مشائخ بود بہ ملازمت فائز گردید و نواب نظام الملک تافرخاں را
 ہمراہ خود رفیق ساختند و صوبہ داری و قلعہ داری آل جاہ ابوالخیر خاں عطا فرمودند۔ اما ان
 چند روز سے دخل و عمل نموده و چند گاہ نواب نظام الملک در سمت بیجا پور بودند از جاہ جا
 فوج داران و پالائیکران بیجا پوری کمر اطاعت بہ میان جاں بستند۔ ابراہیم خاں از کرنول و
 عبد النبی خاں از کڑپہ و عبد الغفار خاں سپرد لیہ خاں از ساہیوالہ و بکا پور بہ ملازمت متفیض گشتند
 و از ہر جا خزانہ و زر عاید سرکار گردید و طلب سپاہ کہ در سرکار شدہ بود بہ موجب تقرر دائمی
 چہار ماہہ تنخواہ دادند۔

انتقال محمد امین خاں و در عشر ثانی بیچ الثانی اعتماد الدولہ بہادر نصرت جنگ وزیر بہ از اجہانی
 کہ زیادہ از چہار پنج روز نہ کشید ازیں جہاں فانی رخت بہ سر اے جاودانی کشید و برائے تقرر وزارت کہ
 حیدر قلی خاں و سعادت خاں و خان دوراں و سر بلند خاں ہر کدام میخواستند کہ خود وزیر شوند چند روز
 در ہمیں ترددات اوقات خود را مصالح نمودند و پادشاہ خدمت وزارت بہ کسے مقرر نہ نموده نیابت
 وزارت بہ عنایت اللہ خاں تفویض فرمود و فرمان برائے طلب نواب نظام الملک سال داشتند و
 فرمان درآمد ہونی بہ نواب عالی جناب رسید و نواب طوعاً و کرہاً مقدمہ دکن را بند و بست نموده عضد الدولہ

عوض خاں بہادر نائب مستقل گزاشته و فدوی خاں را از دیوانی دکن معزول فرموده و دریا خاں را بہ دیوانی دکن امتیاز بخشیدہ فدوی خاں رخصت مکہ معظمہ حاصل نمودہ مع برادر خود آقا صالح کہ ذات مقدس بہ کمال صلاح و تقویٰ بود بہ سعادت ادراک حج روانہ منزل مراد شد و نواب نظام الملک در آخر ماہ ذی الحجہ وارد برہان پور شدند و حکیم محسن پسر حکیم عزت اللہ کہ در عہد شاہ عالم خلدیکان خطاب حکیم الممالک داشت ملازمت نمود و بہ منصب و خطاب خانی سرفراز گردید و نواب پنج شش روز مقام نمودہ در ماہ محرم ۱۲۳۰ لکھنؤ کوچ نمودہ روانہ دارالخلافہ گشتند۔ بعد ملازمت پادشاہ بنجم جمادی الاولیٰ بہ خلعت وزارت مع خنجر مرصع و قلم دان مرصع و انگشتری الماس بیش قیمتی سرفراز گشت۔ اما ہر چند نواب نظام الملک خواستند کہ بندوبست وزارت قرار واقعی نمایند لیکن برہم کاران کہ کلمات تمہید آمیز متضمن بر افتراے چند بہ عرض می رسانیدند خصوص کوکی پادشاہ کہ زن سحر آفرین و صاحب جوہر بود با خدمت گار خاں خواجہ سرا کہ مقرب آل حضرت بود ہم دم و ہم را ز گشتہ خلل تمام در بندوبست وزارت انداخت و دیگر بعضی امرا بر عکس خاطر نشان پادشاہ می نمودند و معزالدولہ حیدر قلی خاں از راہ چرب زبانی در مقدمات ملکی مالی و خیل می گردید و نواب نظام الملک دیرین ماہ بہ عرض پادشاہ رساندہ پادشاہ از راہ نصیحت معزالدولہ را مانعت نمودہ معزالدولہ تھل ایں امر نہ گشتہ نائب امیر تشری در حضور گزاشته مخص گشت و وسط ماہ جمادی الآخر روانہ احمد آباد گجرات گردید و بعد رسیدن بہ احمد آباد جاگیر اکثرے امرا و منصبداران را بہ ضبط خود در آورده و فریاد این معنی مکرر بہ عرض رسید۔ فرمان نصیحت امیر متزل بر منع ضبط جاگیر مردم بہ اوصاف گردید و فائدہ نہ بخشید۔ تا آن کہ جاگیر حیدر قلی خاں کہ در طرف دارالخلافہ

بود عوض جاگیر ہائے احمد آباد بہ ضبط در آورند و سلخ ذی الحجہ سید عبداللہ خاں کہ در قید پادشاہ بود
 فوت شد و از بعضی روایات سموع گردید کہ سید عبداللہ خاں را سموم نمودند چنانچہ تاریخ
 فوش "حسن مظلوم" یافتہ۔ و چون خبر ضبط جاگیر دار الخلافہ بہ حیدر قلی خاں رسید بہ پادشاہ و بعضی
 امر نوشت کہ ہر گاہ جاگیر بندہ را ضبط نمودند از من نوکری و اطاعت چشم داشت نہ داشتہ باشند۔
 بنا بر صلیحت وقت پادشاہ صوبہ داری مالوہ و احمد آباد بہ نام نواب نظام الملک مقرر فرمودہ
 بہ عطائے خلعت و جواہر و فیل و نہ لک روپیہ تقدیر مقرر ساختند و دوم صفر المنظر ۱۲۵۳ لک نواب
 نظام الملک از دار الخلافہ بر آمدہ متوجہ احمد آباد گردیدند۔ و افواج دکن بہ موجب امر نواب
 نظام الملک باعضد الدولہ بہادر ناظم صوبہ برہان پور و دیانت خاں دیوان دکن و محترم خاں
 بخشی با امرا یان دکن بہ کمک رسیدہ ملازمت نزدیک احمد آباد نمودند۔ دریں ولافان پادشاہ
 دارد شد کہ با حیدر قلی خاں جنگ نہ نمایند کہ او در اطاعت درآمدہ و از خطوط ہائے احمد آباد
 ظاہر شد کہ حیدر قلی خاں را عارضہ جسمانی روئے دادہ کار بہ جنوں کشیدہ و او دیوانہ
 سرشار شدہ۔ راجہ رگھوناتھ داس کالیستھ دیوان و کارپرداز او بود از راہ اجمیر اورا
 بہ شاہ جہان آباد بردہ و فرمان نیز رسیدہ بود لہذا نواب نظام الملک ترک خصوصیت
 نمودہ تعاقب او نہ فرمود و عموی خود حامد خاں بہادر را بہ نیابت صوبہ داری احمد آباد
 مقرر ساختہ خود در ادیل جمادی الآخر بہ دار الخلافہ مراجعت نمودند و عضد الدولہ
 و نصیر الدولہ و امراء و افواج دکن بہ دکن مقرر نمودہ و خود از راہ بھوپال و اسلام گڑہ
 از دست دوست محمد خاں مفتوح نمودہ و نیابت صوبہ داری مالوہ بہ عظیم اللہ خاں

بن رعایت خاں که پسر عمه نواب بود عطا فرموده روانه دارالخلافه گشتند و بعد از رسیدن حضور در میان پادشاه و وزیران سبب نفاق کوکی و امرا یان هر روز به قسم دیگر خاطر نشان پادشاه می کردند و پادشاه را بدظنه ساختند و در حق نواب عالی جناب تفکرات فاسد می نمودند چنانچه صوبه داری دکهن به پیشکش سبلغی به نام عماد الملک مبارز خاں بهادر مقرر نمودند و نواب فتح جنگ صلاح در آن دانستند که خود را به فکر تدبیر از دارالخلافه بر آورند چنانچه در اواخر ربیع الاول ۱۳۶۰ هجری خدمت چند روز خواسته از دارالخلافه برآمده به عذر تبدیل هوا تاسی چهل کرده به دارالخلافه برب دریا گئے گنگ رسیده شکار کنان و صید افکنان تفرج می نمودند و از منزل سوریون روانه دکهن گشتند.

ذکر تقرر گشتن صوبه داری دکهن از حضور به نام مبارز خاں بهادر صوبه دار حیدرآباد و اتفاق افغانان و آمدن نظام الملک به دکهن و وقوع محاربه و فساد و مظفر منصور گشتن نواب نظام الملک به امر رب العباد و چون نواب نظام الملک قریب به اجمین رسیده بودند که از جانب دکهن خبر رسید که مبارز خاں ناظم صوبه حیدرآباد به اظهار آن که صوبه داری کل دکهن به نام او مقرر شده از صوبه حیدرآباد برآمده به عزم خجسته بنیاد روانه گردیده و عبد النبی خاں و دلیر خاں و بهادر خاں افغان را نزد خود طلبیده عازم خجسته بنیاد گشته و به قصد الدوله از قصد رسیدن خود و خالی نمودن دارالاماره نوشته و به همین دستور از نوشته جات حضور ظاهر شد که به مبارز خاں نوشته اند صوبه داری برهان پور و برادر که به قصد الدوله و نصیر الدوله مفوض است بعد خصل نمودن صوبه خجسته بنیاد هر دو صوبه را از هر دو

امیر انتزاع نمایند و بعد از آن که فتوحات روئے دهد نواب نظام الملک را از میان بر می آید
 و علاج نواب موصوف از مالوہ بہ سمت دکن متوجہ شدہ و در عشر ثانی شبان بہ ماند و رسید
 و در آن جا خواجہ قلی خاں کہ نامش ذوالفقار بیگ بود بر او تہیکہ رنگی خاں بعد از فوت برادر
 فوج داری آں جا تعلق بہ او داشت ہمراہ خود گرفتہ و ابو الخیر خاں را بہ خدمت مذکور سرگرم
 فرمودہ خود از نزدیک عبور فرمودند و در اوایل رمضان داخل برہان پور گشتہ و چون اہلیم ہارن
 و طغیان دریا بود کشتی ہا از نواح جمع فرمودہ از دریائے تاپتی و پورنا عبور نمودہ آخر
 ماہ مبارک رمضان نجستہ بنیاد رسیدند و مکرر خطوط نصائح امیر و صلح انگیز بہ مبارز خاں
 نوشتند تا دو ماہ در نجستہ بنیاد بہ دفع الوقت گزرانند و اجل مبارز خاں را دامن کشاں
 بہ طرف نجستہ بنیاد می آورد و از فراہم آوردن جمیعت کہ بہادر خاں برادر او دھاں پنی و
 عبد الفتح خاں سپہر عبد النبی خاں میانہ و غالب خاں از طرف سعد اللہ خاں متصدی
 کرناٹک و فوج داران عمدہ دیگر بہ جمیعت شایستہ بہ او پیوستہ بودند و پیادہ ہائے زیادہ
 از حد شمار فراہم آوردہ بود و روز بروز جمیعت اومی افزود۔ لہذا و آخر ذی قعدہ نواب نظام الملک
 از نجستہ بنیاد کوچ نمودہ بر تالاب جس و نت خیمہ برپا کردند و از آن جا تا روزے کہ جنگ واقع
 شد متواتر نامہ ہائے نصیحت امیر صلح خیر بہ مقتضائے الصلح و خیر واقع شدہ و خون ریزی
 مسلمانان بہ میان نیاید بہ مبارز خاں نوشتند اما از آن جا از سبب حب جاہ و ریاست
 دکن مفیدہ افتادہ ارادہ نمود کہ لشکر نواب نظام الملک دست راست یا دست چپ
 دادہ از راہ دیگر بہ شہر نجستہ بنیاد رساندہ تہ تیغ خود در آورد۔ چنانچہ بہ این قصد از مقابل

فوج نواب مخوف شدہ از دریاے پورناگزشت و جمعی از سوار و پیادہ برائے سدرہ
 لشکر برکنارہ نالہ قلب گزاشت و بر سر ہاں نالہ تعین کرد ہائے فریقین جنگ روئے داد
 و شیش ترے از فوج مبارز خاں با سر داران قتیل و اسیر گردیدند و مردم نواب فتح جنگ
 با فتح و فیروزی مراجعت کردند۔ القصہ نواب نظام الملک بہ قصد سدرہ او گردیدن از آب نالہ
 پورناگزشت و بہست و سوم محرم الحرام ۱۲۴۰ھ میں نزدیک قصبہ شکر کھیرہ مضاف صوبہ ہرار
 اتفاق مقابلہ افتاد و فوج بندی نواب نظام الملک بہ اس دستور قرار یافت۔ قادر داد خاں
 روشانی ہراول و طالب محی الدین خاں نبیرہ سعد اللہ خاں طرف یمن و اسماعیل خاں جانب
 یسار و کنور چند سپہ سال ہمراہ برق انداز خاں میر آتش و عطایا ر خاں دار و غہ اشام
 و توپ خانہ جنبی با توپ خانہ درپیش فوج ہراول و عضد الدولہ عوض خاں بہا در را
 با سید جمال خاں و مقرب خاں و خان عالم و کہنی و مہتور خاں و عزیز بیگ خاں با توپ خانہ
 شعلہ افروز در جناح یمن صفت آراءے فوج نمودند و ظہیر الدولہ رعایت خاں و محمد غیاث خاں
 ما بین فوج یمن و قول قرار یافتند و نصیر الدولہ چین قلیج خاں بہادر جانب جناح یسار مقرر
 گردید و سید غضنفر خاں بخشی غازی الدین خاں بہادر با منصب داران تعینہ بران پور بہ رفاقت او
 بارہکلہ ہائے شتر نال و جزایل دور انداز ہمراہ ایشان تعین نمودند و حرز اللہ خاں را با جمعیت شایستہ
 مامور بہ سر فوج میان قول و یسار فرمودند و بہادر دل خاں لاکپس بیگ را ہمیمہ آں فوج و خفیظ الدین خاں
 بہادر و محمد سعید خاں بہادر نبیرہ ہائے سعد اللہ خاں بہ فاصلہ و جریب نزدیک قول جاد داند و ہوش دار
 خاں را کہ دریں وقت ارادت خاں خطاب یافتہ در جنبد اول مقرر ساختند۔

و محتشم خاں بہادر را با جمعی سرداران برائے ملک ہر جا کہ حاجت باشد مقرر فرمودند و خواجہ قلم
 خاں بہادر و گوپال سنگھ گور و سلیم خاں بابی با جماعت برادری قراولان و رسول یار خاں خاں
 در پیش فوج ملتیش قرار داند و خود در قول قرار گرفتند و جمعی از عمد مثل خواجہ عبد اللہ خاں
 و اہتدا خاں دیوان و رستم بیگ خاں و نیک نظر خاں بخشی ناصر جنگ و ہمت یار خاں خاں
 نواب ناصر جنگ و گروہی اہل خدمات معرکہ آرا گردیدند و ترک تاز خاں بہ سرداری و کار فرمائی
 فوج مرہٹہ با جمعی از ملازمان بہ سرداری فوج باجمی را و وغیرہ مقرر فرمودند و از آن طرف
 عماد الملک مبارز خاں نیز فوج بندی پرداختہ غالب خاں را با حسین منور خاں پسر شیخ نظام
 دکنی ہرا دل و در عقب او محمد بیگ خاں خاں خود را بہ جائے ملتیش مقرر کردہ ابراہیم خاں
 کہ بہادر خاں مخاطب گشتہ بود طرف دست راست خود عبد الفتاح خاں پسر عبد النبی خاں
 میانہ را با پسر ہائے دلیر خاں میانہ بہ اتفاق علی خاں با خواجہ محمود خاں و خواجہ اسعد خاں و خواجہ
 مسعود خاں و حامد اللہ خاں پسران خود در فبق ساختہ نزدیک قول جا داده و خود با خان زمان
 خاں پسر خان خاناں بہادر شاہی و منور خاں و قزل باش خاں و محمد فائق خاں دیوان
 سرکار خود و عرب بیگ خاں و میر یوسف خاں و جمعی دیگر در قول جا گرفتہ پایہ معرکہ کارزار گزاشت۔
 حاصل کلام این کہ ہر دو فوج دریا موج کہ مقابل ہم رسیدند نواب نظام الملک در سبقت
 تیز جلوی را کار نہ فرمودہ۔ نہ خواستند کہ خون ریزی سلیمانان شود و پیش قدمی از ایشان
 بہ ظہور آید۔ تا آن کہ مبارز خاں کہ بہ تفاوت دوس (۳) کردہ بنگاہ او بود سوار شدہ و
 با وجود حایل بودن نالہ سپاہ قلب خود را بہ مقابل لشکر نواب فتح جنگ رسانیدہ و قبل از

(۳) پھر روزِ معرکہ قتال و جدال گرم گردید و از ہر دو طرف بہادران قدم در معرکہ کارزار گزشتند و از صدائے توپ ہائے زہرہ گداز کہ در آں دشت پر وحشت چنان بچید کہ زمین و زماں بر خود لرزید و انہم سردارانِ تردداتِ عظیم بہ ظہور رسید و مقربِ خاں پسر امین خاں کہ در میانِ پدر و پسر کمالِ عداوت بود چند روز قبل از مقابلہ ہر دو لشکر دریا موج امین خاں از فوجِ نواب نظام الملک روگرداں شدہ خود را با جمعی دیگر از منصبدارانِ برہان پور نزد نواب مبارز خاں رسانیدہ فیضِ دولت چہار روزہ رسیدہ بودند۔ روزِ جنگ پدر و پسر کہ تشنہ خوں ہم دیگر بودہ از آرزوِ مقابلہ ہم شدہ شمشیر ہامی زدند۔ مقربِ خاں برائے قتلِ پدر تردد چنان نمود کہ زبان از احاطہ او بیرون است۔ آخر بہ دستِ دیگرے قضائے امین خاں رسیدہ بود۔ و از حلقہ ہائے فوج مبارز خاں بہادر پائے استقامت بھننے دل با حشک از جالغریہ و از مدماتِ پیائے قریب سیزدہ فیل کہ بر آں بہادرانِ معرکہ کارزار بودند از میانِ فوجِ نواب فتح جنگ گزشتند جنسی بہیر و بنگاہ بار کردہ عقبِ فوجِ استادہ بود۔ نزدیک بہ آں شد کہ از مشاہدہ برگشتنِ فیضانِ خلل در استقامتِ آں ہارہا یاد۔ دریں ضمنِ دیانتِ خاں دیوان کہ در آں روز با مغضوبِ نواب نظام الملک گشتہ بہ پائے اعتراضِ آمدہ و بیمار شدہ بود بہ جائے فوجِ جنہ اول با پنجاہ شخصتِ سوار برداری و ہر امان دیگر عقبِ بنگاہ ماندہ بود و در آں ہا گردید۔ دریں حالتِ نواب مبارز خاں بہادر بعد گشتہ شدنِ دو پسر بہ اسمِ مسعود خاں و اسعد خاں کہ ہمیش تر از فیلِ سوارانِ بانام و نشانِ نسا فر سفر آخرت گردیدہ بودند و فیلِ بانِ سواریِ مبارز خاں بہادر از رسیدنِ زخمِ پائے پیائے از بالائے فیل افتادہ بود و مبارز خاں

پوشاک خود را به صورت کفن پوشیده و خود فیل بانی می نمود و از رسیدن زخم هائے کاری
کار او نیز ساخته شد و صدائے شادمانه فتح و نصرت از فوج نواب موصوف بلند آوازه گردید.
تخمیناً زیاده از ۳۰ هزار کس قتل رسیده بودند و علایق این القیاس از فوج نواب نظام الملک
سوائے ظهیر الدوله رعایت خاں که زخم تیر به حلق او رسیده بود و در سفر آخریت اختیار کرد و سلیمان
خاں به کار آمد و سید غنصفر خاں از سبب زخم هائے کاری بعد در ۳۰ روز گزشت و چند نفر مشهور
نیز به کار آمدند و به مردم دیگر آسیبی نرسید و نواب نظام الملک برائے تکفین و تدفین مقتولان
و تیمارداری و تدبیر علاج زخمی ها که به اسیری در آمده بودند خصوص هر دو پسر مبارز خاں با مردم
خواجہ محمود خاں حامد الله خاں دلاور خاں محمد بیگ خاں امیر موند و محمد بیگ خاں و عزت بیگ خاں بعد
در ۳۰ روز در گزشتند. و جمعی دیگر که سوائے تلف شدن مال زخم ظاهری به آں نماند
رسیده بود و پرداخت احوال آں با فرمودند حکیم عزت طلب خاں و قزل باش خاں میر ابو الفضل
خاں در فضا محمد خاں و آقا ابو الحسن سوانخ نگار سرکار محبلی بند و غیره که دوا و غذا از سرکار
می فرستادند بعد از انقراض جنگ متوجه نجسته بنیاد شدند و شکر کھیره را نام فتح کھیره گزشتند.
بعد رسیدن نجسته بنیاد و خاطر جمع از بند و بست ملک و شهر باز متوجه حیدر آباد گشتند.

هم دریں سال وزارت به اعتماد الدوله قمر الدین خاں بهادر نصرت جنگ مقرر شد
و فرمان صوبه داری و کهن مع صوبه داری حیدر آباد به نام نواب نظام الملک از حضور ارسال
داشتند و نواب نظام الملک در اوایل رجب الاولی از نجسته بنیاد بر آمده به کج و مقلاً
او اخر رجب الثانی به فرخی و فیروزی در حوالی حیدر آباد رسیده در بلخ گوشه محل نزول اجمال فرمودند

و بتعین عمال و بند و بست آل ضلع پرداختند۔ پسر مبارز خاں به اسم خواجہ احمد خاں از دوس
و توہم بہ پشت گرمی قلعہ و موجود داشتن خزانہ بہ شہرت رسانیدن فرمان صوبہ داری و قلعہ داری
به نام خود در تمام صوبہ باعث فساد و شورش گردید و تا مدت یک سال برائے دخل نہ دادن
عمال و قلعہ داران اطراف نوشتہ فرستاد چنانچہ در ہمیں فتنہ و فساد کاظم علی خاں سپہرماجی منصور
کشتہ شد۔ بالآخر نواب نظام الملک خواجہ احمد خاں را مخاطب بہ شہاست خاں و خواجہ محمود خاں
را مخاطب بہ مبارز خاں فرمودہ و جاگیر ہائے سیر حاصل بہ آں با عطا نمودند و آں ہا قلعہ گول کندیہ
حیدرآباد در ۳۸ سالہ حوالہ نواب نظام الملک نمودند و نواب بند و بست ملک و تنبیہ مفدان
و تادیب سرکشان و غم خواری حال زیرستان پرداختند۔

و در حضور معزالدولہ حیدر قلی خاں میر آتش کہ در خس خانہ بازو بہ خود خوابیدہ بود
و وقت شب در خس خانہ آتش گرفت و زوجہ او نیم سوختہ و چوں اکثر اعضائے
معزالدولہ سوختہ بود ہر چند اطباء در معالجہ او کوشیدند فائدہ نہ بخشید۔ تا جہان فانی را پدید
نمود۔ و دریں سال چوں خبر کشتہ شدن مبارز خاں بہادر بہ پادشاہ رسید صوبہ داری مالوہ
از تغیر نواب نظام الملک بہ گردہر بہادر برادر زادہ راجہ جیہیلارام مقرر فرمودند
و قلعہ داری ماند و بہ قطب الدین علی خاں کہ از سادات بارہہ بود تفویض نمود و گردہر بہادر
به مالوہ آمدہ ذیل کار گردید و عظیم اللہ خاں روانہ حضور گشت و ابوالخیر خاں از بجائے خود برخاستہ
پیش نواب آصف جاہ آمدہ۔ پادشاہ صوبہ داری احمد آباد گجرات بہ نام مبارز الملک سر بلند خاں
بہادر و دلاور جنگ مقرر فرمودند و سندیابت صوبہ داری بہ تام شجاعت خاں عورت صومالی یک

شجاعت خانی کہ از پیش آورد ہائے حیدر قلی خاں بود در شجاعت و شہامت و تہور ہر (۳)
برادر ہشتہار تمام ہشتند و باز میں داران آن سرحد مکر جنگ نموده و غالب گشتہ بودند از اسات (۴)
محاربہ حامد خاں با شجاعت خاں و کشتہ شدن شجاعت خاں بہ مر قادر منان۔

و چون سند بہ نام شجاعت خاں رسید حامد خاں بہادر را مطلع ساختند و حامد خاں بہادر از سبب
عدم فوج و سامان محاربہ دست از احمد آباد گجرات برداشتہ خود را بہ موضع مہمہ رسانیدہ و
در آن جا استقامت و زریذہ بہ گردآوری فوج غنیم برداشت و بہ ہر نوع (۳) لک روپیہ
جواہر و اجناس نزد یکسریہ با گردن داشتہ قرض سودی گرفتہ برائے خرچ سپاہ تقسیم نمودہ و بخل
آن خرچ معقول جہت مرہطہ فرستادہ برائے کمک خود طلب داشت و فوج نیز رسیدہ
و در اردوے حامد خاں بہادر افواج غنیم و جمعداران عمدہ جمعیت عظیم روئے داد بقصد
محاربہ شجاعت خاں عطف عنان نمودہ بہ سمت گجرات روانہ شد و شجاعت خاں از احمد آباد
برآمدہ فی مابین حرب در پیوست و کار بہ جائے رسید کہ فیل ہائے سواری ہر دو سردار
قریب بہم رسیدند و فیل حامد خاں بر فیل شجاعت خاں غالب آمد و بہ دندان او
را زیر نمودہ حامد خاں تیرے بر شجاعت خاں انداخت آن تیرہ سینه او جائے گیر
شدہ و شیخ ہدایت اللہ کہ در خواصی حامد خاں بود بہ نیزہ جاں فرساروح از بدن
شجاعت خاں بہادر جدا ساخت۔ شخصے ضعیف البنیان نحیف البدن کہ در خواصی
شجاعت خاں بود و دشیر را بہ قوت روحانی علم نمودہ و خود را بلند ساختہ بر حامد خاں انداخت
کمانے کہ در دست حامد خاں بود و بریدہ بر خضر حامد خاں رسید و حامد خاں کو دست را ز کردہ اورا

گرفته به زیر انداخت و به مردمان خود تاکید نمود که در محافظت او به کوشید - چنانچه
 به موجب امر بعل آوردند و شاه دیان فتح و فیروزی بلند آوازه گردید و قرین نصرت و فتح
 عظیم داخل شهر احمد آباد شد و به بند و بست شهر پرداخت و ابراهیم قلی خاں برادر شجاعت
 خاں که در گجرات بود از توهم خانه نشین گشته بود سعاد خاں بهادر محمد علی خاں را نزد او فرستاده
 استمال ساخته امر به ملازمت فرمود و پروا نگلی شد که با سه کس آمده مجرای نموده باشد -
 و چون خبر گشته شدن شجاعت خاں به رستم علی خاں برادر او که رضا قلی نام داشت در
 بندر سورت متصدی بود رسید جهان روشن در چشم او از شب دیو جز تاریک تر گردید -
 از بس که غیرت و تهوری که داشت عزم محاربه حامد خاں بر خود جزم نموده به نگاه داشت
 فوج و طلب زمین داران سرزمین که از مدت مدید با هم آشنا بودند استمداد نمود و بیلاجی
 که سردار مرهته بود و در آن حدود سکونت داشت با خود رفیق ساخت و فوج عظیم از
 بندر سورت فراهم آورده به ابراهیم قلی خاں برادرش که در گجرات بود به مجرا و سلام حامد خاں
 می رسید نوشت که افسوس بر غیرت تو باد آن چه که از تو صادر می شود باعثن جان که در راه نام و ننگ
 از خود در بیخ دشتی - چون نامه رستم علی خاں به ابراهیم قلی خاں رسید همان مقل را به دست چهل دانه
 محمد علی خاں را که باعث مجرا و ملازمت او شده بود طلب داشت و از او عذر خواست و در مقام جانی
 خود قریب نو کس رفیق او گردیده و لباس زعفرانی که علامت دست از جان شستن گویا که بر او
 که خدائی می روند و طریق رزم را بزم عروسی به خیال می آورند در وقت ابتدائے دربار خود را
 به دارالاماره رسانیدند و از بهجت شیران و غایبش از حفظان در فازه دارالاماره پیریه و رنگ و با

باختہ پر اگندہ شدند و ایراہیم قلی خاں مع رفقا داخل دیوان خانہ شدہ برادرزادہ
نوندہ رائے کہ متصدی سرکار نواب نظام الملک بود زخمی ساختند و مردمان حامد خاں رو بہ گریز
گذاشتند و بہ ہماں ہیئت داخل محل سر اگر دید۔ حامد خاں دست پسر خود مرحمت خاں گرفتہ
از راہ کھڑکی محل سر پایہ بیرون گذاشتہ خود را بہ فوج خود رسانید و ایراہیم قلی خاں داخل محل سر
شدہ جستجوئے حامد خاں پرداخت۔ دریں ضمن از ہر چہا طرف برق اندازان و تیر اندازان
برد یوار ہائے حویلی و محل سر آبرآمدہ بہ انداختن گولی ہائے جاں پراں شروع کردند۔
در اندک زمان قوالب از ارواح تہی ساختند۔

و چون ایں خبر محوش بہ رستم علی خاں رسید غم و الم او ہزاران ہزار افزود و بہ عزم
رزم از سورت برآمدہ بیللاجی و غیرہ قریب بیست ہزار کس از نوکران جدید و قدیم و مرہبہ
ہمراہ او بود صفوں سپاہ آراستہ ہر روز ^(۳) چہار کردہ راہ طے می نمود و حامد خاں بہا
نیز بہ عزم پر خاش جنگ بہ افواج خود و متقابلہ بیست ہزار سوار عزم نمودہ از احمد آباد برآمدہ۔
اما فوج رستم علی خاں خیرہ خیرہ تر بودند تا کنار دریا ئے مہی بلاشبہ معرکہ کار در گرم
گردید و فرقہ دیگر از راہ دیگر خفیہ بہ شب ہا آمدہ دست برد می نمودند۔ ازیں سبب ہراس و
لشکر حامد خاں بہادر غالب بود و در موضع کنار دریا مضرب خیام حامد خاں بہادر گردید و
میرتھو و صلابت خاں جمعداران عمدہ بہ حامد خاں بہادر پیوستند و چون لشکر حامد خاں بہادر بزرگستا
ن فرود آمدہ بود و اسپان لشکر از سبب بُعد آب دیر تر بزرگتری رسیدند دریں وقت کہ
اسپان لشکر بہ لب آب رفتہ بودند ہر کارہ بہ رستم علی خاں ظاہر نمود کہ از سبب نقصان اسپان چہت آب

فوج قلیل با حامد خاں ماندہ است۔ رستم علی خاں بہ موجب فرصت وقت سوار شد و خبر تیاری
سواری او بہر کار ہا بہ حامد خاں رسانیدند و نقیبان برائے تیاری فوج صدائے خود بلند نمودند۔
بہ جلدی و زودی تمام فوج آراستہ و در میان ہمد و لشکر حرب صوبہ روئے داد و بیلاچی مقرر
اگرچہ در ظاہر ہمراہ رستم علی خاں بود از سبب حب جاہ در باطن با حامد خاں رفاقت داشت۔
بہ نوعی در آں روز بازار حرب و نور طعن و ضرب گرم گردید کہ مرتخ خوں خوار و فلک کج رفتار
برائے تماشائے آں کارزار انگشت تحیر بہ دندنداں گزیدند و فوج مرہٹہ بہ ناخت و تاراج ہر دو
لشکر از ہر طرف اشتغال داشتند۔ در آں روز حرب فیصل نہ شد و روز دیگر بہ دستور روز گزشتہ
شدت جنگ بہ نوعی شد کہ معلوم ہم کنان گردید کہ حامد خاں کشتہ شد و شادیا نہ فتح و ظفر
از طرف رستم علی خاں بلند آوازہ گشت۔ چنانچہ اطراف و جوانب خبر فتح رستم علی خاں انتشار
یافت و روز دیگر آفتاب طلوع نمودہ قضیہ برکس ظاہر شد کہ در ہماں موضع رستم علی خاں بہ
قتل رسید و فتح و ظفر حامد خاں بہادری منتشر گردید و افواج رستم علی خاں را مرہٹہ از طرفین
غارت نمود و حامد خاں بہادر بہ نصرت و فیروزی و زندگی دوبارہ روانہ احمد آباد گجرات شد
و چون طلب سپاہ زیادہ از حد شدہ بود دست تطاول و راز کردہ بہ نوعی در حق رعایا و
ساکنان آں جا ظلم و ستم دیگر واقع شد کہ زبان از وصف آں قاصر است و از آں روز
در احمد آباد دست جو رہ بہ نوعی بلند شد کہ دیگر روئے آبادی کم یاب گردید و کار بہ جائے
رسید کہ ساکنان آں جا بہ تغاریق بہ دیار دیگر رو آوردند۔

بہر تقدیر چون خبر کشتہ شدن رستم علی خاں و فتح یافتن حامد خاں بہادر بہ پادشاہ رسید

نہایت نعم والم بہ خاطر ملازمان گزشت و بعد از مصلحت مقرر شد کہ مبارز الملک سر بلند خاں
 بہادر دلاور جنگ را روانہ گجرات نمایند چنان چہ بہ عمل آمدہ و مبلغ پنجاہ لک روپیہ نقد
 بہ مبارز الملک مرحمت فرمودند و سید نجم الدین علی خاں برادر سید عبداللہ خاں را کہ از قید
 خلاص کردہ و مخوف و تقصیرات او نمودہ با جمعی از امرائے دیگر تعینات سر بلند خاں گردانیدند و
 دلاور جنگ بعد از چند روز زخمہ بیرون شہر فرستادہ و دستے برائے گردآوری فوج و نگہداشت
 سوار و پیادہ اشتغال داشت۔ تا سہ چہار ماہ ہماں جا ماندہ در سہ آئندہ کوچ نمودہ۔
 و دریں سال نواب نظام الملک میر علی اکبر خاں دیوان برہان پور را طلب
 حضور نمودند و چون بہ حضور رسید بہ نیابت ارادت خاں دیوان دکن مقرر فرمودند
 و محمد عاقل خاں را بہ دیوانی دارالسور و سر فرازی بخشیدند و در سالہ مبارز الملک
 از دار الخلافہ کوچ نمودہ با فوج عظیم عازم احمد آباد گردید و حامد خاں بہادر بہ قصد
 محاربہ از گجرات برآمدہ و غنیم نیز رفاقت نمود۔ سر بلند خاں چون بہ موضع ٹمن رسید
 رسل و رسائل نزد حامد خاں ارسال داشت کہ پائے محاربہ و جنگ در میان نہ آید
 و نصائح و مواعظ بسیار نمود۔ اما فائدہ برآں مترتب نہ گشت۔ و با وجودے کہ در باب
 دخل دادن مبارز الملک نظام الملک بہ عم خود حامد خاں بہادر نوشتہ بودند اثرے نہ کرد
 و بخشی حامد خاں بہ طریق ہر اولی و بلیتش و با فوج غنیم روئے بہ محاربہ سر بلند خاں آورد و حامد
 خود از عقب روانہ شد و داروگیر غریب در میان آمدہ تا آن کہ بخشی حامد خاں قتل سید و از فوج
 سر بلند خاں چندیں ہزار کشتہ شد و شیخ الشہیدار کہ سرفوج مبارز الملک بود از راہ دیگر بہ احمد آباد

گجرات داخل شد و احمد آباد در تصرف آورد۔ دریں ضمن رفقائے حامد خاں بہادر مثل میر تقی و صلابت خاں و اکثر جمہداران مالوہ وغیرہ کہ رفاقت اختیار نموده بودند مصلحت دادند کہ بالفعل جنگ کردن مصلح نیست۔ حی باید کہ خود را نزد نواب نظام الملک رسانند۔ داخل حامد خاں قبول این معنی نہ نمود۔ اما بالآخر دست از ملک احمد آباد برداشته از زیر قلعہ راہ نجمتہ بنیاد گرفت و سید عاقل خاں دیوان سر بلند خاں داخل احمد آباد شد۔ و مبارز الملک خود نیز بعد از چند روز داخل شہر شد و حامد خاں بہادر بہ نجمتہ بنیاد رسید و در میان او و عضد الدولہ آزر دگی در میان آمد و اکثر حامد خاں عضد الدولہ را بہ خواجہ کمال کہ نام اصلی او بود غائبانہ نام می برد و نوکران حامد خاں کہ از او طلب می خواستند بہ تدبیر عضد الدولہ طلب خود را گزراشتہ روانہ ملک ہائے خود گشتند۔ و دریں سال نواب نظام الملک از جانب پادشاہ مخاطب بہ خطاب آصف جاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ سرفراز گردید و دھوکہ سنگہ پسر راجہ اجیت سنگہ قابو یافتہ خود را بہ خواب گاہ پدر خود رسانیدہ بہ جہر ہر جاں تاں او را بہ دار البوار فرستادہ و میرزا راجہ جے سنگہ از سبب بدگمانی پسر اجیت سنگہ باید بر خود بہ چہ نوع پیش آمد و پسر خود را بہ طریق سیر بہ طرف دیگر فرستاد۔

و در بہمن سال جعفر خاں ناطق صوبہ بنگالہ کہ محمد ہادی نام داشت و از متوسلان و پیش آورد ہائے امانت خاں دیوان دکن بود و بعد از آن کہ کار دانی از او بہ ظہور رسیدہ بود و در اواخر مہم حضرت خلیفہ کان مرشد علی خاں خطاب یافتہ و بعد از آن در عہد

محمد فرخ سیر پادشاہ مخاطب بجعفر خاں گشت و ناظم صوبہ بنگالہ گردیدہ بود و حکومت آل ملک را
بضبط تمام انجام رسانیدہ بود دست از حیات ستارہ برداشته بہ دارالقرارت سافست صوبہ داری
بنگالہ از انتقال او بہ داماد او شجاع الدین محمد خاں کہ صوبہ دار اوریسہ و کنگ بود مقرر گردید
و در اواخر این سال نواب آصف جاہ حامد خاں بہادر عم خود را بہ صوبہ داری نادیر مت از
فرمودند و در ۱۳۱۵ در اردوئے نواب آصف جاہ باجی را و سلطان جی بنال کر و سردار
دیگرہ نیز جمع فرمودند و از باجی را و نواب آصف جاہ حرکات لغو مشاہدہ فرمودہ خواستند کہ اورا
گوش مالی معقول بہ دہند۔ ساہو را بہ بن سنبھا بن سیوار از سرداری مرہٹہ و راجگی آل قوم
معزول نمودہ بہ جائے او سنبھا بن راجہ رام بن سیوار منصوب سازند۔ چند ریسین بن دہنا
جادو کہ سابق بخشی فوج آل با بود و در صوبہ داری سابق نواب آصف جاہ بہ ملازمت
رسیدہ نوکر پادشاہ شدہ بود در میان آمد و سنبھا بہ وساطت او ملازمت نمود
و بہ راجگی و سرداری مرہٹہ و سردیکی فائز گردید۔ سنبھا ند کو رجا بہ بجاگام شتگان
خود را فرستادہ و گل و خسل او در سرکارات و قصبہ جات و پرگنات و دیہات شد
و مہکاسہ داران کہ از طرف باجی را و دہبارہ یہ وغیرہ بودند بر خاستہ نزد سرداران خود رفتند
و چوں ایام برسات و نزول باران رحمت آمدہ بود حرکتے از آل گروہ بہ عمل نیامد۔ ۱۳۱۵ چہار ماہ
بہ تغافل گزرا نیند و دریں سال اہلاد در کھن پائے فساد در میان نیامد۔ اما در مالوہ در میان
گردہ بہر بہادر ناظم صوبہ مالوہ و ملہار ہول کرمارہ بہ عظیم واقع شد و دریں معرکہ گردہ بہر بہادر جان خود را نثار
اسلامیان نمود و ہمہ لہریان او کہ سلمان بودند کشتہ شدند و در مالوہ تا ناظم دیگر مقرر گرداد و او محاط

اجین می نمودند۔ و در سال ۱۱۴۰ غره محرم روز سه شنبه به نوعی شدت باران در مالک دکن
به وقوع پیوست در حیدرآباد موسی ندی به قسمی طغیانی نمود که دروازه کا شهر نیاہ در آب
غرق بودند و اکثر تاشایان کہ بالا اے قلعہ دہشتہ ہا برآمدہ بودند در آب درآمدند و در سفر
آخرت گردیدند۔ و علیٰ ہذا القیاس در اطراف برہان پور بارش شد کہ چشم بینندہ نہ دیدہ بود
و قطرات باران بہ قدر دانہ ہائے کنار بود و تمام شب تا دوپہر روز باران بہ نحوے شدت
داشت کہ عقل از ادراک آں قاصر بود و در وقت مابقی بہ نوعی طغیاں نمود کہ اکثر خانہ ہا کہ دہستی
واقع شدہ بود غرق شدند۔ بہ قسمی طغیانی شد کہ تا پیچہ ہا جان آب آمد و نصف درگاہ
شاہ منصور در آب بود۔ آں کہ بعد از نصف نہار در بزرگی قطرات و نزول آب تخفیف
واقع شد۔ روز دیگر ساکنان بلدہ حیات مجدد یافتند و چہارم محرم آب تابی بہ سورت رسید
و سکنہ سورت از شدت طغیانی تابی تصدعات بسیار کشیدند۔ چنانچہ تمام شہر سورت تا
دو روز در آب غرق بود و ساکنان آں جابر بالا خانہ ہا کہ عمارت بختہ دارد سکونت داشتند
و خرابی بسیار بہ اموال تجار و غیرہ رسید۔

و دریں سال در ماہ ربیع الاولی فساد غنیم بہ عمل آمد کہ باد و وزدہ ہزارہ سوارانہ نواح
خانہ یس کوچ نمودہ رو بہ برہان پور گزاشت۔ نصیر الدولہ بہادر ناظم صوبہ خواجہ عبدالوہاب کشمیری
را کہ بخشی جویش بود برائے بتیہ اواز شہر بیرون فرستاد و او نزدیک بانغ دائرہ نمود۔
علی الغفلہ خیمہ و خرگاہ و توپ خانہ بہ غارت برد و خواجہ عبدالوہاب خاں محافظت جان را
اہم دانستہ از راہ دروازہ شاہ جہاں پورہ داخل شہر شد و سعادت خاں مجدداً فغان سالک کھڑکی پورہ

شہید شد و شب کرم یار خاں توپ در ہیکلہ ہار برداشتہ بہ شہر آورد و بخشی نصیر الدولہ روز دیگر
آمدہ قریب شہر فرود آمد و دوازده مقام نمود و مردم در محافظت شہر نپاہ مقید بودہ و شب با
بہ روشنی مشاعل و چراغ کارکنان و بنایان بہ رخنہ بندی اشتغال داشتند و دوسہ مرتبہ مرہٹہ با
قریب شہر نمودار شد و بعد از چند روز شہر را محاصرہ نمود و سردار مرہٹہ و دہار یار یار فرود
آمد و اکثر پورہ جات بیرون شہر را آتش دادند۔ دریں ضمن باجی راؤ نیز رسید و دہار یا
کوچ نمودہ سمت مالوہ آوارہ شد۔

اما حقیقت باجی راؤ این است کہ آن شقی در برسات بہ سامان و سرانجام جنگ پرداختہ
بگرہ داورمی سرداران و فوج مرہٹہ خود آراستہ در موضع جالانہ بہ قصد متابلہ نواب صفت جاہ
در آمد و نواب نیز راجہ سنبھارا ہمراہ خود گرفتہ با فوج خاصہ و امرا یان رکاب و مرہٹہ و ملازمان
پادشاہی بہ ہراول عضد الدولہ در مقابل آں سک بدرک دائرہ نمودہ فرمودند کہ شتران
خوب جلو و ناقہ ہائے تیز رو کہ در عرف سائنی می نامند ہر قدر میسر شود تیار نمایند۔ چنان چہ
از برائے خود نیز ناقہ ہیا فرمودند و صفوف سپاہ آراستہ نمودہ دوم ربیع الآخر معرکہ کارزار
شروع شد و جنگ چنان روداد کہ سپاہ کفر و ظلمت تاب دلیران اسلام نہ آوردہ
بہ ہیئت مجموعی رو بہ گریز آوردند و نواب تعاقب را پیش نہاد ہمت خود ساختہ
عضد الدولہ را بہ تعاقب او امر فرمود و خود نیز از عقب عضد الدولہ روانہ شد تا آں کہ باجی راؤ
گریختن را کار فرمودہ تا بر مان پور عثمان باز نہ کشید و از سبب کوچ ہائے طولانی از راہ لعل باغ
گزشتہ خود را بہ موضع نصیر آباد رسانید۔ دریں ضمن عضد الدولہ از پیش نواب صفت جاہ از عقب او

درآمده در محل باغ دائره فرمود و چون لشکریان از سبب تاخت و تاراج تعاقب از اسب مسوا
و جانوران بار بردار مانده شده بودند یک مقام فرموده روز سیوم کوچ نمود و تابست و دو کروه
جانب شمالی برهان پور عنان باز نه کشید و چون اخبار صحیح به سمع نواب آصف جاہ رسید کہ حاجی راؤ
از راه کوہستان جانب گجرات شتافتہ بہ سمت برهان پور معاودت فرمودند کہ از راه رست
ہر جا کہ ملاقی شود بہ جہاد پردازند۔ دو مقام برائے تیاری و سامان لشکر نموده و بعضے مردم را
تغیر و تبدیل فرموده۔ چنان چہ عاقل خاں را از دیوانی برهان پور معزول نموده بار دیگر میر علی اکبر
خاں را بہ دیوانی منصوب ساختند و نیابت دیوانی دکن بہ میر علی اکبر بود بہ محمد عاقل خاں
مقرر فرمودند و شرف الدین خاں را از عزل نقد علی خاں بیوتات برهان پور نموده بہ
دیار عسری روانہ شدند کہ قریب بہ بندر سورت است۔ بہ کوچ ہائے طولانی و الغار
خود را رسانیدہ و ازین سفر توہم بہ مہاراز الملک سر بلند خاں بہادر کہ ناظم صوبہ احمد آباد
بود روداد بہ گمان ایں کہ نواب آصف جاہ با حاجی راؤ ہم مصلحت گشتہ و از پیش و خود
از عقب درآمده قصد او دارند بہ ترددات سامان جنگ پرداختہ۔ تا آن کہ حاجی راؤ
قریب بہ گجرات رسیدہ بہ سمت دکن عود نمود و نواب آصف جاہ دست از تعاقب او
برداشتہ بہ قصد ویران و با خاک برابر نمودن وطن او جانب پونا کہ مستقر او بود کوچ فرمود
و بہ احمد نگر رسیدند۔ آں جا بہ سمع ایشان رسید کہ حاجی راؤ بے بنیاد بہ اورنگ آباد می آید
خود نیز متوجہ خجستہ بنیاد شدند و حاجی راؤ از گھاٹ کاری برآمده خود را بہ بیضا پور
رسانید۔ غلات و اذوقہ کہ بنجارہ ما بہ لشکر نواب آصف جاہ می آوردند تاخت و تاراج

نمود۔ نواب بہ عزم جنگ ہماں جا بودند و نالہ آب کہ برائے لشکر بود بہ دست باجی را و آمد۔ گرانی غلہ و کمی آب بہ نوعی شد کہ خامہ از بیان او عاجز است۔ با وجود غلہ و تنگی از وقت ہر گاہ جنگ می شد لشکر اسلام غالب بود۔ دست از آن نالہ برداشته جنگ کنان بہ شام گذہ رسیدند و در آن جا باجی را و بہ وسیلہ و سایل عصف الدولہ را در میان انداختہ طالب صلح گردید و نواب آصف جاہ الصلح خیر بہ صلح راغب گشتند و مصالحت فرمودند و یکاسہ داران از جانب آل لعین جاہ جاہ دستور سابق عمل دخل نمودند و نائبان و مرکاسہ داران را چہ جنبہا غائب و خاصہ دست از تحصیل برداشته بر مکان اصلی خود شتافتند۔ و بعد ازین نواب آصف جاہ روانہ حیدرآباد گشتند و در سال ۱۱۸۲ نواب آصف جاہ امر بہ ساختن قلعہ شہر پناہ بر مان پور از آہک و خشت فرمودند و سابق این حصار از گل و خشت بود و تمام افتادہ ضایع گشتہ۔ علیم اللہ خاں داروغہ کچہری دیوانی بلدہ بود۔ باین کار مغرض گشت و از سمت ناک چہری کہ شرقی شہر و کنار دریائے تاپتی است شروع بہ تعمیر نمود و درین ضمن محمد عظیم بن خواجہ عبدالرشید کشمیری را نصف داروغگی شہر پناہ مقرر فرمودند و از جانب جنوب و از سمت دروازہ شاہ جہاں پورہ کہ آن نیز قریب بہ دریائے تاپتی است بہ ساختن شہر پناہ و دروازہ ہا شروع نمودند و نواب آصف جاہ دیوانی فرزندہ بنیاد از عزل میر قاسم خاں بہ حاجی نقد علی خاں مقرر نمودند و در سال ۱۱۸۳ حاکم خاں بہادر کہ عم نواب آصف جاہ کہ بعد از نواب فازی الدین خاں بہادر فیروز جنگ بزرگ ترین برادران و در شجاعت و دلاوری شہا تمام داشت و از بدبہ و کوکبہ عظیم معیشت نمود و عمرش بہ ہفتاد و رسیدہ درین وقت

صوبہ دار نادیر بود و رعیت حیات سپرد۔ و در ۲۳ سالہ در ابتدائے سال عند الدولہ عوض خاں
بہادر قسور جنگ کہ در محبتہ بنیاد نائب نواب آصف جاہ و صاحب تدبیر ملک و شجاع و دلیر و
عادل و ضابط بود از قضا، الہی مسافر دار البقا گردیدہ و نواب آصف جاہ سمت فرخندہ بنیاد
بودند۔ ازین خبر عازم محبتہ بنیاد گشتند و بعد رسیدن بہ اونگ آباد سید جمال خاں پسر
عضد الدولہ کہ از جانب پدر نائب صوبہ برادر بود و عزل فرمودہ بشجاعت خاں مٹا نمودند و
نصیر الدولہ را برائے کار و خدمت بلدہ بہ تعین تمام طلب داشتند و چون نصیر الدولہ
بہ کول فر داپور رسید اورا تغیر نمودہ بہ جائے اوصیف الدین خاں بہادر را نصب
فرمودند و ابوالخیر خاں را تعینات او نمودند و چون نصیر الدولہ وارد شکر شد حکم
بہ حفیظ الدین خاں بہادر شد کہ نوبت نواختہ از نزدیک لشکر نصیر الدولہ روانہ
بر مان پور شود و چون حفیظ الدین خاں بہادر داخل بر مان پور شد بعد از چند روز برائے
تسخیر ملک موہن سنگہ زمیں دار روانہ گردید۔ محال راج پور را محاصرہ نمودہ قلعہ گیری اشتغال فرمود۔
و از حضور محمد خان بنگش صوبہ دار مالوہ شدہ بہ اجین رسید و نواب آصف جاہ
او اخر شعبان بہ بر مان پور رسیدند و دو (۲) مقام فرمودہ برائے تنبیہ موہن سنگہ عازم گشتند۔
کوچ بہ کوچ خود را بر گھاٹ اکبر پور رسانیدہ تاب تعاون نہ داشت و قبول پیش کش
نمودہ صلح شد و محمد خان بنگش بہ کنار نزدیک آمدہ بہ ملازمت نواب آصف جاہ فائز گردید
و تا دو (۳) روز بہ طرلو تہمان داری در اردوئے نواب بود و نواب آصف جاہ ہربانی و
اشفاق فرمودند و تمام رمضان المبارک کنار نزدیک ابووند و برائے ملاقات و باز دید

محمد خان بگلش از نزد اعمور نموده شب برگشتند و غره شوال که روز عید فطر بود از اکبر پور کوچ
فرمودند و تا هج پور حفیظ الدین خاں همراه بود. و از منزل راج پور نواب آصف جاه قبایل خود
را مصحوب حفیظ الدین خاں بهادر به برهان پور فرستادند و میر علی اکبر خاں دیوان برهان پور
و صارم علی خاں بیوتات را نیز رخصت نمودند و به احمد میر خاں پسر میر علی اکبر خاں از منزل
علیم الله خاں و محمد عظیم داروغلی تعمیر قلعه شهر نپاه مقرر ساختند و منصب داران دارالسرد را
مرخص گردانیدند و خود از راه کوهستان متوجه خاندیس گشتند سبب آن بود که یاجی را و
ناپاک در خاندیس سربیه فساد برداشت. به تعاقب او پرداختند. تا ملک بگلانه عمان باز نه
کشیدند و یاجی را و شقی از وصول نواب آصف جاه خبر یافته برگریختن که شعار این قوم نابکار است
راه کجرات پیش گرفت و نواب آصف جاه خبر یافته برگشته عازم خمبته بنیاد شدند و حفیظ الدین خاں
بهادر با قبایل نواب از برهان پور بر دیره قریب به گھاٹ کساری مرخص گشت و در سال ۱۱۳۰
پادشاه برهان الملک سید سعادت خاں بهادر را از لکهنؤ که تعلقه و صوبه داریش بود طلبیدند
و او به حضور آمد علی مرداں خاں پسر صفی قلی خاں از نزد شاه طهاسپ صفوی ایلمچی شده آمده بود.
به معرفت برهان الملک ملازمست نمود و درین سال شاه عبید الغفور فقیر که از ظلم او عالمی
به تنگ آمده بود و پسران و دخترانش کار سازی بائے عظیم نموده پیش می بردند و در نزد
اقتصاد الدوله و مصمام الدوله قرب و منزله تمام داشت با اولاد خود مقید گشت و خزائن بسیار
از نقد و جنس که اندک روز و پیه تهاوز بود به دست پادشاه آمد و ایلمچی شاه طهاسپ صفوی
مرخص گشته عازم ایران شد.

دارادت خاں پسر جان نثار خاں که داماد خان جهان عالم گیری و خسرو پوه اعتماد الدوله
 قمر الدین خاں بہادر بود بازمیں دار جنگ کرده شہید شد و در سال ۱۰۳۵ محمد خان بنگش از
 صوبہ داری مالوہ تغیر شدہ بہ جائے او میرزا راجہ دہیراج کہ بے سنگہ باشد مقرر گردید و
 تقویت باجی راؤ فی الحکملہ شد۔ آری فرد

کبوتر با کبوتر باز با باز کند ہم جنس با ہم جنس پرواز

و در سال ۱۰۳۵ فاطمہ بیگم عمہ نواب آصف جاہ معینی اہلیہ ظہیر الدولہ رعایت خاں بہ موجب
 امر نواب آصف جاہ صبیہ روشن الدولہ ظفر خاں بہادر کہ بخشی سوم بود با نواب میر احمد خاں
 بہادر ناصر جنگ کہ پسر دوم نواب آصف جاہ و فرزند ارشد بود منسوب شدہ بود ہمراہ
 گرفتہ برائے موصلت و وقوع عقد نکاح و شادی عروسی از دار الخلافہ برآمدہ و روشن الدولہ
 عطایار خاں کشمیری را کہ داروغہ تورخانہ پادشاہی بود ہمراہ دادہ با ساز و سامان امیرانہ و
 چہار ہزار کس روانہ نمود۔ چون بہ جمع نواب آصف جاہ رسید مختتم خاں بہادر بخشی را
 برائے استقبال عمہ مذکور و بہو بیگم با فوج کہ اکثر رسالہ داران مثل بدیع الزماں وغیرہ تعینات
 نمودند کہ روانہ شوند۔ بہ موجب حکم مختتم خاں روانہ گردید و حفیظ الدین خاں بہادر و ابوالخیر خاں
 نیز از برہان پور رفاقت نمودند و خواجہ قلی خاں نیز بہ استقبال رفتہ۔ از اجین تا برہان پور منازل
 و مراحل طے نمودہ رسیدند و حفیظ الدین خاں بہادر و مختتم خاں بہ ہمراہی بیگم ہاروانہ نجستہ بنیاد
 شدند و ابوالخیر خاں را برائے محافظت صوبہ برہان پور گزاشتند۔ دریں مہمن انندروپ
 دیوان حفیظ الدین خاں و عامل پرگنہ آسیر کہ از جانب سرکار عالی بود بہ ابوالخیر خاں اظہار

نمودند که سردار مرہٹہ غنیمت بر رعایائے پرگنہ آسیر جبری کند وریں و لادست تجاوز اول زیادہ
از حد دراز نمودہ۔ ابو الخیر خاں کہ با او دودھ سوار بیش نش نہ بود با وجودے کہ با مرہٹہ نہ قصد
سوار و پیادہ ہائے برق انداز ہمراہ بود سید نور الدین خاں کو تو ال را ہمراہ گرفتہ چہار
گھڑی روز برآمدہ از شہر برآمد و چہار دہ پانزدہ کردہ طے نمودہ خود را نزد آں ہارسا بندہ
بازا ر حرب را گرم ساخت و بسیارے از سپاہ مرہٹہ بر خاک مذلت خراب و شصت پنج نفر
از سپاہیان مرہٹہ قتل گشتند و اکثرے از آں بازخمی شدند و یک صد و پنجاہ و شش
بندوق مطلقا غنیمت بہ دست آمد و دوا سامی زن ہائے آں با اسیر و دست گیر گشتند
و بقیۃ السیف بر اسپ ہائے بے زین سوار شدہ رو بہ گریز نہادند و ابو الخیر خاں معاودت
نمودہ چہار گھڑی از شب ماندہ بود کہ داخل شہر شد۔

و دریں سال مظفر خاں برادر مصمام الدولہ بہ ہم غنیمت حکم پادشاہ برآمد و در ملک مالوہ
با بدبغظیم داخل شدہ تا سرنج رسید غنیمت لستم از راہ دیگر بدر رفت و او بدوں حرب و رزم
از راہ دیگر بہ شاہ جہان آباد رسید۔

و نواب آصف جاہ او را سال از راہ دیو گڈہ و چاندہ برگشتہ وارد برمان پور شدہ
داخل دولت خانہ گشتند کہ شاید مظفر خاں تا کنار نرید اعمان باز نہ کشد و با ہم اتفاق ملاقات
واقع شود۔ و چون پریم نواب رسید کہ مظفر خاں عمان بہ صوب شاہ جہان آباد معطوف داشت۔
در ۱۳۴۱ھ بہ غنیمت محرم الحرام کوچ نمودہ و خجستہ بنیاد رفتند و پادشاہ برائے تنبیہ غنیمت اتمام الدولہ
وزیر مصمام الدولہ میر بخشی را با سپاہ گراں نام زدن فرمودند و آں بابہ کو کتبہ تمام د

و در بدیه مالاکلام هر کدامی به تفاوت سسی کرده داخل مالوه شدند و بیلا جاد و متقی در مقابل
 اعتماد الدوله درآمد و ستم چهار دفعه جنگ واقع شد و اعتماد الدوله غالب بود و نواب
 شهاب الدین خاں پسر فیروز جنگ که الحال وزیر و مخاطب به نظام الملک است در همین حرب نیز
 در آن روز متولد گشت و همل کرد و متعابله مصمصام الدوله درآمد از طرفین طالب صلح شدند و با هم
 صلح نمودند و چون صلح شد هر دو امیر عظیم الشان عازم دارالخلافه گشته به ملازمت پادشاه مستفیض گشتند
 و در ستم پادشاه بر بان الملک را طلب حضور فرمودند و او عازم حضور بود که زمین دار
 از آرزو که سال پیوسته با او در آن جا حرب نموده ارادت خاں را شمرت شهادت نوشانیده
 بود و باد غرور به کلخ دماغش راه یافته بود علی الغفله بر سعادت خاں بهادر ریخت و
 حسین قلی خاں بخشی بر بان الملک فرار اختیار نموده و فوج هنرمیت یافته رو به وادی فرار آوردند و
 جنگ صعب واقع شد و بر بان الملک به ذات خود پائے استقامت قائم نمود و زمین دار به گمان
 بهادر جنگ به متقابل فیل خسر سعادت خاں بهادر رسانید و نیزه بر سینه او زده او را شهید ساخت
 و در آن وقت تیر از کمان سعادت خاں بیک اجل شده جال از قالب آن ملعون آهی ننمود و فتح عظیم
 نصیب بر بان الملک شد.

و درین سال باجی راوشقی مدتی بر تالاب کانگریه اقامت داشت و راجه جے سنگه برآ
 صوبه داری مالوه که به باجی را و مقرر شود عرض می نوشت و به وساطت مصمصام الدوله می گزینید
 تا آن که پادشاه را بر این معنی راضی ساخت و حکومت صوبه داری مالوه به او مقرر گشت.
 هم درین سال نواب آصف جاه نصیر الدوله را باز به صوبه داری بر بان پور از عسزل

خلیفہ الدین خاں بہادر مقرر گردند و خلیفہ الدین خاں را فوج داری سرکار بکلائے و ندر بار
 عطا فرمودند و در سال ۸۱۰ھ باجی را و با فوج عظیم از و کهن عازم مالوہ شد۔ در آن جا چند
 روز سکونت نموده بہند و بہت ملک مالوہ بہ قرار واقعی پرداختہ بہست بہدور روانہ شد و مدتی
 باراجہ بہدور بہ جنگ داشت و بہ موضع اشترکہ دارالملک آن راجہ بود بہصوبت تمام محاصرہ نموده و
 بالآخر قصبہ مذکور کہ از قصبہ جات عمدہ کنار چنبل است و خار ہائے بے حد و گریوہ ہائے بے حصر و
 بہر ہائے بلند و بہت دارد تہ تیغ خود را آورد و دست بہ غارت برآوردہ بہ تاراج اموال ساکنان آن جا
 پرداخت و آن قصبہ را ویران ساخت۔ راجہ بہدور بہ طاقت مقابلہ نیاوردہ در بہر ہا کعبہ المسالک
 خود را کشید و بعد از غارت و تاراج بہدور بہ بیلا جاد و راہراہل نموده بہ مقابلہ برہان الملک فرستاد و
 خود از آب جمنا عبور نموده پنج کرہ ہے اکبر آباد با برہان الملک مصاف داد و محار بہ عظیم بہ وقوع پیوست
 و از طرفین جم غفیر بہ قتل رسید اما آخر الامر شکست بر لشکر بیلا جاد و مقہور افتاد نہر بہت یافت و اکثر سرداران
 او بہ دست شکریان برہان الملک اسیر و دست گیر شدند و بیلا جاد و باجی را و از آن جا عطف عنان
 نموده روانہ بہست شاہ جہان آباد گردید و فوج پادشاہی بہ سرداری یکے از کوکہ بہ مخاطب
 بہ آسن خاں بود برآمدہ و زخمی شدہ رو بہ وادی فرار گزاشت و بعد از خرابی بصوہ اعتماد الدولہ
 و مصصام الدولہ برآمدہ و چون ملاحظہ نمود کہ جنگ عظیم خواہد شد فرار نموده عازم بہست
 اکبر آباد شد و امراہم تعاقب نہ کردند۔

و دریں سال نواب آصف جاہ از سفر سونہ بدہ نور معاودت فرمودہ آخر ماہ شعبان ۱۲۱۱ھ
 برہان پور شدند و در نیم ماہ و کسرے در برہان پور سکونت داشتند و خلیفہ الدین خاں بہادر

رخصت گرفته با احوال و ائصال روانه دارالخلافه گردید و فوج داری بکلان از تغیر و بتوسل خاں
 بهادر مقرر گشت و درین عرض سه و نیم ماه که نواب آصف جاه در شهر برهان پور بودند مکرر
 فرامین برائے طلب آصف جاه از حضور می رسید. بالاخر عزم راجزم نموده هفتم ماه ذی الحجه
 عازم شاه جهان آباد گشتند و میر علی اکبر خاں دیوان برهان پور را به نیابت نصیر الدوله صوبه دار
 مقرر فرموده رخصت نمودند و از بهیمن منزل خواجہ عبد اللہ خاں حرز اللہ خاں را نیز مرخص
 گردانیدند و در وقت برآمدن از محبته بنیاد نیابت صوبه داری دکن به خلعت ارشد خود نواب
 نظام الدوله بهادر ناصرخان مقرر فرموده بودند و انوار اللہ خاں که دیوان سرکار بود از برهان پور مرخص
 ساختند و کوچ به کوچ تاسرو پنج روانه گشتند و در سر پنج چند مقام نموده و بابا جی را و عهد و
 پیمان چند در میان آورده افواج متیعینہ دکن مع نصیر الدوله و سید جمال خاں و محترم خاں بهادر
 بخشی دکن و امرایان دکنی رخصت فرمودند. چنانچه او آخر صفر سال آئند نصیر الدوله و غیر
 وارد برهان پور شدند و در شواله در اوایل نواب آصف جاه داخل دارالخلافه شده
 ملازمست پادشاه نمودند و همه امرایان به استحضار نواب آصف جاه بودند و مصمم الدوله
 مکرری اندیشید تا آن که صوبه داری اکبر آباد از عزل راجه جے سنگھ و مالوہ از عزل باجی را و به نواب
 مقرر گشت و نواب آصف جاه از دارالخلافه کوچ فرموده عازم تعلقات نوگشتند و از راه شیر گڑھ داخل اکبر آباد
 شدند و چند روز در اکبر آباد اقامت فرموده محی الدین علی خاں سپہ محمد خلیل مخاطب بہ عنایت اللہ خاں
 سعد اللہ خاں که برادر خفیض الدین خاں بود به نیابت صوبه داری اکبر آباد مقرر فرموده از بهمنامور نموده سیرکنان
 به اناوہ رسیدند و بند و بست اهل ملک که داخل صوبه اکبر آباد بودند و از آن جا بمنار ابار و دیگر

عبور نموده وارد ہاموئے شدند و آل جا افواج بندیلہ را مصحوب خود گرفته کوچ نموده تا بھوپال کہ ملک یار محمد خان است رسیدند و باجی را ولیم باجمیت عظیم عازم مالوہ شد و ملہا بہول کر شقی کہ در مالوہ اقامت داشت پیش از رسیدن نواب آصف جاہ و باجی را و بر آں ملک دست تہم و شیطنت دراز نموده و باجی را و بہ مقابلہ نواب آصف جاہ شتافتہ^۳ کر دہے بھوپال در مقابل فرو آمدہ رسید و غلہ را بند نمود و قحط غلہ و عسرت گاہ بہ مرتبہ اتم شد و اکثرے اسپ با از عدم قوت و غذای قوت و ناتواں شدند و در سپاہ حالت نہ ماندہ تا یک ماہ میدان حرب گرم بود و از طرفین آمادہ و ہیاے جنگ می شدند از صبح تا شام در کشاکش و کش مکش حرب و جدال مشغول بودند۔ بالآخر کار بہ مرتبہ رسید کہ یک روپیہ را یک آٹار آرد گندم بلکہ جواری بہ دشواری تمام بہ دست کسی می آمد و بہ کسی میسر نمی شد۔ ویریں حال باجی را و بد مال طالب صلح گشت و نواب آصف جاہ نیز التماس اورا قبول نموده مصالحت فرمودہ صوبہ داری مالوہ را بہ او واگذاشتند و خود عازم شاہ جہان آباد شدند و در آں وقت کہ باجی را و بہ مقابلہ نواب آصف جاہ رفتہ بود را گھو مقہور کہ مکاسبہ دار صوبہ برادر خویش ساہو راجہ بود بہ ہراولی علی قراول از سرداران او و بہا سکر کہ دیوان او بود باشجاعت خاں ناظم صوبہ برارند کور در بیرون شہر ایلیج پور جنگ نمود و در ماہ مبارک رمضان شجاعت خاں شہادت یافت و را گھو مقہور از قصبہ ایلیج پور چیزے گرفتہ دست بستہ و در ہماں ایام کہ باجی را و کم نام با آصف جاہ در جنگ بود برادر او جمنا جی مقہور در نواح برمان پور در موضع لشکر خود سکونت داشت۔ نصیر الدولہ در استحکام و بارہ و برج شہر چاہ و گشت طلائیہ

سعی بامی نمود۔ دریں اثنا نواب ناصر خنگ پسر نواب آصف جاہ از خجسته بنیاد برآمده با افواج عظیمه دکن عازم ملازمت پدر بزرگ و ارشد و چوں به کوه قتل فرود پور رسید عجبائے مقهور فرار اختیار نموده برهان پور از محاصره خلاصی یافت و هنوز نواب ناصر خنگ داخل برهان پور نشده بود که خبر صلح شایع شد۔ ازین جهت داخل برهان پور نگشته در خیمه سکونت نمود که عنایت نامه نواب آصف جاہ مثل بر صلح رسید و نواب ناصر خنگ کوچ نموده باز به خجسته بنیاد معاودت فرمود۔

و در همان ایام هر صبح دشام تا سه چهار ماه متواتر بر آسمان به نوے شفق می شد که مهر گز کسے لمحوظ نہ کرده بود از دو گھڑی شب مانده تا دو گھڑی روز برآمده و از دو گھڑی روز مانده تا دو گھڑی شب بلکہ زیاده مانده بود و اطفال صغیر از سبب مرض آبله و اکثر مردم کبیر به مرض تپ سہ روز در برهان پور خجسته بنیاد و نواح هر دو شهر سا فر دار القرار گشتند و اواخر این سال نواب آصف جاہ داخل شاه جهان آباد شدند۔

گفتار در بیان آمدن نادر شاه پادشاه ایران با افواج عظیمه به ملک هندوستان و وقوع انقلاب زماں به حکم کردگار جہاں۔ در همان ایام نواب داخل دار الخلافه شدند و بطی از نزد نادر شاه رسید که تا قلعہ قند ہار را مفتوح ساختیم و فاغنه کہ از دست ما گریخته به اطراف و کفایت شما منتشر گشته اند می باید کہ شما فوج عظیمه برائے استیصال آن قوم مقرر نموده روانہ نمایند کہ بہ اتفاق در دفع آن با سعی و اہتمام سبھا و یریم و بعد از رسیدن بطی از اخبار متردین و ہوا سیس ظاہر شد کہ نادر شاه عازم سمت کابل است ارادہ ہندوستان دارد و نواب آصف جاہ بہادر در فکر تردد بودند و امر خاطر نشان پادشاه می نمودند کہ محال است

که نادر شاه به این طرف به آید۔ تا آن که در ماه صفر ۱۱۵۸ نادر شاه وارد ملک کابل شد
و ناصر خان که ناظم صوبه کابل بود تاب مقاومت نداشت۔ کابل را خالی گذاشته
وارد پشاور شد۔ نادر شاه بے منازع کابل را مفتوح ساخت و چند گاهے در آن جا
استقامت نمود و با وجود وصول این خبر اصلا پادشاه در دفع آن فتنه نہ کوشید و
ایلیچی که آمده بود جواب نہ یافت۔ باز دریں ضمن خط نادر شاه پادشاه به پادشاه و
نواب آصف جاہ رسید کہ ایلیچی کہ سابق فرستاده شدہ بود تا حال جواب نہ یافته و
در نامه گرم و نرم بے قلم آورده بود و این رباعی نیز نوشته بہ۔

رباعی

ما بہ صلیم و فلک بر سر جنگ است این جا دل ازین حادثہ بسیار تہنگ است این جا
ماتباہی زدگانیم دریں بحر فنا تنختہ کشتی ما پشت نہنگ است این جا
و ازین طرف نیز خط خشونت آمیز و فتنہ انگیز در جواب رباعی طرح غزل نموده بر قریطاس
منقوش ساخته ارسال داشتند۔

غزل

صلح دور است مصمم ہمہ جنگ است این جا تنگ دل چوں نہ شوی تیر و تفنگ است این جا
تو تباہی زدہ ملک عدم نزدیک است زان کہ در زیر قدم کام نہنگ است این جا
و بعد ازین خبر رسید کہ نادر شاه چند گاہے در ملک کابل سکونت نموده و با افغانہ
آن جا دار و مدار سے کردہ و آن ہا را از خود ساخته قدم پیش تر گذاشت و ناصر خان کہ

به پشاور آمده بود آن جا به تهیه جنگ و سرانجام آن مشغول بودند و نادر شاه از کتل های
 بالابنکش عبور نموده و در کنار آب حمرد در میان او و ناصرخان محاربه روداد و ناصرخان
 تاب جنگ نیاورده ملازمت نمود و پشاور نیز به تصرف نادر شاه آمد و چون این خبر
 محوش به گوش پادشاه رسید مضطرب گشته سی لک روپیه نقد به نواب آصف جاه
 و بیست لک روپیه به اقامت الدوله وزیر و بیست لک روپیه به مصمصام الدوله بهادر
 نیر خشی از خزانه عطا فرموده و سرداری تمام لشکر به نواب آصف جاه مقرر نمودند و
 ناصرخان را که در دکن نائب پدر بود ملقب به نظام الدوله گردانیدند و نواب
 آصف جاه غره رمضان المبارک خیمه بیرون فرستادند و بعد از آن خبر رسید که نادر شاه
 از آب انک عبور نموده و ذکر یا خاں بهادر صوبه دار لاهور و پنجاب و ملتان چون تاب
 مقاومت و محاصرت نه داشت به صلح ملک پنجاب رای به نادر شاه و اگر داشت و او
 قتل کنان و آدم کشان متوجه دار الخلافه گشت - نواب آصف جاه از دار الخلافه کوچ
 نمودند و محمد شاه پادشاه نیز هفدهم شوال از دار الخلافه کوچ فرموده حازم حرب نادر شاه
 شدند و پنج گزده ان طرف پانی پت رسیدند و تهیه حرب نمودند و نادر شاه نزدیک
 به مقابله رسید - درین ضمن برهان الملک سید سعادت خاں بهادر بهادر جنگ که صوبه دار
 کورک لور بود با افواج خود قریب به اردوئی رسیده داخل لشکر پادشاه شد -
 و در آن وقت ترتیب فوج پادشاهی به این قسم بود - نواب آصف جاه بهر اول و مصمصام الدوله
 بنحشی دست راست و اعتماد الدوله وزیر دست چپ و مبارز الملک سربلند خاں مظفر خاں

و محمد خان بنگش در جنداول مقرر بودند۔ و چون برهان الملک ملازمت پادشاه نمود خزانہ و غیر
ایٹاں داخل لشکر نہ شدہ بود کہ فوج ہراولی نادر شاہ چند شتر بار بردار برہان الملک را
بہ غارت بردند و اکثر مردم کہ در بنگاہ بودند بہ قتل رسیدند و این خبر بمحش جاں گاہ و سقتی
بہ برہان الملک رسید کہ ملازمت پادشاه نمودہ بہ خیمہ خود رخصت شدہ بود۔ بیرون
برآمدہ بہ ارادہ جنگ می خواست سوار شدہ برود۔ نواب آصف جاہ منع نمودند۔ فائدہ
بر آں مترتب نہ گشت۔ بہاں ساعت بہ قصد محاربہ و انتقام سوار شدہ خود را بہ فوج
ہراولی نادر شاہ رسانید و خان دوراں مصمصام الدولہ در آں وقت کہ در ہمیں فوج پادشاہی
دائرہ داشت برائے کمک برہان الملک عجالتاً یا فوج خود روانہ شد و مظفر خاں برادر
مصمصام الدولہ کہ در جنداول بود چون شنید کہ برادر بہ کمک برہان الملک بہ محاربہ متافتہ
اونیز با سپاہ خود از روئے استعجال در عقب مصمصام الدولہ رواں گردید و بہ جلدی تمام
ہرہ امیری رفتند و نواب آصف جاہ بہ ترتیب شکر پرداختہ و صارم علی خاں داروغہ
فیصل خانہ سرکار خود بہ خواہی نشانیدہ پیش روئے خیمہ استادہ شدند کہ ہر کارہ خبر آورد
کہ مصمصام الدولہ فوج مخالف را شکست دادہ و آں ہارا اگر نیرانیدہ قریب بہ اُردوئے
نادر شاہ رسیدہ۔ نواب بہ پادشاہ و وزیر گفتہ فرستادند کہ زود سوار شوید۔ پادشاہ
سوار شدہ بہ آہستگی تمام فیصل می رانند و اعتماد الدولہ نیز تہاوں را کار نہ فرمودہ قدم را
پیش نمودند و نواب آصف جاہ کنار نہر روانہ شد و تا بہ توپ خانہ برہان الملک رسیدند
کہ آفتاب غروب نمود۔ دریں مہین معلوم گردید کہ خان دوراں زخم کاری برداشتہ و فیصل او

برگشتہ وارد لشکر شد۔ چنانچہ روز دیگر جان بہ قابض ارواح حوالہ نمود۔ مظفر خاں و
 شہ داد خاں وغیرہ در معرکہ بقتل رسیدند و فیصل شاہ محمد خاں شیر جنگ از راہ مستی
 بر فیصل عیش برہان الملک حملہ آور گر دیدہ باعث شکست شد۔ بالآخر برہان الملک را بعد از
 رسیدن زخم ہائے کاری دست گیر نمودہ پیش نادر شاہ بردند۔ نواب آصف جاہ بہ پادشاہ
 عرضی نمود کہ امشب استقامت ورزیدہ فردا بہ ترتیب سپاہ پرداختہ بہ مقابل لشکر دشمن
 درمی آئیم۔ پادشاہ و امراء داخل خمیہ ہائے خود شدند۔ و چون خبر جنگ و وقوع حادثہ
 چنین بہ سمع اہل اردو رسید از اردو ہائے معلی ازیں صد مہ غلطی حکم روز محشر و یوم فزع الاکبر
 بہم رسانید و از پادشاہ و سپاہ در کسے ہوش نہ ماندہ بود۔ بعد از فوت مصمصام الدولہ
 پادشاہ خدمت نمیرخشی و جاگیرات اورا بہ نواب آصف جاہ مقرر نمودند و نواب آصف جاہ
 در فکر مصالحت شد و پیغام و سلام در میان آمد و قول و قرار یافت۔ نواب آصف جاہ
 برائے ملاقات نادر شاہ رفتند و کلمات صلح آمیز و آشتی خیز در میان آمد۔ نادر شاہ
 نواب آصف جاہ را تکلیف نمود کہ پادشاہ خود را طلب دارد کہ باہم صحبت داریم۔
 نواب آصف جاہ عرضی نوشتہ پادشاہ را طلب داشتند و پادشاہ عازم ملاقات گشتند
 و دو پادشاہ سلیمان جاہ باہم قرآن نمودند بہ اتفاق یک دیگر عازم دار الخلافہ گردیدند و پادشاہ
 و نادر شاہ بہ اتفاق روز عرفہ نہم ذی الحجہ کہ شب نوروز بود داخل دار الخلافہ شدند و
 نادر شاہ بہ وقت تحویل محل جشن پرداخت و روز دیگر کہ روز عید اضحیٰ و نوروز بود از
 قیصائے الہی برہان الملک سید سعادت خاں بہادر بہادر جنگ از زخم ہائے کاری کہ

داشت روح به عالم دیگر افراخته و چون قلم قضاء و قدر به جاں ستانی بعضی از ساکنان دارالخلافه
 رسم شده بود شخصی از احوالات و لچہ ہائے شاہ جهان آباد از پائین قلعہ صد بلند نمود کہ نادر شاہ
 در قلعہ کشتہ شد و مردم شہر کہ این خبر فرحت اثر شنیدند بے محابا و بے تحقیق قتل سپاہ
 نادر شاہ را شروع نمودند و قریب دو سہ ہزار کس از سپاہ او مقتول گشت و چون شب
 در میان آمد نادر شاہ تغافل بلیغ بہ کار برده و چون حجاب شب را روشنی صبح برداشت
 و آفتاب زرد فام از بام فلک بہ حسرت تمام نمود اگر گشت نادر شاہ بہ غفلت و طغیانہ عظیم
 از قلعہ برآمدہ بہ مسجد روشن الدولہ رسیدہ شمشیر از نیام بر آوردہ حکم قتل عام نمود و سپاہ
 نادر شاہ شروع بہ کشتن خلایق نمودند و تا یک پیر دست از قتل برندہ داشتند و در شہر
 آتش زدند۔ بہ نوعی آشوب در شہر شد کہ قیامت کبریٰ و صغریٰ بہر دو بہ نظری آمد و
 از امر اسید نیاز خاں داماد اعتماد الدولہ و خسرو پورہ نواب آصف جاہ مقتول گردید و محی الدین
 قلی خاں و غیرہ در قتل عام کشتہ شدند و بعد از یک پاس بہ شفاعت نواب آصف جاہ تقصیر
 اہل شہر معاف نمودہ شروع مواخذہ و مصادرہ نمود و مبارز الملک سر بلند خاں را برائے
 تحصیل اموال امراد متولان و ساہوکاران و تاجران مقرر نمود۔ و مبارز الملک بہ موجب
 استرضائے پادشاہ این امر را قبول نمودہ۔ مواخذہ و مصادرہ بہ نوعی در عمل آمد کہ
 زبان و قلم از بیان او عاجز و قاصر است۔ تا یک ماہ صفر ظلم و جور آن شایع بود۔
 و دریں سال سینہ ہم ذی حجہ موتمن الملک شجاع الدولہ شجاع الدین محمد خاں بہاؤ
 اسد جنگ کہ ناظم صوبہ بنگالہ بود و امیر فیاض سخی و عالی ہمت بود چنانچہ از برائے مردم

اہل استحقاق در ہر بلاد سے از بلاد ہندوستان ہر سال سالیانہ و وظیفہ کہ داشتند سال
بہ سال قاصد ہندوی آوردہ بہ ایٹال می رسانید از قضائے الہی فوت شد و مردم از
قوت لایموت عاجز گشتند۔ رحمۃ اللہ علیہ۔

و در سنہ مذکور گوپال بد مال کہ زمین دار سمت برابر بود بہ مکر و خدعہ قلعہ ماہور را کہ
قلعہ دار آں حرز اللہ خاں بود و او در آں وقت بیش نواب نظام الدولہ بود بہ تصرف خود
در آورد و در سنہ ۵۲۰ھ نادر شاہ کتخدا ئی پسر خود نصر اللہ میرزا با قطبی بیگم دختر محمد کام بخش
نمود و شادی جشن او در محرم بجا آوردہ از دو مشاعل مجلس عقد منعقد ساخت و ہفتہ صفر
از دار الخلافہ کوچ کردہ رفت و پادشاہت ہندوستان بہ پادشاہ و اگر داشت و نواب
آصف جاہ صاحب اختیار جمیع امور پادشاہی گردیدند و سرحد نادر شاہ از آب انک مقرر گشتہ
و پادشاہت صوبہ کابل و نصف صوبہ تہتہ طوعا و کرہا بہ طریق ضیافت بہ او اگر داشتند۔
و غرہ محرم المحرم باجی را و مقہور بہ نواح برہان پور رسید و در موضع شاہ پور کہ
سہ کروہی دار السور است دائرہ نمود و نصیر الدولہ دروازہ ہائے شہر را سد و ساخت
و در مضبوطی برج ہاسعی بلیغ نمود و کار گزاران روز و شب در حراست اشتغال داشتند
و لمحہ غافل نہ بودند و شب با عبد الوہاب خاں کہ بخشی و صاحب اختیار سرکار بود با سپاہ
برائے طلائی و محافظت حصاری آمد و باجی را و اگر چہ معترض شہر نہ شد اما مترصد خیر یا بود
و جاگیر جمیع امر و منصبداران را در مضبط خود در آورد تا آن کہ خبر رفتن نادر شاہ شنید و نواب
نظام الدولہ غلام نقشبند خاں را نزد باجی را و فرستاد و پیغام ہائے وعدہ و وعید داد

وادان جاگیر منصبداران دست برداشته و به مال چھٹی دخل داده چهاردهم ربيع الاولیٰ از
 برهان پور کوچ کرده به دارالملک خود رفته و بعد از آواره شدن باجی را و شدت باران به
 حد اتم شد که تا دو ماه متصل ریزش داشت و در عین شدت باران نظام الدوله
 ہمت یار خاں خال خود را برائے فتح قلعہ ماہور ارسال داشت و ہمت یار خاں در اندک
 فرصت آل قلعہ را مفتوح ساخت۔ و در نواح شہر برهان پور بخارہ نام سردارے از مرہٹہ
 باہزار و پانصد سوار شونخی می نمود و ہر چہ بہ دستش می آمد بہ غارت می برد۔ نصیر الدولہ فوج
 خود را بہ سرکردگی خواجہ عبدالوہاب خاں بر آں شقی فرستاد و خان مذکور جنگ کردہ
 بہ فتح و فیروزی مساعدت نمود۔ قریب یک صد اسپ و چند گا و پرتل و غیرہ غنیمت بہ دست آورد۔
 ذکر محار بہ نواب ناصر جنگ با باجی را و مقہور بہ تقدیر خالق قادر و چوں موسم
 برسات بہ آخر رسید باجی را و در فکر دور و دراز افتاد و در ظاہر برائے آوارہ شدن
 بہ مالوہ و در باطن بہ تسخیر ملک دکن عازم خجستہ بنیاد شد و دوازده ہزار سوار ہمراہ گرفت
 و کسے گمان نہ نمایند کہ آل شخص لعنت و صورت نکبت قصد حرب دارد و در خفیہ
 ناسر داران خود را امر کرد کہ تیاری و سامان محار بہ نمودہ خود را بہ تغاریق رسانند۔ و نواب
 نظام الدولہ بہ عزم قوی کمر ہمت چست بستہ بہ وقت نیک از شہر برآمدہ بر کالا چبوترہ
 دائرہ نمود و روز دیگر کہ بیست و ہشتم شوال بود لشکر غنیم در حرکت آمدہ نواب نظام الدولہ
 بہ ترتیب فوج پرداختہ مہیائے حرب و قصد طعن و ضرب گشتند و دوریائے عمان بہ
 جوش و خروش در آمدہ با ہم حرب نمودند و بہ ضرب گولہ ہائے توپ و بان ہاں جمعی

از کفار نابکار از پادراختادند و از مسلمین نیز سعد و دے چند به درجہ شہادت فائز گشتند۔ ہر روز
 بازار جنگ از طرفین گرم بود و ہر روز بہ جہت محار بہ اقدام می نمودند و چون زراعات سبزر
 و جوار و غیرہ بہ خوشہ آمدہ بود لشکر فہر و زری حرب کناں پیش می رفتند و بہ ترددات نمایان
 کہ از غازیان اسلام بہ ظہور می آمد و لشکر نکبت اثر کفار قدرے پس پامی شد و از امرایان
 عظام مثل ہمت یار خاں و محتشم خاں بہادر و متہور خاں و عبد العزیز خاں و متوسل خاں
 و حرز اللہ خاں و سید جمال خاں و عبد الرزاق و عبد الحسین خاں و خان عالم خاں و مقرب خاں
 و منور خاں و مستح یاب خاں و سلیم خاں و غیرہ ترددات شناسستہ بہ ظہور می آمد۔ از بہت و
 ہشتم شوال تا لغایتہ ایام عید الاضحی جنگ باے متوالی و متواتر واقع شد۔ دریں وقت
 سید شکر خاں از نزد نواب آصف جاہ از دار الخلافہ رسید و در میان نظام الدولہ و باجی اؤ
 باعث مصالحت شدہ و چند نوبت آمد و رفت میان آمدہ آخر صلح بر آں شد کہ سرکار
 بیجاگندہ و غیرہ کہ در کنار زبدا واقع اند و تنخواہ سرکارات شانزدہ لک روپیہ بود بہ باجی راؤ
 و اگر باشند و نواب نظام الدولہ کہ چہل کر و ہی خجستہ بنیاد رفته بود معاودت نمودہ
 داخل شہر شد و باجی راؤ عازم سمت مالوہ گردید و منازل و مراحل طے کردہ در آخر ذی الحجہ
 قریب بہ برہان پور رسید۔ زین پور را تاخت و تاراج نمودہ مابین زین آباد و مخیم ساخت
 و شیطنت و بدبختی پرداخت و بہ بہانہ چند روز در آں جا استقامت داشت۔ ۱۱۵۳ھ
 تا پنج دوازدهم محرم الحرام باجی راؤ از نواح برہان پور کوچ نمود و چون مریض بود بہ تانی
 قطع مراحل می نمود تا آں کہ روز دوشنبہ دوازدهم صفر المظفر جان ناپاک شوم بہ ہزاران جہت

و وبال به مالک و دوزخ حواله نمود - و چون خبر جنگ نواب نظام الدوله به نواب آصف جاہ رسید از دار الخلافه به قصد دکن برآمدند و بعد از رسیدن خبر صلح باز داخل دار الخلافه شدند و نواب نظام الدوله بعد از مصالحت باجی را و ملک دکن را بے منارعی از خود قیاس فرموده به عزل و نصب خدمات بے حکم پیر پل می آوردند و کوچ نموده روانه سمت حیدرآباد شدند و انوار اللہ خاں دیوان طوعاً و کرہاً مطیع و منقاد گردیده آں چه نواب نظام الدوله درخواست می نمود و اطاعت امر بجا آورده حواله می کرد و بعد از آں کار به جائے رسید که جاگیرات سرکار عالی را تغیر نموده به ہرکمی خواست عطا فرمود و طالب محی الدین خاں نبیرہ سعد اللہ خاں کہ پسر خاں نواب آصف جاہ و برادر متوسل خاں فوج دارادہ ہونی بود و در معنی صوبہ داری بیجا پور داشت در محاسبہ در آمد و نواب نظام الدوله رعایت خویشی نہ نموده به سختی پیش آمد - ازین جہت طالب محی الدین خاں برائے حفظ آبرو خود راسموم ساخته به عالم دیگر شتافت و نواب نظام الدوله خدمات او را بہ ہمت یار خاں خاں خود کہ ہمت خاں بہادر خطاب دادہ بود تفویض نمود و نصیر الدوله ازین حالات مطلع شدہ بہ نواب آصف جاہ اطلاع می داد و نواب آصف جاہ از حقیقت احوال مطلع گردیدہ از پادشاہ مخلص گشتہ بہ کمیت دارو نمودہ عازم دکن شدند بہ اکبر آباد رسیدہ از آں جا بہ سمت ملک راجپوتیہ رفتہ از راہ ملک راجہ کو تہہ طے نمودہ و از کمند درہ گزشتہ در عین بارش راہ دور دراز قطع فرمودہ و از دریائے نزدیک عبور نمودہ سلخ شعبان داخل دولت خانہ برہان پور شدند - تا یک ماہ و نوزدہ روز استقامت فرمودند - و نواب نظام الدوله سر از اطاعت پدر بزرگ دادہ پیچیدہ و استعاضا

چند که موافق مدعائے نواب آصف جاہ نہ بود می نمود و مکرر رسل رسائل در میان آمد و
 عبدالحسین خاں که سابق خان سامان نواب آصف جاہ بود از جانب نظام الدولہ آمد و میسر
 علی اکبر مکرر آمد و شد نموده به پیچ و جبر من الوجوه از طرفین مصالحت نہ شد و سلیم خاں بانی
 که از رفقائے نواب نظام الدولہ بود پیش تر آمد و مطیع و متقاد گردید و متهور خاں که از خوایان
 عصر بود به ملازمت شتافت و ہمت یار خاں کہ پاس ہر دو طرف را داشت بہ معرفت نصیر الدولہ
 ملازمت نمود و چون نواب نظام الدولہ مسموع نموده بود کہ نزد نواب آصف جاہ از سبب بعد سفر
 و ہرج مرج نادر شاہی مطلق سامان نہ مانده ازین جهت نواب آصف جاہ بہ روز عید الفطر
 بروئے عید بہ کمال شہمت و شوکت و اقبال کہ انبیال را پاکیزہ تر و شایندہ و زینت دادہ
 با جاہ و جلال تمام و طمطراق مالا کلام بہ عید گاہ رفتند و خلایق از ملاحظہ آن سامان و شان و
 عظمت متعجب گردیدند و چون این خبر بہ سمع نواب نظام الدولہ بہادر رسید و آن ہاکہ طالب
 شایق نواب آصف جاہ بودند بہ عرض رسانیدند کہ ما از ہرہ و قدرت آن نیست کہ بہ روئے
 دلی نعمت خود شمشیر کشیم۔ درین صورت لشکر برد و قسم شد۔ قدرے آصف جاہی و برنے
 ناصر جنگی۔ ازین سبب بہ خاطر نواب ناصر جنگ سراسیمگی تمام راہ یافت۔ درین ضمن شنید کہ
 نواب آصف جاہ با جمیعت و سامان و سہرا خجام خاطر خواہ از برہان پور می آیند و نگاہ داشت
 زیادہ از حد نموده اند و عازم حرب اند و نظام الدولہ آشفتنہ حال و سراسیمہ احوال گشتہ کلاہ فقر
 بر سر و کمر تہ در گردن و دوال چرمی بر کمر بستہ بار تقایک دل مثل عبد العزیز خاں و فتح یاب خاں
 و سید مال خاں عازم در گاہ حضرت برہان الدین اولیاد قدس سرہ العزیز گشتند و نواب

آصف جاه بیست و نهم شوال کو چ نموده و از دریا سبای تپتی عبور فرموده تا دوازده روز برکنار
 آب پور تا دایره داشتند و بارش در آن ایام با وجود زمین زستان که آفتاب در آخر قوس بود
 شدت باران و کثرت باد و برق به حد تمام بود. غره ذی قعد هجدهم خاں بهادر و دیگر امرا و کهن
 که از نواب نظام الدوله در ظاهر برگشته بودند به ملازمت رسیدند و حکم نواب آصف جاه
 صادر شد که لشکر دکن آن طرف آب برکنار ناله عادل آباد فردا آیند. چنانچه به عمل آوردند.
 انوار الله خاں دیوان که در سمت حیدر آباد بود او نیز آمده به ملازمت فائز گشته. بالاجی راد
 ناخلف باجی راد به قصد مالوه آمده طالب ملازمت نواب آصف جاه گردید و نواب بپیشانی
 او عم خود نصیر الدوله را فرستاده و نصیر الدوله استقبال او نموده برگشتند و سواری نصیر الدوله
 پیش تر بود و بعد از آن سواری او آمد و جمیع سرداران مرهه مثل بیلا جاد و دهل کر و کوریا
 و غیره همه عقب سواری او بودند آمده ملازمت نمودند و در روز ^(۳) روز آن طرف پورنا آواره
 بود بعد از آن کوچ نموده روانه مالوه شد و نواب آصف جاه داروغگی حیره خانه سرکار خود
 از تغیر ضیاء الدین علی خاں و فرمایشات دیگر به میر دوست علی مقرر نمودند و خلعت مرحمت
 فرمودند و ابوالخیر خاں را خلعت داده به تعلقه سوگیر رخصت انصاف ارزانی داشتند و
 یازدهم ذی قعد نصیر الدوله را به برهان پور رخصت فرموده و خود از آب پور تا عبور کرده بیست
 خانگیس معادرت نموده قریب به گھاٹ کساری رسیدند و قلعه بنکه متصل گلشن آباد فتح نموده
 و نام او را فتح بین گزاشته رجعت به سمت کوتل فرید پور فرموده روانه نجفیه بنیاد شدند.
 و در ۲۵ ذی قعد به نواب نظام الملک با نظام الدوله ناصر جنگ و

برعکس شدن وقوعات به تقدیر قادر سبحان چون نواب آصف جاه داخل محبته بنیاد
شدند نواب نظام الدوله که درویشی را بهانه ساخته بودند به افوا سئے امرایان از روضه کوچ کرده
به سمت قلعه ملهیر که قلعه دار آن فتح یاب خاں بود به مکر و حیلہ قلعه را از متوسل خاں گرفته متصرف
گشته بودند و جمعیت فراہم آورده شیخ محمد روشن در قصبہ جاکہرہ کہ بہ نیابت ابوالخیر خاں استقامت داشت طلب
رفاقت نمود و ملازمت نموده عذر ہلہی در پیش آ۔۔۔ برگشتہ نزد ابوالخیر خاں آمدہ اور مطلع خست ابوالخیر خاں
از آن جا کوچ نموده کوچ بہ کوچ از کوتل بلاسی عبور نموده روز شنبہ ہجرت جم جادی الآخر بہ ملازمت نواب آصف جاہ رسید و
چون نواب آصف جاہ را کہ دریں وقت مطلق توجہ بہ تختند و آن چہ بودند آن طرف نینماں بودند کمال خوش وقتی
و خرمی روداد۔ نواب نظام الدولہ نیز کوچ بہ کوچ از کوتل کساری بالا آمدہ روز چہار شنبہ
بہ روضہ حضرت برہان الدین اولیا قدس سرہ العزیز رسید و بہ تسویہ مصفوف خود اشتغال
نمودند کہ فردا ناگاہ یکہ تازہ بہ ملازمت پذیر فائز شوند۔ چون ایں خبر ہر کارہ ہا بہ نواب آصف جاہ
رسانیدند نواب با جمعیت قلیل کہ داشتند بہ ترتیب لشکر پرداختہ خواجم قلی خاں و متوسل خاں
را ہر اول مقرر ساختند و بہ دست راست جمیل بیگ خاں و رحیم اللہ خاں را نگاہ داشتند
و بہ کمک آن ہا متہور خاں و سلیم خاں را امر نمودند و بردست چپ ابوالخیر خاں را امر نمودند
و روز چہار شنبہ نوزدہم از محبستہ بنیاد بہ قصد استقبال نظام الدولہ برآمدند و بہ نوسے
در آن روز ترزلزل در لشکر نواب آصف جاہ بود کہ در بیان نہ می آید۔ گاوان توپ کشی و
سامان جنگ از سبب بعد و دوری لشکر در اردو نہ ماندہ بود و گاوان و عرابہ ہا را بہ طریق
سحر و جادے کار گرفته توپ ہا را از شہر بر آورده و خود منتظر وصول نواب نظام الدولہ بودند و

و در آس روز نواب ناصر جنگ در روضہ منورہ برائے طوائف مقام نمود و نواب آصف جاہ
 ہماں جامنزل فرمودند و چون صبح طلوع نمود نواب نظام الدولہ بہ صدائے نقارہ گوش فلک
 را کر ساخت و بہ سامان جنگ پدرو ترتیب صفوف آرائی فوج پرداختہ ہراول و جند اول
 دیمین ویار و قلب و جناح قرار دادہ کوچ نمودہ و از کوتل گئی گھاٹی فرود آمدہ وقت سہ پہر
 بود کہ بہ مقابلہ فوج نواب آصف جاہ در آمد۔ توپ خانہ طرفین بہ ارسال گولہ ہائے ہم دیگر
 بعضے از ذی حیات از انسان و حیوان را اسد و دم گردانیدند و دریں وقت امرا یان ناصر جنگی
 دل باختہ و ہوش از سر جدا ساختہ راہ فرار پیش گرفتند و نواب نظام الدولہ برائے ملازمت پد
 فیل خود را در مقابلہ نواب آصف جاہ در آورد و در آس وقت دوزخ ہم بہ نواب نظام الدولہ رسید۔
 یک زخم تیر بر ذقن رسیدہ و زخم دیگر در انگشتان در گزشتہ۔ متوسل خاں تیر در کمان پیوستہ
 می خواست کہ بہ قصد کشتن نواب نظام الدولہ بہ اندازد۔ ہدایت محی الدین خاں سپہا و مانع شد
 و از چہار طرف فیل نظام الدولہ را قبل نمودند و سید لشکر خاں خود را قریب فیل نظام الدولہ
 رسانیدہ تکلیف نمود کہ خود را بر فیل من بہ رسانید۔ چناں چہ بر فیل خود نظام الدولہ را گرفتہ
 بہ عرض رسانید حکم صادر شد کہ در خمیہ علمدہ مضبوط نگاہ دارند۔ و شب در خمیہ بسر بردہ
 فردائے آں کہ روز جمعہ بود ہیست و حکیم شہر جادی آلاخر کوچ نمودہ داخل شہر شدند و نواب
 نظام الدولہ را در حویلی عبدالعزیز خاں مشہور بہ مقبول عالم نگاہ داشتند و سید جمال خاں را نیز
 خانہ نشین ساختند و برخانہ عبدالحمید خاں چوکی نشانند و فراریاں کہ راہ گریز پیش گرفتند
 اکثر مثل ابراہیم علی خاں سپہ حاجی محمد علی خاں و میرزا حسین علی کہ ناصر قلی خاں شدہ بود و غیرہ

ایشان پناه قلعہ دولت آباد بردند و مدت در میان پدر و پسر ملاقات نہ شدہ موسم بارش در خجستہ بنیاد بہ انتہا رسانیدہ بعد ازاں نواب آصف جاہ در فکر افتادند کہ فتح یاب خاں پسر نجابت خاں تیموری کہ بہ تقلب بار دیگر قلعہ ملہیر را از متوسل خاں گرفتہ خود متصرف است بہ گیرد۔ در اواخر شعبان المعظم از خجستہ بنیاد کوچ فرمودہ نواب نظام الدولہ را ہمراہ گرفتہ حازم ملہیر شدند قلعہ را محاصرہ نمودند و جلال الدین حسین خاں کہ نسبت دامادی با شیخ الدولہ مرحوم داشت او را برائے اخذ قلعہ امر فرمودند و چندیں مورچال بہ مقابلہ قلعہ بستہ شروع بہ توپ اندازی و لوازمات قلعہ گیری پرداختند و در اندک زمانے تزلزل تمام چال مردمان قلعہ روداد کہ ہوش از سر باختہ راغب صلح شدند و فتح یاب خاں قلعہ را حوالہ کساں نواب آصف جاہ نماید و خود بعد دوسہ^(۳) ماہ آمدہ ملازمت نماید و نواب آصف جاہ بہ شفاعت شفیعان قبول فرمودہ قلعہ را سپرد میر نیرنگ کہ قبل ازیں دوسہ ماہ فوج دار نذر بار و سلطان پور گشتہ بود فرمودند و فوج داری بکلا نہ بہ خواجم قلی خاں مقرر فرمودند و از آں جا معاودت فرمودہ از پائین گھاٹ تا فردا پور رسیدند۔ از آں جا حازم حیدر آباد شدند۔ از راہ نادیر قصد فرمودند و چون از نادیر گزشتہ بہ قلعہ قندہار حاجی سیاح رسیدند۔ راجہ گوپال سنگہ کہ قلعہ دار قندہار بود بہ ملازمت رسید اورا معزول فرمودہ قلعہ داری آں جا بہ برق انداز خاں تفویض یافت و نظام الدولہ را در قلعہ قندہار فرستادند۔ خود بہ قلعہ ندرک رسیدند و در آں جا بہ شفاعت بیگم باواندرون محل و حرکت مہر پری باز نواب نظام الدولہ را طلب داشتند۔ بہ ملازمت بہرہ اندوز گشتہ در آغوش مہر پری

کشیدند و نظام الدولہ بہ عجز تمام درآمد داشت کہ با از چشم پدر و پسر جاری گردید و کینہ ہر دو بہ مہر و شفقت قبیل گردید۔

در اوایل ہمیں سال انوار اللہ خاں دیوان سرکار نواب آصف جاہ بنابر عارضہ بیماری شدید برائے معالجہ خود رخصت برہان پور حاصل نمودہ روانہ گشت و داخل برہان پور گردید و بیماریش روز بروز در تیزاید بود۔ ہر چند حکمائے ذوق و فنون و حاذق شل حکیم محسن خاں و حکیم معصوم خاں و حکیم فرنگی بہعالجہ کوشیدند۔ مفید نیفتاد و از نصف زبان پیش تر فرو ریخت۔ در ماہ صفر از روئے زمین برداشتہ در روضہ حضرت برہان راز الہی قدس سرہ العزیز فرود بردند و نواب آصف جاہ بعد وفات انوار اللہ خاں دیوانی سرکار خود بہ خدا بندہ خاں بن امیر الامرا شاہستہ خاں کہ خال خلد مکاں بود مقرر فرمودند۔

و دریں سال ستارہ ذوزنابہ در ماہ شوال و ذی قعدہ و ذی الحجہ بر آسمان وقت شام جانب مغرب پدید آمد و بعد ازاں وقت صبح از جانب مشرق ظاہر گردید و چند روز از ماہ محرم نیز بود۔

۵۵۰ شب چہار شنبہ ششم محرم الحرام بعد از یک پہر شب ستارہ غلیبہ بہ روشنی طرفہ از جانب مشرق فرود آمدہ جانب مغرب رفت و بعد از لمحہ صدائے ہییبہ از جانب آسمان سموع خلایق شد۔ نواب آصف جاہ داخل فرخندہ بنیاد شدند و بعضی مردم را در آں سرزمین عزل و نصب خدایات فرمودند و بہ داری حیدرآباد

به خواجه مومن خاں پسر محمد الدوله عوض خاں بهادر عطا فرمودند و حرز الله خاں را به صوبه اوی
تادیر سر فرماز ساختند و همت یار خاں را ادیهونی بحال داشتند. به خجسته بنیاد معاودت
فرمودند و ابوالخیر خاں از برهان پور آمده ملازمت نمود و باقر علی خاں داماد مرشد قلی خاں
خویش شجاع الدوله از سمت بنگاله آمده بود ملازمت نمود و بعد از چند روز دیگر مرشد
قلی خاں آمده به ملازمت استغیض گردید.

درین ضمن بعضی از احوال شجاع الدوله مرحوم و نیز نگینی فلک کج باز روداده به قسطنطنیه
صد اکت رقم منقوش می سازد که چون شجاع الدوله مرحوم دست از زندگانی برداشت
ورخت به عالم بقا برافراشت پسرش سرفراز خاں که دخترزاده نواب جعفر خاں بود مخاطب
به علاء الدوله گشته و به صوبه داری بنگاله از انتقال پدر ممتاز شده بود دست و امساک
عظیم طبعش غالب بود و از برائے جمع نمودن خزائن موفوره از سیم و زر روز و شب
طالب بود و سلوک ناهم وار و اطوار ناهنجار با همگنان می نمود چنانچه جلال الدین حسین خاں
که نسبت دامادی با شجاع الدوله داشت از بنگاله رفاقت علاء الدوله را گزاشته نزد
نواب آصف جاه که در دار الخلافه بودند خود را رسانیده به ملازمت فائز شده قریب منزلت
یافت و به رساله داری سواره و پیاده سرفراز شد و علی بن القیاس علاء الدوله مذکور افواج
پدر را بر طرف نموده و به جمع مال و وفور خزائن اشتغال داشت و هیچ وجه من الوجوه
عاقبت اندیشی را کار نه فرموده هر روز دیوان را حکم کرده بود که دست خط بر طریقی نماید و
حاجی احمد که در زمان پدرش مصاحب و صاحب اختیار بعضی امور بود و در دربار این

نیز صاحب اقتدار بود برادرش محمد علی که شجاع الدوله او را به عرض پادشاه رسانیده
محمد علی وردی خاں بهادر مهابت جنگ خطاب گرفته و به نیابت خود صوبه دار عظیم آباد پهنه
که اجاره گرفته بود نموده و او در زندگانی شجاع الدوله در عظیم آباد دم از استقلال می زد و شجاع الدوله
صوبه داری عظیم آباد طوعاً و کرهاً به او واگذاشتند درین وقت محمد علی وردی خاں سموع
نمود که علاء الدوله فوج های خود را بر طرف می نماید و در امور حرب چیز در براط
نه دارد و خزانة که جمع نموده نصیب و قسمت من است به برادر خود حاجی احمد اعلام نمود
که من آخذ ملک بنگاله گشته ام و شما به حکمت علی علاء الدوله را به دلاسا و تسلی که بهت جنگ
برائے لازمست می آید نگاه دارید و حاجی احمد به همین نحو سراسر از خاں را بازی داد تا آن که
مهابت جنگ با فوج عظیم و سامان عجیب قریب به مرشد آباد رسید. درین وقت
علاء الدوله خبردار شد که مهابت جنگ به اراده فاسدی آید. با مردم قلیل که نزد او
بودند به قصد محاربه مهابت جنگ بیرون آمده. چون عکس پذیر نخل و امساک بر طبعش
غالب بود سپاه که همراه بودند در جنگ چنانا که می باید تن نه دادند. به اندک جنگ
علاء الدوله به قضاء الهی گشته شد و مهابت جنگ فتح نصیب گردیده بنگاله را مفتوح گشته
داخل شهر شده متابعان شجاع الدوله را دست گیر نموده نظر بند گردانید و مرشد قلی خاں
داماد شجاع الدوله در کنک بود و افواج جمع نموده به محاربه مهابت جنگ کمر بست و جنگ
در میان آمد. چون طالع مهابت جنگ به امراد سبحانه در کمال قوت بود مرشد قلی خاں
شکست یافته مع زنش که دختر شجاع الدوله مرحوم بود عازم سیکاکل شد و از آن جا آمده

بہ ملازمت نواب آصف جاہ فائز گشت۔ و میر حبیب کہ مغل ولایت زابو دہ خان سامانی و
 بخشی گری مرشد قلی خاں استقرار داشت۔ مرد شجاع و مدبر و کوتاہ قدر برائے فساد بہ ارادہ فاسد
 شخصے را در پیش نادر شاہ فرستاد کہ شما خود را بہ ملک بنگالہ بہ رسانید کہ من این قدر مبلغ ہائے
 کلی عاید سرکاری کنم۔ این معنی چیزے صورت نہ بہت۔ از آں جا مایوس گشتہ خود بہ لشکر نواب
 آصف جاہ آمد و آں جانب کارے نہ ساخت۔ نزد رگھو متھور رفتہ و اورا رفیق خود گردانید و
 بر سر بنگالہ لشکر کشید۔ باہابت جنگ جنگ عظیم نمودہ بہ طفیل غنیم غالب آمدہ قریب یک ماہ
 ہر روز محار بہ بود و مہابت جنگ در محاصرہ ترددے کا حرکتہ المذبح می نمود۔ بالآخر
 زن مہابت جنگ بہ قول مشہور مصرع

نہ ہر زن زن است و نہ ہر مرد مرد

در بنگالہ بود۔ فوج دیگر جمع نمودہ بہ ملک شوہر از شہر بیرون آمدہ و خود را بہ لشکر مہابت جنگ
 رسانیدہ و فوج غنیم از سبب زن غافل گشتہ بودند۔ چنان چہ بہا سکر دیوان رگھو و علی
 قراول کہ سردار عمدہ رگھو بودند کشتہ شدند و رگھو و میر حبیب خائب و خاسر برگشتند۔ اما
 صوبہ کنک را بہ تصرف خود در آوردند و مرشد قلی خاں نزد نواب آصف جاہ معزز و مکرم
 گردید و دختر شجاع الدولہ مشہور بہ بیگم از نواب مرشد قلی خاں نزد نواب آصف جاہ بہ کمال
 اعزاز و بہ خطاب مہمان بیگم سرفراز گردید۔

و دریں سال بعد از اں کہ نواب آصف جاہ داخل غبٹہ بنیاد شدند نصیر الدولہ را
 از برہان پور طلب داشتند۔ اگرچہ در اول نصیر الدولہ در آمدن توقع می نمود اما بعد از

قول و قرار که صوبه برهان پور از شما تغییر نه خواهد شد در ماه شعبان با وجود که هفدهم و هجدهم جشن سالگرد اش می شد در رفتن سبقت نموده منقش شعبان پیش خان برآورده جشن شادی خود در نظام آباد مشهور به اجنٹہ است انصرام داده خود را خجسته بنیاد رسانید و بانواب آصف جاہ ملاقات نمود۔ بہ دستور ضد الدولہ نیابت خجسته بنیاد بہ نام او مقرر گردید و در برهان پور مجاہد خاں سپہنصر الدولہ بہ نیابت پدر بہ اتالیقی خواجہ عبدالوہاب خاں بہ اختیار او نیابت داشت۔ دریں مدت کہ نصیر الدولہ در خجسته بنیاد در قید حیات بود عبدالوہاب خاں کہ نزد نواب مذکور می رفت و خواجہ محمد اشرف سپہر عم او کہ در عہد صوبہ داری نصیر الدولہ داروغہ عدالت بود بہ کمال ضبط و نسق و استقلال تمام سرانجام داروغگی عدالت نموده بود می ماند۔ و پورن چند کہ دیوان سرکار نصیر الدولہ بود نیز در برهان پور ماندہ کار جاگیرات را تنظیم می داد و نواب آصف جاہ بعد از تقرر نیابت بہ عم خود از خجسته بنیاد برآمدند۔ دریں اثناء خبر کشته شدن ہمت یار خاں صوبہ دار بمجا پور بہ ایشان رسید۔ و تحقیقت کشته شدن او این است کہ جمیعت عظیم نگاہ داشته بود و ہمت خاں بہادر بن الف خاں بن ابراہیم خاں پنی کہ قلعہ دار و فوج دار کرنول بود و ہر سال پنجاہ ہزار روپیہ مقرر نموده بود کہ از جاگیر سرکار عالی نواب آصف جاہ کہ در آن ضلع بود بہ دہد۔ چنان چہ چند سال بہ ادائی زرنہ کوز خود را معاف نہ داشت و چون نواب آصف جاہ بہ سمت دارالخلافہ رفتہ بودند در ادائی آل تہا و ن اہمال می نمود۔ و تفتی کہ نواب آصف جاہ ہمت یار خاں را بہ خصمت فرمودہ بودند کہ نہ رچند سالہ کہ بزد مہ ہمت خاں افغان شدہ و موصول خواہند نمود و ہمت یار خاں فوج بسیار

نگاه داشت نموده اسولات را از قرار واقعی سرانجام داده به مقابله همت خاں روانه سمت
 کر نول شد۔ اما مزاج همت یار خاں بہادر بہ نوع تند و تلخ شدہ بود کہ بغیر از غضب و دشنام
 حرف نمی زد۔ و مجددان عمدہ را بدول طعن و کنایہ خطاب نمی نمود۔ ازین جهت تمام لشکر
 از وضع و شریعت از بد زبانی و خشونت او بہ جان آمدہ بودند واحدی از سوار المزاج و سخن ہا
 بے ربط و ناشائستہ ان ہاراضی و خوشنود نہ بودند۔ با وجود این طبع ناسازگار و درشتی ہا
 ناہنجار در مقابلہ ہمت خاں در آمد و پیغام خشونت آمیز و حرف ہائے رزم خیز گفتہ فرستاد۔
 و ہر روز درشت گوئی را کار فرمودہ می گفت کہ فردا زن ہائے افغانان پنی را بہ اسیری گرفتہ
 حوالہ لشکریان می نمایم و ہمت خاں ازین سخن ہا کہ گوش زد او می شد در ظاہر بہ پیام و سلام
 مشغول داشت و در باطن بہ محار بہ و بہ سامان جنگ می پرداخت۔ تا آن کہ ترتیب لشکر خود
 کہ قریب ہفت صد و ہشت صد سوار و دو ہزار پیادہ نمودہ بود علی الغلہ از قلعہ کر نول برآمدہ
 ہمت یار خاں بہ جلدی زودی بہ ترتیب فوج پرداختہ با وجود کہ دہ دواز دہ ہزار و پیادہ از
 خود وزین داران و پالہ گیران آں سرزمین جمع نمودہ مبادرت بہ جنگ کرد اما چون سپاہ
 از سبب بد خوئی و دل آزاری کہ از و مطلقاً راضی نہ بودند هیچ کدام از مجددان و لشکریان
 و پالہ گیران تن نہ دادند و ہمت خاں خود را بہ مقابلہ ہمت یار خاں رسانید و از اطراف و
 جوانب برا و ہجوم آوردہ باز اگر گیر و دار گرم شد و در ان مغلوبہ ہمت یار خاں کشتہ شد و
 ہمت خاں بہ فتح و فیروزی اختصا ص یافتہ لشکر ہمت یار خاں فرار را غنیمت دانستہ تا دم ہونی
 در انچور عثمان باز نہ کشیدند و چون این خبر بہ سمع نواب آسمعت جاہ رسید با نواب نظام الدولہ

مصلحت کردند و روانہ سمت آں شدند و در سال ۵۹۱ نواب آصف جاہ عزم کرناٹک فرمودہ
نواب نظام الدولہ را ہمراہ گرفتند و چون قریب بہ ادھونی رسیدند ہمت خاں از سبب
کشتہ شدن ہمت یا رخاں خالفت و خاسر بود و برائے فذر تقصیرات عرائض نیسا
مشتل بر عفو گناہ برائیں کہ تقصیر من نہ بود و ہمت یا رخاں بہادر بے اعتدالی را کار فرمودہ
چوں دفع شر از خود نمودن ضرور بود و جاں را را ایگان نہ می توان باخت ناچار کار
بہ کارزار کشید۔ آں چہ در تقدیر بود در حیز وقوع آمد۔ نواب آصف جاہ چوں ہم ارکاٹ
پیش داشتند نواب نظام الدولہ را در باب گرفتن خون ہمت یا رخاں فہمائیدند کہ دریں
وقت ہنگام گرفتن انتقام نیست و ما را کار عمدہ در پیش است کہ رگھوئے مقہور ملک
کرناٹک و ارکاٹ را خراب کردہ در معنی نہ در تصرف اولاد سعادت اللہ خان است
و نہ تصرف ما۔ غلام امام حسین خاں کہ از قوم نوایت و ہم خمس سعادت اللہ خان آمدہ
بہ نواب آصف جاہ در باب اخذ کرناٹک بجد بود فہمائیدہ قریب سی کردہ کرنول را
بہ طرفے گزاشتہ روانہ شدند۔ درین ضمن ہمت خاں آمدہ ملازمت نمود و عفو تقصیر
او فرمودہ روانہ ارکاٹ گشتند و بے حرب و منازعہ ملک ارکاٹ بہ دست نواب
آصف جاہ آمد و فوج داری آں جا را بہ خواجہ عبداللہ خان کہ اور پنج ہزاری و صاحب
نوبت نمودہ سرفراز فرمودند مومی الیہ از سبب خوش وقتی شادی مرگ شد و بعد از
انتقال او فوج داری آں جا بہ انور الدین خاں بہادر کہ مردم پورب بود مقرر فرمودند و
خود برائے گرفتن قلعہ ترچناپلی روانہ گشتند و قلعہ را بگین دار محاصرہ فرمودند و چھاؤنی

نیز نمودند - در آن جا جانوجی بنال کراظهار نمود که شیخ محمد سعید کرده و متاجر محالات سایر
برهان پور از والدہ من کہ بہ کاسی و بنارس می رفت مبلغی بہ صیفہ محصول گرفتہ - از چہیت
نواب آصف جاہ شیخ محمد سعید را تغیر نمودہ عبدالحسین خاں خلف الصدق میر مرتضیٰ
ایلی شاہ سلطان صفوی کہ برادر مستند خاں بود نواب آصف جاہ میر مرتضیٰ را پنج ہزاری
نمودہ علی مرداں خاں خطاب دادہ بودند دریں وقت عبدالحسین خاں را خدمت کرد و گری
و اجارہ محالات سایر برہان پور عطا فرمودند و شیخ عبد اللہ شیرازی را داروغگی باقات
برہان پور از عزل شیخ محمد سعید بہ طریق اجارہ مقرر کردہ ہر دور و اندہ برہان پور شدند -
و در خجستہ بنیاد نصیر الدولہ کہ از ہفت ماہ نائب صوبہ و صاحب اختیار بودند بر بستر
بیماری افتادہ بہ مرض عظیم و صعب گرفتار شد و بہ تاریخ چہار دہم ربیع الآخر جہان فانی را
وداع نمودہ بہ عالم باقی رجوع نمود و این خبر وحشت اثر در یک شب و دوروز بہ خلف او
مجاہد خاں رسید و بہ تعزیزہ پدر پرداخت و روز چہارم وفات تابوت را خواجہ محمد اشرف
بہ برہان پور آورد و در حویلی خودش بہ خاک سپردند و تعزیزہ اش بجا آوردند و تار سیدن حکم
تا مقرر شدن صوبہ دار دیگر مجاہد خاں بہ صاحب اختیاری عبد الوہاب خاں و محمد اشرف
صوبہ داری می نمود - و چون خبر فوت نصیر الدولہ بہ نواب آصف جاہ کہ برتر چنابلی دائرہ داشتند
رسید بسیار متالم و ملول خاطر گشتند و تا چند روز صوبہ داری برہان پور بہم بود و بعد از
مصلحت و نگاش صوبہ داری برہان پور بہ نام میر علی اکبر خاں مقرر فرمودند و عنایت نا
صوبہ داری صادر شد و مقصدی سرکار تمام و کمال نیز بہ نام خاص معزالیہ قرار یافت و

در خانه میر علی اکبر خاں اجتماع مردم واقع شد و میر حیدر علی که از متبنان خان مذکور بود با او مصلحت
 نموده نقل عنایت نامه را نزد مجاهد خاں و عبدالوہاب خاں فرستادند و آل با به مصلحت
 و کنکاش پرداختند و جواب و سوال در میان آمد و میر علی اکبر خاں عمل و دخل در صوبہ داری
 نمود و مجاهد خاں و رفقاء او پیغام کردند کہ مبلغ طلب سپاہ در سرکار نواب نصیر الدولہ
 شدہ از ابتدائی عمل مجاہد خاں طلب سپاہ را شہابہ دہند و خشونت در میان آمد و میر علی اکبر
 خاں اہل خدمات متصدیان را طلبیدہ در دیوان خانہ خود جمع نمود۔ یک روز یک شب
 بہ سامان جنگ مشغول بودند کہ شب عبدالوہاب خاں بہ خانہ میر علی اکبر خاں آمدہ طلب
 سپاہ بر ذمہ خود گرفت و مصلحت واقع شد و ناظم نو بہ استقلال تمام در امور صوبہ داری
 پرداختہ بہ نگاہ داشت و میر حیدر علی مختار در کار ہا گردید و قریب پانصد سوار و پیادہ نگاہ
 داشت نمودہ بہ بند و بست شہر و نواح از قرار واقعی پرداخت۔ درین ضمن نواب آصف جا
 فتح قلعہ ترچناپلی نمودہ بہ دار و مدار ملک کرناٹک پرداختند۔ بار دیگر بہ خاطر نواب آصف جاہ
 خطور نمود و سند صوبہ داری بہ نام مجاہد خاں بہ اتالیقی میر علی اکبر خاں ارسال داشتند
 کہ رسالہ و نگاہ داشت و میر علی اکبر خاں مختار در کار ہا باشد و مجاہد خاں بہ نام صوبہ دار باشد۔
 چنانچہ میر علی اکبر خاں خود رفتہ زبان بہ مبارک باد کشودہ و بہ اتالیقی کار ہا سرانجام می نمود
 و مجاہد خاں در روز اول کہ دیوان کرد با میر علی اکبر خاں و با سید نور الدین خاں کوتوال
 بہ اشارہ عبدالوہاب خاں حرف ہا سے یکیک در میان آورد و چوکی سوار و پیادہ کہ از
 طرف میر علی اکبر خاں ہر شب بر دروازہ می آمد جائے درست نہ می دادند و در راستہ و بازار

سواران و پیاده با به امر به چوکی پرداختند و چون خبر حرکات لغو در ایام نظامت میر علی اکبر خاں
 از عبد الوهاب خاں سرزده بود و مجاهد خاں در خفیہ میر علی اکبر خاں و سید نور الدین خاں شعلی
 شکایت عبد الوهاب خاں نوشته بود آن رقعہ را به جنس نزد نواب آصف جاہ فرستاده
 و بعد ازین مقدمہ در میان مجاہد خاں و عبد الوهاب نزاع بر طرقت شد۔ مجاہد خاں بہ لٹن مزاجی
 کہ لازمہ شانزده ہفتہ سالگی است از ارسال رقعہ ہا انکار نمود۔ چنان چہ مردمانی کہ در میان
 بودند بہ تغلب اشتہار داد۔ ازین جہت نواب آصف جاہ بر عبد الوهاب خاں اعتراض
 فرمودند و حکم بہ نام میر علی اکبر خاں رسید کہ شما بہ اتالیقی و صاحب اختیار امورید۔ باید کہ
 عبد الوهاب خاں را دست گیر نمودہ مقید سازید۔ و این حکم کہ رسید مقدمہ بر ہم شد و
 مجاہد خاں تن بہ امر نواب آصف جاہ نہ داد و شروع بہ پرخاش شد و مجاہد خاں شروع
 بہ نگاہ داشت سپاہ نمود و میر علی اکبر خاں منادی نمود کہ کسے نوکر مجاہد خاں نہ شود۔ چنان چہ
 کساں مجاہد خاں و عبد الوهاب خاں منادی را زدند و نزاع زیادہ شد و میر علی اکبر خاں ہزد
 جمعہ مسجد جامع بہ احتیاط تمام کہ سپاہ مہیا گشتہ و برق اندازاں تفنگ ہا پر بارہ نمودہ و
 جاکیما ہا روشن ساختہ روانہ شدند و مجاہد خاں بہ مسجد جامع ساختہ پیدش رفتہ
 ہر دو نماز گزار دہ بہ خانہ ہائے خود معاودت نمودند و نواب آصف جاہ از تر چنابی برگشتہ
 بودند کہ مقدمہ بر ہم زدگی مجاہد خاں و عبد الوهاب خاں با میر علی اکبر خاں شنیدہ مجاہد خاں را
 طلب حضور نمودند و میر علی اکبر خاں را صوبہ دار مستقل برہان پور گردانیدند و مجاہد خاں از
 مشہر بہ احتیاط تمام با سامان جنگ اگر اچاناً واقع شود برآمد و عبد الوهاب خاں را ہمراہ خود

گرفت و خواجہ محمد اشرف را بر قبایل خود و عبد الوہاب خاں گزاشت و بعد از روانہ شدن
مجاہد خاں میر علی اکبر خاں محمد اشرف را گرفتہ در خانہ خود مقید ساخت۔ تا دو سال در قید بود۔
و پورن چند کہ پیشکار دیوان نصیر الدولہ بود و در معنی مختار بود نواب آصف جاہ اورا طلب
داشتہ دیوانی محالات حیدر آباد بہ او مفوض فرمودند و عبد الوہاب خاں بعد از ایل کہ
مجاہد خاں را بہ قتل فردا پور رسانید و خود از خوف آن کہ حکم نواب آصف جاہ ازمان
نمودہ بود از مجاہد خاں مفارقت نمودہ فرار اختیار کرد و چند گاہ نزدیکی از سرداران مرہٹہ
پناہ بردہ بود۔ تا آن کہ مر بیان مزاج نواب را بر شفقت آوردند و میر علی اکبر خاں در امور
صوبہ داری خود اختیار بہ میر حیدر علی نمود۔ و اکثر ترددات بجائی آورد۔ دریں سال
عبد العزیز خاں عرف مقبول عالم از حضور بہ صوبہ داری احمد آباد گجرات مقرر شد و خان فکوک
در خیبر بود۔ بہ نگاہ داشت فوج و سامان صوبہ داری پرداختہ و فتح یاب خاں را با خود
رفیق ساخت و مردمان ناصر جنگی را مثل ابراہیم علی خاں و ناصر علی خاں و میر تقی خاں و غیر
را ہم در رفاقت خود نگاہ داشتہ باہشت ہزار سوار و چند ہزار پیادہ بہ عزم احمد آباد
بر آمدہ روانہ گردید و طے مسافت نمودہ تا آن کہ قریب بہ اکلیسر رسید و آل جادامائے
مقبور کہ از امرایان کھانڈے را و دو بہاریہ و صاحب فوج بود و آل سرزمین را تمام و معنی
در تصرف داشت شروع بہ جنگ نمود و بالآخر در ماہ ذی قعدہ جنگ صعب واقع شد و
شکست فاش بہ لشکر عبد العزیز خاں رسید و عبد العزیز خاں و فتح یاب خاں کشتہ شدند
و مردمان بسیار بہ قتل رسیدند و بقیہ سمعت بہ ہزار خرابی از بحر خوں خوار از راہ فرار خلاصی

یافتند و در سال ۵۸۴ هجری نواب آصف جاه از سمت ترچناپلی و ارکاٹ برگشته داخل نجف بنیاد
شدند و ابو الخیر خاں را با هشت هزار سوار به مقابلہ بابونایک که قریب سی هزار سوار داشت
به عزم تسخیر و تخریب بلاد ارکاٹ وارد شده بود روانہ فرمود۔ در آن جا حرب عظیم روداد و
فتح عظیم نصیب ابو الخیر خاں شد و بابونایک رو به گریز بہادر و ابو الخیر خاں دست از تعاقب
او نہ برداشت و تا چند روز بہ تعاقب پرداخت و ہر روز فیلان و اسپان با شان و فر
و خزائن موفورہ و اموال و ائصال نامعہ و دہ اورا یہ غنیمت می گرفت و در آن اردو گیر باونایک
لباس سرداری و آفتاب گیری از خود دور نموده از آن معرکہ رو بہ وادی فرار کشید و خود را
بہ ستارہ رسانید۔ و ابو الخیر خاں بعد از تعاقب چند منزل و گریختن بابونایک خود را بہ
نزدیک نواب آصف جاه رسانید و از آن جا رخصت گرفتہ بہ برہان پور سکونت نمود۔
و در سال ۵۸۵ هجری نواب آصف جاه در نجف بنیاد بود و قدرے آزار ہم داشتند و مبارز الملک
سر بلند خاں بہادر دلاور جنگ کہ داماد روح اللہ خاں و ہم زلف عظیم الشان و از امرائے
بہادر شاہی بالفعل صوبہ دار آلہ آباد بود بہ قضائے الہی در دار الخلافہ و دعیت حیات
بہ مقتضائے اجل سپرد و در سال ۵۸۶ هجری اکثر امرایان و کھن دست از حیات متعار بہداشتند۔
مثل فتح شمس خاں بہادر و سید جمال خاں و راجہ چندر سین و غیر ہم دمی علی اکبر خاں از اول سال
ضعیف و آزار مند بود۔ در ماہ رجب بیمار شد و ہفتم شعبان قالب از روح تہی نمودہ بہ عالم
بقا شتافت۔ و آن روز شدت باران بہ نوعی بود و جازہ اش بار دیگر شست و شوافت
و در خوبی نظیر نہ داشت۔ خلف الصدق احمد میر خاں بہ نیابت پدر بہ کار و خدمات نفلت

پرداخته و نوکران پدر را از خود جدا نه ساخت - درین ضمن پانزدهم رمضان المبارک سند نظامت و صوبه داری به ابو الخیر خاں مع فوج داری بگلانہ از تغیر خواجم قلی خاں مقرر شده بود رسید و میر محمد غیاث خاں که در عهد میر علی اکبر خاں در اکثر کار ہائی اجملاً اختیارے داشت صاحب مدار نمود و شروع به نگاہ داشت فرمود و اکثر منصب داران پریشان حال کہ سب نہ داشتند از نزد خود مساعده داد و قریب دو ہزار سوار و سہ ہزار پیادہ نگاہ داشتہ و در ۶۰ سالہ چہار دہم محرم الحرام روانہ خاندیس گشت و پنج شمش ماہ در خاندیس عمل نمودہ و بندوبست کردہ بہ دارالسرور معاودت نمود و درین سال از سبب کمی باران و پیش ازین از سبب و فور بارش و کثرت نزول آب کہ زیادہ از حد شدہ بود غلات و حبوبات از سبب شدت رطوبت بسیار کم شدہ بود و امسال خشک سالی روئے داد - اول گرانی شدہ بہ عسرت و تنگی گردید و نرخ غلہ در محبتہ بنیاد و بندر سورت و احمد آباد گجرات و اکثر ممالک جنوبی و غربی بہ حد تمام رسید کہ روپیہ را چہار آنار گندم و پنج آنار جوار شد و تا چند روز خود بہ دست کسے غلہ نہ می آمد و نواب آصف جاہ صوبہ داری برہان پور بہ خواجہ موسیٰ خاں پسر عضد الدولہ عوض خاں بہادر مقرر فرمودہ بہ خطاب عوض خاں بہادر مقرر گردانیدہ در ماہ ذی قعدہ بہ دارالسرور در آمدہ در دولت خانہ فرو آمد و قریب یک ہزار سوار و بیس قدر پیادہ نگاہ داشت نمود و طلب سپاہ برادری افزود -

در بیان آمدن احمد شاہ ابدالی بہ سمت ہندوستان و فرستادن پادشاہ پسر خود احمد شاہ را با امرا یان عظام بہ جنگ آں افغان و سوانخے کہ واقع شد

در آن آوان و واقعه محمد شاه پادشاه زماں به امر تقدیر کردگار جهان و در حضور خیر آمد
آمد احمد خاں ابدالی پسر عبدالغنی خاں که بعد از شهادت شاه سلطان حسین صفوی هرات را
به تصرف خود در آورده بود و احمد خاں بعد از فوت نادر شاه که در هر سرے بر سرے و سودا
به هم رسیده بود دست تطاول دراز کرده هرات و قندهار و کابل و غیره را به تصرف خود
در آورد و نقی خاں شیرازی که نادر شاه او را از سبب بغی یک عضو او را بریده و یک چشم
او را از حدقه بر آورده بود و باز به دولت رسانیده درین وقت احمد شاه با خود متفق
گردانیده به اراده تسخیر هندوستان به سمت لاهور روانه نمود و محمد شاه پادشاه در فکر احمد شاه
ابدالی کوشش می نمود و می خواست که برای تنبیه او خود حرکت نماید از سبب عارضه
مرض استقامت نداشتند که بیرون آیند - چنانچه در سال ۱۱۶۱ که سال ملال و نزول حوادث
بود خیر برهم خوردگی ملک هندوستان و آمدن افغان ابدالی به سمت هندوستان گوش زد
نواب آصف جاہ شد - با وجود مرض و علل مترادف که هم تپ و بواسیر و غیره بود از خجسته بنیاد
کوچ نموده روانه بریان پور گشتند و بیست و چهارم ربیع الاولی وارد دولت خانہ دارالسور
شدند و حکما در تدبیر و علاج روز را به شب و شب را به روز رسانیدند و هر روز با وجود شدت
امراض مصامت با و کنگاش در میان بود و از اخبار حضور معلوم شد که پادشاه از سبب آزار
استفا خود بر نیامد و پادشاه زاده بلند اقبال را احمد شاه بهادر خطاب داده به اتالیقی
سید صلابت خاں و ابوالمنصور خاں بهادر را میر آتش نموده و اقامت الدوله قمر الدین
خاں بهادر نصرت جنگ را صاحب فوج و سردار نموده به افواج هندوستان و توپ خانہ

آتش بار به عزم جهاد روانه ساختند و احمد خاں ابدالی لاهور را به تصرف خود در آورده به عزم رزم
فوج پادشاهی به حرکت درآمد و قریب به ستره هزار سوار رسید وزیر الممالک و صفدر جنگ و ذوالفقار جنگ
و امرا یان عظام به ترتیب و آئین و شایستگی تمام در مقابله خصم معرکه آرا گشتند و به تسویه صفوف
و لوازم حرم پرداختند و پادشاه زاده را در قلب جا دادند و تیغ بیست و ششم ربیع الاول
مقابلہ فریقین واقع شد و افغانہ ابدالی و نقی خاں شیرازی تیز جلوی نموده توپ خانہ را کہ پیش تر
رفته بود به تصرف خود در آورند و ابو المنصور خاں بہادر جلدی را کار فرمودہ توپ خانہ کہ با
او بود در مقابل خصم چیدہ و بہ انداختن گولہ ہائے توپ آدم شکار و بان ہائے برق آثار امر
نمودند۔ اعتماد الدولہ و دیگر بہادران لشکر نیز قدم مردی پیش گزاشتہ بہ جنگ تیر و تیغ و
سناں پرداختند۔

نظم

در آں دشت پر محنت و ہول ناک	بر آیمخت خون دو لشکر بہ خاک
تو گوئی در آں وادی سہم ناک	ز تیر یلاں سر بر آورد خاک
دم تیغ چون شعلہ آتش فشاں	سناں باز ز خصم یلاں خوں چکان
نہادند پر خشم و کین رو بہم	دلیران جنگ آزا بہیش و کم
ز بس کشتہا پشتماشد پدید	دگر آں چناں روز گیتی نہ دید

و تا غروب آفتاب جنگ در میان بود و لشکر افغان خیرہ و خیرہ تر بودند و در آں روز ترددات
عظیم از ہمہ امرا علیہ السلام و چون آفتاب رو در مغرب پنهان نمود ہر دو جانب خبردار بودند و چون شب

بہ اتمام رسید صبح آثار خود را از افق شرقی نمودار گردانید قضا و قدر بر سر تر در آمدند۔ اتمام الدولہ
 بہادر بہ تہیہ نماز صبح برخاست و بعد از طہارت قدمست بہ نماز برخاستہ بود و بعد از یک رکعت
 کہ بہ رکوع خم شد گولہ توپ کہ گویا گولہ قضا بود بر کمر خمیدہ رسیدہ و در عین رکوع از پا در
 افتاد و بہ طعیدن و بے قراری دل نہاد و وصیت نمود کہ در ماتم من از دشمن غافل مباشید و
 خود را آراستہ جنگ نمودہ بہ محاربہ بہ پردازند۔ سپاہ ظفر پناہ بہ تیاری صف پر داختند و
 معین الملک عرف میر متو پسر دوم اعتماد الدولہ بہ جائے پدر بہ حکم شاہ زادہ والا گہر صاحب
 لشکر گردید و اعتماد الدولہ در اندک وقتہ نقد حیات باخت و آفتاب جہاں تاب از
 غرہ ضیاء سر بر آوردہ عالم را بہ روشنی آراست۔ سپاہ طرفین بہ تہیہ اسباب حرب و آلات
 طعن و ضرب پر داختند۔ ابوالمنصور خاں بہادر صفدر جنگ بہ سر انجام توپ خانہ اشتغال
 نمودہ صف را بہ آراستہ و معین الملک و سید صلابت خاں بہادر و ذوالفقار خاں بہادر ہمراہ
 پادشاہ زادہ بہ ترتیب صفوف پر داختند و جنگ توپ خانہ شروع شد۔ درین ضمن
 توپ خانہ راکہ احمد خاں ابدالی از سرب باروت و بان دو سہ روز پیش تر بردہ بود
 از قضاے الہی و بلائے آسانی آتش گرفت و جمیع باروت و بان با آتش غضبناگہانی
 افر و ختہ اکثرے لشکر بان احمد خاں را سوخت و کشت۔ درین اثنا معین الملک با
 بہادران توران و ہندوستان بر آں فوج نکبت موج حملہ آوردند و جنگ عظیم در پیوست
 و صفدر جنگ با توپ خانہ آتش بار بادلا و ران ایران و سپاہ ہندوستان بہ تالعت
 ز قضاے شجاع در حرکت آمدہ چنال کار را نمودند کہ آفریں از ساکنان آسمان و زمین گوش

قریب و بعید رسید و احمد خاں ابدالی بغیر از فرار و گریختن چاره ندید و به گریز آورد۔

نظم

سواران ز ہر سو گریزاں شدند سلاح از تن خویش ریزاں شدند

بزرگان لشکر سران سپاہ بہ خواری فتادند از عز و جا

و پادشاہ زادہ و امرا یان تعاقب نمودہ بہ تاخت و تاراج آں گروہ بے شکوہ دست و پا زد
کشودند و آں قوم منہزم بہ سبب گریختن و فرار از نظر ہا نابود و معدوم گشتند و رخت ادا بہ
جانب ساکن خود کشیدند۔ دریں وقت خط از پادشاہ بہ پادشاہ زادہ رسید کہ طبیعت بسیار
ملول و آزار در شدت و ضعف بہ مرتبہ اتم رسیدہ۔ ہمیں کہ فوج افغان شکست یابد خود را
بہ زودی رسانید و از نوشتہ جات و کلاہ و برادران و امرا کہ در دار الخلافہ بودند خطا ہر
گشت کہ الحال احوال پادشاہ دگرگون است و آثار سفر معینی از چہرہ ظاہر گشتہ چند روزی
از عمر باقی ماندہ و پادشاہ زادہ بہ صلاحت امر امین الملک را برائے بند و بست صوبہ
پنجاب با افواج شالیستہ در لاہور گزاشتند و پادشاہ زادہ بلند اقبال بہ فتح و فیروزئی
بہ جاہ و جلال معاودت فرمودند۔ دریں ولا احوال پادشاہ متغیر گردید و روز بہ روز
حالتش در صعوبت بود۔ تا آں کہ بہت و پنجم ماہ ربیع الاولی جہان فانی را وداع نمودہ
مسافر دار القرا گشتند۔ ملکہ زمانی دختر محمد فرخ سیر پادشاہ مرحوم زوہبہ محمد شاہ پادشاہ
بود۔ وفات پادشاہ را از خلایق پنهان نمود و مطلق قلق و اضطراب کہ لازمہ نسواں می باشد
ظاہر نہ نمود۔ ہر کارہ باز و دماندہ برق و باد نزد احمد شاہ بہادر و امرا یان عظام خبر رسانیدند

و تا سه روز مرگ پادشاه پنهان ماند و بعد از آن ظاهر گشت و امر به تجهیز و تکفین پرداختند و احوال یوم النشور در دار الخلافه به منصفه ظهور پیوست و اول خبر به ابوالمنصور خاں بهادر صفدر جنگ رسید و پادشاه زاده گردون شوکت قریب به منزل کرنال و پانی پت رسیده بود که خبر وحشت اثر در لشکر شایع شد و ابوالمنصور خاں بهادر سامان جلوس پادشاه را ترتیب داده در همان جادست پادشاه زاده را گرفته مرید نشین تخت هندوستان گردانیدند و زبان تهنیت و مبارک باد کشور و جمیع امرایان آداب تسلیمات و کورنشات سلطنت بجا آوردند و روز دیگر کوچ نموده به سمت دار الخلافه روانه شدند. در دار الخلافه در قلعه ارک صحبت دیگر روداد. برادر پادشاه جنت آرام گاه که موسوم به بلند اختر و معروف به اچھی صاحب باشد خود را از نژاد پادشاه هندوستان تصویری نمود سپهر و شمیر در دست گرفته از مضیق چهار دیواری که محبس پادشاه زادگان است خود را بیرون افکند. به قصد آن که امرایان دیگر که در حضور اند و را بر تخت دار الخلافه خواهند نشاند. برخلاف چنین اشتباه داد. ملکه زمانی به جلدی تمام تاکید به روز افزون خان خواجه سرکه ناظر قلعه بود بلند اختر را گرفته داخل حویلی محبس نموده در قید زبانه از سابق تعقیب نمود.

و ذکر جلوس مجاهد الدین ابوالنصر احمد شاه بهادر بر تخت دار الخلافه به حکم رب العباد. در ماه ربیع الآخر احمد شاه داخل دار الخلافه شده بر تخت آباد و اجدا خود جلوس نمود و تا ماه رجب وزارت میرنخشی گری و خدمات دیگر ملتوی بود و کار گزاران در کارگزاری می پرداختند و اختیار امور سلطنت تمام به دست ابوالمنصور خاں بهادر بود و تا نواب

آصف جاہ بہادر در قید حیات بودند وزارت بہ کسے مقرر نہ شد۔

ذکر واقعہ ہائیلہ نواب آصف جاہ ازیں جہان فانی بہ سرائے جاودانی۔ چوں

نواب آصف جاہ دارالامارہ برہان پور را بہ وجود خود زینت داد و مرض و بیماری ہر روز در تزايد

بود و اکثر بہ سیر باغ اشتغال داشتند و برپالکی بہ نہایت ضعف تن سواری شدند و چوں خبر

کشتہ شدن اعتماد الدولہ مسموع نمود نہایت غم و الم بہ طبع راہ یافت۔ (۳) روز نوبت

نواختن منع فرمودند۔ بہ معالجہ امراض کہ حادث شدہ بود می پرداختند۔ با وجود ضعف دستی

باز بہ سیر باغ التفات فرمودند و چند روز در باغ توقف فرمود کہ دریں ضمن خبر واقعہ

پادشاہ بہ سمع نواب آصف جاہ رسید و بہ کمال بد حالی برگشتہ داخل برہان پور شدند

و (۳) روز نوبت نہ نواختند۔ و بعد از (۳) روز جشن جلوس پادشاہ نو پرداختند و چوں

اختلال صوبہ حیدرآباد کشتہ شدن فتح نصیب خاں کہ حامل نزل بود گوش زد نواب

آصف جاہ گشت و فقر او در ویشان اظہار کرامت می نمودند و بشارت شفا و درازی عمر

می دادند و نواب قول آن ہا امیدوار حیات بودند و ہر روز مصلحت و نگہداشت در میان بود

و آخر رائے ایشان بر آن قرار گرفت کہ بہ سمت حیدرآباد باید رفت۔ بیست و ہفتم

جمادی الاولی از برہان پور برآمدہ بہ جانب جنوبی زین آباد فرو آمد و شدت آزارش تر

شد و کثرت نزول باران کہ ہنوز سوسش نہ رسیدہ بود بہ نوع زیادتی کرد کہ شرح

نہ توان بیان نمود۔ کثرت لای و گل بہنجی شد کہ خیمہ ہا بہ جانے فرش گل ولای بود و از آن جا

کو چ کردہ قریب بہ موزن نالہ کنار تابی مخیم گشت و طبیعت بہ نوعی از دست رفتہ بود کہ

دیگر تاب دتوان نہ ماندہ روز یکشنبہ پنجم جمادی الآخر ۱۰۶۱ھ بہان فانی را وداع کردہ بہ سراے جاودانی انتقال فرمود و بعد از واقعہ ہانکہ و مصیبت نازلہ نواب نظام الدولہ از خیمہ بیرون آمدہ اول بہ ضبط نسق کہ اردو و شہر بہ غارت نہ رود بہ بند و بست پرداختہ و اظہار طاعت تمام نمودہ خیمہ خود را تمام سرا ساختند و بہ فاتحہ فایحہ پرداختہ شب را بہ روز رسانیدند و صبح جائے کہ قبض روح شد بہ تجہیز و تکفین پرداختہ و جسد شریفش را در صندوق گذاشتہ و نماز میت ادا ساختہ تابوت را از برائے دفن در درگاہ حضرت شاہ بریان الدین اولیاء بہ خلد آباد روانہ ساختند و بعد از چند روز در موضع مرقوم در خاک سپردند و وزیر و سیم کہ مضابطہ است بہ ختمیات کلام ملک علام پرداختند۔

در ذکر جلوس نواب نظام الدولہ میر احمد خاں بہادر ناصر جنگ بر مسند ایالت و امارت دکن بہ حکم خداوند اسرارہ بتیاج نہم جمادی الآخر دیوان جلوس نمودہ و نوبت نواختہ از جائے کہ بودند کوچ فرمودہ موہن نالہ را عبور کردہ دائرہ نمودند۔ الحق کہ در جسارت و دلیری و تدابیر صائبہ و حسن ظاہر و خوبی باطن شریک خود و نظیر خود نہ داشت عازم خجستہ بنیاد کہ دارالملک دکن بود شدند۔ افواج قدیم و اہل خدمات را بحال داشتند جملہ در رکابش حاضر بودند۔ بہ پاس خاطر میر عبد الرزاق خاں کہ در برار دیوان بود تمام و کمال دیوانی سرکار فیض آثار خود را سپردند۔ علی التواتر شتر سواران بہ طلب او رفتند۔ بنا بر از راہ شکر کھیرہ عازم خجستہ بنیاد شدند و در وقت روانہ شدن عوف خاں را از صوبہ داری تغیر نمودہ بہ احمد میر خاں دیوان مقررہ ساختند و احمد میر خاں بہ موجب امر داخل شہر شد و عوف خاں نیز

به شهر آمده بعد از انفصال طلب سپاه که چهارم حصه به اسکاها از نقد و جنس داده او نیز روانه شد و چون نواب ناصر جنگ به شکر کھیڑه که مخاطب به فتح گڑه گشته بود رسیدند۔

میر عبد الرزاق خاں از بالا پور متعلقه صوبه برار آمده به ملازمت فائز گردید۔ بزجمع امرایان حضور اختیار بهم رسانیدند۔ پورن چند که از وقت نواب آصف جاه دیوان بود خواستند که از تغیری او خلعت دیوانی به میر عبد الرزاق عطا سازند۔ چون پورن چند در حق خاں مذکور احسانه بجاء آورده بود قبول نه نمود۔ تازه روز دریں امر مجمله بود۔ آخر الامر این قسم عمل آمد که پورن چند را به عمل دیوانی حیدر آباد رخصت فرمودند و میر عبد الرزاق به دیوانی سرکار عالی سرفراز شدند و مورد جی پندت به پیشکاری دیوانی امتیاز یافت و قاضی دیم که سابق از رفقاء خواجه جم قلی خاں بود و از چندگاه به صحبت نواب نظام الدوله مستفیض گشته به منصب هزارری امتیاز داده صدر الصدور دکن گردانیدند و عوض بیگ که خان ساماں خود بود او را مخاطب به شاه بیگ خاں گردانیده از تغیر ابوتراب خاں بن بهرام چک که خان ساماں نواب غفران پناه بود خان ساماں خود ساختند و عبد الحسین خاں بن حکیم علی نقی خاں از تغیر دل دلیه خاں میر آتش شد و نواب نظام الدوله با تمام شکر و امر داخل نجسته بنیاد شدند و چندے به ماتم پدر و علاج والدہ خود که کسل مند بود پر داختند و علی التواتر عیض به دار الخلافه برائے حصول سند موروثی به احمد شاه فرستادند۔ چنانچه در سال آئنده خواهند نگاشت و مقدمات حضور این است که چون خبر واقعه نواب آصف جاه اول به ابوالمنصور خاں رسید و او به عرض پادشاه رسانید و بعد از آن

خبر بہ عداد الملک غازی الدین خاں بہادر فیروز جنگ ظاہر شد۔ از وصول خبر وحشت اثر واقعہ پذیر عم نامک و زار و طول گردید۔ پادشاہ خلعت ماتمی دادند و صفدر جنگ و ذوالفقار جنگ و ہمہ امرا یان عظام بہ جہت ماتم پرسی بہ خانہ نواب فیروز جنگ رفتند و بعد از اندک زمانے در ماہ رجب سید صلاحیت خاں را مخاطب بہ امیر الامرا سید سادات خاں بہادر و ذوالفقار جنگ نمودہ ہشت ہزاری و ہشت ہزار سوار دادہ بہ خدمت نیر خشی سر بلندی دادند و بعد از چہار روز دیگر ابو المنصور خاں بہادر صفدر جنگ را بہ خطاب برہان الملک و بہ منصب نہ ہزاری و نہ ہزار سوار بہ خدمت وزارت اعلیٰ دیوان سرافرازی بخشیدند و جاوید خاں خواجہ سرار انواب بہادر خطاب دادہ و داروغگی دیوان خاص و صاحب اختیار جمیع امور خود ممتاز گردانیدند و برہان الملک بہ ضبط و استقلال تمام در کار وزارت پرداخت۔ در امور دیوانی بہ مطراق خود را بلند آوازہ ساخت۔ و ضابطہ است مقررے کہ در باب اقبال و صاحبان جاہ و جلال کسے را دلش از حد تجاوز نماید از راہ رشک و حسدے کہ در طبایع ایشان مندرج است در فکر قتل و استیصال صفدر جنگ افتادند و روز عید الاضحیٰ کہ پادشاہ با جمیع امرا بہ عید گاہ رفتند و از نماز عید فراغ حاصل نمودہ برگشتند و صفدر جنگ از پادشاہ رخصت حاصل نمودہ بہ حویلی خود روانہ شدہ فی مابین راہ از بالا خانہ بان ہائے جاں فرسا و گولہ ہائے آدم شکار بر عزم قتل صفدر جنگ سردادند۔ وزیر از اسب خود را بذیر افگند و پایادہ خود را بہ خانہ رسانید و بہ تحقیق و تفتیش آں پرداخت۔ بعضے مردم را کہ قید نمودہ بودند از آں ہا استفساری نمودند۔ بعضے از آں با گفتند کہ بہ اشارہ پادشاہ بود

و بعضی نام پسران اعتماد الدولہ گفتند و بعضی نام جاوید خاں قرار دادند۔ و آخر ایس امر مبہم ماند۔ و چند روز وزیر بہ مجرای پادشاہ نہ رفت و درخواست داردنگی دیوان خاص نمود۔ تا آن کہ پادشاہ خود بہ خانہ وزیر آمدہ تا سہ پہر دلاسا و تسلی نمودہ اورا ہمراہ گرفتہ بہ قلعہ داخل شدند۔ و در سال ۱۲۶۲ نواب نظام الدولہ بہادر چوں جرایش از حضور چسب دلخواہ نہ رسید بہ عزم شاہ جہان آباد با افواج بے حد و بے حساب و توپ خانہ آتش بار از نجستہ بنیاد برآمدند و در ہمیں اوان بہ قاضی دایم از عزل ابوالخیر خاں فوج داری بکلانہ عطا فرمودند و خطاب ابوالخیر خاں را بحال داشتند۔ و بر خطاب سید شریعت خاں شجاعت جنگی زیادہ نمودند و خواجہ قلی خاں را از پالکی جہالہ را امتیاز دادند و سید شکر خاں را نصرت جنگ بہادر نمودہ بہ صوبہ داری نجستہ بنیاد نائب خود مقرر ساختند و از نجستہ بنیاد کوچ فرمودہ از راہ ظفر آباد کہ ال تمغائے داؤد خاں پنی دوابستانگان او بود روانہ گشتند و در آں جا صف شکن خاں کہ سید صالح نیکو کردار بود از سبب گریختن کنیزے از افاغنہ سکنہ آں جا کہ پناہ بہ خان ساماں او بردہ بود بظلم تمام بہ قتل رسید و در ماہ جمادی الاولی نواب بہ برہان پور رسیدند و در باغ عالم آراہ دائرہ نمودند۔ دریں منازل چند مقام نمودہ در حویلی کہ در عہد نواب آصف جاہ از فدوی خاں خریدہ بودند (۳) روز در آں حویلی سکونت نمودند و میر دوست علی را کہ در عہد نواب آصف جاہ داردنگی جبرہ باغ خانہ و فرمایش دیگر بود داردنگی باغات را مقرر ساختند و از آں جا برآمدہ آخر ماہ کوچ فرمودہ و دریں اثنا خبر آمد کہ ہایت محی الدین خاں ہشیرہ زادہ نواب نظام الدولہ و صوبہ دار ملک بیجاپور

بود و به خواست حسین دوست خاں عرف چند اصحاب قوم نوایتی خیال باطل و دعوای لاطایل
 و کهن ماندم گشته - میر عبد الرزاق خاں را به خطاب شاه نواز خاں سرفراز فرمودند و (۳) هزار
 همراه او تعیین نموده به صاحب اختیاری امور دکن ممتاز گردانیده فرستادند و حکم نمودند که
 نصیر خنگ بهادر صاحب اختیاری فوج داشته باشند و هر دو سردار در مقابل هدایت
 محی الدین خاں بهادر باشند - و میر نجف علی خاں و برادران در رکاب ظفر انتساب کمال
 قرب همراه بودند و دوم جمادی الآخر بر ناله خیمه بار پا کردند و در آن مکان چهار مقام نموده به فاتحه
 نواب آصف باه پیرداقتند و مقصدی گری بلده دارالسرد به احمد میر خاں و صوبه داری به
 خواجہ قلی خاں مقرر فرموده به سمت نربد اکوچ نمودند و تا نربد التشریف بردند که فرمان والا
 از پادشاه به این مضمون صادر شد که آمد آملی فرزند عزیز بے طلب حضور چه وجه خواهد بود -
 اگر منظور از حصول سند است همان جا فرستاده می شود - دریں صورت آمدن به حضور
 در ملک دکن فساد و خواهد نمود - باوصف و موصول حکم عزیمت مراجعت نه نمودند - چون
 موسم برسات نزدیک رسید و طغیانی آب نربد ظاهر شد و تجاوز توپ خانه و اثاثه و
 کارخانه جات متعذر شده بعد چند روزه از کنار دریا س نربد معاودت فرمودند و منازل
 مراحل درمین برسات و دوفور لای و گل طے نموده وارد حبه بنیاد گشتند و بعد رسیدن
 دارالملک اورنگ آباد سند دکن موافق ضابطه از حضور با فرمان شرف درود نمود -
 پنجم و جلوس فرمان را گرفته تا پانزده روز جشن شاهانه ترتیب داده ابالی و مالی و فقراء
 و اکابر شهر و لشکر را بخش طعام و انعام و اضافه مناصب و تقسیم جاگیرات سرفراز فرمودند -

و بند و بست ملک از قرار واقعی پرداختند. و از دبدبه رعب نظام الدوله مرهبطه و عیسره
 سرداران و کاسه داران از جائے خود حرکت کردن نه توانستند. مثل روبا که از شیر
 هراسا می باشد به مکان خود با ترساں و لرزاں بودند. چهار ماه بریں نه گزشته بود که
 خبر رسید که هدایت محی الدین خاں مظفر جنگ اغوائے حسین در دست خاں عرف چند اصحاب
 فوج گراں آراسته حازم ملک ارکاٹ گشته و انور الدین خاں در آں جا فرماں رواد
 حاکم مستقل و مبارز نام دار بود و بار بار مدانگی و بهادری از وی فعل آمده بود. به عزم و زرم و
 پرخاش از ارکاٹ به مقابلہ مظفر جنگ برآمد و چند اصحاب از اراده غیر معهود خود را به
 ارکاٹ رسانید و شهر ارکاٹ را به دست آورد. و بعد از بند و بست شهر افواج را
 آراسته به مقابلہ جنگ انور الدین خاں پرداختند. فی مابین حرب واقع شد. از تقنا
 انور الدین خاں بهادر در آں معرکه جاں هشتاد و نود ساله خود را نثار نواب نظام الدوله نمود
 و مظفر جنگ بهادر و چند اصحاب به فتح و ظفر اختصاص یافته ارکاٹ را به تصرف خود
 در آوردند. و هدایت محی الدین خاں از آں جا داخل بندر بھول چری شده با سر دار فرنگ
 طرح دوستی در میان انداخته بند و بست ملک ارکاٹ و بیجا پور کرناٹک که سرحد هر دو ملک
 تا باخ ارم که کنار دریائے محیط است به ضبط در آورده صوبه داران و حاکمان جا به جا گشت
 و چون این خبر خوش به سمع نواب نظام الدوله رسید و دوا از کلخ و دماغش برآمد و رگ
 گردش مانند نبض محموم جستن گرفت. و به سامان و تیاری کوچ امر فرمود و کارکنان
 به موجب حکم به سامان رزم پرداختند و آخر رمضان المبارک کوچ واقع شد و ابو الخیر خاں را

در خجسته بنیاد گزاشته عازم گشتند و باشکر گراس و بسیار که فلولق سپاه از صد هزار سوار
متجاوز بود و پیاده با و جزایل و توپ خان و جنسی و دیگر آلات حرب و ضرب آں چه باید زیاده
بر آں فراهم آورده الغار کوچ به کوچ به مقابله حرب هدایت محی الدین خاں شتافت - در
اشنائے راه اکثر سرداران با فوج به ملازمت سرافراز شده همراه رکاب گشتند چنان چه
حاجی بنال کر با چهار هزار سوار و سلطان جی با پنج هزار سوار و رام چندر پسر چندر سین با
هفت هزار سوار و لچهن را فکهند اکل با دو هزار سوار و عبد البنی خاں حاکم کتر به با س^(۳) هزار سوار
و پسر عبد الحمید خاں حاکم سانور و بنکا پور با پنج هزار سوار و خان عالم دکنی حاکم ناندیر با دو هزار سوار
و شیخ علی خاں جنیدی با هزار سوار و همشیره زاده جلگت را و با هزار سوار و پیاده و راجه قندلر
با دو هزار و پانصد سوار و هزار پیاده و سردار مره^(۴) و هزار و پانصد سوار و پنج هزار پیاده و
زمین داران نواح حیدرآباد با پنج هزار سوار و ده هزار پیاده و بیر نایک زمیں دار و راجه رام
زمیں دار گدوال با چهار هزار سوار و پنج هزار پیاده و سید شریف خاں ناظم صوبه برار پنج هزار
سوار و پنج هزار پیاده و سردار سری رنگ پٹن با پنج هزار سوار و همیں قدر پیاده و غلام تفضی
خاں قلعه دار ایلور با هزار سوار و هفت صد پیاده و دیگر سرداران فوج فوج به رکاب حاضر شده
که جانشانی بستند و جنگ در سال آینده به وقوع خواهد پیوست -

و درین سال در میان قائم خاں بهادر قائم جنگ پسر محمد خاں نگلش و احمد خاں پسر
علی خاں رو هیل جنگ معوب روداد و بعضی را گمان آن است که به موجب ایما صدف جنگ
و ذیر واقع شد یا از سبب آن که در میان ارباب مخالفان نزاع به وقوع آمد - قائم خاں

بابست و دو فیل نشین و فوج عظیم بہ محار بہ احمد خاں کمر بستہ عازم گشت و جنگ عظیم
 در میان آمد و ہر دوسرے را با ہم جنگ نمودند و قائم خان نگلش با جمعی از سرداران شہرت فنا
 نوشیدند و احمد خاں رو بہیلہ فتح نصیب گردید۔ وزیر الممالک چون اس خبر شنید پادشاہ را
 تکلیف نمود کہ برائے ضبط اموال ملک و مال باید رفت۔ پادشاہ باد بد بہ و طمطراق برآمد
 و جاوید خاں خاطر نشان پادشاہ نمود کہ وزیر می خواہد کہ دیگرے را پادشاہ کند۔ خاطر پادشاہ
 از اس محرریشان تر از زلف معشوق گشتہ بہ دار الخلافہ سعادت فرمودند و صفدر جنگ
 خود بہ ملک ماند و شمس آباد رفتہ مادر و زن قائم خاں را محبوس ساخت و اموال اطفال
 را در ضبط خود در آورده بعد از اسستورات را رخصت انصراف از زانی فرمود۔ و خود
 متوجہ دار الخلافہ گشتہ بہ ملازمت پادشاہ فائز گردید و وقتہ عظیم برپا شد و ہر دو ستورہ
 مزبورہ و احمد خاں رو بہیلہ با ہم متفق گشتہ در گردآوری جمعیت افغانہ سپاہ کوشیدند
 و جمیع افغانہ کہ در سمت پورب بودند بہ تبعیت ہر دو موافقت نمودند۔ مثل مور و ملخ
 جمع گشتند و با ہم اتفاق نمودند۔ نول رائے کاہستہ کہ دیوان سعادت خاں مرحوم بود
 بالفعل بہ نیابت وزیر الممالک اشتغال تمام داشت و در شجاعت و شہامت مثل خود
 کسے را نہ می پنداشت با جمعیتے کہ با او بود بہ مقابلہ افغانان پرداخت و ترودے کہ لازمہ
 مردان است بہ عمل آورد و فی مابین او و افغانہ حرب عظیم شد و نول رائے در آن معرکہ
 بہ قتل رسید۔ از استماع اس خبر صفدر جنگ متاغم گشتہ فراہم نمودن سپاہ خود امر نمود۔
 یہ عجز و الحاح بہ پادشاہ ملتجی شد کہ اگر رایات مالیات بہ سمت پورب روانہ شود کار ہائے

پادشاہی بہ حسب دل خواہ سر انجام می یابد و مدعیان سلطنت بہ گوش مالی واقعی می رسند۔
پادشاہ در جواب فرمودند کہ این افغانہ مدعی نیستند۔ باشما دعوی دارند شما دینید۔
باقی حالات آئندہ ترقیم خواہد نمود۔

دریں سال ساہو راجہ بن سنبہا بن سیوا کہ از مدت چہل سال فرمان فرمائے قوم
مرہٹہ بود مسافر سفر دار البوار گردید و در سال ۱۱۶۲ ہجری چون نواب نظام الدولہ نزدیک ارکاٹ
رسیدند پسران انور الدین خان مقتول کہ در دست ہدایت محی الدین خاں گرفتار بودند بہ
مکر و حیلہ از آں جا رہائی یافتہ خود را بہ ارکاٹ رسانیدند۔ چنان چہ محمد محفوظ خاں بادشاہ
سوار و محمد علی خاں سپہ خور را کہ در قلعہ ترچنا پل بہ جائے خود قائم بود با چہار ہزار سوار
و پنج ہزار پیادہ و چہار ہزار گارڈی و ہزار فرنگی رسید۔ غرض کہ بہیت مجموعی نزدیک قلعہ
چنچا ور کہ ہدایت محی الدین خاں آں قلعہ را محاصرہ کردہ بود رسیدند۔ سید محمد دہم و نظریک
خاں و مور و پنڈت کہ مخاطب برائے بشن داس شدہ بود و سلطان جی راجہ رام چندر
و پسران جانبی و غیرہ سرداران را بہیت ہزار سوار و ہجہاں قدر پیادہ بہ طریقی منتقل فرستادہ و
منظر جنگ از آمد فوج منتقل و بدبہ فوج نواب لشکر خود را سبک تصور نمودہ بہ طرف
پھول چری روانہ شدہ ۳۱۰ مرحلہ متواتر کوچ نمودہ داخل قلعہ پھول چری گردید۔ سیس راؤ
دیوان ہدایت محی الدین خاں کہ با چہار ہزار سوار برائے تحصیل از عقب ماندہ بود بہ دست
فوج منتقل گشتہ شد۔ سوارانے کہ با او بودند بہ غارت رفتند۔ نواب نظام الدولہ از استماع
ایں خبر شادان شدند و فتح اول روئے داد۔ حکم فرمودند کہ فوج منتقل چہار پنج کردہ و پیش

لشکر بہست پھول چری روانہ شود و خود ہم بہ تسویہ صفوف و ترتیب ہراول و چند اول و سیمینہ و
 میسرہ و قول و طرح کمین پرداختہ حرکت نمودند و پانزدہ کروہے پھول چری رسیدند و سعد اللہ خاں
 بہادر مظفر جنگ یعنی ہدایت محی الدین خاں در پھول چری فوج خود ترتیب دادہ حسین دست
 خاں را با پنج ہزار سوار و دہ ہزار گاردی و دہ ہزار فرنگی با توپ خانہ بسیاد ہراول خود نمود
 و دیگر سرداران نامی از سیمینہ و میسرہ و چند اول و طرح قول مقرر کردہ جملہ بیست و پنج
 ہزار سوار و دوازہ ہزار گاردی و چہار ہزار فرنگی انہ پھول چری کوچ نمودہ مقابل شد۔
 کورند و سردار کپتان فرنگ تمام خویش و اقربا و فوج و توپ خانہ و سرائجام جنگ ہمراہ
 داد تا دو کروہے پھول چری رسانیدہ گفت کہ من سرائجام جنگ چہار لک سوار دارم۔
 فتح من جانب اللہ است۔ بہ سرداران خود سعد اللہ خاں تاکید کرد اگر کسے در جنگ کی
 خواہد نمود جان از دست من بہ سلامت نہ خواہد بود و خود رخصت شدہ بہ پھول چری رفت۔
 سعد اللہ خاں مادر و زن و قبایل خود را براہتمام سردار فرنگ در پھول چری گزاشتہ و خود
 بہ ارادہ جنگ روانہ شدہ و کوچ کرد و در میان ہر دو لشکر فاصلہ کشش کردہ ماند۔
 نواب نظام الدولہ با اہل مشورہ فرمودند کہ بعد از جنگ ہدایت محی الدین خاں جنگ دیگر
 برائے مار و بہ کار است کہ والدہ او ہمیشہ من و زن او عزیز من می شود و رقید فرنگ گرفتار
 شدہ و ایں ہاکہ کرور روپیہ خرچ کردہ اند و رموض ز رایں ہارا در بہن گزاشتہ بدول
 جنگ فرنگی نہ خواہد داد۔ دریں صورت اصلاح آن است کہ کسان در میان آمدہ اورا بہ فہم
 کہ تا سلمان کنشی نہ شود و کار بہ طول نہ کشد۔ چنان چہ محمد انور خاں را برائے صلح قرار داد

چندین نصلح و مواعظ گفتند مع قول و قرار بہ ہر خود فرستاد کہ از ستر تقصیرات تو در گزشتہ
 و ملک موروثی تو کہ نواب آصف جاہ در قید حیات دادند بحال داشتیم و ہر چہ وجہ تہنیدی
 بر سر تو افزوده کہ از دادن آں عاجز ہستی ذمہ خود گرفتہ۔ باید کہ بحضور آمدہ ملازمت نماید۔
 از بلند کردن این ہنگامہ در گزرید و باعث قتل مسلمانان نہ شوید۔ و الا آں چہ خواہی دید از خود ہی بد
 و سوائے ہدایت محی الدین خاں دیگر نے واقف ازیں کلمات نہ شود۔ در خلوت خواہند
 گفت۔ چناں چہ محمد انور خاں نزد مظفر جنگ رفتہ در خدمت ابلاغ رسالت نمود۔ ازاں جا
 کہ غرور توپ خانہ فرنگ و سرداران نصاریٰ اور را مغرور کردہ بود بر ایں امر اقبال نہ نمودہ
 محمد انور خاں را رخصت از زانی فرمود۔ و چون نواب نظام الدولہ از قبول نہ نمودن و سرکشی
 مظفر جنگ مطلع شد حکم فرمودند کہ سواری نمایند و بعد از تہیہ سپاہ سوار شدند و ہدایت محی الدین خاں
 نیز سوار شدہ یک کردہ پیش آمد و لشکر نواب نظام الدولہ با غلغلہ عظیم و سپاہ بے شمار
 دو کردہ مسافت طے نمودہ ہر دو لشکر بہ مقابل فرود آمدند و نواب نظام الدولہ پیادہ
 شدہ جبین نیاز بہ درگاہ قناح بے نیاز سودہ زبان عجز و استعانت در سجدہ کشودہ و صفو
 سپاہ کہ آراستہ بود بہ نظر ثانی باز احتیاط کردہ سوار شدہ فرمودند کہ فوج منتظما باہر اول
 متفق بشود۔ و منتقلائے مظفر جنگ ہم باہر اول ملحق شد۔ از ہر دو جانب شروع بہرسل
 گولہ ہائے توپ و بان سرکوب شد و دریں ہنگامہ شور قیامت آشکار گشت و گولہ ہائے
 توپ تا بالائے سرمرداران می گزشت و عالے فنامی شدند۔ تا دوپہر باز از حرب
 و تنور طعن و ضرب گرم بود۔ نواب نظام الدولہ بہ ہر اولان فرمودند کہ آہستہ آہستہ

پیش قدمی نمایند تا جنگ امروز انفصال یابد و فیل سواری خود را پیش رانند تا چہار کردہ از جائے کہ استادہ بودند پیش رفتند و از جانب سعد اللہ خاں کہ ہر اول او کنارہ نالہ عمیق کہ پیش روئے خود گرفتہ بود حرکت نہ نمود۔ تیرہ تفنگ شروع شد۔ تا چہار گھڑی روز باقی ماندہ عالمے از جانبین بہ عالم بقاش تاقتند۔ میرنجف علی خاں با فوج و برادران خود کہ پیش روئے نواب بہ طریق ملتیش استادہ بہ عرض رسانید اگر حکم شود فدوی از لشکر فوج خود را بر آوردہ جنگ نماید۔ ہرچہ در قوہ است فہل خواہد آمد۔ یک مرتبہ پیش فیل ہدایت محی الدین خاں خواہد شد۔ نواب چون آثار شجاعت و تہوری برنامہ میرنجف علی خاں مشاہدہ فرمود قسم بر سر خود دادہ فرمود کہ پیش روئے ہدایت محی الدین خاں نالہ عمیق واقع است۔ آں نالہ را چگونہ عبور خواہند کرد۔ چون صبح شود بے جنگ ہدایت محی الدین خاں را از گوشہ کمان می گیریم۔ دریں اثنا شب شد۔ نواب نظام الدولہ بہادر بعد از ادائی نماز مغرب بر فیل سوار شدہ حزم و احتیاط لشکر نمود۔ چون می دانست کہ فرنگیاں در شب خوں دست تمام دارند۔ برائے ایں تعقید تمام بر سردار فوج داشتند و چوں بر سرداران لشکر تمام روز تعب حرب رسیدہ بود خبر گیری ہر یک می نمود۔ چنانچہ سردار سری رنگ پٹن بر فیل کہ سوار بود گولہ از طرف مظفر جنگ آمدہ دندان فیل را از فیل جدا ساخت و فیل افتاد۔ او را ضرب عظیم رسید۔ برائے احوال پرسی او میرنظر علی برادر میرنجف علی خاں را فرمودند و علی ہذا القیاس جا بہ جا مردم عمدہ برائے احوال پرسی فرستادند۔ تا دو پہر شب از فیل فرود نہ آمدند و حکم نمودند کہ لشکر بآن مثل مثل

خبردار بر اسپان خود سوار باشند و اگر ماندگی اثر کرده باشد نصف سواران از اسپان
 فرود آئیند و نصف بر اسپان سوار باشند و ہدایت محی الدین خاں خیمہ استاد کردہ
 فرود آمد و بعد از نصف شب نواب نظام الدولہ شامیانہ بر پا نمودہ از فیل فرود آمد
 و سرداران عمدہ را باز تا یکدہ نمود کہ چوکی بہ چوکی بر مثل ہائے خود قائم باشند۔ تمام
 شب بہ ہمیں قسم گزشت۔ چون چہار گھڑی از شب باقی ماندہ از لشکر ہدایت محی الدین
 خبر رسید کہ مظفر جنگ گریختہ۔ انہیں خبر نواب نظام الدولہ بہادر بر آشفست و فرمود
 کہ در آبا و اجداد ما کسے نہ گریختہ است کہ او خواہد گریخت۔ دریں اثنا صبح صادق شد۔
 خبر واقعی رسید کہ چند اصحاب نوایتہ کہ بانی فساد بود با فوج فرنگ و تمام و کمال
 توپ خانہ گرفتہ بہ طرف پھول چری فرار نمود۔ ازین سبب فوج ہدایت محی الدین خاں
 ہم گریختہ۔ پنج ہزار پیادہ و جزایل اندازان وغیرہ نزد او حاضر است و او استادہ است۔
 نواب نظام الدولہ افواج منتظاکہ بر آورده بود با سرداران دیگر و پسران انور الدین خاں
 بہادر و سرفوج ساختہ فرستادند و حکم فرمودند کہ چند اصحاب و اہل فرنگ را تعاقب نمایند
 بنحوی کہ زندہ بہ پھول چری نہ برسند۔ قریب سی ہزار سوار و سی ہزار پیادہ بہ تعاقب
 گریختگان روانہ شدند و نواب نظام الدولہ بالشکر و صفوف آراستہ بہ جائے خود
 مستعد ماند۔ دریں اثنا شتر سوار مظفر جنگ عرضی آورد کہ امیدوار فضل و کرم ام و
 تقصیرات بندہ معاف شود و حکم صادر گردد تا بہ خدمت عالی رسیدہ ملازمت نمایم۔
 مزاج نظام الدولہ بریں آمدہ بود کہ کسے را برائے استقبال فرستادہ بہ ملازمت طلب دارند۔

دیں اثنار سید شریف خاں و امانت خاں بہ عرض رسانیدند کہ ہر گاہ جنگ چنیں واقع
 شدہ باشد وہ یہاں آسانی ملازمت او بہ شود در عالم اشتہار خواهد یافت کہ صلح شدہ
 نام فتح پاتھج جاشہرت نہ خواہد گرفت۔ غرض بہ شاہ نواز خاں و سید محمد دایم رسالہ دار
 حکم صادر شد کہ ہر دوسرہ دار با فوج خود رفتہ اوراد در فوج خود ہا آورده بند و بست خود
 نمایند و خاطر اورا جمع سازند کہ ملازمت ہم خواہد شد۔ ہر دوسرہ داران بموجب حکم امر بجا
 آوردند و بہ والا خدمت نواب معروض داشتند کہ فوج او منتشر شدہ و فیل سواری او
 را در سرکار آوردیم۔ بہ مجبور رسیدن این خبر حکم شد کہ شادیانہ فتح بہ نواز شہ در آید چنانچہ
 شادیانہ و نوبت نواختہ بر مکانے کہ خیمہ گاہ لشکر بان ہدایت محی الدین خاں بود مضرب
 خیام ظفر انجام گردید۔ بہ خبری تمام و بہ خوش وقتی مالا کلام داخل دولت خانہ شدند۔ تمام
 امراء سرداران سپاہ از خاص و عام طلب داشتہ بہ عنایات ممتاز و سر بلند ساختند۔
 فرمودند کہ از سبب شما ہا این دولت از سر نو قیام گرفت و سلطنت از دست رفتہ باز آمد۔
 و انعامات بہ مردم بہ قدر ہر کس تقسیم کردہ رخصت فرمودند۔ درین ضمن از زبانی ہر کارہ ہا
 بہ عرض رسید کہ شاہ نواز خاں بہ موجب حکم ہدایت محی الدین خاں را در خیمہ خود فرو آورده
 در احتیاط چوکی پہرہ مشغول است۔ بہ استماع این خبر میرنجف علی خاں را کہ کمال اعتماد و براہ
 داشت در خلوت طلب داشتہ فرمودند کہ بہ شاہ نواز خاں کار ہائے دیوانی متعلق است
 کہ فرصت خواہد داشت کہ تمامی ہمت در احتیاط و خبرداری او صرف نماید و نگاہ بانی او
 از جملہ کار ہا عمدہ است۔ چرا کہ دعوے خروج نمودہ بود۔ خبرداری سلاطین بسیار مشکل است

تاکہ مثل شما مستعد نہ باشد چگونہ خاطر جمع می شود۔ باید کہ درخیمہ شاہ نواز خاں رفته اورا
 برآوردہ و خیمہ دیگر از برائے او ترتیب دادہ بہ احتیاط و حفاظت تمام نگاہ دارند و چو کی
 خاصہ برداران و مردم ضابطہ برگردا و نگاہ دارید و خدمت گاران و چوب داران و شاگرد
 پیشہ اورا برآوردہ از شاگرد پیشگان قدیم حضور کہ برآں ہا اعتماد کلی باشد مقرر سازید۔
 میر نجف علی خاں بہ موجب امر سعد اللہ خاں را از آں جا برآوردہ و درخیمہ دیگر بہ محافظت
 تمام نگاہ داشتہ خاطر خود جمع ساخت۔ میر محبوب علی خاں برادر خود را بہ نزدیک آں خیمہ
 فرود آوردہ بہ وقت شام بہ دربار آمدہ بہ عرض رسانید و خاطر نواب از آں مہم جمع شد۔
 و در ہماں ایام سید شریف خاں بہادر شجاعت جنگ را بہ تعلقہ خود برابر و رسید لشکر خاں را
 بہ صوبہ داری نجستہ بنیاد از عزل ابوالخیر خاں عطا فرمودند و بعد از تقید نمودن مظہر جنگ
 یک روز مقام فرمودند تا سپاہ کہ زخمی بودند بہ معالجہ پردازند۔ فوج منتقلا و سپہ نواز الدین
 خاں مقتول و سرداران دیگر کہ تعاقب چند اصحاب و فوج فرنگ نمودہ بودند تا پھول چری
 جنگ ہائے عظیم روداد۔ بسیارے از قوم فرنگ و گاردی کشتہ شدہ و بر خے ازیں
 طرف ہم بہیں راہ رفتند۔ و چند اصحاب خود را بہ پھول چری رسانیدہ و در آں جا
 قلعہ بند گشتہ کورند و سردار فرنگ در محافظت مادر و زن ہدایت محی الدین خاں پر خستہ
 و نواب نظام الدولہ برائے اخذ قلعہ متعلقان ہدایت محی الدین خاں روانہ شد۔ و دمنترل
 کوچ کردہ از پنج کردہے قلعہ پھول چری بہ آرائش لشکر پرداختہ فکر مورچال بندی نمود۔
 و چون قلعہ مستحکم و سرانجام و مصالح بسیار داشت پہنچ یک از سرداران جرأت و کار طلبی

نمی کردند. میرنجف علی خاں به عرض رسانید که اگر حکم شود فدوی رفته مورچال و مکان یورش را
 با خطه نموده به عرض رساند. چنانچه امر فرمودند. میرنجف علی خاں جلادت و تهور را کار فرموده
 با جمیعت قلیل در گرد قلعه مذکور مکان مورچال و یورش تجویز نموده معروض داشت و نقشه
 آن از نظر گزارانید. حکم شد که به همین قسم مورچال قائم نمایند. از آن جا که توپ خانه فرنگ
 در سرعت اندازی نظیر خود نداشتند که از فوج در قیام مورچال جرأت نمی نمودند.
 میرنجف علی خاں بابرادران و خویشان خود جرأت رستمانه به عمل می آورد. اکثر اوقات چنان
 اتفاق افتاد که تمام فوج فرنگیان به مقابل گشته میرنجف علی خاں در جرأت و تهوری قصور
 بر خود راه ندادند. این اخبار مفصل هر کاره با بے باطنی به عرض نواب رسانیدند. نواب
 نظام الدوله بهادر به میرنجف علی خاں فرمودند که چه قدر فوج شما را با توپ خانه در کار باشد
 به گوئید و چنان تقید کنید که آن با بیرون قلعه بر نه توانند آمد. خان معزالیه به عرض رسانید
 که چهار هزار سوار و دو هزار پیاده و دو هزار جزایل انداز و بیست ضرب توپ اگر تعیین احقر
 شود دمار از روزگار کفار فجار بر آورد و نه گزار و که از قلعه پا بیرون گزارند. حکم شد که تا نام
 بخشیان و رساله داران و جمع داران به قلم در آورند. چنانچه نام آن باشل محمد یعقوب
 خاں بایک هزار و پانصد سوار و نصیب یار خاں با هفت صد سوار و سید نجم الدین خاں
 با هزار سوار و جمع داران فوج سایر با هزار سوار و هکی چهار هزار و دو صد سوار شدند
 ناصر قلی خاں بخشی جزایل اندازان با دو هزار جزایل و ناصر علی بیگ رساله دار با دو هزار
 پیاده و میر قاسم خاں با پنج قبیحی بان و پنجاه بان دار و مراد علی خاں دار و نغمه توپ خانه

جنسی پادشاهی را با بیست ضرب توپ تعیین میرنجف علی خاں فرمودند. و نام برده با هم
قبول تعیناتی نموده و بیرون برآمده با هم دیگر مشورت کرده از میرنجف علی خاں استفسار نمودند
که شروع جنگ مرتبه اول چگونه باید نمود. جواب شنودند که روز یکشنبه که روز عبادت عیسیان
است و دو کوه معبد آن با است از قلعه برآمده برائے عبادت می آیند قابور را کار فرموده
همین گه که آن ها جمع شوند از هر چهار طرف یورش نموده به قتل آن ها پردازیم. سرداران مذکور
با هم مشورت کردند و گفتند که میرنجف علی خاں مصلحت قتل مانوده است. آن ها به هیئت
مجموعی نزد شاه نواز خاں رفته به عرض رسانیدند که میرنجف علی خاں دست از جان خود
برداشته می خواهد که ما هم را بکشتن دهد و ما به حکم آقا خواهیم رفت و رفاقت خواهیم داد
لیکن فوج هرگز جرأت نه خواهد نمود. شاه نواز خاں میرنجف علی خاں را طلب داشته
فرمود که این ها نزد مخلص به این قسم می گویند و هرگاه مقابل فرنگیان خواهد شد کجا جرأت خواهند نمود
و از معرکه رو به گریز خواهند آورد و شما تنها خواهید ماند و بهین قسم عرضی نزد نواب نظام الدوله
فرستاده. نواب نظام الدوله به دستخط خاص هر که اسے راقعه بانوشتند که به موجب اقرار
روبرو رفاقت میرنجف علی خاں به دهند. نام برده با به حسب ظاهر قبول نموده معروض داشتند
که به جان و دل حاضریم. حکم شده که از لشکر جدا شده پیش تر از توپ خانه جنسی فرود آیند.
به موجب حکم از لشکر جدا گشته پیش تر از توپ خانه فرود آمدند. یک دور وزیرین به گزشت.
روز یکشنبه که عبادت فرنگیان بود میرنجف علی خاں با رفاقت جمیع خانگی سوار شده از
لشکر بیرون آمد و به سرداران فوج گفته فرستاد که ما برومده شما سوار شدیم. شما

باہمہ جمعیت خود سوار شویکہ ایک مار سیدیم۔ بعد از چار گھڑی قریب بہ آں ہا خود راستہ
 چوں ملاحظہ فرمود کہ یکے از آں ہا مہیانہ شدہ وداعیہ جنگ نہ دارند میرنجف علی خاں از
 اسب فرود آمدہ ہمہ سرداران را ایک جانودہ تحدی نمود۔ ہرگز جرأت نہ کردند۔ لاجرم
 میرند کور بابرادران در فقاے خود سوار شدہ با اہل فرنگ مقابلہ نمود۔ آں ہا چوں میرنجف علی
 خاں را با جمعیت قلیل دیدند دلیرانہ پیش آمدند۔ از آں جاشجاعت و تہوری میرنجف علی خاں
 از حد بیرون بود جنگ رستمانہ در میان آوردہ چندیں نفر را از اہل فرنگ و گاردیان زخمی
 ساختہ تا شام جنگ قائم بود و ہر چند با سرداران فوج گفتہ فرستاد کہ کمک نہ کردہ
 و تا چار گھڑی شب استادہ بود۔ بالآخر از سبب تاریکی شب تاب جنگ در طرین نہ ماند۔
 آں ہا در کمیں گاہ پنہاں شدند و میرنجف علی خاں نزد فوج سرداران آمدہ گفت کہ برا آں چ
 گزشت گزشت۔ وقت شب خبر داری خواہند نمود۔ مبادا چشم زخم بہ شمانہ رسد۔ ایں
 مقولہ گفتہ بہ وقت دو پاس شب نزد نواب نظام الدولہ آمدہ کیفیت حالات بہ عرض رسانید۔
 چوں ایں کو اُلف پیش از رسیدن میرنجف علی خاں بہ عرض رسیدہ بود نواب نظام الدولہ
 عنایات بے حد مبذول داشتہ فرمود کہ بہ حسب دل خواہ خود، فوج را نگاہ داشت نمایند۔
 چوں ^(۳) ستر پہر شب بہ گزشت سرداران فوج غافل بودند و آں ہا از کمیں گاہ برآمدہ قابو
 کردہ شب خوں نمودند و از فوج سرداران اکثرے را قتل ساختند و تمام مردم را غارت
 کردند و سرداران فرار اختیار نمودہ جاں ہائے خود را از آں تہلکہ بیرون بردند و وقت
 صبح ایں خبر بہ سمع نواب نظام الدولہ بہادر رسید۔ عرق غضبش بہ حرکت آمد۔ فرمود

گزینندگان داخل لشکر نہ شوند۔ بعد از دو روز چند رسالہ دار دیگر ہمراہ میرنجف علی خاں تہین
 نمودہ فرستاد تا دوا را از روزگار کفار نابکار بر آرند۔ میرنجف علی خاں رفتہ چند گاردی را
 دست گیر نمودہ و باقی جان بہ سلامت بردند۔ لیکن کمال رعب بر آں ہستولی گشت
 و فرنگیان سرداران خود را برائے ملازمت نواب فرستادند۔ میرزا محمد خاں استقبال کر
 آورده۔ آں با پیغام آوردند کہ ما تقصیر سندیم اگر تقصیر اسعاف شود از جان و دل فرمان
 برداریم چند سوال نمودہ بودند۔ اول ایں کہ ارکاٹ را بہ دستور انور الدین خاں
 مرحوم بہ ما جارہ بہ دہند۔ سوائے آں اصنافہ می دہیم و ساہوکاران حیدر آباد را ضامن
 در میان می آریم۔ دوم ایں کہ تقصیرات چند اسعاف شود۔ در جلد وے ایں مغوجرائم
 پسرا و باجمعت گاردی وغیرہ ہمراہ رکاب حاضر باشد۔ سوم آں کہ بندر پھول چری بر زمین
 ارکاٹ آباد شدہ است ایں زمین را انعام فرمایند و سند کردہ بہ دہند و در عوض
 آں اگر مرضی مبارک باشد دختر سردار فرنگی را در نکاح حضرت می آوریم۔ بعد از استماع
 ایں امور با امر آشوبت نمودند۔ شاہ نواز خاں و محمد انور خاں و محمد اسلم خاں و سید
 شریف خاں و امانت خاں و رضوی خاں وغیرہ حاضران و شیران ایں ہمہ مراتب را
 پسندیدند الامزاج قاضی داکم کہ از جملہ مشورتیان بود بریں نیامد۔ در گوش نواب بہ عرض
 رسانید کہ فرنگیان تنگ آمدہ اند۔ الحال نزدیک است کہ پھول چری را گزاشتہ رود بہ گریز
 آرند۔ مزاج نواب را سحر گردانید و نذرے کہ فرنگیان آورده بودند بہ معرض قبول در
 نہ آمد و آں ہارا رخصت فرمود۔ تادہ روز دیگر مورچال قائم بود۔ چوں موسم باش رسید

و در نواح پھول چری و گرد و اطراف آن قسے رگستان است کہ آدم واسپ در برسات غرق می شوند۔ لہذا مصلحت ہمیں قرار دادند کہ در ایام برسات چھاؤنی در ا رکاٹ کہ از آن جا سی کردہ فاصلہ دارد باید نمود و بعد برسات آمدہ محاصرہ نمودہ مفتوح باید ساخت ۔

در بیان معاودت نمودن نواب نظام الدولہ شہید از پھول چری و آل چہ در شنائے راہ بہ وقوع رسید۔ چون نواب نظام الدولہ از پھول چری معاودت نمودند اول کوچ کردہ نمودہ یک مقام فرمود تا اسباب مردم کہ ضائع شدہ تیار سازند و بعد آن چار کردہ کوچ فرمودند۔ خبر رسید کہ در شنائے راہ قلعہ ایست و ندوسی نام دارد در کمال استحکام و قلعہ دار آن جا با چند اصحاب قرابت دارد و زن چند اصحاب نزد اوست۔ از مدت ہا زربے شمار اند و ختہ گردن اطاعت نہ پہنچ جاخم نہ می کند از استماع این خبر نواب نظام الدولہ حکم نمود کہ تا کوچ بہ سمت قلعہ مذکور شود۔ اگر حارس آن جا بہ ملازمت سرفراز گشت چھاؤنی در ا رکاٹ باید نمود و اگر سر بہ فساد برداشت چہار ماہ برسات بر قلعہ مذکور چھاؤنی کردہ قلعہ را فتح باید نمود۔ شاہ نواز خاں و میر اسد قلعہ دار چیت پت کہ واقع قلاع آن ضلع بود بہ عرض رسانید کہ قلعہ دندوسی دریں ضلع بہ استحکام است و حارس قلعہ جمعیت بسیار و سہرا انجام بے شمار دارد۔ اگر کار بہ تدبیر آید شاید موافق تقدیر شود۔ والا فتح قلعہ دریں برسات اشکال عظیم دارد۔ بعد از مشاورہ و تدبیر بسیار چنان قرار یافت کہ میر نجف علی خاں را در آن جا فرستادہ ماہیت قلعہ دریافت باید کرد۔ دریں ضمن استمالت قلعہ دار ہم منظور باشد۔ اگر فہمید و ملازمت نمود فہو المقصود و اگر نہ فہمید بہ

محاصره باید پرداخت - پاس اسلام را نگاہ داشتن و اول پیغام دادن ضرور است -
 میرنجف علی خان ادریس کار در مشورت شریک نمودند و از کماہی حالات مطلع ساخته خواستند
 کہ رخصت فرمایند - میرنجف علی خان بہ عرض رسانید کہ حارس آن جا مطلع نیست اگر با فوج
 جنگ واقع شود داخل شدن در قلعہ محال است و جریدہ ہم مردم بے کانہ را در قلعہ چسپا
 خواہد گذاشت - دریں صورت عنایت نامہ بہ مہر خاص بہ نام او صادر شود تا بہ آن وسیلہ
 داخل قلعہ شود - بعد دخول قلعہ آن چہ مناسب وقت خواہد بود بہ عمل خواہد آمد - نواب نظام الدولہ
 فرمودند کہ در اجداد ما بدقولی کسے نہ کردہ و عنایت نامہ بہ منزله قول است - عنایت نامہ
 نوشتن و قلعہ را محاصره نمودن مناسب نیست - وہ بہر تہ بیر کہ تو انید در قلعہ رفتہ دریافت
 کیفیت آن جانمائید - میرنجف علی خان نظر بر پروردگار استعان نمودہ مخلص شدہ بہ سہ منزل
 کوچ بہ کوچ بہ قلعہ رسیدہ ہر کارہ را پیش قلعہ دار فرستادہ کہ از حضور نامور بہ سوال وجواب
 گشتہ ام - فرد ایک پاس روز برآمدہ نزدیک قلعہ می رسم باید کہ بہ ملاقات مسرور سازند
 و کلمات نواب کہ بہ منزله در شاہ داراست بہ گوش دل جادہند - از رسیدن ہر کارہ
 قلعہ دار بہ جائے خود در استحکام قلعہ کوشیدہ و اندیشہ بایہ خاطر آوردہ با اہل مشورہ
 راز دل ظاہر ساختہ و کمال تشویش بہ او رودادہ - چون صبح شد میرنجف علی خان
 بروعدہ خویش رواں شدہ نزدیک قلعہ رسید - قلعہ دار خبر یافتہ داما و خود را با پانصد
 سوار و ہزار پیادہ بہ استقبال فرستاد و مرضی او چنان بود کہ رفتہ تفحص کیفیت نماید و
 معلوم شود کہ بہ چہ سبب اتفاق آمدن شدہ و ارادہ چیست - ہر چند خواست کہ بعد از

بر خوردن از کیفیت احوال مطلع شود مقصودش حاصل نگشت۔ چون متصل بہ دروازہ رسید
صریحاً استفسار نمود کہ آمدن برائے چه باشد و سوال و جواب ہیست۔ میرنجف علی خاں
جواب داد کہ احکام و اوامر ملوک و سلاطین قابل آن نیست کہ گوش زد ہمہ کس بہ شود و حکم
چنین است کہ جواب و سوال با قلعہ دار در میان آید۔ در ہمیں جواب و سوال داخل دروازہ
قلعہ شدند۔ بعد از آن بہ مانعت جرأت نہ یافت تا داخل دیوان خانہ شدہ۔ قلعہ دار بہ مجرد
معائنہ این حال بہ خلوت خانہ رفتہ بند و بست نمود۔ میرنجف علی خاں را با برادرش تنہا
بہ خلوت طلبید۔ سوال و جواب بسیار بہ میان آمد۔ آخرش بہ رعب و دبدبہ نواب نظام الدولہ
بہادر جرأت عدول حکم نہ یافت۔ بہ مدارا پیش آمد۔ قرار چنان داد کہ پسر خود را بادہ لک
روپیہ نذر پیشکش بہ حضور نواب فرستد۔ چنان چہ بہ عمل آمد۔ از آن جا در دوسمہ روز
کوچ نمودہ داخل شہر اراکٹ شدہ چھاؤنی قرار یافت۔ چون قلاع فرنگیان بہ اراکٹ
متصل است بہ پاس آن کہ قابو سے ملاحظہ نمودہ دغا بہ عمل نہ آید و در ایام برسات فوج
ہم برائے جرائیہ منتشر نہ شود۔ وصف شکن خاں وغیرہ چند سردار را با انور الدین خاں مع
بیست ہزار سوار و سی ہزار پیادہ و جزایل انداز وغیرہ بر قلعہ تر وادی کہ از اراکٹ بیست
کردہ فاصلہ دار و از آن جا روانہ پھول چری کہ اصل مکان فراسیس بہ فاصلہ بیست کردہ
واقع است فرستاد۔ و از آن جا تر وادی بہ دست فرنگیان بود۔ چہار ہزار گاردی و
ہزار فرنگی و توپ ہائے جلو در چہار دیواری تر وادی قائم بودند۔ انور الدین خاں وغیرہ
سرداران محاصرہ نمودہ مورچال قائم کردند و آن ہا از اندرون قلعہ توپ سمری دادند۔

وقت شب بیرون برآمدہ فکر شب خوں بہ گل می آوردند۔ تا بہت روز اس نوبت گزشت۔
چوں از یک طرف خاطر نواب نظام الدولہ اطمینان یافت و دیگر سرداران مثل ترک
طہاسپ خاں را با فوج یک ہزار سوار بر مکان دیگر کہ در آں جا ہم تھانہ فرنگیاں بود فرستادند
و میر امیر شاہ را با چند ہزار سوار و پیادہ بر شیو کبجی فرستادند ہمیں قسم رسالہ داران را بر
ہر یک مکان تعیین فرمود و خود با فوج قلیل در ارکاٹ عیش و عشرت مشغول گشت۔
و قوم نوائیہ با ہم متفق شدہ در فکر غدر و تصحیرات شدند و بعضی از سرداران ہمراہی نواب
نظام الدولہ بریں داعیہ اتفاق نمودند کہ بہ ہر قسم باشد خلاصی سعد اللہ خاں بہادر بگل آید۔
خصوصاً رام داس پنڈت کہ پیشکار دیوان در پیچ عرضہ نہ بود دریں امر سعی شد و با
خدمت گاراں کہ نواب تعینات سعد اللہ خاں نمودہ بودند موافقت نمودہ فکر بر آوردن او از قلعہ
ارکاٹ کہ محبس او بود نمودند۔ چنان چہ یک کدالی آہنی مخفی بہ او رسانید کہ آہستہ فرصت یافتہ
از دست خود دیوار حجرہ را کندہ بیرون بہ آید۔ وقتہ کہ پردہ دیوار قدرے باقی ماندہ در آں
وقت یک شتر سوارانجام آں طرف دیوار استادہ نمایند تا بر آں سوار شدہ بہ طریق
الغار خود را بہ پھول چری بہ رساند۔ چنان چہ ہم چنان بہ گل آوردند۔ روزے کہ دیوار را
تمام کنند شتر آن طرف دیوار آمدہ استادہ شد۔ مردم خبردار شدند۔ میر نجف علی خاں
کہ دار و فہ حفاظت او بود و از طرف او میر محب علی خاں برادرش خبر داری می نمود مطلع شد۔
بہ مجرور شنیدن ایں خبر بہ نواب نظام الدولہ عرض نمودند۔ از آں روز معلوم شد کہ مردم
در قابوئے خود اندز یادہ از سابق بہ گل آمد تا بہ حدے کہ برائے قضائے حاجت کہ

می رفت مردم هم راه می رفتند۔ چوں مردم این قابونہ یافتند در فکر آں شدند کہ نواب نظام الدولہ را بہ قتل رسانند۔ چنان چہ ہمہ سرداران مثل میرزا محمد خان بخشی و شاہ بیگ خان خان ساماں و شیخ محمد سعید رسالہ دارد دیگر جمعہ داران ملک حرام موقوف شدہ باہم مصلحت نمودند و بہمت خاں افغان و افاغنے کر بہ و سانور ہمہ بر این کارستند گشتند و بہ فرنگی و چندا نوشت و خواند کردہ باہم عہد بستند۔ قرار چنان اقتاد کہ در خزانہ و جواہر خانہ نواب ہر چہ باشد ان را باہم تقسیم کردہ بہ گیرند و آں طرف دریائے کشناغل افاغنے باشد و تمام بنادر بہ فرنگی دادہ شود و این طرف کشناغل مظفر جنگ باشد۔ چوں این قرار استقرار یافت اخبار بہ بعضی مردم شایع شد۔ میرنجف علی خاں کہ تمام فوج ہدایت محی الدین خاں را خود نوکر نگاہ داشتہ بود مفصل شنیدہ بہ عرض رسانید۔ باوصف شنیدن فرمودند کہ ما را این خبر غلط شاہدہ معلوم می شود۔ چرا کہ با کسے بدی نہ کردہ ام۔ چنان چہ این ما نوکران ماند۔ بعد از تفاوت چند روز حیلہ بازاران خواستند کہ میرنجف علی خاں اخبار بہ سمع می رساند از در بار بر آزند۔ تا کار آں ہا موافق مطلب آں ہا بہ حصول مراد گردد۔ چنان چہ بہ تقریبے معروض داشتند کہ میرنجف علی خاں فوج خوب جمع نمودہ و خود ہم کمال جرأت دارد۔ ہر کدائے از سرداران جا بہ جارفتہ اند۔ ایشان را بر تر وادی کہ از مدتے انور الدین خاں مورچال بندی نمودہ است و از وہیج کار نہ می شود اگر این بہرود فرنگیان را بتنبیہ نمودہ مکان را مفتوح سازد۔ نواب نظام الدولہ فرمودند کہ عین مصلحت است۔ چنان چہ میرنجف علی خاں اطلب داشتہ پیغام دادند۔

میرزا کو جواب داد کہ بہ شرمی کہ ہمہ امر ارادہ حضور طلب نمایند و بندہ را بہ فرسند تا بہر کارے
 کہ صورت یا بدنام من باشد و از خود خواستگی کار بہ عنوان شایستہ صورت می گیرد۔
 ازین سخن نواب ناخوش شد۔ سوال و جواب بستم ماہ مبارک رمضان بہ عمل آمدہ۔
 خیال آں ہا میں بود کہ در عید گاہ روز عید نواب را قتل باید ساخت۔ اہل عرض باز
 معروض داشتند کہ جائے تعجب است کہ در عالم نوکری رفتن آں جارا میر نجف علی خاں
 قبول نہ می کند۔ نواب غافل از مکر و غداری آں ہا بود۔ باز روز دوم میر نجف علی خاں را
 طلب فرمودہ گفتند اگر خاطر ما عزیز است رفتن آں جا قبول کنند چوں خان معز الیکہ کیفیت
 عید را شنیدہ بود خاطر نواب را طول نہ کردہ رفتن قبول نمود و تکالیف شاقہ در میان
 آورد۔ اول این کہ ^(۳) لک روپیہ از برائے خرچ فوج مرحمت شود۔ دوم چہار توپ
 کلاں نامی ہمراہ دهند۔ و فوج سرکار کہ تعینات انور الدین خان است بہ اختیار فدوی باشند۔
 از آں جا کہ تضار بر سر نواب رسیدہ بود ہمہ را قبول فرمودہ پروا نگاہی دادند۔ با وجود آں میر
 نجف علی خاں ہشت روز بہ لیت و عمل گزرا نیلہ روز عید رخصت خود مقصر نہ نمود
 کہ نواب را از عید گاہ بہ دولت خانہ رسانیدہ رخصت شود۔ چہار گھڑی شب باقی ماندہ
 نقارہ کوچ نواختہ بہیر و نگاہ را رواں ساخت۔ قریب بہ صبح بہ عرض نواب رسید کہ
 انور الدین خاں و دیگر امر کہ تعین او بودند با این ہمہ فوج عظیم از فرنگیان مغلوب شدہ
 رو بہ گریز نہادند و فرنگیان تمام شکر را غارت نمودند۔ بہ مجرد استماع این خبر نواب
 نظام الدولہ بہادر شاہ نواز خاں و موسوی خاں و مستعد خاں و سید دایم و محمد انور خاں و

میرزا محمد خاں دودگیر عمدہ ہار اطلب داشتہ میرنجف علی خاں رارقہ بہ دست خاص قلم
آورد کہ کوچ را موقوف نموده زود بہ حضور بہ آیند۔ چوں ہاں مردمان بہ دربار جمع شدند
نواب اشک از چشم برآوردہ دست تحیر بہ دندان گزیدہ فرمود کہ ایں چہ آفت آسانی است
کہ بہست ہزار سوار چہل ہزار پیادہ از دست چہار ہزار گاردی و فرنگی رد بہ گریز آوردند و
تمام لشکر غارت شود۔ الحال ما را بہ ذات خود لشکر کشیدن واجب شد۔ برائے نماز عید
نہ خواہم رفت تا دمار از فرنگیان بر نہ خواہم آورد۔ امر را بہ عرض رسانیدند کہ برائے نماز عید
سوار شدہ بہ دولت خانہ تشریف فرمایند۔ بعد از آں آں چہ رائے عالی اقتضا نماید
بہ عمل آرند۔ قبول فرمودند۔ برائے نماز عید بہ ملالت تمام سوار شدند۔ چوں میرنجف علی خاں
از قضیہ واقف بود قسمی بند و بہت نمود کہ احدے را مجال نزدیک آمدن نواب نہ بود۔
چنان چہ بہ خیریت بہ دولت خانہ رسانید۔ بعد رسیدن قرار چنان یافت کہ نواب
خود بدولت با تمام لشکر و امراتہ بنیہ فرنگیان متوجہ شوند۔ دریں اثنا خبر رسید کہ فرنگیان
قلعہ جچی گرفتہ نزدیک چٹ پٹ کہ از ارکاٹ چہار دہ کر وہ فاصلہ داشت رسیدہ اند۔
عزم آں اشقیاء این است کہ بر شہر ارکاٹ شب خوں نمایند۔ و اشارہ اہل اغراض
دریں شامل بود۔ بہ مجرد استماع این خبر بہ تلایخ چہارم سوال بہ وقت چاشت نواب از
ارکاٹ کوچ فرمودہ داخل خمیہ شدہ۔ تمام فوج و سپاہ بہ چراگاہ رفتہ بودند جمعیت
قلیلے در حضور حاضر بود مگر فوج میرنجف علی خاں کہ عزم کوچ داشت تمام و کمال حاضر بودند
بسیار غیبت داشتند و بہ حضار فوج فرمان دادند اکثر فوج با حاضر گشتند۔ انوالدین خاں

که با فوج گریختہ بود نیز آمده ملحق شد. رتبه گریختگان آن چه بودند ماند. به دستور سائر انکاس شامل لشکر بودند. در سه چهار روز افواج از هر چهار طرف مثل ابر محیط فراهم گشتند. لشکر زیاده از دهم و قیاس در آورده مجتمع شد. ازین خبر فرنگیان از قلعه چت پٹ گریختہ در قلعه جنبی مجتمع شدند و قلعه مذکور در کمال استحکام دارد. از یک طرف دور زمین که گنجایش ده هزار سوار و پیاده دارد و بر یک طرف قلعه کوه واقع شده چنانچه بالا حصار او به راج گڈه موسوم است کمال استحکام دارد. بر یک طرف تخته راه مقرر است. اگر آن تخته بکشند قدرت اہل زمین نیست کہ بر فراز آن برآیند مگر از آسمان نزول نمایند. چون آن قلعه به دست فرنگیان افتاده تمامی ہمت نواب نظام الدولہ بر فتح آن مصروف شد. چنانچه تہ بہ تہ بیر فتح اس قلعه نقل مجلس بود. در خلال این احوال بہ عرض رسید کہ فرنگیان دو گروہ شدہ. یک گروہ در قلعه جنبی قائم ماندہ و گروہ ثانی در قلعه سلسٹ گڈه. بہ ارادہ این کہ اگر نواب جنبی را محاصرہ نماید سلسٹ گڈه در عقب لشکر واقع می شود. درین صورت لشکر در میان ہر دو قلعه می آید. رسید و غلہ و کاه بند کردہ لشکر را عاجز ساختہ از دو جانب شب خون نماید. بہ استماع این خبر میر نجف علی خاں را بر قلعه سلسٹ گڈه با فوج ہمراہی او و دیگر سرانجام جنگ و قلعه گیری ہمراہ دادہ رخصت فرمودند و خود متوجہ فتح قلعه جنبی شدند. میر نجف علی خاں نظر بر الطاف اینزدستان نمودہ و از نواب رخصت گشتہ روانہ بہ سمت قلعه سلسٹ گڈه شدہ. در تمام لشکر تعجب روی داد کہ برہم چنان قلعه عمدہ مستحکم کہ محارب آن جا فرنگی و گاردی باشد بہ این قدر فوج چه خواهد کرد.

و از آں جا که تکیه بر فضل حافظ حقیقی نموده از لشکر به شکوه تمام کوچ فرموده در اشنائے
 راه قلعه ارنی بود و سوار می مقتوح ساخت و غنیمت بسیار بے شمار بدست غازیان
 اسلام آمده۔ در آں جا نایب قتل گزاشته به تیغ چار دهم شوال بر قصب کل پاک
 که تهمانه فرنگیان قائم شده بود نزول نموده در یک پهنج کرده پنجاه نفر فرنگی و یک صد و
 پنجاه گاردی به قید آمدند۔ و در آں جا نیز نایب قائم نمود و شانزدهم شهر مذکور بر قصب
 تر نائل که از قصبات عمده و شهریت دارد قلعه زمیں دوز در کمال استحکم واقع است۔
 فوج دار آں جا بهادر خاں نامی دو کرده استقبال نموده به ملازمت شتافت احوال
 ظاهر ساخت که ما برائے حفظ آبروئے خود تهمانه فرنگیان دریں آبادی آورده ایم۔
 تقصیرات بنده معاف شود و آں جا حاضرانند۔ هر چه به خاطر مبارک به رسد به عمل آرند۔
 به دستور کل پاک راهم در تسخیر آورده از بهادر خاں که باشند آں جا بود استفسار
 قلعه سلسٹ گڈه نمودند که در متانت و استحکام چه گونه است و آذوقه و توپ خانه
 چه قدر دارد۔ بهادر خاں و غیره ظاهر کردند که قلعه مملو از توپ و رملک و بان و باروت
 و آذوقه و کثرت فرنگیان و گاردیان زیاده از آن است که کسے بیاں نماید اہل قلعه
 اراده جنگ به نواب نظام الدولہ بہادر دارند۔ ہمراہ صاحب چه قدر فوج است
 کہ اراده تسخیر آں قلعه دارید۔ ازیں جا کوچ کردن صلاح نیست۔ میر نجف علی خاں
 اعماد بر اعانت و انضال پروردگار عالمیان نموده و از کم و زیاده فوج اندیشہ بخاطر
 نہ آورده لشکر را ترتیب داده از آں جا کوچ فرمود۔ پیاده و گاردی قریب ہزار خواہ بود۔

ول قلعہ مذکور از تر نائل ششش کروہ فاصلہ داشت بر (۳) کروہ منزل گردیدہ باجرات
 دند بیر صبحی از راہ کوہستان کہ سوائے پیادہ گزرنہ توان کرد آں ہم بہ اشکال پیادگان را
 رواں ساخت دخود افواج را آراستہ بہ مقابل قلعہ استادہ شد۔ پیادہ ہار اگفتہ فرستاد کہ
 ہر گاہ مردم قلعہ از مکان خود بیرون آمدہ بہ مقابلہ ماشوند شمایے تامل از راہ دیگر
 داخل شدہ ہر چہ بہ یابند بہ غارت بہ برند و ہر کرا بہ یابند بہ قتل رسانند۔ تدبیر موافق
 تقدیر بعل آمد۔ ہمیں گ کہ میرنجف علی خاں با فوج رو بروئے قلعہ استادہ شد از بس کہ
 آں باخیرہ شدہ بودند قدرے فوج در قلعہ گزاشتہ باقی از فاصلہ یک کروہ مقابل
 شدند۔ پیادہ ہا میدان را خالی دیدہ داخل قلعہ شدہ دست بہ تاراج و غارت
 برداشتند۔ دریں اثنا میرنجف علی خاں تہور و جلادت را کار فرمودہ اسپ برآں باخیت۔
 قریب ہفت صد نفر از آں باعلف تیغ بہادران گشتند و باقی کہ ماندند بہ وادی فرار
 روا آوردند و میرنجف علی خاں بہ ہماں دلاوری زدہ زدہ در قلعہ داخل شد۔ در قلعہ
 از فرنگی و گاردی چہار صد کس قائم شدند و دروازہ ہائے قلعہ از سنگ و گل مستحکم
 ساختہ استعداد بہ جنگ شدند۔ میرنجف علی خاں دست بہ عروۃ الوثقائے فضل و کرم
 حق نمودہ نصف بلندی قلعہ در دو پہر بہ جنگ تیر و تفنگ و شمشیر از فرنگیان گرفتہ
 مورچال خود قائم نمود۔ در خلال ایں احوال باد تند و باران بہ شدت وزیدن و بارید
 گرفت کہ جدے نہ داشت و مردم نزدیک بہ ہلاکت رسیدند۔ مصلحت بر ایں قرار
 یافت کہ مورچہ ہماں جا قائم ساختہ خود فرو دآمدہ پرداخت مردم زخمی و تہمیز کشندگان و

واستمالت وامانده ہا از اکرام وانعام دل بری نمود۔ دریں تردد شب شد۔ و در تمام
 شب سرانجام مورچال مہیا ساختہ وقت صبح صفوف آراستہ قلعہ را سیر نمود ہر چہ طرف
 نہ یافت کہ گنجایش مورچال باشد۔ لاجرم انہماں راہ کہ شب مورچال قائم بود۔ یورش
 نمودہ قسمے تردد بہ عمل آورد کہ قیامت در چشم اہل روزگار نمودار گشت۔ تمام روز جنگ
 تیر و تفنگ ماند۔ وقت سپہ سپاہ بہ نزدیک دیوار قلعہ رسید۔ از بالا اے قلعہ
 باران آتش می بارید و شیران بیشہ شجاعت ایں ہمہ بلا بر خود گوارا نمودہ مورچال را
 پیش می بردند۔ چہار گھڑی روز باقی ماندہ بود کہ نشان بیرنجب علی خاں و دیگر جمعداران
 عمدہ پائین دیوار رسیدند۔ سید محمد نامی جمعدار گار دیان در معرکہ داد شجاعت دادہ
 پائین دیوار با جمیعت خود رفتہ قائم شد۔ بعد از آل دیگر بہادران نزدیک او رسیدند۔
 دریں اثناء ہر کارہ ہا خبر رسانیدہ کہ کمک برائے قلعہ آمدہ و لشکر کہ پائین قلعہ بہ لغات
 یک کردہ افتادہ است آل را غارت و تاراج می نمایند۔ ازین خبر وحشت اثر احوال
 مردم بسیار تنگ شد۔ نزدیک بود کہ قضیہ بر عکس شود۔ میرنجب علی خاں برادر خورد
 خود میر حسن علی خاں را با یک صد مرد آرمودہ برائے تنبیہ مردم کمکی و استقلال لشکر
 تعین نمود و او بہ سرعت تمام رفتہ دما را از روزگار آل اشرا را بر آوردہ لشکر را قائم نمود۔
 دریں تردد شب شد۔ عجب شب تاریک بود کہ گویا قیامت در نظر درآمد۔ و علاوہ
 آل باد و باران در عدد و برق بہ کمال شدت در کار خود مشغول بود۔ ایں شیر بیشہ شجاعت
 نظر بر لطف و عطاے بے نہایت کریم کار ساز بے نیاز نمودہ نزد بان ہا کہ ساختہ بود

از چہار طرف بہ دیوار قلعہ ملحق گردانیدہ اول خود بر زردبان پائے خود گزاشتہ بر فراز قلعہ برآمد۔ بعد از آن تمام مردمان و بہادر ہاشمشیر کشیدہ بر فسیل برآمدہ و در قلعہ در آمد نمودہ دمار از کار کفار نابکار بر آوردہ نقارہ ہائے فتح و فیروزی بہ نوازش در آوردند۔ این فتح عظیم روز یکشنبہ چہارم ذی الحجہ وقت دوپہر دست داد۔ ہماں وقت کلید ہائے طلا و نقرہ ساختہ و عرض داشت بہ قلم آوردہ بہ جناب نواب نظام الدولہ بہ دست شترسوار جلد ارسال داشت۔ شترسوار این خبر فتح بہ وقت یک پہر شب گزشتہ بہ نواب رسانید۔ ہماں لحظہ جشن عالی ترتیب دادہ حکم بہ نواختن نوبت و شادیانہ فرمودند۔ نام بہ نام اہالی و موالی را طلب داشتہ تا دوپہر شب تعریف شجاعت و بہادری و تدبیر و تردد میرنجف علی خاں می نمودند۔ خواص و عوام نذر ہا گزرا نیندند۔ بہ وقت صبح نواب خلعت خاصہ و شمشیر و خطاب برائے میرنجف علی خاں فرستادند و آن قلعہ مفتوحہ را موسوم بہ نجف گدہ گردانیدہ اجارہ آن لک روپیہ بود بہ میرنجف علی خاں بخشیدند۔ دریں اثنا میر مظفر نامی جمعدار اہل ولایت توران و باشندہ سیکاکل بود و در فقائے خوب داشت بہ ملازمت نواب ممتاز گشتہ بہ عرض رسانید کہ در سرکار ہر قدر مغلیہ باشند تعین فدوی نمایند تا از لشکر علیحدہ شدہ دمار از روزگار فرنگ برآرم۔ عرض او پسند خاطر افتاد و بہ بخشیان حکم صادر شد کہ در بخشی گری چہ قدر مغل ہا باشند نام آن ہا نوشتہ بہ آرید۔ سوائے مغل ہائے خاص برادری چنان چہ نوشتہ آوردند کہ دو ہزار و دو صد و بیست نفر بہ شمار آمد۔ چون میر مظفر در اقوام خود عمدہ بود سرداری

مغل بابہ او تفویض یافت و حکم شد کہ از لشکر جدا گشتہ بر فرنگیان یورش نمایند و ہر جا کہ
 فرنگی بہ یابند اورا بہ قتل رسانند۔ ادبہ موجب حکم رخصت حاصل نمودہ از لشکر ہشت
 کردہ متصل تر وادی فرنگیان افتادہ بودند بر سر آں ہا تاختہ بسیارے از آں ہا بہ قتل
 رسانید و اکثرے از رعب در تالاب غرق شدند۔ چنان چہ سر ہائے آں ملا عین را بہ
 حضور نواب فرستاد و امور دتخسین و آفرین شد و بہ منصب پانصدی و زرقا بہ اضافہ
 سرفراز شدند۔ در خلال ایں احوال میر مظفر مذکور بہ عبادت گاہ بر سر فرنگیان تاختہ از
 قضا، گولی تفنگ بر پیشانی او رسید۔ بہ ہاں گولی شربت شہادت چشید و فوج ہمراہی
 او تمام منتشر گردید۔ و بہ ہمیں قسم ترک ظلم اسپ خان بخشی توپ خانہ با فوج بر قلعہ کل کزجی
 فرنگیان رخصت گرفتہ بود و حرب نمودہ۔ او نیز شہید شد و فوج ہمراہی او ہم ہرا گندہ و
 آوارہ گشتہ۔ سید امیر شاہ نامی رسالہ دار بر شیو کنجی و بشن کنجی تعیین شدہ بود از دہیج
 تردد بہ عمل نہ آمدہ جاں بہ سلامت آورد و کار ہم سرانجام نہ یافت۔ دریں اثناء راایات
 عالیات نواب نظام الدولہ برائے تنبیہ اہل فرنگ و استخلاص قلعہ کنجی در حرکت آمد۔ چوں
 نزدیک قلعہ رسیدہ صفوف آراستہ مصالح و اسباب قلعہ گیری درست نمودہ بہ
 تفصیل ذیل متصل قلعہ فرود آمدند۔

منقلائے ہراول راجہ رام چندر سپہ چندر سین پنج ہزار سوار و پیادہ و سرانجام
 دیگر و منقلائے دست راست جانوجی با چہار ہزار سوار و پیادہ و منقلائے دست چپ
 ہمت خاں و غیرہ افغنہ حاکم کرنول و کرپہ و سانور و منقلائے جنداول غلام مٹھی خاں و غیرہ

قلعه داران افواج هراول تمول شاه نواز خاں بانجشیان و رساله داران همگی پنج هزار سوار
هراول دست راست پسر نایک و دیگر زمین داران آن نواح با پنج هزار سوار و ده هزار
پیاده هراولی دست چپ لچمن را و کھنڈاکله و مرار را و غیره با پنج هزار سوار و پیاده و
جزا ایل و توپ و درمکله و غیره دست چپ رحم اللہ خاں و خواجہ امان اللہ خاں پسر
قصور جنگ و سردار دیو ریا کے سری رنگ پٹن و غیره باده هزار سوار و پیاده و جزا ایل
و توپ و درمکله و غیره سرانجام تیش خان عالم و قاضی داکم و غیره باده هزار سوار و دو هزار
پیاده و صفت شکن خاں و یعقوب خاں و میر مقتدی خاں و غیره با پنج هزار سوار در فوج
طرح قیام داشتند در قول عقب فیل نواب میرزا محمد خان بخشی و شاه بیگ خاں
خان سامان و شیخ محمد سعید رساله دار و دیگر امرایان و غیره صف با ترتیب داده باده هزار
سوار مستعد شده بر قلعه جنجی توپ اندازی شروع شد۔ از بس که باران گوله های بایده
کے جرأت به یورش نہ می نمود۔ و از قلعه جنجی بیل پور نہ کرده بود از آن جا قلعه
پھول چری و وازده کرده و کورند و سردار فرنگیان ہر روز بہ ملک فوج خود رسد و
غله و سرانجام جنگ مثل باروت و جمعیت ہمراہ مظفر خاں گاردی کہ سرگروہ کار دیان
بودی فرستاد و او از پھول چری شب شب در قلعه جنجی می آمد۔ یک روز در قلعه جنجی
ماندہ باز بہ پھول چری می رسید۔ این قسم جنگ تادہ روز در میان بود۔ بہ سبب
شدت نزول باران و کم یابی طلع جانوران مردم بہ تنگ آمدہ بودند و فرنگیان
تا کہ ہارا بند کردہ و سردار آمدن نہ می دادند۔ قیمت جو بات بہ مرتبہ شد کہ در یک روپیہ

اکہم سہزنی شد۔ از بازوئے قلعہ جنجی و پیش لشکر دریائے چکراوتی در طغیانی بود و مسجد شریف
 فوج سرکار سنی توانستند کہ از آب عبور نمایند و آن طرف دریائے مذکور قلعہ بیل پور برے
 آمدن مظفر خاں و کمک پھول چری میدان خالی بود و عقب قلعہ جنجی پالہ اتوالم و پالہ گیرانجا
 باجمیت پنج ہزار پیادہ و دو ہزار سوار در مخالفت نواب کوشش بسیار داشت۔ در
 عین پالہ او قلعہ کلول گڈہ بہ کمال استحکام کہ گزر پرندہ بہ آں تعذر داشت در تصرف او بود
 و در میدان متصل آں بہ فاصلہ پنج کرہ قلعہ البیت و در کمال مضبوطی و استحکام واقع است۔
 راہ قلعہ ترچنپالی از نزدیک آں می گزشت فرنگیان تھانہ خود قائم ساختہ بنجارہ ہاکر سد
 بہ لشکر می رسانیدند آں بار مقتول می نمودند۔ از آں جا چہار کرہ بردست راست
 قلعہ تملکور کہ آبادی خوب داشت در دست فرنگ قائم بود۔ از آں جا بردست چپ
 قلعہ دیگر پنج کرہ بر سر کوہے بلند واقع است۔ سر بہ فلک ہفتم می سود۔ بہ دست
 کسان فرنگ بود۔ غرض کہ لشکر نواب را مرکز دار نزعہ کردہ بودند۔ این خبر بہ نواب مفصل رسید۔
 از استماع این اخبار سرداران صاحب فوج را حکم فرمود کہ از لشکر جدا شدہ تہیہ تسخیر
 این قلاع نمایند۔ بہ سبب شدت بارش احدی توفیق بیرون برآدن نہ یافت۔
 انہیں جہت نواب نظام الدولہ بہ میر نجف علی خاں کہ نزدیک قلعہ سلسٹ گڈہ عن نجف گڈہ
 منقوضہ مقام داشت حکم نوشت کہ سرداران حضور قدرت برآدن از لشکر نہ دارند و
 احوال بر لشکر تنگ است۔ باید کہ جرأت را کلمہ فرمودہ نظر بر قوت قہاج قوی نمودہ
 اول قلعہ را فتح نمودہ تھانہ خود در آں جا قائم سازند تا راہ رسد غلہ کشادہ شود و از

آں جا بہ بند و بست و احتیاط تمام سوار شدہ پالہ گیر توالم کہ بافرنگیان موافقت اختیار
 کردہ است تنبیہ نمایند و آں جابل پور را محاصرہ نمودہ فتح کردہ تہانہ خود قائم سازند تا
 راہ لکھ فرنگیان کہ از پھول چری می آیند مسدود شود۔ میرنجف علی خاں بہ مجبور رسیدن
 ایں حکم تکیہ بر فضل این دوستان نمودہ نزدیک قلعہ کہ مکان مستحکم بود و دریا نزدیک واقع است
 بسبب طغیانی دریا عبور آں اشکال داشت خود بر اسب سوار شدہ اسب را شانہ در
 کردہ عبور نمودہ و میرمحمد رضا خالو و میرنظر علی برادر خود را بر اسب عبور بنگاہ دبہیر بر کنار
 دریا گزاشت۔ و خود با سعد و دے چند پیادہ با و جزایل اندازان نزدیک قلعہ رسیدہ
 محاصرہ نمود۔ یک شلک توپ و غیرہ از قلعہ سر دادند۔ آخر تاب جنگ نہ آوردہ قلعہ را
 خالی گزاشتہ از راہ مخفی رو بہ گریز آوردند۔ در عرصہٴ چہار گھڑی قلعہ عمدہ فتح شد تا بہ حد
 کہ عقب ماندہ ہار اخیر فتح نہ رسید۔ میرنجف علی خاں تہانہ خود قائم نمودہ لشکر خود را ترتیب
 مناسب دادہ فرو آوردہ خود زیر درختی نشستہ خبر فتح قلعہ و نذر مبارک باد بہ جناب
 نواب می نوشت۔ دریں اثنا میرنظر علی برادر میرنجف علی خاں با دبہیر و بنگاہ آمدہ ملحق شدند۔
 چنان چہ خان عالی شان عرضی در جناب نواب می نوشت۔ مردم ایں فتح غیبی متعجب گشتہ
 بہ سیر قلعہ رفتند و از جنس پارچہ و غلہ و غیرہ مویشی کہ مطلوبہ و تمام لشکر از غنیمت مستفنی
 شدند و بازاریان ہر قدر بار بردار خالی داشتند از غلہ و جنس پر کردند۔ کمال رفہاء
 بہ حال لشکر میرنجف علی خاں راہ یافت و رسید و غلہ بر اسب عساکر نواب ہم جاری شد۔
 دو صد سوار و چہار صد پیادہ و پنجاہ بے اسب و پنجاہ گاردی در آں قلعہ بہ طریق تہانہ

نگاہداشت۔ یک روز مقام فرمود جس ترتیب داد و فوج را با سرداران چند بر قلعہ ملور کہ از آن جا پنج کردہ بود و برادرزادہ چند اصحاب در آن قیام داشت فرستاد و از آن جا تمام مواشی قلعہ مذکور مع رعایائے قلعہ در لشکر آوردند۔ گاؤ و بز بہ قیمت چہار آنہ یعنی روپیہ را چہار پنج ساس کسے خرید نہی نمود۔ چون خاطر از آن قلعہ و از راہ رسید غلہ نواب را جمع شد بہ موجب حکم برائے فتح پالہ اتوالم و قلعہ کلول گڈہ و تلنکور عروج مضمتم نمود۔

گفتار در بیان فتح تلنکور و پالہ اتوالم و قلعہ کلول گڈہ چون میر نجف علی خاں از اس جا کوچ نمودہ بر پالہ اتوالم رسید پالہ گیر از اس جا از غر و فوج و هجوم اشکارا شہجاریگی کہ ہوش آدمی از سرنی برید غر و تمام داشت از دبدبہ فوج و نام سردار کہ در اس نواح از مردی و مردانگی روئے دادہ بود ترساں و ہراساں شدہ وکیل خود را فرستادہ رجوع آوردہ عرضی نوشت۔ مضمونش اس کہ تاحال بر سرین کسے آقا نہ بود کہ رو بردئے او جاں نشاری کنم۔ نام صاحب را بسیار شنیدہ ام۔ اگر بر سرین دست دارند و مرادر نوکران و فدویان شمارند ترددات نمایاں بعل می آرم۔ و ضیافت ہائے لائق ایشان فرستادہ۔ از مطالعہ عرضی و رجوع آوردن وکیل او مردم تعجب ہا کردند۔ میر نجف علی خاں در جواب اد نوشت کہ در صورت فدویت بہ صدق دل در رجوع آوردن عفو جبرائیم او نمودہ رعایت ہا مدنظر داریم۔ بہترین است کہ خود را بہ جناح استعجال بہ ملازمت رسانیدہ خدمت گاری بجا آورد۔ بعد نوشتن خط وکیل اور اخلعت فاخرہ دادہ رخصت فرمود۔ اور فتمہ حقیقت حال بہ پالہ گیر مذکور باز گفت۔ بہ مجرد رسیدن وکیل قسم دیمان

درمیان آورده برائے ملازمت رسید۔ از آمدن او در لشکر میر نجف علی خاں تقویت
دو چنداں شد۔ دریں اثنا در قلعه تلنگور کہ از آں جا ^(۳) کمرہ بود فرنگیان و گاردیان
در آں قیام داشتند۔ بہ مجبور شدن این خبر قلعه اخالی گزاشته قرار بہ فرار داده جاں بسط
بردند۔ انہیں خبر میر نجف علی خاں آگاہ شدہ شکر و حمد فتح حقیقی بجا آورده تہانہ دوصد
سوار و پیادہ بے اسب در آں قلعه فرستاد۔ در آں جا ہم بس غلہ و غیرہ بود۔ مردم لشکر
رفتہ تاحۃ المقدور برداشتند و لشکر بآن غنیمت معقول بہ دست آوردند۔ و میر نجف علی
خاں باز میں دار پالہ اتوالم پیغام نمود اگر در فدویت و جاں نشاری ارادہ تو درست است
قلعہ کلول گدہ کہ بہ تصرف تہانہ ما باشد و از قلعہ جنجی فکر تسخیر نمائی و قبول نمودہ تہانہ
خان علی شان قائم نمودہ و تہانہ خود ہم داشت۔ بہ تدبیر تسخیر قلعہ جنجی بہ عرض رسانید کہ
دیوار قلعہ جنجی از طرف پالہ اتوالم بسیار خورد است۔ نزد بان بر فراز آں می رسد۔ اگر حکم
شود ^(۳) صد نزد بان با موافق تفصیل تیار نمایند۔ فرنگیان ازیں سرحد غافل اند۔
و غفلت آں با از نزد بان با تفصیل سوار شدہ قتل فرنگیان بہ عمل باید آورد۔ خان عالی شان
حکم فرمودند کہ نزد بان با جلد مہیا سازند۔ دریں اثنا حکم نواب رسید کہ چون آں فدوی
بے نظیر اقامت دارند و قلعہ بیل پور از لشکر فیروزی نہ کمرہ فاصلہ دارد لیکن سرداران
فوج بہ سبب طغیانی دریائے چکر اوتی نہ می توانند رسید و مظفر خاں گاردی میدان با
خالی یافتہ ہر روز از بھول چری بہ کمک جنجی می آید۔ قسمی ترود نمایند کہ قلعہ بیل پور بہ دست
آید و تھانہ سرکار در آں جا قائم شود۔ در جلد وے این خدمت ہائے پسندیدہ بیخ محال

تر وادی وغیرہ کہ سی لک روپیہ جمع کامل و محاصل آں زیادہ از تنخواہ است عنایت فرمودیم
 باید کہ عمل خود جاری سازند۔ میر نجف علی خاں بہ مجور رسیدن حکم عمال را بر محالات متعلقہ فرستاد
 و بہ طرف بیل پور کوچ کردہ دریں اثناء مظفر خاں گاردی کہ با جمیعت خود از پھول چری
 می آمد متصل بیل پور مقابل شد۔ تا دو پہر جنگ بہ میان آمد۔ آخر تاب جنگ نیاوردہ
 منتشر و منہزم گشت و جائے پناہ سوائے عبور در یائے چکراوتی کہ ہر اول لشکر نواب
 بر لب آں دریا بودند اتفاقاً جانوجی بنال کر با فوج خود و امان اللہ خاں با فوج سرکار
 برائے گشت و طلایہ بر لب در یائے مذکور رسیدہ بودند مظفر خاں رات نہا یافتہ دست گیر
 کردہ نزد نواب بردند۔ نواب حکم قید فرمودند و کیفیت دست گیر شدن او مفصل بہ خط
 نواب ظاہر گشت۔ بسیار تحسین و آفرین بہ میر نجف علی خاں نوشتند۔ خان مذکور بعد از
 دست گیر شدن او تھانہ خود در بیل پور قائم نمودہ بہ طرف پالہ اتوالم کوچ نمود۔ باران
 بہ شدت تمام می بارید و ایں واقعہ تبارخ بیست و دوم شہر ذی حجہ وقوع یافت۔
 درد و منزل بر پالہ اتوالم رسیدہ خبر تیاری نزد بان ہا گرفته قریب دو صد نزد بان ہا تیار
 شدہ بودند۔ چون قلم بہ ایں جا رسید حالات روئے داد را بہ سال دیگر انداخت و
 بہ احوال صادرات حضور و پارہ حقیقت برہان الملک پرداختہ۔

اما احوال برہان الملک ابو المنصور خاں بہادر صفدر جنگ با گروہ افغانان
 بے نام و ننگ بہ ایں نوع بہ وقوع پیوست کہ چون از برآمدن پادشاہ کہ سال گزشتہ
 بہ قلم آمدہ بود مایوس گشت لا علاج انوج را فراہم آوردہ از دار الخلافہ شاہ جہان آباد

به طعشق کوچ نمود۔ به مرور ایام خود را به پورب رسانید و جا را نیز با خود رفیق گردانیده
 و افواج پورب را همراه گرفته به هم افغانه مقابل آن با گردید و درین شدت باران
 از طرفین به ترتیب سپاه پرداخته محاربه عظیم به وقوع پیوست و به حصول فتح و ظفرشاد یانہ
 فتح و فیروزی از لشکر ابوالمنصور خاں تبارتخ هجدهم شوال نواخته شد و مردم خاں از آن
 بودند که زمانه شعبده باز در بهماں او اں شعبده بازی دیگر آورد۔ بعد از گریختن افغانان
 و فرود آوردن زین هاے اسپان ناگاه افغانه عود نموده بابان و تبرزین و نیزه مانند
 بلاے ناگهان به لشکر صفدر جنگ افتادند و چون جمعیت پراگنده شده بود پاے استقامت
 لشکر بهمان الملک به بغرض درآمد۔ دریں داروگیر نصیر الدین حیدر خاں پسر خاله وزیر
 و اسحق خاں کشته شدند۔ ابوالمنصور خاں بهادر دریں وقت حفظ جان اولی دانسته بر
 فیل سوار شده راه دار الخلافه پیش گرفت و غل با که همراه وزیر بودند از راه نمک
 به حرامی دست از رفاقت برداشته دست به غارت خزانہ صفدر جنگ کشودند و
 به اندک زمانے خزانہ رکاب و اسباب راچه فوج خود و چه فوج بیگانه به تاراج بردند۔
 تا رسیدن صفدر جنگ به دار الخلافه قلیله فوج خود را به سردار رسانیدند۔ دریں ضمن
 خبر کشته شدن وزیر الممالک در دار الخلافه شایع شد و پادشاه چوکی بر سر دروازه
 شجاع الدوله جلال الدین حیدر خاں بهادر جنگ پسر وزیر الممالک که نائب پدر وزارت
 و خدمتی پیرانشی بود فرستادند و دشمنان که در انتظار فرصت بودند فرصت عظیم یافتہ
 به پادشاه نوحه دیگر عرض نمودند۔ در اندک وقته خبر سلامتی وزیر الممالک و متفق شدن

جاث و سپاه خودش به عرض رسید۔ چوکی از سر دروازه شجاع الدوله برداشتند۔ پادشاه به این بهانه تمسک جستند که مبادا مخالفان دست درازی بر محل وزیر نه نمایند ازین جهت چوکی فرستاده شده بود۔ به سلامتی وزیر در ظاهر شاد بماند و وزیر در تکالیفی سمی بمانی نمود و افغانه بعد از بردن پاره از خزانه و احمال و ائصال و توپ خانه وزیر الممالک پا از جاده خود پیش تر گذاشته هر چه از بدبختی و شقاوت بود بر سر ناموس سادات و مسلمانان به عمل آوردند۔ سوائے قلعہ پراک و الہ آباد کہ بہ دست بقاۃ اللہ خاں پسر محبت خاں بن امیر خاں کہ داماد امیرزا محسن برادر وزیر الممالک بود بہ تصرف خود در آورند بہ خرابی ملک اشتغال نمودند۔ و در قیقہ بدبختی و شقاوت نہ بود کہ بہ عمل در آورند و دو مرتبہ با بقاۃ اللہ خاں بہ جنگ پیش آمدند و بقاۃ اللہ خاں بہادر از راه شجاعت قلعہ و خزانہ و ناموس محافظت نمود و بہ دفع آں قوم بدسیرشت بہادرانہ حمی کوشید۔ وزیر الممالک بہ جمع لشکر و سپاہ پرداخت و ملہار را و و ہول کر را از دہکن طلب داشت و ہول کر با جمیعت عظیم حرم الطیب نواب صفدر جنگ روانہ شد و خود را با فوج عظیم بہ ملازمت وزیر الممالک رسانید۔ و دریں سال بعد رسیدن سید لشکر خاں ابوالخیر خاں بہ برہان پور آمد۔ و در برہان پور خواجہ جم قلی خاں کہ صوبہ دار برہان پور بود بہ ضبط و استقلال در کار با اشتغال داشت۔ اول غلطی کہ واقع شد این است کہ ماناجی و شنکر اچھی کہ نائب سر دہس کھ چند پرگنہ بود شش صد جفت صد سوار جمع نموده بہ افواج برہان پور خیرگی و زبردستی می نمود۔ خواجہ جم قلی خاں بہادر برائے تنبیہ و تادیب او عہدہ النظر بیگ خاں بخشا

منصب داران را با محمد ناصر بخشی سایر خود ارسال داشت و فی مابین مقهور و ایشان قریب
 به قصبه شاه پور محاربه واقع شد و از سبب کمی آب و قلت سرانجام وحدت هوامردم در قلع
 و اضطراب بودند۔ و بعد النظر خاں سعی وافر بجا آورد و بعضی از مردمان مقهور به زخم گولی و تیر
 و مہل جہنم گشتند۔ و از لشکر اسلام جمعی از جوانان زخمی شدند۔ چنان میرزا بہادر پسر
 کفایت خاں را زخم گولی بر سر رسید و پسر سید معز الدین جمعدار نیز کشته شد۔ عاقبت
 مقہوران رو بہ فرار آورده میدان بہ دست اسلامیان افتاد۔ و شب در ہماں جادائزہ
 نمودند و صبح چوں کفرہ رو بہ وادی ادباز نہادند و سواران اسلام بہ شہر معاودت نمودند۔
 و بعد ازین در میان خواجہ قلی خاں و احمد میر خاں برہم خوردگی واقع شد۔ سبب آن
 کہ چون مقدمات نواب نظام الدولہ در اخذ قلعہ پھول جہری بودند و مفسدان و فتنہ انگیزان
 کہ در انتظار این چنین مقدمہ بودند خاطر نشان احمد میر خاں دیوان بہ قسمی دیگر می نمودند۔
 لہذا خرم و ہوشیاری را کار فرمودہ بہ نگاہ داشت مردم بے اسپ و پیادہ اے
 برق انداز شروع نمود و برخزانہ و دروازہ قلعہ ارک کہ خزانہ و توپ خانہ در آن جا بود و
 بہ خانہ خود بہ کمال مضبوطی پرداخت و از ہر طرف مردمان مضبوط نگاہ داشتہ و ہمیں نحو
 احتیاط می نمودند۔ چنان چہ روز عید اضحی کہ ضابطہ است کہ برائے نمازی روند چنانچہ
 موقوف بہ عمل آمدہ و برہم زدگی ہر دو خان عالی شان بہ نواب نظام الدولہ رسید۔
 بہ نام ہر دو احکام صادر شد۔ و در ۱۶۳۲ الیہ باز آمدیم بر سر ذکر آن کہ چوں میر خف علی خاں
 دید کہ عشرہ محرم المحرم نزدیک رسید۔ مکان صاف و پاک دیدہ مقام نمودہ مشغول تعزیر

امام مظلوم علیہ الصلوٰۃ والسلام گردید۔ در عین عشرہ فرنگیان از ہر چہا طرف ہنگامہ ہا بر پا نمودند و یورش ہا کردند لیکن خان عالی شان از ہائے خود حرکت نہ نمود۔ از تعزیرہ عاشوراء انفرار یافت۔ خبر رسید کہ سہ صد و پنجاہ زردبان ہا تیار شدہ اند۔ بہ مجرد استماع این خبر مستعد شدہ بہ جناب نواب معروض داشت کہ این فکر نمودہ ام حضرت با فوج سوار شدہ بہ ظاہر قلعہ خنچی استادہ شوند تا فرنگیان بہ طرف حضرت مشغول باشند و ازین طرف غافل شوند۔ فدوی درین فرصت بر تفصیل خنچی برآمدہ ہمہ ملائین را قتل و اسیر می سازد۔ تا دو روز در جواب آں انتظار کشید۔ آخر چنان استقرار یافت کہ فردا جواب عرضی بیاید یا نیاید کار خود باید ساخت۔ در خلال این احوال چہار گھڑی شب ماندہ آواز توپ ہا از لشکر نواب بہ گوشش میرنخت علی خاں رسید معلوم نمودند کہ نواب بر این فریق بے توفیق یورش نمودہ باشند۔ بہ خبر داری خود و آرایش صفوف پرداخت۔ چون صبح صادق روشنی خود ظاہر ساخت شتر سوار و ڈاک سوار را چہا طرفت برائے خبر ارسال داشت۔ یک پہر روز برآمدہ خبر رسید کہ لشکر نواب بسیار حال تباہ دارد۔ ازین خبر وحشت اثر نہایت الم روئے نمود۔ خصوص بر احوال میرنخت علی خاں کہ دست گرفتہ نواب نظام الدولہ بود۔ و طلب سہ بندی سپاہ قریب نہ لک روپیہ شدہ و طلا وہ آں در دست فرنگیان بہ احاطہ در آمدہ۔

گفتار در بیان شہادت نواب نظام الدولہ بہادر زما صر جنگ بہ تقدیر کردگار از دست ہمت خان افغان ملعون و بدکردار چوں مظفر جنگ گاردی بہ قید آمد و

حواله میرزا محمد خان بخشی شد او با مظفر خان گاردی سازش نموده با فرنگیان و کورندور سرگروه فرنگیان پیغام فرستاد که اگر افغانه یعنی همت خان و عبدالبقی خان حاکم کرنول و کرپه از آباد اجداد نمک پرورده نواب آصف جاه اند- همت خان ملعون با نواب نظام الدوله بسیار مربوط است و کمال بندگی دارد به طرف شما شود ما کار نواب را آخر می سازیم- و رام داس پنڈت نامی متصدی سرکار نواب هدایت محی الدین خاں طرح موافقت انداخته شریک میرزا محمد خان و غیره شد- فرنگی ازین خبر آگاه گشته در دل خود بسیار هراس بهم رسانید که اگر این خبر انتشار یابد و نواب را چشم زخمی به رسد عالمی را خراب خواهد ساخت- به افغانه خط نوشت که شما ما همه یک دل شده نواب را از در میان بردارید- و سعد الله خان را به جاکے او به نشانید- هر چه خزانه به دست آید تقسیم کرده خواهیم گرفت و هر چه شما خواهند خواست از ملک و مال و املاک و هائیده خواهد شد- افغانه تدابیرند کور را باعث عروج خود تصور نموده مردم را به این کار مخفی و دعوت کردند- میرزا محمد خان بخشی سایر و جانوجی بنال کرد شیخ محمد سعید نار نولیه رساله دار و شاه بیگ خاں و رام داس پنڈت و شجاعت خاں جمعدار قدیمی و رائے بشن داس و غیره یک دل گشته با خود هم عهد و پیمان شدند و در قتل نواب هم دستار شده محضر ساختند- بعضی می گویند که محمد انور خاں هم درین مصلحت شریک بود- به هر حال نمک به حرامان یک دل شده فرنگیان را اشاره کردند که شما فلاں وقت بیایند ما نواب را مقتول سازیم- چنانچه فرنگیان به تیغ سیزدهم

مہرم الحکم غلغلہ آمد آمد خود برپا نمودند وہمہ فادران بہ عرض رسانیدند کہ مسہوع شد کہ فرنگیان اہم شب عزم شب خوں دارند۔ چنانچہ تمام شب خیرداری و تیاری ماند۔ آخر صبح شد۔ تمام روز بیچ کس از اس ماجرہ فہ بر زبان نہ آوردند۔ چون شب شد باز ہاں غلغلہ شروع کردند۔ دریں اثناء کسے از مفتریان و نمک بہ حرامان بہ عرض رسانیدند کہ شاہ نواز خاں در ہراولی است۔ بافرنگیان ساخت دارد۔ نواب نظام الدولہ باوجود کمال اعتبار سے کہ بر شاہ نواز خاں داشت وقت شب نزد خود طلب داشت و فرمود کہ شما اہم شب بہ خدمت حاضر باشید۔ شاہ نواز خاں بہ موجب حکم شب بر مکان خودش کہ ہراولے بود میر جلال الدین خاں بخشی و مصطفیٰ خاں خویش متہور خاں و جاں بازہ خاں خویش دوم اور اقامت کردہ خود بہ خدمت نواب حاضر ماند۔ چون نصف شب شد باز بہ دستور دوسہ شب خبر آمد اہل فرنگ اشتہار یافت۔ از اس جاکہ دو شبہ ایں خبر غلط شدہ بود بیچ کس باور نہ نمود۔ بہ خبرداری و تیاری نہ پرداخت۔ آن روز قرار داد و مقرر شدہ کہ اہم شب البتہ بیایند۔ لہذا ہمہ نمک بہ حرامان بہ عرض رسانیدند کہ سہ شب متواتر بریں قسم حرکات لغو بہ عمل آمد۔ مردم لشکر استہزا و ریش خندی نمایند۔ ازیں سخنان نواب اصلاً بہ خبرداری متوجہ نہ شدند۔ راجہ رام چندر کہ از ہراولے پیش تر بہ بطریق متغلا بود حرکت فرنگیان و آمد و شد مردم افغانہ و جانوجی وغیرہ در گردہ اس ہا معاینہ نمودہ ہاں وقت مفصل معروض داشت۔ نواب برائے استفسار ایں خبر چرب دار پیش جانوجی فرستادہ و جانوجی معروض داشت کہ در رکاب حضرت دولک سہ

مثل فدوی ہزار ہا جمع اند۔ اول ہرچہ بر ما خواهد گزشت بعد از آن بر لشکر حضرت خواہد رسید
 رام چند رہنوز طفل است۔ اوچہ دیدہ است۔ اخبار باطل و دواہی فرستادہ۔ در لشکر
 مردم ریش خندی نمایند۔ حضرت بہ آرام تمام بے فکر باشند۔ ازیں سخنان خاطر نواب
 اندک جمع شدہ۔ وقت یک پہر شب باقی ماندہ طعام خاصہ طلبید۔ برائے نماز شب
 کہ گاہے ناغہ نہ بود برخواست۔ ہمہ سرداران بے ایمان در دیوان خانہ حاضر بودند۔ نواب
 از مکان ضرور بعد قضاے حاجت برآمدہ بر چوکی نشستہ و ضومی نمود۔ پنج گھڑی شب
 باقی ماندہ۔ یک مرتبہ آواز توپ ہا از طرف جانوجی مرہٹہ و افغنہ ملاعنہ شروع شد
 و ہنگامہ عظیم بر احوال لشکریان طاری گشت۔ امرایان نمک بہ حرام بہ نواب عرض
 می نمودند کہ در فیل خانہ سرکار یکیل مست شدہ است۔ بر مردم ہنگامہ می نماید۔ نواب
 این معنی را قبول نہ کردہ سواری خاص طلبید۔ تاکہ سواری حاضر شود فرنگیان اندرون
 لشکر توپ ہا زدہ آمدند و توپ خانہ سرکار کہ تعیین نام سرداران بود اکثر فرنگیان بر سر
 توپ ہا قائم نمودہ گولہ ہا بر خیمہ نواب سمری دادند۔ عرض کہ از چہا طرف بازار عداوت
 قائم شد۔ بہ مجرور رسیدن فیل سواری نواب بے سر انجام سلاح سوار شدہ مستعد گشت۔
 قریب سہ ہزار سوار در رکاب افتاں و خیزاں حاضر شدند۔ چون مقامات زیادہ شدہ بود
 ہمہ مردمان نزدیک خیمہ ہائے خود چاہا ہا و چشمہ ہائے آب کندہ بودند۔ در تاریکی شب
 کسے را خیال آں نہ ماند۔ ہزاراں سوار در چاہ افتادند۔ در خواصی نواب نظام الدولہ
 فتح الدین علی خاں عرض بیگی نشستہ بود۔ نواب فیل را جلد کردہ در میان فرنگیان انداخت

و اکثر فرنگیان را بقتل رسانید۔ آں ہامنہزم شدہ برخمیہ ہائے نواب شلک بندوق ہا
 و توپ ہار یختند۔ و از عقب لشکر ہم چار ہزار گاردی و ہزار فرنگی آمدہ دست بہ غارت
 کشودند۔ بہ موجب اشارہ منافقان ہمہ جا ملو شدند۔ نواب نظام الدولہ دیدند کہ
 دریں وقت کسے رفیق نہ می شود۔ تمام سرداران برگشتہ اند۔ برہمت خاں افغان
 رعایت ہا نمودہ ایم و او را برادر خود خواندہ ایم و از قید خلاص نمودہ
 احسان ہا کردہ ایم و او و جرات دارد شاید بہ کمک اقدام خواہد نمود۔
 جنگ کنان بہ طرف ہمت خاں شقی آمد۔ دریں اثنا اکثر مردم کہ در آں وقت رسیق
 نواب شدہ بودند از ضرب گولہ توپ و گولی بندوق شہید شدند۔ تا بہ حدے کہ جنگ
 عظیم واقع شد۔ زنجیر فیل از گولہ ہائے توپ راہ فنا گرفتہ و قریب دو ہزار سوار
 مع اسب افتادند۔ نواب بہ ہزار محنت و سعی خود را تا بہ ہمت خاں شقی رسانیدہ
 چون نگاہ نواب برہمت خاں ملعون افتاد ملاحظہ نمودہ کہ ہمہ افغنہ برافیاں خود ہا مستعد
 بانوج استادہ اند۔ نواب مظلوم بہ آواز بلند گفتند کہ اے برادر من بہت خاں بہا
 ایں وقت کمک و ہمت است۔ آں شقی الاشقیاء بہ سلام و مجراستوجہ نہ شد۔
 نواب دست خود را بر سر گزاشتہ باز بہیں قسم مجدد افرمود۔ آں مردود ملعون
 نزدیک فیل نواب خود را رسانید۔ عبد النبی خاں و سپہر عبد المجید خاں ہمہ با او
 متفق شدہ نزدیک فیل نواب آمدہ دیدند کہ در آں وقت ہمراہ نواب کسے از رفقاء
 باقی نہ ماندہ۔ شیر بچہ کہ بر فیل خود داشت سینہ نواب را ہدف ساختہ سرداد۔

بہمجرد رسیدن گولی نواب مظلوم ہاں بہ حق تسلیم نمود۔ و فتح الدین علی خاں پابرسر و
 سینہ نواب گزاشتہ از فیصل جہد کردہ خود را پائین انداخت۔ در آن حالت افغانان اورا
 نیز یک شمشیر بر سر زدند۔ زخمی شدہ بر خاک افتاد۔ لیکن زندہ ماند۔ و در آن مکان حاجی
 سبحانی قوال از اولاد تان سین کہ داروغہ نقارخانہ نواب بود کشتہ شدہ۔ میزرا محمد خاں
 بخشی سائر باوصف موافقت افغانہ و فرنگیان خود را از فیصل افگندہ رو بہ ہزیمت نہاد۔
 و در چنین حالت یک سپاہی از ملازمان نواب نزدیک او ستادہ بود۔ گفت کہ تو
 بخشی سائر باشی و نوبت نواب بہ این حالت رسید و تومی گریزی۔ ایں گفت و
 یک شمشیر بر سر او زد کہ نرمہ گوش او بریدہ شد۔ باوصف آں او گرینخت۔
 محمد انور خاں با سواری ہائے محل و صلابت جنگ بہادر و اسد جنگ بہادر و بسانت جنگ
 بہادر ہمہ صاحب زادہ ہا گرینختہ در لشکر راجہ رام چندر کہ با ہفت ہزار سوار قائم
 ستادہ بود در فتنہ پناہ گرفت۔ و او استقبال نمودہ ایں ہارادر قلب لشکر خود نگاہداشتہ
 دیگر رسالہ داران و بخشیان بعضی ہا گرینختہ رقتند و بعضی زخمی شدہ افتادند محمد ماہ
 کہ نصیب یار خاں شدہ و بعد از آں ظفر یار خاں مخاطب گشتہ بود از گولی بندوق
 افتادہ بعد از چند روز جان خود را اشار نواب شہید نمود۔ سید و ایم را یک گولہ توپ
 از دور رسیدہ چندان زخم کاری نہ رسیدہ۔ لیکن در گرینختن جان خود را باخت۔
 چیدریار خاں و ابو الفخر خاں ہماں وقت رفیق نواب سعد اللہ خاں بہادر شدند۔
 افغانہ ایں قسم جرأت کردہ بہ جائے خود در کمال تحیر و خوف بودند کہ شاید فوج نواب

از ما گردو۔ امرافرت یافثہ فوج را متعابہ مکنند۔ خود را مرد میدان ایں امر نہ دیدہ جلد فیل
نواب سعد اللہ خاں را کہ مقید بود پیش آوردہ بر فیل نواب شہید نشاندہ فوت نواختہ
سر نواب شہید را از تن جدا ساختند۔ دریں اثنا چاند خاں فیل بان جرأت نمودہ یک
افغان را کہ برائے بریدن سر نواب آمدہ بود بشیر قتل ساخت۔ افغانہ دیگر آن دلاؤ
را نیز کشتہ و سر نواب منظلوم را بر سنان نیزہ کردہ برداشتہ گردانیدند۔ خان عالم و شیخ علی
جنیدی با فوج ہائے خود برائے تلاش نواب می آمدند۔ چون سر مبارک را بر نیزہ
دیدند پس پاشدہ گریختند۔ دریں اثنا صبح شد و آں روز چہار شنبہ شانزدہم محرم
بود۔ تمام ملک بہ حرامان با ہم عہد و پیمان نمودہ بودند۔ رام داس پنڈت را دیوان مظفر جنگ قرا
دادہ نذر و مبارک باد دادند۔ ہمہ ملائین با شاہ نواز خاں عداوت قلبی داشتند۔ خان مذکور از فیل فرو دادہ
پایادہ شدہ خواست کہ خود رنجی سازد۔ دریں ضمن چند جمعہ از ان بابر داری کا خود از دور بہ دیدند۔ آمدہ
دست گیر نمودند کہ تو دیوان و مدار الملہام کل باشی و احوال آقا بہ ایں نوبت رسید
تو گریختہ می روی۔ بہ آبر سر ما ستادہ شو۔ ما بہ افغانہ و فرنگیان و ہدایت محی الدین خاں
جنگ می اندازیم۔ شاہ نواز خاں دید کہ ایں ہانہ می گزارند و مرد میدان ایں ہمہ ملائین
نہ خواہند شد۔ بہ آں ہا گفت کہ شما ہا ہمہ متفق شوید۔ ایں جانب ہمیں جامی نشینم۔
چہار پنج سوار نزد من نگاہ دارید۔ تا یک پہر من ایں جا حاضر ام۔ آں ہا برائے جمع
نمودن از ایشان جدا شدند۔ پنج سوار نزد شاہ نواز خاں گزاشتہ گرد آوری سواران
می نمودند۔ خان مذکور پایادہ باد و خدمت گار بہ دست پنج سوار گرفتار شدہ نشستہ۔

دریں اثنا میرمحب علی برادر حقیقی میرنجف علی خاں که بخشی خاصه برداران نواب نظام الدوله
 بود به تلاش شاه نواز خاں می گشت۔ در آن جا به این حالت یافته۔ به مجرد رسیدن
 آن جانشاه نواز خاں را از دست آل با خلاص کرده بر اسب خود سوار نموده خود پایاده
 شده به اراده این که شاه نواز خاں را در لشکر میرنجف علی خاں رساند اسب را جلد کرده
 با چهار تنج خدمت گار خود روانه شد۔ در اثنائے راه داور بخش محمد داروغه خوش بوخان
 رفیق شد۔ میرمحب علی یک اسب سپاهی که گریخته می رفت کشیده گرفته خود بر آن
 سوار شد۔ تا نزدیک قلعه چٹ پٹ که قلعه دار آن جا میراسد بود رسید۔ از آن جا که
 شاه نواز خاں را چون رابطہ سواری نه بود بسیار مانده شده طاقت یک قدم پیش رفتن
 نه داشت۔ متصل قلعه تالاب بود۔ برب آل فرود آمد۔ میراسد نکور هم پیش از آن
 چهار گھڑی از لشکر نواب گریخته در چٹ پٹ آمده بود۔ خبر شاه نواز خاں شنیده
 خود بیرون قلعه آمده آشنائی خود را اظهار نموده تعلق بسیار کرد و شاه نواز خاں و میر
 محب علی را در قلعه خود در آورد و ضیافت نموده با خود نگاه داشت۔ غرض که در لشکر
 تابیت کرده گرد و نواح عجب تهلکه عظیم روئے نمود که حالے غریق بحر فنا گشتند و
 در لشکر افاغنه و گاردیان تاس (۳) روز مردم را غارت می نمودند و قتال به میان بود۔
 ذکر جلوس نواب سعد اللہ خاں بہادر مظفر جنگ بر سند امارت
 و بہ زودی زوال دولتش بہ کمال آہ و حسرت و قضایائے کہ روئے
 داد بہ حکم خالق العباد چون مظفر جنگ بر سند حکومت امارت نشست افاغنه و

فرنگیان چکی به چوکی نزداد حاضر می بودند. در جمیع وجوه اختیار خود داشتند و مظفر جنگ را مختار در کار و بار نه ساعتند. فرنگیان به طرف خود می کشیدند و افغانه سوسه خود تمنا داشتند. تا یک ماه همین قسم گزشت. آخر کو رند و سرگروه فرنگیان مظفر جنگ و افغانه و عمده های لشکر را در بچول چری طلب داشته خود در میان آمده مقدمه را فیصل کرد. افغانه را ملک ادیهونی در انچور و بیجاپور و غیره دایمیده و خود در عوض این سمس و اعانت و خسارت تمام بنادر مثل چینا پین و دیونا پین و بچول چری و راج بندری و محمود بندر و گواندر و غیره به نام خود به دستخط رسانید. و چند انوائیه را ملک ارکاٹ و ترچناپلی و مدیها و ترنا ویلی و جنجی و چن جادر و غیره تا باغ ارم دستخط کرده گرفت به اجاره بیست و دو لاک روپیه سالیانه و فرنگی که مبلغ یک کرور و چند لاک روپیه که به مظفر جنگ قرض داده بود در عوض آن تا چهار پنج سال زرا جاره ارکاٹ و فیرو در تصرف خود داشت. از چند انوائیه تمسک نویسانیده گرفت. و آن سه خزانه نواب شهید و اسباب و جواهر و غیره اثاثه در رکاب بود. به موجب قرارداد با هم تقسیم کرده گرفتند. و رام داس پنڈت را راجه رام داس پنڈت خطاب داده اختیار دیوانی به او سپردند. و مردم که متفرق شده رفته بودند آن بار اقول فرستاد طلب داشت و تقسیم تعلقات حضور نمود. فرنگی هر روز ضیافت به عنوان تازه می نمود چنان چه آتش بازی لنگا به امید این که بانواب نظام الدوله اتفاق خواهد شد و نواب در بچول چری خواهد آمد و ملاحظه خواهد فرمود به تکلف تمام در سه ماه ساخته بود.

تفصیل آں موجب تطویل کلام است۔ غرض در دنیا پہنچ آتش بازی نہ ماندہ بود کہ در
آں نہ بود۔ از توپ و بان و چرخ و گل ریز و مہتاب و بنگلہ ہا و نشیمن ہا و خانہ آراستہ۔
ایں ہمہ از زمین زیادہ از یک گز بلند شدہ بود۔ مظفر جنگ در حویلی نشستہ بود۔ از
آں جا یک جانور مثل میمون از آتش بازی ساختہ بودند۔ ان را از دست خود آتش
داد۔ و آں جانور بہ مجرد آتش دادن از آن جا بر جستہ در لنگا آمدہ یک یک مکان
بنگلہ و غیرہ را از آتش بازی روشن می کرد۔ غرض تماشاے بود عجیب و غریب کہ
دیدہ و شنیدہ نہ شدہ بود۔ چون مظفر جنگ ایں تماشا ہا را ملاحظہ فرمودہ بہ پیش و
طرب مشغول شد و لاش نواب نظام الدولہ در قتل گاہ بود۔ لچہ ہائے لشکر تا بوت
را تیار ساختہ بر سر خود گرفتہ از شکر بہ عزم خجستہ بنیاد رواں شدند۔ محمد انور نامی قوال
کہ پدر و پسر او در سرکار نواب نظام الدولہ نوکر بودند۔ او نیز بہ کمال سرفرازی رسیدہ بود۔
چنان چہ اورا اسلحہ صد سوار ہمراہ دادہ برگزینی فرستادہ بودند و او داد شجاعت
دادہ۔ خبر شہادت نواب را سموع نمود۔ و از آں جا در راہ تا بوت نواب را دیدہ
تکلف و تجمل نمودہ بار نقائے چند تا بوت را خجستہ بنیاد رسانید۔ تا بوت نواب
شہید در ہر دیچہ کہ نزول می نمود بلکہ در اثنائے منزل ہر جا کہ تا بوت را بر آئے
وقفہ استادہ می کردند و خون از گلوئے نواب می چکید آں جا آستانہ ہا ساختہ
نقارہ ہا و بیرق ہا نصب می کردند و فاتحہ می خواندند۔ چنان چہ ایں رسم ہمہ جا شہرت
یافتہ۔ لاش را در روضہ منورہ کہ از خجستہ بنیاد فاصلہ ہشت کردہ دارد دفن کردند۔

چنانچه نواب آصف جاہ راہم در آں جادفن کرده بودند- نزدیک آں مدفون نموده
عالمے برائے فاتحہ می روند و نذر و نیاز می برند و مقصود و مراد حاصل می شود-

گفتار در بیان بعضی از وقایع که بعد از برآمدن پھول چری گزشت
چون نواب مظفر جنگ از سیر و تماشائے پھول چری انفرانغ حاصل نموده با فرنگی ہمد
پیمان در میان آورده تمام بنادر سپرد وافرود فرنگی از پھول چری دہ ہزار گاردی و ہزار
فرنگی دیک صد و پنجاہ ضرب توپ بہ کمک مظفر جنگ تعین نمود- اصلی گاردی قدیم
قدرے از پھول چری قریب دویست ہزار برآمدند- باقی سائیسان لشکر برائے درآ
بہ ایں حد رسید کہ سائیس و خدمت گاران کہ شریک آں ہاشدہ در آں گروہ گرد ہا
ساختند- مثل یک جمہدار صد نفر ازین قبیل قرار یافت- یک نفر را صوبہ دار کردند-
ہمراہ آں چہار سردار دیگر سار جنٹ و کورپورل و صوبہ دار و سپاہی- چنانچہ
در ماہہ سپاہی پانزدہ روپیہ و کورپورل فی نفر سی روپیہ و سار جنٹ فی نفر شصت
روپیہ و الفیر فی نفر صد روپیہ و صوبہ دار فی نفر پانصد روپیہ- ہر چہار پنج صوبہ دار
یک سردار دیگر مقرر کردہ نام آں را کمندان گزاشتہ در ماہہ آں ہزار روپیہ-
بعضی را ہزار و پانصد روپیہ مقرر کردند- درین در ماہہ یک داسے فرو گزاشت
نہ می کردند- از خزانہ ماہ بہ ماہ نقدی گرفتند- و فرنگیان ہم بہین نام صفت ہا ساختہ
مضامع آں موجب خود ہا قرار دادہ زر از خزانہ می گرفتند- ایں فوج را دوسر د
از طرف کورند و مقرر شد- سرگردہ آں موسے بوسی نام فرنگی دسر گردہ گاردیان

مظفرخان گاردی که هفت روپیہ را پیاده بود آن را هفت ہزاری منصب دہائی و مزا
دادہ اکثر فرنگیان را ہفت ہزاری منصب دہائی و مراتب دادند۔ انیال سرکار را
بر ہر سردار فرنگی گاردی تقسیم نمود۔ قریب پنجاہ فیل تقسیم شد۔ و اکثر جواہر بیش قیمت
بہ فرنگیان دادند۔ چون فرنگیان بر خانہ او مسلط شدند در گردنیمہ ہائے مظفر جنگ
چوکی فرنگیان بود و سواری او در میان فرنگیان می رفت۔ در دیوان خانہ و خلوت خانہ
کہ پنج ہزاری و چہار ہزاری محتاج پروانگی بودند و سندنواب آصف جاہ کہ ہمہ
عمدہ ہا ادب می نمودند در آن جا فرنگیان شراب زہر بار نمودہ مجلس می ساختند۔
در تمام لشکر عجیب خرابات خانہ رواج یافتہ کہ گویا تمام لشکر نصاریٰ شد مثل بشل
خوک ہا گلہ گلبستہ بودند و زنان فاحشہ خود را آراستہ در بازار می نشستند اختیار
تمام لشکر بہ دست نصاریٰ بود۔ چنان چہ ہر کس کہ بہ طرف آن ہا نگاہ می کرد ہاں
وقت روش را از قالب تن جدائی ساختند و کسے را قدرت آن نہ بود کہ خون
ناحق را استفسار نماید۔ این قسم لشکر ضلالت اثر و انبوہ پرانندہ ترتیب داد
پنج شش کروہ از پھول چہری خمیمہ گاہ شد۔ برائے ایں ہمہ اخراجات زرد در خزانہ نہ بود۔
سردار فرنگی یعنی کورندوریک کور روپیہ از خانہ خود قرض داد و در عوض آن اکثر جواہر
معتبر بہ قیمت ہل گرفت و باقی را تسک نویا ایندہ بہ دست خود در آورد و در عوض
آں ملک اراکاٹ کہ بہ چندا نوا بیتہ دادہ بودند بہ عوض آن بیست لک روپیہ مقرر شدہ
بود تا ۳۱ سال در تصرف خود داشت۔ چون ایں قسم قرار در میان آمد افاغہ

از مظفر جنگ گله مند شدند که ما این همه کار عمده سرانجام کردیم - ما را چه داده اید - مظفر جنگ استمالت افاغنه را بر فرنگی موقوف داشته همه آن قوم را در پھول چری فرستاد - کپتان پھول چری آن ها را به سلوک بسیار راضی ساخته ملک ادهونی در آنکو و بیجا پور تاسری رنگ پٹن بنام آن ها مقرر کرده لیکن افاغنه از دل راضی نه شدند - به خیال دیگر پرداختند - چون استمالت همه کس به ظاهر و باطن حسب دل خواه آن ها فیصل شد - میرنجف علی خاں با لشکر در نواح قلعه نجف گده و تر نابل به ملک گیری و نگاه داشت سپاه جهت خون نواب شهید مشغول بود و شاه نواز خاں در قلعه چٹ پٹ قیام داشت و میرمحب علی برادر میرنجف علی خاں هم هم راه شاه نواز خاں بود - میرنجف علی خاں این خبر شنیده بر آشفست و لشکر کشیده بر قلعه چٹ پٹ آمد تا شاه نواز خاں و میرمحب علی را از آن جا خلاص نماید - چون نزدیک قلعه چٹ پٹ رسید قلعه دار آن جا که میراسد بود او خبر آمد آمد میرنجف علی خاں شنیده سر اسیمه شد - میرمحب علی را از قلعه بیرون کرد و به میرنجف علی خاں نوشت که آمدن با این هنگامه چه وجه داشته باشد - مخلص از مدتی اخلاص دارد - در عالم اخلاص چه سبب خواهد بود - میرنجف علی خاں در جواب نوشت که شاه نواز خاں مرزی و میرمحب علی برادر این جانب را چرا در قلعه نگاه داشته - هر چند او عذر ها در پیش آورد اما در پیش نه رفت - بر جنگ قرار یافته - آخر الامر سر اسیمه گشته مخفی ده هزار روپیہ به طریق نذر فرستاد و به ظاهر شقه به دست خط شاه نواز خاں ارسال داشت - نوشته بودند که من به خوشی تمام دریں جا سکونت

در زیدہ ام و باقلعہ دارنا خوشی و سوء المزاجی نیست۔ مشورت این است کہ شہانزد
 نواب مظفر جنگ بہ روید تا طلب سپاہ کہ از ایشان گرفتہ آید برائے ما ہم بہتر است۔
 با وصف این ہمہ مراتب در نواحی قلعہ چٹ پٹ (۳) مقام کردہ۔ دریں اثنا
 نہایت نامہ نواب مظفر جنگ کہ بہ کمال مہربانی رسیدہ۔ مضمون این کہ چنان
 اتفاق افتاد کہ نواب نظام الدولہ شہید شہادت یافتند۔ از خواہش حق چارہ نیست۔
 الحال صبر و شکیبائی را کار فرمودہ خود را با فوج در حضور بہ رسانند۔ زیادہ از نواب
 شہید عنایات بر احوال شما خواہد شد۔ میر نجف علی خاں عنایت نامہ را ملاحظہ نمودہ
 در جواب نوشت کہ آمدن بندہ در حضور بہ چہار شرط می شود۔ اول این کہ طلب سپاہ
 کہ بہ موجب حکم نواب شہید نگاہ داشت نمودہ ام از سر کار دام مرحت شود۔
 دوم آن کہ افغانہ کہ قتال نواب شہید اند گاہے در دربار یا در سواری مقابل من
 نہ شوند و الا شمشیر بہ میان خواہد آمد۔ سیم آن کہ مکان من بیرون لشکر بہ تفادت یک کرو
 باشد۔ چہارم آن کہ ہر گاہ بہ دربار بہ آیم رفقائے خود تا پنجاہ کس ہم راہ بہ آیند۔
 نواب مظفر جنگ این ہمہ مراتب را قبول فرمودہ بازہ عنایت نامہ نوشت و رام داس
 پنڈت را در میان آوردہ۔ او ہم بہ تعلق تمام خطے نوشت۔ میر نجف علی خاں بر نوشتہ
 آن باطل نمودہ بہ طرف پھول چری کوچ نمود۔ چون خان مذکور بہ قتل گاہ نواب
 شہید رسید از سبب تفقدات و مہربانی ہائے او عجب حالتے گزشت کہ از گریہ و زاری
 بے قرار می بے ہوش شد و عالے کشتہ افتادہ بودیم۔ بہ ہر تقدیر از آن جا کوچ

نموده برده کرده لشکر نواب شہید کہ مظفر جنگ در آں جاگزاشته بہ پھول چری رفتہ بود ملحق شد۔ عجب احوال مردم عمدہ و جزو کل و سپاہ سوائے نمود کہ جائے عبرت بود۔ تاب فرود آمدن در شکر نہ آورده۔ بہ تفاوت یک کردہ فرود آمد۔ جمیع امرا و غیرہ برائے ملاقات آمدند۔ و از راہ خجالت گریہ وزاری آغاز کردہ سرگزشت خود ہا بیان نمودند۔ میرنجف علی خاں ہمہ را دلاسا و دل بری نمودہ اکثر مردم از لشکر کوچ کردہ در لشکر خان عالی شان آمدند۔ و میرنجف علی خاں از آں جا لشکر خود را گزاشته برائے ملازمت مظفر جنگ آمدہ مستفیض گشت۔ مظفر جنگ عنایات بسیار بہ حال او فرمود و شرطی کہ بہ میان آورده بود سجا آورد۔ میرنجف علی خاں ذکر شاہ نواز خاں را در میان آورده مظفر جنگ را اشتاق ساخت۔ چنان چہ عنایت نامہ جات بہ تواتر ارسال داشت و قول و عہد بہ میان آورد و بعد از آں شاہ نواز خاں از چٹ پٹ کوچ کردہ برائے ملازمت نواب آمدہ۔ چون نزدیک لشکر رسید سپہ متہور خاں بہادر و میرنجف علی خاں در امداد اس پنڈت با فوج ہائے خود برائے استقبال رفتہ آورده ملازمت کنانیدند۔ مظفر جنگ در ازل ملازمت پنج ہزاری منصب و خطاب روح اللہ خاں عطا فرمود و بسیار احترام نمود۔ وقت رخصت کردن تا در نیمہ خود فرود آمد۔ در اثنائے راہ بعضی لچہ ہائے لشکر از زبان خود کلمات ناشائستہ در حق شاہ نواز خاں می گفتند۔ میرنجف علی خاں کہ با فوج خود ہمراہ بود ہمہ را تہدید و قہمی نمودہ شاہ نواز خاں را نیمہ داخل نمود۔ بعد ملاقات مظفر جنگ نوشتہ کورند و رو کپتان پھول چری رسید کہ

شاه نواز خاں را برائے ملاقات مابہ پھول چری بہ فرسیند۔ از آں جا کہ افغانہ ہمہ در پھول چری نزد فرنگی بودند و فرنگی ہم و سواس داشت مابہ نجف علی خاں شورت نمود۔ میرنجف علی خاں مصلحت ملاقات داده خود نیز رفاقت قبول نموده بامردم قلیل دلیر جنگ آزمودہ و کار کردہ ہمہ راسخ نمودہ بالا اے سلاح جامہ پاپوشانیدہ تا بہ وقت کار بہ کار آید ہم راہ گرفتند۔ چون داخل پھول چری شدند با فرنگی ملاقات اتفاق افتاد و آں وقت چند انوائتہ و ہمت خاں ملعون شتی ہم بود۔ شاہ نواز خاں با فرنگی و غیرہ معانقہ نمودہ نشست و میرنجف علی خاں با فرنگی معانقہ نمود و با ہمت خاں شتی متوجہ نہ شد۔ بعد دیرے چندا حرکت شد۔ چون ہم کفو بود۔ بہ موجب خواہش او معانقہ نمود۔ دریں اثنا ہمت خاں شقاوت نشان از میرنجف علی خاں پرسید کہ نزد صاحب فوج گاردی چہ مقدار است۔ خان مذکور فرمود کہ ہر قدر باید موجود است۔ درہیں جواب و سوال شاہ نواز خاں دانست کہ در میان ہر دو شروع پر خاش می شود۔ میرنجف علی خاں را بہ سخنان دیگر مشغول ساخت۔ بعد از آں با فرنگی قول و عہد بہ میان آمد۔ تا دو گھڑی جلسہ بود۔ من بعد مجلس برخاست۔ برائے بودن شاہ نواز خاں یک حویلی دادہ ضیافت بہ تکلف فرستاد۔ دو وقت شام گفتہ فرستاد کہ مجلس قصص است۔ برائے تماشا بیایند۔ چنان چہ بہ اتفاق رفتند عجب رقصے بود کہ کسے این قسم نہ دیدہ باشد۔ از چہار گھڑی شب گزشتہ مجلس آراستہ شراب و کباب در میان آمد۔ ذکور و اناث با ہم شراب خواری کردہ چوں بدست شدند یک یک عورت و یک یک مرد فرنگی جوڑہ جوڑہ با ہم بہ قصص آمدند۔

ہر گاہ ماندہ می شدند دیگران نیز بہیں پہنچ بر می خاستند و رقص می کردند تا نوبت بہ کوہنود
 رسید۔ دختر وزن او بہ کمال حسن و جمال در سن پانزدہ سالگی بود۔ و چند عورات ہم سن
 او بر خاستہ بہ رقص آمدند۔ عرض کہ مطلق حیا و غیرت نہ دارند۔ و شرم و خجالت را در خواب
 نہ دیدہ بودند کہ از ماچہ صادر می شود۔ بہ بہر حال تا نصف شب گزشت۔ ہر کس بہ خانہ ہائے
 خود معاودت نمودند۔ فردائے آں فرنگی شاہ نواز خاں و میر نجف علی خاں را رخصت داد۔
 قسم و عہد در میان آورد۔ چون شاہ نواز خاں از پھول چری کوچ کردہ در لشکر مظفر جنگ
 آمد و لشکر از آں جا کوچ کرد افاغنے تا آں وقت برائے دستی کار ہائے خود در پھول چری
 بودند۔ بعد از چہار روز از پھول چری برآمدہ در لشکر ملحق شدند۔ مردم مظفر جنگ
 مشورت دادند کہ افاغنے در پھول چری ماندہ اند۔ خدا داد کہ چہ مشورت کردہ آمدہ اند۔
 ازیں گروہ بے شکوہ خاطر جمع نہ بود۔ اکثر مردم گفتند کہ افاغنے بند و بست راہ نمودند
 کہ در راہ کما رکالوہ نواب را مع لشکر غارت می کنیم۔ و بر ہر طرف کما رکالوہ کہ عبارت
 از درہ عظیم تاس^(۳) کردہ بہ عرض پہنچا گز واقع است توپ ہا را چیدہ و مردمان را مقرر
 نمودہ۔ ازیں محر خاطر نواب مظفر جنگ از افاغنے بسیار متردد و متفکری بود۔ دریں ضمن
 از اریکاٹ ہم کوچ شد۔ افاغنے ملاعنہ بہ کمال غرور و دوروز در اریکاٹ تمام کردہ از لشکر
 عقب ماندہ۔ اکثر جنس و اشیاے لشکر یان و سرداران می ماندہ فوج افاغنے بہ غارت
 می نمودند۔ ہر گز و سواس بہ خاطر نمی آوردند۔ و چون لشکر بہ رائے جوتی رسید و سہ دیہہ
 کہ از جاگیر افاغنے بود از دست لشکر یان خراب شد۔ رائے جوتی در تعلقہ آں ہا بود۔ چوں

افاغنه معانہ نمودند کہ دیہات مایاں از سبب لشکر خراب شد و ارادہ فاسد آں
نزدیک رسید چند عرابہ فرنگیان و مظفر خاں گاردی و یک عرابہ میر نجف علی خاں و چند
شتر فرنگی کہ عقب ماندہ بودند افاغنه بہ غارت بردند و بہ خاطر جمع لشکر خود را در جندالی
لشکر مظفر جنگ فرورد آورده خود ہر اے خوردن ضیافت ہا در قصبہ رائے جوتی کہ از
لشکر دو کردہ عقب ماندہ بود رفتہ بہ عیش و طرب مشغول بودند۔ و چون خبر غارت بردن
عرابہ ہا و شتران بہ فرنگی و مظفر خاں گاردی و میر نجف علی خاں رسید ہمہ متفق گشتہ
مشورت نمودند کہ افاغنه بر سر شہر ارات اندہمہ را بہ دغا قتل خواہند ساخت۔ بہترین است
کہ بہ تہیہ ایں ہا باید پرداخت۔ پس ایں نام بردہ ہا بہ اتفاق نزد نواب مظفر جنگ پیغام
فرستادند کہ صبح در میان ما و افاغنه بازار حرب گرم خواہد شد۔ اگر حضرت سوار
می شوند بہتر و الا مایاں ہر اے جنگ افاغنه عزم جزم نمودہ ایم۔ مظفر جنگ چوں دید
کہ مزاج ہمہ برین است گویا از جانب خداست کہ خار ہا از میان دفع بہ شود راضی شد
و گفت کہ صبح سواری من ہم تیار سازند۔ چوں ایں خبر بہ افاغنه رسید بہ عجز و شہیدن
از رائے جوتی سوار شدہ بہ لشکر نکبت اثر خود ملحق شدند۔ دریں اثنا مظفر جنگ
باتمام فوج مستعد گشتہ صفوف آراستہ قول را بہ ذات خویش زینت داد۔ ہر اول
توپ خانہ فرنگی و موسے بوسی و موسے لاش و غیرہ فرنگیان و جنسی سہ کار و
مظفر خاں گاردی با پنج ہزار سوار و پنج ہزار گاردی و پانصد فرنگی قرار داد و عقب
آں ہانیل نشان نواب با پنج ہزار پیادہ و دو ہزار جزایل انما زود و ہزار سوار و ہمیں قدر

پیاده و جزایل انداز و عقب او به جائے ملتیش خان عالم و پسر مقرب خاں دکھنی و شیخ علی
 خاں چندی و مرتضیٰ خاں رسالہ دار و شیخ محمد رسالہ دار و محمد اکبر خاں رسالہ دار این ہمہ
 بہیت مجموعی پنج ہزار سوار و غیرہ اسباب حرب ہمراہ داشتند در ملتیش قائم شدند۔
 عقب این ہاپیش روئے مظفر جنگ محمد انور خاں کہ مظفر جنگ در ہمیں ایام خطاب
 قطب الدولہ دادہ بود با پانصد منصبداران برادری خاص و پانصد سوار ملازمان سرکار
 و صف شکن خاں میر آتش با ہزار سوار و دیگر چند رسالہ داران و بخشیان فوج قائم بودند
 و عقب این ہا دو ہزار گاردی و قدرے فرنگی و (۳) زنجیر فیل سواری نواب صاحب جنگ
 بہادر و نواب اسد جنگ بہادر و نواب بسالت جنگ بہادر با ششم بسیار قرار یافتہ
 و عقب این ہا فیل سواری نواب مظفر جنگ ہم راہ قول میرزا محمد خاں بخشی با ہفت ہزار
 سوار و میر حسین خاں و امانت خاں و فتح خاں و درگاہ قلی خاں بہادر و حیدر یار خاں
 و مصطفیٰ خاں و متہور خاں و جاں باز خاں و یار محمد خاں و محمد امان خاں و غیرہ سی و نہ فیل
 سوار با فوج بسیار عقب سواری خاص حاضر بودند۔ و در چند اولی میر موسیٰ خاں بخشی
 و غیرہ چند سرداران با چہار ہزار سوار و در سیمینہ بیر نایک و سوریہ راؤ و سلطان جی بنال کہ
 و فوج جاتوجی بنال کہ و فوج راجہ رام چندہ راہ ہزار سوار و بسیت ہزار پیادہ ہر اول
 سیمینہ میر مقتدی خاں و پسران عبداللہ خاں و برادر مظفر خاں حسن الدین خاں
 نام گاردی حسین بدن و غیرہ با توپ و توپ خانہ چند اول سیمینہ زمین داران نواح
 بیجا پور قائم بودند و در سیرہ راجہ لچہمن راؤ کہند اکلہ و گویال راؤ و غیرہ با ہفت ہزار سوار

وده ہزار پیادہ تعین بودند ہر اول میران اللہ خاں کھوگر و فوج باجی را و با چہا ہزار سوار
 وده ہزار پیادہ چند اول میسرہ بران خاں و شجاعت خاں و غیرہ با ہزار سوار و ہزار پیادہ
 مقرر شدند۔ بہ این ترتیب صفوف آراستہ چوں بحر مواج بہ حرکت آمد۔ فرنگیان کہ بانی
 این فساد بودند پیش دستی کردہ مظفر خاں گاردی را بہ پیش روئے خود نمودند۔ چوں
 بر لشکر افغنہ رسیدند۔ افغنہ پیش از آن یک ساعت از رائے جوتی آمدہ داخل
 لشکر خود شدہ بودند۔ لشکر تیار ساختہ مستعد نمودہ میر سیف اللہ را کہ مدار کار آں ہا
 بود برائے پیغام صلح فرستادہ۔ فرنگیان اور دانستند کہ پیغام صلح آوردہ۔ مجبوریدین
 آواز گولی بندوق ہلاک ساختند۔ افغنہ ازین خبر ناامید گشتہ دست جلالت پیش
 آوردند و فرنگیان جلد دستی نمودہ قسمے گولہ ہائے توپ زدند کہ آں ہا فرصت دم زدن
 نہ یافتند۔ آخر لشکر خود ہا یعنی بہیر و بنگاہ خود را گزاشتہ بہ ارادہ دغا کہ شیوہ آں گروہ
 بے شکوہ است رو بہ گریز آوردند۔ تمام لشکر دانست کہ این ہا فرار اختیار نمودند۔ نواب
 مظفر جنگ بے تامل و بے تدبیر خیمہ ہائے بہیر و بنگاہ آں ہا تاختند۔ شکل صف آرائی
 قائم نہ ماند۔ قضا بہ عنوان دیگر صورت بست۔ مظفر جنگ ہمہ سرداران مثل التقسیم نمودہ
 بود۔ الا بہ شاہ نواز خاں و میر نجف علی خاں خاطر جمع نہ بود۔ ناچار این ہر دو سردار
 فوج خود را ہم راہ گرفتہ برا فیال خود سوار شدہ می رفتند۔ میر نجف علی خاں دید کہ فوج
 نواب مشغول بہ غارت است و ترتیب صفوف برہم خوردہ و افغنہ برد خاند۔
 با شاہ نواز خاں گفت کہ من از صاحب رخصت می شوم و شمارا بہ خدائے کریم می سپارم۔

من پیش تر رفته انتقام خون نواب شہید می کشم و الا وقت از دست می رود شاہ نواز خاں
فرمود کہ ما و شمار حکم نہ رسیدہ است چرا جرات باید نمود۔ میرنجف علی خاں گفت خدا نہ خواست
اگر شکست این طرف شود باز ما کجا خواهیم بود۔ و خون نواب مظلوم جوش زده است اگر
این وقت کمی کنیم باز کدام وقت انتقام خواهد بود۔ ہر چند شاہ نواز خاں ممانعت
نمود میرنجف علی خاں قبول نہ کردہ شاہ نواز خاں را نزدیک فیل نواب مظفر جنگ جا
کہ تمام سرداران فیل نشین بودند فرستاد و خود پیش قدمی نمودہ فیل خود را با فوج خود
کہ در آن وقت یک ہزار سوار و پیادہ ہم راہ داشت از تمام فوج خود پیش رفته با افغنہ
مقابل شد۔ افغنہ یک ہارگی رو بہ میرنجف علی خاں نمودہ۔ با ہم مصافع اتفاق افتاد۔
چنان چہ بسیارے از طرفین علف تیغ بے دریغ شدند۔ و هیچ کس کمک نہ نمود۔ میر
نجف علی خاں نگاہ کرد۔ دید کہ نواب مظفر جنگ قائم استادہ است و دیگر سرداران
ہمراہ پاشدند۔ کسے پیش روئے نواب مظفر جنگ نیست۔ ہمت خان ملعون شقی دید
کہ نواب مظفر جنگ رو بہ رواستادہ است۔ قدرے فوج مقابل میرنجف علی خاں
گراشتہ خود مثل برق فیل راندہ بہ مقابل مظفر جنگ آمدہ و از آن مردم کہ سابقاً ذکر فیہ
آں بابہ میان آمد کسے مقابل نہ شد۔ آخر مظفر جنگ بہ ذات خود فیل راندہ جنگ رستمانہ
بہ بل آوردہ۔ چند گاردی و چند خاصہ بردار کہ نزدیک فیل نواب مظفر جنگ حاضر بودند
متصل بندوق ہامی انداختند۔ متواتر دو گولی بندوق بر شکم ہمت خاں رسید۔
ازیں وجہ نہایت مضطرب شدہ سرانداخت۔ باز بہ ہوش آمدہ بود کہ یک گولی

دیگر ہر سینہ پر کینہ اور سید چنان چہ آن ملعون لعین شقی واصل جہنم شد۔ مظفر جنگ بہا
جراتے کہ داشت بر فیل خود از طرف محراب عماری سر بر آورده استادہ شد و شمشیر علم نموده
فیل بان تاکید نمود کہ فیل مرا بفیل ہمت خاں شقی ملحق ساز۔ بہ موجب امر فیل بان نزدیک
فیل اور سائید۔ دریں اثناء کسے بد نخت تیرے بہ جانب او انداخت۔ از قضا آں تیر
در حدقہ چشم چپ اور سیدہ از پشت سر پیروں برآمد۔ ہماں زماں روح از قالب تنہی
نمود۔ چوں ہر دوسر داران فوج مقتول گشتند محاربہ باقی نہ ماند یعنی عبدالنبی خاں وغیرہ افغانہ
کہ سردار بودند بعد گشتہ شدن ہمت خاں ملعون تاب نہ آورده رو بہ گریز نہادند۔ قریب
یک ہزار سوار افغانان شمشیر ہا علم کردہ استادہ بودند۔ آں ہا دست خود از جنگ
بہ کشیدند۔ دوسر داران آں ہا کہ گزہ تخته بودند کہ اکثر آں ہا را دست گیر نموده سر ہائے
ایشان را از تن جدا ساختند۔ بعد از جنگ معلوم شد کہ قریب ^(۳) سہ ہزار کس قتل و مجروح
افتادہ بودند۔ چوں ہر دوسر دار طرین بہ قتل رسیدند کسے باقی نہ ماند کہ اورا سردار نموده
نوبت فتح بہ نوازش در آورند۔ و ہر ^(۳) سپہان نواب آصف جاہ از معرکہ اندک
بہ تفاوت بودند۔ از آں جملہ نواب نظام علی خاں بہادر اسد جنگ چہرہ مبارک او از
زخم تیر مجروح شد۔ و نواب صلابت جنگ بہادر و نواب بسالت جنگ بہادر بہ سلامت
بودند۔ بہ ہر کیف ہمہ امر در مین معرکہ مشورت ہا نموده ہر ^(۳) نواب را آورده ہر ^(۳)
سردار ساختہ لو بہت نواختہ و سر ہائے اشتیقا و لاش نواب مرحوم یعنی مظفر جنگ را
ہم راہ گرفتہ داخل خیمہ شدند۔ چوں لاش سعد اللہ خاں بہادر مظفر جنگ را در خیمہ آوردند

زن و مادر او بہ قسمے گریہ وزاری و نوحہ نمودند کہ بیچ ذی حیات راطقت شنیدن آں بود۔
 در خیمہ دیگر ہر ^(۳) برادر و الا گھر بر یک مسند امارت نشستہ تمام امرا بہ ہر ^(۳) نواب رانندہ
 مبارک باد می دلانند۔ عجب احوال زمانہ است۔ کہ در یک دولت سرشاری و مبارک بادی
 و در یک گوشہ گریہ وزاری۔ حقا کہ کار این فلک کج رفتار ہیں نہج است۔

فرد

یکے رانہد بر سرتاج بخت دگر را بہ خاک اندر آرد تخت
 گفتار در بیان جلوس نواب سید محمد بہادر صلابت جنگ بر مسند امارت
 و سلطنت دکن بہ طالع سعد و بخت بلند و بیعت نمودن برادران و امرا بہ حکم
 رب العباد۔ چوں ہر ^(۳) نواب بر مسند حکومت نشستند کسے رایا رائے آں نہ بود کہ یکے
 را برائے حکومت تجویز نمودہ دو تار اسطیع یکے سازد۔ دریں اثنا قوم گاردی و فرنگی کہ تہمین
 مظفر جنگ بودند سوال نمودند کہ ماتعینات شخص دیگر بودیم۔ اواز قضائے ربانی بہ قتل
 رسید۔ ماروانہ پھول چری شویم۔ رام داس پنڈت کہ دیوان و مدار المہام گشتہ بود
 خانہ نشین شد۔ مادر مظفر جنگ و اہلیہ او پسر خود را حوالہ فرنگیان نمودہ کہ حق این طفل
 یتیم را بہ دہانید۔ و در پردہ داعیہ فرنگیان ہم ایں بود کہ بہ جائے مظفر جنگ پسر خرد سال
 او قائم شود۔ ازین سبب سود المزاجی می نمودند۔ امرا و سرداران ہمہ در فکر خود بودند کہ
 الحال چہ باید کرد۔ و بعد از ان و سپاہ حیران بہ کار خود گشتند۔ و افاغنہ کہ گریختہ رفتہ بودند
 ازین خبر مطلع و مجتمع گشتہ در فکر فارت لشکر شدند۔ غرض آں روز عجب تلاطمے در تمام

شکرماند که گویا قیامت برپا شده - میرجعف علی خاں چوں دید که کسے جزأت دریں وقت
 نہ می نماید شاه نواز خاں و امانت خاں و غیره را با خود رفیق کرده در خلوت مشاورت نمودند -
 چنان قریاینت که ازین هر سه نواب صلابت جنگ از همه بزرگ تر و اسد جنگ و اسد جنگ
 در عمر خدی تر اند - باید که نواب صلابت جنگ بهادر بر سر سند حکومت قائم شود - و هر دو برادر
 متابعت او نمایند - چنان چه اہل مشورت آمده بہ خدمت ہر دو صاحبان عالی ہمت عرض
 کردند - ہر دو صاحبان طوعاً و کرہاً قبول این معنی نموده بہ تجربی گاہ آمدہ زبان بہ مبارک باد
 کشودند - نواب صلابت جنگ ہر دو برادر عالی قدر را یک یک ہزاری اضافہ دست خط
 نمودہ ہر دو را ہفت ہزاری کردہ سرفراز ساختند - چون نواب صلابت جنگ بر سند
 حکومت متکین شد راجہ رام داس پندت را از خانہ طلب داشتہ استمالت او نمودہ بہ
 خطاب راجہ رگناتھ داس سرفراز ساختہ بہ معرفت او استمالت والدہ نواب مظفر جنگ
 مرحوم و پسر خرد سال او نمودہ بہ خطاب سعد اللہ خاں بہادر ممتاز گردانیدہ ہفت ہزاری
 و ہفت ہزار سوار و ملک بیجا پور بہ دستور پدر او دست خط فرمود - ازین رعایت با خاطر
 حزیں آں بانڈک سکین یافتہ - بعد از آں استمالت فرنگیان و گاردیان نمودہ کہ تا بنڈو
 لشکر بگل آید - و روز جنگ در عوام الناس حکومت نواب نظام علی خاں بہادر
 اسد جنگ اشتہار یافتہ بود - روز دوم این صورت واقع شد - بنا بر آں بہ تجدید ہمدانی
 بہ نام نواب صلابت جنگ اشتہار دادہ - اہالی و سواران لشکر ہمہ بہ تجدید آمدہ
 مبارک باد دادند - و دولت از دست رفتہ باز بہ مرکز اصلی قرار گرفت - لیکن اہل لشکر را

اطمینان خاطر پہنچ گونہ نہ بود۔ ہمہ در فکر خود ہا مستغرق بودند۔ اکثرے دریں فکر کہ بندوبست لشکر مطلق نیست و افغانہ در فکر انتقام اند و ملک انہا است آیا چہ خواہد گزشت اکثرے فرار اختیار نموده رفتند و بعضے بہ بہانہ مرض و بیماری رخصت گرفتہ در قصبہ جات آل نواح استقامت ورزیدند۔ میرنجف علی خاں بہ عرض رسانید کہ افغانہ بہ سمت عقب لشکر اند۔ امید وارم کہ در سواری مثل خود راسخ برادران در رکاب ملازمان مقرر می نمایم و فرودگاہ خود نیز بہ ہماں سمت جنداولی می سازم و وقت شب با فوج و برادران خود از لشکر فاصلہ یک کردہ بہ عقب رفتہ مقابل افغانہ تمام شب می نشینم تا آن کہ از ملک ایں قوم پشت بر آیند و لشکر بہ سلامت بہ گزرد۔ چنان چہ ہمیں قسم قرار یافت۔ از وقتے کہ میرنجف علی خاں مع برادران جنداولی اختیار نمود از آن روز تمام لشکر را اندک اطمینان عائد گشتہ۔ ہمیں کس بہ خاطر جمع بہ رفتن منزل مشغول شدند۔ چون دوسٹہ منزل از آن ملک کوچ شد اکثر اسباب و دہ ضرب توپ کلاں کہ نواب آصف جاہ بہ جائے جان خود می دانستند بر کمار کالوہ کہ دترہ ریگ تا چہار کردہ در میان دو کوہ عظیم واقع است ماندہ و لشکر بہ سبب سرگی گزاشتہ آمدہ بودند۔ چون بہ میدان در آمدند خبر دار شدہ گفتند کہ از ما عجب خطائے واقع شدہ کہ ایں چنین توپ ہائے کلاں گزاشتہ آمدہ ایم۔ تمام عالم چہ خواہد گفت۔ دریں جا کہ ادم شخص است کہ رفتہ ہمہ اسباب و توپ ہائے عقب ماندہ را بہ آورد۔ میرسن علی خاں برادر میرنجف علی خاں در میان مجلس گفت کہ من رفتہ می آرم۔ ہر چند کہ مرضی میرنجف علی خاں نہ بود کہ برادر ایں کار را قبول کند۔ چون

از زبان او برآمده ناچار فوج و جمعیت خود را ہم راه داده روانه نمود۔ میر حسن علی خاں بہاؤ
 از لشکر جدا شدہ پنج کردہ از لشکر رفتہ بود کہ افغنہ و پالہ گیراں آں نواح مقابل شدند۔
 میر حسن علی خاں ملاحظہ نمود کہ ایں باگروہ انبوءہ اند۔ شتر سوار پیش میر نجف علی خاں
 فرستاد۔ بہ مجرور رسیدن خبر میر نجف علی خاں با فوج خود سوار شدہ از برق و باد جلد تر
 خود را بہ ملک برادر رسانید۔ دید کہ فی مابین جنگ عظیم در گرفتہ است۔ و ایں ہامیہ
 من علی خاں راجہ فوج در میان گرفتہ اند۔ چون میر نجف علی خاں با فوج ہزار در آں
 معرکہ رسید گروہ اعدا را مانند نبات النعش پر اگندہ ساختہ بہ کمار کاوہ رسید۔
 توپ ہائے سرکار و چمکڑہ ہائے دیگر اسباب کہ افتادہ بودند ہمہ را بہ لشکر رسانید۔
 و رعب و داب میر نجف علی خاں در لشکر بسیار بود۔ قسمی کہ در آں وقت مقابل خود
 کسے را نہ می دانست۔ ازیں سبب راجہ رگناتھ داس کہ صاحب مدار کار شدہ بود
 نقیض گشتہ در فکر دفع خان عالی شان بود لیکن قابو نہ می یافت۔ ناچار بہ معرفت
 شاہ نواز خاں پیغام نمود کہ در لشکر مزاج صاحب خفہ می باشد اگر مرضی باشد برائے
 صاحب تعلقہ خوب بیرون تجویز نمودہ شود۔ میر نجف علی خاں قبول نمود۔ چنان چہ
 راجہ مذکور کر پہ و کر نول و غیرہ محالات افغنہ برائے میر نجف علی خاں و برادران او مقرر
 کرد۔ میر نجف علی خاں در لشکر خود نگاہ داشت نمودہ مردم را اگر دیدہ ساختہ در کر پہ
 تہانہ فرستاد۔ ہنوز تہانہ در کر پہ نہ رسیدہ بود کہ لشکر نواب صلابت جنگ بہادر
 بر کر نول ورود نمود۔ افغنہ بسیار قائم بودند۔ از رسیدن لشکر ستعد بہ جنگ شدند۔

رگنا تھ داس قابوئے وقت دانستہ بہ میرنجف علی خاں پیغام فرستاد کہ کرنول تعلقہ
 شماست و افغانہ درآں قائم اند۔ این قسم وقت کئے دست خواہد داد کہ لشکر نواب
 دریں جا چند مقام دارد۔ فرصت را غنیمت دانستہ تردد نمایند۔ در اندک وقتے فتح قلعہ
 کرنول می شود۔ میرنجف علی خاں جواب داد کہ تعلقہ بہ ما فرمودہ اند۔ احتیاج بہ کمک
 لشکر نیست۔ فکر آں در خاطر است۔ از فردا مورچہ ہا شروع خواہم نمود۔ راجہ بر سر دغا بود۔
 گفت اگر روبروئے ہا شروع شود بہ ملاحظہ آید۔ این گفتہ سوار شد۔ میرنہ کور دید کہ
 راجہ با فوج و سرداران بسیار می رود۔ خود ہم سوار شدہ نزدیک آبادی شہر رسید۔
 راجہ از حرب و جرأت بے جا منع نمود و گفت کار را بہ تدبیر باید آورد۔ در اجبہ گفت
 کہ شما بہ کار خود مشغول شوید ما استادہ می شویم۔ میرنجف علی خاں راجہ را رفیق خود
 نمودہ با فوج و رفقاء متوجہ حصار شد۔ مردم اندرون حصار بہ جنگ شروع نمودند۔
 از توپ و جزایل و بان ہرچہ داشتند دقیقہ از دقایق فرو نہ گذاشتند۔ میرنجف علی خاں
 جلد دستی نمودہ قسے جرأت بہ ظہور آورد کہ نزدیک دیوار رسید و مردم اندرون از
 دیوار بلند شدہ حرب می کردند۔ از ضرب جزایل و بان و بندوق آں ہا را پس پا و منتشر
 ساخت و فیصل خود را بر دروازہ چپاند۔ چوں دروازہ کمال استحکام داشت فیصل
 ہر چند قوت کرد از جائے خود جنبش نہ نمود۔ دریں اثنا میر حسن علی خاں جرأت نمودہ
 از یک طرف کہ دیوار شکستہ بود بالائے آں برآمد و میرزا عبد اللہ بیگ و فیصل علی بیگ
 و سید علی و میر علی اکبر وغیرہ با او موافقت نمودہ علم فتح نشان میرنجف علی خاں را بر دیوار

قائم نمودند۔ میرنجف علی خاں علم خود را بر دیوار دید۔ تعجب نمود۔ پرسید کہ بہ چه وجہ
 علم بر دیوار رفته۔ مردمان مفصل نقل نمودند۔ میرنجف علی خاں جلد از ہماں راہ خود ہم با فوج
 بر فراز دیوار برآمد۔ افغانہ بے جرأت راہ گریز پیش گرفته داخل قلعہ شدند و شہر بہ دست
 آمد۔ مردم ہم را ہی دست بہ غارت کشادند۔ میرنجف علی خاں این خبر نصرت اثر را بہ راجہ
 فرستاد۔ راجہ از آن جا با فوج و سرداران شل نظر بیگ خاں و محمد اکبر خاں و محمد سعید و غو
 در سالہ دار و غیرہ در شہر داخل شدند۔ میرنجف علی خاں راجہ را در یک حویلی نشانہ
 خود متوجہ قلعہ شد و سرداران دیگر را نیز ہم راہ گرفتہ متفصل قلعہ یک کر و ہے چار دیوار
 بود کہ تہا نہ افغانان در آن جا قائم بود۔ محمد اکبر خاں را با فوج در آن جا فرستاد و چون
 از آن جا خاطر جمع شد بہ فتح قلعہ توجہ نمود۔

ذکر فتح قلعہ کر نول بہ دست میرنجف علی خاں بہادر و شہادت یافتن
 میرمحب علی خاں و میر نظر علی خاں و میر حسن علی خاں بہ تقدیر قادر ایزد منان
 چون قلعہ کر نول در کمال استحکام بود و سرانجام تمام داشت۔ افغانان استعداد جنگ و
 قبایل ایشان در قلعہ۔ ازین جہت ہیچ کس جرأت نہ می کرد۔ نزدیک دیوار یک کمان
 دروازہ کلاں شکستہ بود۔ میرنجف علی خاں در پناہ حق بود لیکن بہ اختیار ظاہر تادرازہ
 خود و مردم رنقاہ استادہ تردد پیش رفتن می نمود۔ دریں اثنا میرمحب علی خاں و میر
 نظر علی خاں ہر دو برادران حقیقی میرنجف علی خاں کہ در خدمت نواب صلابت جنگ
 بودند خبر جنگ شنیدہ باز رنقاہ خود جلدی نمودہ نزد برادر خود درین معرکہ رسیدند

که در آن گیر و دار کار رستم نه بود که شریک جنگ شود۔ میرنجف علی خاں فرمود کہ شمارا پکار
 گزاشته بودم چرا دریں هنگامہ آمدند و مارا اطلاع نہ دادند۔ چون ہر چہاں برادر یک جا
 جمع شدند میرنجف علی خاں بہ نظر بیگنشی کہ عقب ماندہ بود گفتہ فرستاد کہ شما بہ جائے
 مخلص قائم شوید تا کہ ما پیش تر روانہ شویم۔ نظر بیگ خاں بہ جواب گفتہ فرستاد کہ
 جائے کہ استادہ ام خدا کند کہ قائم بہ ماند۔ خان والا شان بہادری را کار فرمودہ مع
 برادران در فعاہ چہار صد نفر پیادہ شدہ جلد دستی نمودہ خندق قلعہ را گرفت۔ از بالا
 قلعہ باران بندوق و جزایل می بارید۔ چند سہارز نام دار بہ کار آمدند۔ آخر نزد بان بادلوہ قلعہ
 گزاشتہ بار فیتقان بر سر دیوار قلعہ برآمدند۔ افغانان و پیادہ ہائے آل ہاروبہ فرار نہادند
 و در قلعہ کمال تہلکہ افتاد کہ جان در قالب آل ہا مانند زبان جرس و تپش بود۔ میرنجف علی
 خاں بر فراز قلعہ طالع گشت۔ دید کہ کسے مقابل نیست۔ و آل ہا کہ بودند گریختند۔ جائے
 خود را قائم نمودہ بہ راہ مبارک باد گفتہ فرستاد۔ راہہ از آل جا با فوج روانہ شدہ بر پشت
 قلعہ آمد۔ میرنجف علی خاں ملاحظہ نمود کہ راہہ با فوج آمد۔ خود پیش رفتہ بہ افغانان پیغام
 نمود کہ اگر ارا دہ جنگ دارید بہ آئید و گر نہ از فضل ایزدی قلعہ را گرفتہ ایم و فتح نمودہ ایم۔
 و دروازہ ہارا داکرہ می دہم۔ شما با آبروئے و متعلقان خود بیروں بہ روید نیست و شش
 افغان کہ سردار بودند از آل جملہ فقیر محمد نام و دوم گلاب خاں پیش میرنجف علی خاں آمدند
 و از وراستادہ شدہ گفتند کہ ما شمارا سردار دانستہ آئیم اگر مارا قول بہ دہید و
 با آبرو بر آید با قبایل بیرون می آئیم و قلعہ بہ شما مبارک است۔ میرنجف علی خاں فرمود

که هرگاه شما این قسم می گوئید قول دادیم شما قبایل خود را بر آید و بیرون روید. گفتند
 ما را نزدیک به طلبید و از دست خود قول به دهید تا خاطر جمع گردد. میرنجف علی خاں آں
 را نزدیک خود طلبیده قول داد. آں با ترسان و لرزان نزدیک آمده بر قدم افتادند.
 خان سحرالیه خاطر آں را جمع نموده چون خاطر آں با جمع شد درین اثناء راجه با فوج
 می آمد. آں با گفتند که شما را قول دادید و راجه می آید. یک شخصه نزد راجه فرستاده
 اطلاع دهید ایشاں را قول داده ایم کسے بدقولی به آں مانده کند. میرنجف علی خاں
 می خواست که شخصه را هم راه آں با به فرستد. درین اثناء میرنظر علی خاں برادر سیر
 نجف علی خاں گفت که من نزد نواب صلاحیت جنگ رفته خبر فتح و مبارک با دقلعه
 به عرض می رسانم. راجه هم در راه است. به او هم مبارک با و خواهم گفت. و این که
 این با را قول داده اند و فاغنه را نزد راجه برد. میرمحب علی خاں گفت یک برادر تنها
 نمی رود بنده را هم روانه نمایند. با چند رفیق نزد راجه آں با را رخصت نمود. افاغنه
 خبر روانه شدن میرمحب علی خاں شنیده آں با نیز با رفیق چند روانه شدند. میرمحب علی
 خاں را بسیار دیر شد. میرحسن علی خاں گفت که هر دو برادران را بسیار دیر شد که خبر
 آں مانده رسید اگر به فرمایید من رفته خبر بیاورم یا آں با را حاضر سازم. میرنجف علی خاں با
 رخصت داد. چون این هر سه برادر که خود تیر و تیر بودند جدا گشته خان مذکور استاده شده
 مردم را برائے خبر برادران فرستاد. خبر آمد که هر سه برادر با راجه ملحق شدند. خاطر جمع شد.
 چند افغانی که پیش او بودند میرنجف علی خاں از آں با پیش تر روانه شد. آں با دیدند

کہ برامی آید متفرق شدند۔ دریں اثنا خبر رسید کہ ہر^(۳) برادر کہ افغانہ آں ہا را بردہ
 بودند شربت شہادت چشیدند۔ میرنجف علی خاں از استماع خبر وحشت اثر چہاں روشن
 در چشمش از شب دیگجور تا یک تر گردید۔ بہ طرف راجہ بہ سرعت تمام رفتہ دید کہ نزد راجہ
 یکے ہم از آں^(۳) برادر نیست تفحص احوال نمودہ۔ مردم گفتند کہ ما بین دروازہ
 افتادہ اند۔ پائین قلعہ کہ نگاہ کردید کہ ہر^(۳) برادران و دوازہ افغانان کشتہ
 افتادہ اند۔ خود را از بالا ئے قلعہ پائین انداخت۔ چوں حیات باقی بود حق سبحانہ تعالیٰ
 زندہ رسانید۔ دید کہ دہ نفر افغان شمشیر کشیدہ استادہ اند۔ میرنجف علی خاں بار فحائے
 چند کہ خود را در آں جا رسانیدہ بودند ہمہ را جہنم فرستاد۔ مردم کہ ہم راہ برادران شہید
 بودند نقل کردند کہ ایں ہر^(۳) برادر افغانان را نزد راجہ آوردہ استادہ کردہ گفتند کہ
 ایں ہا را قول دادہ آوردہ ایم۔ برادر بزرگ ما فرمودہ اند کہ ایں ہا را رخصت دہید۔
 چنان چہ راجہ گفت کہ فوج انبوه استادہ است۔ مبادا کسے دست اندازی نہ کند۔
 شما خود ایں ہا را از قلعہ فرود آید۔ ہر^(۳) برادران و غا خوردہ افغانان را زیر قلعہ
 فرود آوردند۔ چوں پائین قلعہ رسیدند راجہ بہ صدائے بلند گفت بہ گو کہ شمشیر ہا
 و سلاح وغیرہ آں ہا بگیرند۔ چوں ایں آواز بہ گوش آں ہا رسید ایشان دانستند
 کہ سلاح ہا را خواہند گرفت۔ دست بے شمشیر شدند۔ ہر چند میرنجف علی خاں و میرنظر علی خاں
 وغیرہ گفتند شما خاطر جمع دارید یا سلاح شمارانہ خواہم گرفت بہ خاطر نہ آوردہ بے
 تامل بر سر حیرسن علی خاں برادر خورد جمد ہر زدند۔ چوں میرحسن علی خاں زخمی شداد ہم از

حمد ہر افغان رکشت۔ میر نظر علی خاں دست شمشیر شد۔ افغانہ ہم یک مل شدہ
 شمشیر ہامی انداختند۔ میر حسن علی خاں زخمی افتادہ بود۔ در آں حال دو شمشیر دیگر بہ او
 رسید۔ میر نظر علی خاں داد شجاعت دادہ رستمی نمودہ شش افغانان را دہل جہنمخت۔
 درین ضمن شمشیر شکستہ و تیغ دوم از نیام کشید۔ درین اثنا یک افغان از عقب او
 شمشیر زدہ دست چپ او را جدا ساخت شمشیر از دست او بہ افتاد و چوں سپر نہ داشت
 زخم ہا بر سر می خورد و شمشیری زد۔ دو افغانان دیگر را ہلاک ساخت و از بسیارے
 زخم ہائے کاری بر زمین افتاد۔ و میر محب علی خاں یک افغان را بہ قتل رسانید و افغان
 دیگر شمشیر بر سر او زد کہ سرش از تن جدا شد۔ این ہر (۳) برادر نام دار بہ تن تھا
 جنگ می نمودند۔ و ہزاران سپاہ تماشائی دیدند۔ کسے ملک شیران بیشہ نہ کرد۔ رجا
 از دور سیر می نمود۔ چوں میر نجف علی خاں این کیفیت سموع نمود بعد کشتن افغانہ کہ
 قاتلان برادران بودند متوجہ بر لاش برادران شد۔ بہ کمال ہم غم و الم لاش ہائے
 برادران شہید را بر پالکی گزاشتہ در لشکر خود آورد۔ میر نظر علی خاں با وصف رسیدن
 این ہمہ جراحت ہا جاں داشت۔ تا بہ خیمہ رسیدہ بہ علاج پرداخت۔ جراح دید کہ ہر دو
 دست قلم شدہ بر سر سی زخم خوردہ و یک پانیز قلم شدہ۔ تا یک پھر زندہ ماند۔ بعد
 از آن دمیت نمودہ جاں بہ حق تسلیم نمود۔ ہر سہ برادران بہ اتفاق بہ جنت المفردوس خواہند۔

فرد

جانش مقیم روضہ دار السور باد گلشن ہر اے مرقد او پر ز نور باد

راجہ چوں کار خود را کرد میرنجف علی خاں در تعزیه برادران شست۔ راجہ میدان
 خالی یافته تعلقہ کر نول را بہ مظفر خاں گاردی داد۔ میرنجف علی خاں لاش ہائے ہر سہ
 شہیداں را در آں جا امانت سپرد و خود در فکر داخل نمودن جہنم راجہ ملعون شد و
 شروع ہنگامہ بہیمیں بہانہ بلند گرداند۔ شاہ نواز خاں در میان آمدہ فہانیدہ تاسہ (۳) روز
 کوچ نواب موقوف بر ہمیں بود۔ بعد استمالت کوچ شد۔ و خیر النساء بگیم والدہ و شاد بگیم
 زن نواب مظفر جنگ از ہمیں منزل جدا شدند نعش نواب مذکور و سعد اللہ خاں خلف
 او بر صوبہ داری بیجا پور با گردہ انبوه و شخصت زنجیر فیل و جواہر خوب و عمدہ از مال نواب
 مظفر جنگ و نواب نظام الدولہ ہر چہ بہ دست آمد بہ جانب فرنگی کوچ کردہ رفت و
 مردم اعیان ہم رخصت شدن اورا غنیمت دانستند۔ ازیں جہت کسے معترض نہ شد۔
 کوچ فرمودن نواب صلابت جنگ بہ جانب حیدر آباد و روداد کہ
 در آں اوان بہ وقوع پیوست بہ امر خالق عباد و متوجہ گشتن از آں جا بختہ بنیا
 اورنگ آباد۔ بعد از رفتن قبایل مظفر جنگ نواب صلابت جنگ بہ طرف فرخندہ بنیاد
 کوچ فرمود۔ دو منزل طے نمودہ بود کہ ناگاہ بالاجی را و فتح سنگہ سپہر خواندہ راجہ ساہو
 ور گھوجی بھوسلہ ہر سہ ناسر دار باہشتاد ہزار سوار بہ یک کروہے لشکر رسیدہ پیغام
 فرستاد کہ از سہ سال من دکن را نگہ داشتہ ام زیر بار یک کروہ روپیہ آمدہ ام۔ زور مارا
 بہ دہند و الا جنگ خواہد شد۔ تاسہ (۳) روز بہ پیغام گزشت۔ مزاج فرنگی بر زردادن و
 صلح نمودن نہ بود۔ راجہ رگناتہ داس فرنگی را فہانیدہ نہ لک روپیہ دادہ بہ بالاجی صلح

نمود۔ بالاجی بہ طرف پونہ کہ محل سکونت اوست کوچ کردہ رفت و نواب صلاحیت جنگ بہ طرف حیدرآباد کوچ فرمودہ۔ طلب سپاہ در سرکار چون بسیار شدہ بود ہر روز ہنگامہ می کردند و راجہ وعدہ حیدرآباد می نمود۔ چون داخل نواح حیدرآباد شدند خدا بنده خاں وکیل مطلق و میرزا غل صاحب زادہ چہارم رانواب صلاحیت جنگ صوبہ داری حیدرآباد بہ برادر خود مرحوم حسرت فرمودہ بودند و پنج کردہ استقبال نمود و تمام شکر داخل شہر گشتہ۔ و در قلعہ محمد نگر خزانہ قریب دو کروڑ روپیہ نقد و ہمیں قدر جو اہر موجود بود۔ راجہ بہ حکم نواب صلاحیت جنگ در خزانہ واکر کردہ تنخواہ بہ سپاہ دادہ ہمہ را از خود راضی ساخت و فرنگیان را از انعام و اضافہ با دانیال سرکار دادہ با خود رفیق نمود۔ (۳) ہزار سوار از خود نگاہ داشت نمود و اکثر محمداران عمدہ و قدیمی را از نوکری سرکار بر طرف ساختہ در رسالہ خود بہ اضافہ نوکر نمود و وزیر از خزانہ سرکار عالی تنخواہ می فرمود۔ و اکثر عمدہ ہاشم میر مقتدی خاں حسین منور خاں و کمنی و وہل خاں یکاششی و دیگر سرداران را با خود رفیق گردانیدہ در پے شکست دیگران شد۔ بہ ظاہر با ہمہ کس سلوک نمی نمود۔ و در باطن آن چہ در قابوئے اومی آمد کارش بہ آخر می رسانید۔ و احوال نواب صلاحیت جنگ بہ سادہ بہ این جا رسانیدہ بود کہ محتاج یک روپیہ نمود۔ چنان چہ روزے نواب صلاحیت جنگ می خواست کہ برادران خود را ہم راہ خود طعام بہ خوراند۔ در باورچی خانہ حکم فرمود کہ از طعام ہر روزہ این قدر افزود سازند۔ داروغہ باورچی خانہ برائے پرواگی راجہ رفت۔ راجہ جواب داد کہ نہ باید بخت۔ باز بہ عرض نواب صلاحیت جنگ رسانید۔ نواب

رقعہ از دست خود بہ راجہ نوشت۔ راجہ رقعہ را خواندہ گفت۔ معلوم می شود کہ مورچہ را
 پر بر آرد۔ غلط کردند کہ رقعہ نوشتند۔ ہماں قدر کہ بختہ شود طبع نمایند۔ زیادہ نہ خواہد شد۔
 آخر پروا نگینی نہ داد۔ این قسم در مقدمات ضبط خود داشت و قدرت کسے بہ سبب حمایت
 فرنگیان و گاردیان و فوج نگاہ داشت نہ بود و کسے بہ روئے او دم نہ می زد۔ قریب
 بہ دو سال ہمیں قسم بود۔ بہ ہر تقدیر از حیدر آباد کوچ فرمودہ بختہ بنیاد تشریف آوردند۔
 حقیقت افانغنہ کرنول۔ چون مظفر جنگ گاردی در قلعہ کرنول رسید از طرف
 خود میرزا محمد خاں کہ سابق بخشی سائر نواب بود و با مظفر خاں موافق شدہ نواب نظام الدولہ
 را بہ کشتن داد و خود رفیق مظفر خاں شدہ نیابت کرنول مظفر خاں بہ او فرمود و محمد عالم
 نقیب را بخشی فوج او نمودہ صاحب اختیار کردہ خود در حضور آمد۔ بعد دو ماہ افغانان
 باز سر بر آورده برادر خورد بہمت خاں مقتول ملعون را کہ منور خاں نام داشت بہ سرداری
 برداشتہ قریب سہ ہزار سوار و سہ ہزار پیادہ جرار فراہم آورده بر کرنول مورچال
 بستہ جنگ شروع کردند۔ میرزا محمد خاں بیرون قلعہ آمدہ جنگ نمود۔ آخر تائب آورده
 فرار اختیار کردہ در پناہ ترمین دار گدوال رفت۔ و محمد عالم نقیب در قلعہ قائم ماند و جنگ
 نمود۔ این خبر بہ مظفر خاں رسید۔ از حضور خود کمک بسیار فرستاد لیکن کسے بہ آن قلعہ
 نہ رسید۔ مردم زر بارگرفتہ گریختہ رفتند۔ بالآخر مظفر خاں خود از راجہ و نواب
 صلاحیت جنگ نصحت شدہ با فوج بسیار بہ کمک رفتہ مکر جنگ نمود۔ و این صحبت
 فی مابین او و افغانان تا مدت شش ماہ ماند۔ آخر الامر ناچار شدہ بہ راجہ برائے کمک

نوشت۔ راجہ بہادر خواجہ نعمت اللہ خاں وغیرہ را با ہفت ہزار سوار بہ مدد او فرستاد۔
 آں بار قلعہ ایں طرف دریائے کشنا فرو آمدند و مظفر خاں در قلعہ مقید شد نعمت اللہ
 خاں با وجودے کہ ہفت ہزار سوار ہم راہ داشت تاب جنگ افغانان نیاوردہ بہاں
 جا مقام کرد۔ افغانہ ہر روزی افزودند۔ آخر کار نعمت اللہ خاں بہ ایں جا رسید کہ برآ
 ملک نوشتہ۔ راجہ بہ فکر بود کہ ملک بہ فرستد اتفاق نہ افتاد۔ آخر خواجہ نعمت اللہ
 بہ آں با پیغام صلح نمود و آں با بہ صلح راضی نگشتند۔ مقدمہ بہ امتداد کشید۔

مقدماتے کہ در شاہ جہان آباد و نواح آں روئے داد بہ تقدیر رب العباد
 چوں ابو المنصور خاں بہادر صفدر جنگ از دست افغانہ شکست خوردہ بہ شاہ جہان آباد
 آمدہ در فکر تدبیر انتقام بود ہول کر و مل ہار را و بہ موجب طلب از دھن روانہ شدہ
 قریب بیجہ نگر رسیدہ بہ تاخت و تاراج آں ملک اشتغال نمود۔ تا آں کہ پسر مرزا
 راجہ جے سنگھ تاب مقاومت نہ داشت ز ہر خوردہ وارد دہس المصیر گردید ہول کر
 تادت ہا در اطراف ملک راجہ ہا بود۔

سید سیادت خاں بہادر ذوالفقار جنگ امیر الامرا از سبب آں کہ جاوید خاں
 خواجہ سرکہ مخاطب بہ نواب بہادر بود با سید سیادت خاں کہ سابق صلابت خاں
 خطاب داشت و برادر زن محمد فرخ سیر و خلل حقیقی ملکہ زمانی و زوجہ محمد شاہ
 پادشاہ بود خلافت واقع بہ عرض احمد شاہ می رسانید۔ با وجودے کہ احمد شاہ
 پادشاہ سید سیادت خاں را نا نا با بامی گفتند بہ نوعی مزاج پادشاہ را از و برگردانید کہ

پادشاه او را مقید ساخته در قلعه ارک حبس نمود. و اکثر اموال و احوال و ائقال و صیقل و خزان و اقیال به ضبط پادشاهی درآمد و از عزل او خدمت میبخشی گری به نواب مالد الملک غازی الدین خاں بهادر فیروز جنگ مقرر شد و مخاطب به امیر الامرا نظام الملک گردید. و چون خبر شهادت نواب نظام الدوله بهادر به غازی الدین خاں بهادر برادر کلاں نواب نظام الدوله رسید بسیار حزین و غمگین و طول گشتند. و پادشاه به دلاسا و دلبری نموده. چنانچه وزیر الممالک ابوالمنصور خاں بهادر برائے ماتم پرسی به خانه نواب مذکور آمد و صوبه داری دکهن به نام نواب امیر الامرا فیروز جنگ مقرر شد و نواب فیروز جنگ جایه جاسند بجالی به نام اهل خدمات ارسال نمود. منظر جنگ و هر سه برادر خطوط ارسال داشت. اظهار امارت و دارائی خود نمود و به نام خواجم قلی خاں بهادر سند نیابت صوبه داری مع فرمان پادشاه و خط نواب بهادر خواجه سرفراز استاد. اما واقعه که روئے داد در خجسته بنیاد و دارالسرور و برهان پور بحکم مالک یوم النشور. و چون خبر گشته شدن نواب شهید به اطراف و جوانب شایع شد بالاجی از محل سکونت نکبت خود حرکت نموده به ضبط جاگیرات امراد منصب داران و ملک پرداخته و سند ضبطی به برگزینات دور و نزدیک ارسال داشت. و عاقله در هم برهم شد. و بالاجی خود متوجه خجسته بنیاد گردید. در آن جایه اخذ و بر مقدمات برگزینات پرداخت و قریب به شهر دائره نموده. و سید شکر خاں بهادر نصیر جنگ چون تاب مقاومت و استقامت نداشت. مبلغ هفده لک روپیه بر برگزینات و قدر

نقد داده صلح نمود و ضبطی از سبب مصالحت در صوبه نجف بنیاد نیامد - و بعد از چند مقام از نواح نجف بنیاد کوچ نموده بر سر راه لشکر اقامت نمود - چنانچه رقم زده کلک بیان گشت و در بر بیان پور خواجم قلی خاں که ناظم صوبه بود به احمد میر خاں پیغام داد که درین وقت واقعه ناگزیر در پیش آمده - از برائے دفع مقابله و محافظت شهر مبلغ زر در کار است - باید داد - و احمد میر خاں در جواب گفت که بدو حکم من زر نمی توانم داد - ازین جهت در محافظت خود و خزانه که در قلعه ارک بود سعی بلیغ نمود و امر به نگاه داشت سواران و بے اسپان و پیاده ها بے برق اندازان و تیر اندازان فرمود و خواجم قلی خاں نیز به نگاه داشت مشغول گردید - و ابو الخیر خاں شمشیر بهادر نیز نگاه داشت نمود و به نوعی بازار نگاه داشت گرم شد که گاهی درین چند سال لمحو نه گشته بود - هر سه در بار ملو از آدم و اسب بود و اکثر فرمایگان جولایان و ارباب حرفه خود را به صورت سپاهیان آراسته نوگر گشتند - و در میان خواجم قلی خاں بهادر و احمد خاں بهادر جواب و سوال در میان بود و اطراف و جوانب قلعه و خانه احمد خاں مورد چال بسته بودند - درین دو (۳) ماه به احتیاط تمام گزران نمودند - درین ضمن عنایت نامه به مهر نواب مظفر جنگ به نام هر ایک علیحد رسیده که سرگرم در کار خود باشید - با وجود این هر دو سردار در مضبوطی و احتیاط از خوف یک دیگری کوشیدند - و هر روز میل خواجم قلی خاں بهادر برائے سواری تیار می شد - تا آنکه بعد چند روز سند صوبه داری به مهر نواب مظفر جنگ به نام ابو الخیر خاں رسید - و نقل آن به مهر قاضی محمد حیات بلده دار السرور رسانیده در پیش خواجم قلی خاں

فرستادند۔ و احمد میر خاں و متصدیان شہر رجوع بہ شمشیر بہادر نمودند۔ و او چکو مت پرست
دریں ولاد راہ ربیع الاولی۔ چنان چہ ماناجی بکم و ہری پنڈت و سردار دیگر از مرہٹہ بہ اتفاق
توجہ بہ سمت تعلقہ را و کردہ فیضی پری داختند و فوج دار و عامل را و در قصبہ مذکور بہ حراست
تمام قدم مانعت استوار نمود۔ و این خبر بہ میر حیدر علی سپہ سالار احمد میر خاں رسید۔
قریب پانصد سوار و یک ہزار کسرے پایہ جملہ ہم راہ گرفتہ و توپ چہ ما و شیز بچہ ما و
جزائل و بندوق با بہ حوالہ بر قندازان کہ بندوق نہ داشتند فرمود و شیخ محمد خورم سپہ ظفر محمد
خاں کہ بہرہ عظیم از کسب سپاہ گری داشت بہ رفاقت خود گرفتہ و از دہم ربیع الاولی
از شہر برآمد بے اسباں را بر عرابہ مانو کر نمودہ ہم راہ گرفت و بعضے کہ ماندہ بودند روز
دیگر بہ عرابہ ہا سوار شدہ روانہ شدند۔ بہ ہر تقدیر سینہ ہم در مقابلہ کردہ بے شکوہ
مقابلہ درآمدند۔ و از طرف خود نیز دو ہزار سوار کہ آب بہ دست آں ما بود حملہ آور گردیدہ
بہ تفنگ انداختن بہ حملہ ماے متواتر جنگ نیزہ و بجالہ مشغول گشتند۔ دریں اثنا از
قضا محمد خورم کشتہ شد و تزلزل تمام روئے دادہ۔ زر سنگ را و ہر کارہ میر شہاب الدین
جمعہ دار از براے مصالحت ترددات بجا آوردہ میر حیدر علی را بہ نزد آں اشقیابردہ چوں
مصالحت حب دل خواہ نہ بود بہ لشکر خود معاودت نمود۔ چنان چہ تا آں وقت در فوج
قرارے نہ ماند و اکثر مردم رو بہ فرار آوردند و باز جنگ در گرفت و گویند رام پیشکار دیوانی
زخم گراں برداشتہ بہ شہر آمد و بعد از چند روز در گزشت۔ دریں ضمن روئے فوج گزشت
و مردم گریختن شعار خود ساختہ خود را بہ شہر رسانیدند۔ چنان چہ بعضے مردم کہ اسباں

جلد داشتند به جلدی تمام خود را پیشہر رسانیدند۔ و اکثر مردم کہ دو چار مرتبہ شدند صلاح و لباس خود در باخته برهنہ جاں را غنیمت دانستہ عریاں داخل شہر شدند و مردمانی کہ برائے کمک آں بارفتہ بودند آں باتیر از عرض راہ سعادوت نمودند۔ قریب ہشتاد نفر در آں معرکہ شہید گشتند و میر حیدر علی پیشہر آمد۔ روز دوم گماشتگان و تصدیان پادشاہی از اخذ و جر محمول ممنوع گشتہ و مقامیہر بر محالات سایر مثل سنڈی شاہ گنج و جہان آباد و بہادر پورہ وغیرہ گماشتہ گان خود نشانیدہ بہ ضبط خود را آوردند و طرفہ اختلافی روئے داد۔ چند روزے بریں نوع گزشت۔ دریں اثناء

سند نیابت نواب فیروز جنگ از حضور بہ نام خواجم قلی خاں بہادر مع فرمان پادشاہی رسید و خواجم قلی خاں برائے آداب فرمان رفتہ گرفت و دخل و عمل قرار واقعی نمود و شمشیر بہادر حقیقت را بہ نواب مصلابت جنگ بہادر و راجہ نوشت۔ در ہماں ایام بر سندا مارت بعد از مظفر جنگ جلوس استقرار یافتہ بودند۔ چنانچہ اندرون شہر عمل و دخل خواجم قلی خاں و بیرون شہر در تصرف گماشتہ گان بالاجی بود۔ چوں فنایت نامہ بہ نام ابو النخیر خاں از مصلابت جنگ و راجہ رگناتھ داس سے خطاب امام جنگ با سند کمالی صوبہ داری بہ نام او فرستادند۔ بہ قلم آوردند کہ بفضل مصلحت این است کہ شما در امر صوبہ داری مستقل گردیدہ بہ ہر نوع دابند۔ از خواجم قلی خاں امر حکومت انتزاع نمایند و چوں حکم بہ نام امام جنگ رسید بہ خواجم قلی خاں بہادر پیغام فرستادہ و او در جواب گفت کہ من بہ موجب سند حضور ناظم گشتہ ام۔

دخل نہ خواہم داد۔ امام جنگ دریں باب از متصدیان وغیرہ شورت نموده ہمہ یک جہت
 ویک دل گشتہ اتفاق بر اجرائے حکم نواب صلابت جنگ نمودند و عکد و فعلہ صوبہ داری
 خود نموده رجوع بہ ابوالخیر خاں گشتند و خواجم قلی خاں بہ قدم مانعت در پیش آمدہ دست
 از حکومت بر نہ می داشت۔ چند روز بریں منوال گزشت۔ و ہر چند مردمان نہمانیدند فائدہ
 بر آں مرتب نہ گشتہ۔ و علم در گنج چوک از خواجم قلی خاں بر پاشد۔ میر غیاث برائے
 برداشتن علم خواجم قلی خاں با فوج کشیر کہ چہار حصہ افزود مقابلہ خواجم قلی خاں بود و زخمہ
 نوزدہم جادی الاولیٰ بہ جہت حرب آمادہ گشتہ روانہ چوک شدند و خواجم قلی خاں
 ایں خبر استماع نمود بہ جلدی تمام سپہر خود نزد محمد خاں و داماد خود کہ مخاطب بہ البرز خاں بود
 با محمد خاں بخشی در مقابلہ فوج و پیادہ ہائے کار گزار و تفنگ چیاں برائے مورچہ بندی
 ارسال داشت و میر محمد غیاث پیش دستی نمودہ مجتہد را از جابر داشتہ و نشان
 ابوالخیر خاں را نصب نمود۔ بہر کارہ با ایں خبر گوش زد خواجم قلی خاں نمودند۔ سردار
 خود را بہ محار بہ و بر جوی ادمور چال خود قرار دادہ شروع برق اندازی و بان بازی
 کرد۔ چنان چہ چند نفر از تماشا تیاں در چوک زخمی شدند۔ و میر غیاث در بازار نشستہ
 مورچال قائم می نمود۔ و از چہار گھڑی روز ماندہ جنگ شروع شد و بر جوی میر کمال
 کہ قریب بہ پل واقع است میر حیدر علی در مورچال جنگ گولی و بان شروع کرد و
 میر امجد ہشیرہ زادہ و عزیز اللہ ہشیرہ زادہ و دیگر ابوالخیر خاں و دیگر از اقربا و عبد اللہ نظر بیگ
 خان بخشی و سید نور الدین خاں کو تو ال و رسالہ داران تمام شب میدان چوک و پیش رو

مسجد جامع نشان مورچال پیش بردند و نصف شب ہزاری خواجم قلی خاں کشتہ شد و
 در مورچال خلل عظیم افتاد تشویش بہ دل ہائے نوکران خواجم قلی خاں بہادر اصلا ازیں
 تغیرے رونہ داد۔ میر نعمان خاں سپہ شاہ عبد المنان و میر حیدر علی و نرسنگہ راؤ و شیخ
 عبد الرحمن برائے مصالحت در میان بودند و سعی بامی کردند۔ بالآخر ہر دو جانب بہ مصالحت
 راضی گشتند کہ دوازده ہزار روپیہ طلب سپاہ کہ در آں چند روز شدہ بود ابو النجیر خاں
 بہ دہد و صوبہ داری بہ او واگزارند۔ یک پہر روز برآمدہ قتنہ فروشت و پائے جنگ و
 جدال از میان برداشت۔ باز حکم مجدد از نزد نواب صلابت جنگ بہ نام ابو النجیر خاں رسید
 کہ پنج شش ہزار سوار نگاہ داشت نمایند و مبلغ کلی از خزانہ دارا السردرد ہانیدند۔ بہ موجب
 امر نواب صلابت جنگ بہ نگاہ داشت سپاہ اشتغال نمود۔ ازیں عمر عالمے کامیاب
 گردید و منصب دارانے کہ جاگیر ات آں بار اقمہوران بہ ضبط آورده بودند بہ مساعده در ماہ
 و مدد خرج بہرہ ور شدند۔ بہ نوعی بازار نگاہ داشت گرم شد کہ ندائے نقیبان و صدائے
 چادرشان تا فلک بلند شد۔ و ہر روز شمشیر بہادر خود ملاحظہ سواران سائر در سالہ داران
 می فرمود۔ واسپہ نایاب گردید و اسپان مالوہ را تا جران بہ برہان پور آوردند و بازار
 نحاس کہ از چندین مدت ویران بود آں چنان بازار گرم شد کہ تمام چوک از بائع و مشتری
 مملو بود۔ و در ہمیں ایام بر خطاب خواجم قلی خاں بہادر قائم جنگی را افزوده مومی الیہ تکلیف
 حضور نمودند۔ در اچہر رگناتھ داس بہ نظربیک خاں خط نوشتہ نزد خود بخبتہ بنیاد
 طلب داشت۔ چہارم ہم رمضان۔ دانہ شد و خواجم قلی خاں پانزدہم شہر مذکور صلازم

نجمتہ بنیاد گشت۔ و نظریک خاں را باز بخشی سائر نمود۔ و خوشان را کہ ہم راہ بردہ۔
 بود ہر کدائے بہ مناسب و خطاب ہا سرفرازی یافتند۔ و میر مہدی خاں و دیگرہ برادران
 قاضی دایم را مقید نمودہ نزد راجہ رگناتھ داس بردند و انڈاں جافر نمودہ ہر کدائے جا بہ جا
 روپہاں نمودند۔ دریں وقت ماناجی بکتم مقہور کہ بہ سمت عادل آباد آمدہ بود چون میر غیاث
 بار سالہ داران بہ محاربہ اورفت۔ او فرار نمودہ بہ گریخت۔ دریں اثنا فکر راجہ رگناتھ داس
 ایں بود کہ از بالاجی پر خاشش نماید۔ و ہمیشہ بر زبان می آورد کہ مبلغ نہ لک روپیہ سرکار
 گرفتہ است۔ در عوض ہر لک دہ لک خواہم گرفت۔ ایں خبر بہ بالاجی رسید بر خود برآ
 شفت
 و از غرور فوج و سرانجام توپ خانہ خیرہ شدہ پیغام داد کہ اکثر اوقات از زبان توایں
 قسم ہرچی آید خود را چرا گم کردہ۔ و راجہ ازین سخنان برہم شدہ بہ اجماع عساکر امر نمود۔
 و ابو النخیر خاں را نیز طلب داشت۔ امام جنگ پیش از رفتن خود میر غیاث و سید معز الدین
 پسر سید نور الدین خاں را برائے آوردن خزانہ روانہ نمود۔ در ماہ شوال پنج لک
 روپیہ و کسرے از رانوجی سندھ میہ مہبطہ بود قریب بہ شہر رسید۔ ابو النخیر خاں امر نمود
 کہ خزانہ از دست متقاہیر انتزع نمودہ داخل سرکار نمایند۔ چنانچہ بہ بل آمدہ۔ اما بعد
 ازین کا کہمان خزانہ مذکور بہ متقاہیر مسترد گردانیدند۔ بہ تالیخ سلخ شوال ابو النخیر خاں از دریا
 تاجپتی گزشتہ در عین شدت باران روانہ نجمتہ بنیاد شد۔ و در راہ از مرض فالج
 بیمار گشتہ۔ و با وجود عارضہ مرض بہ ملازمت نواب صلابت جنگ رسید۔ و بعد
 از آن رائے ہائرال قرار یافت کہ بہ جنگ بالاجی مقہور باید رفت۔ بعد عید الاضحی

تبارخ یازدہم ذی الحجہ از شہر برآمدہ داخل خیمہ شدند و امام جنگ را ہر اول و نصیر جنگ را جند اول مقرر نموده پیش تر روانہ گشتند۔ و برائے گردآوری توپ خانہ و سپاہ و فراہم آوردن بہیر و بنگاہ و برآمدن صرافہ چند مقام واقع شد۔ از راہ احمد نگر عازم پونہ کہ محل سکونت ادبار آں بے حیائے نابکار یعنی بالاجی شقاوت آمار بود گشتند۔ و در احمد نگر زیادتی بہیر و بنگاہ را در آں بلکہ گزاشتہ و لوازم ضروری ہم راہ گرفتہ قدم پیش تر گزاشتند۔ آں ملائین نیز بہ تہیہ جنگ و پرخاش پرداختند۔ بہ مقابلہ لشکر نصرت اثر در آمدند۔

دریں سال نقد علی خاں دیوان فرخندہ بنیاد حیدر آباد کہ سنین عمرش از صد سال تجاوز نمودہ بود و بہ کمال صلاح و تقوی بود در ماہ صفر وفات یافت۔ پسر او میرزا علی نقی کہ نواب مظفر جنگ دار و غنیل خانہ نمودہ بود بعد از فوت پدر بہ خطاب نقد علی خاں سرفراز گشتہ۔ و نواب صلابت جنگ نقد علی خاں مذکور را از انتقال پدر دیوان حیدر آباد نمودند۔

ہم دریں سال سید شریف خاں شجاعت جنگ از اولاد سید محمد بود شجاع و دلیر و مردانگی کمال داشت۔ در ماہ شعبان جہان فانی را وداع نمود۔ و سید صدر الدین خاں پسرش بہ خطاب پدر ممتاز گردید و صوبہ داری سرکار برابر از انتقال شجاعت جنگ مرحوم بہ سید لشکر خاں بہادر نصیر جنگ مقرر شد۔

و دریں سال میر دوست علی خاں کہ برائے استمداد نوابت صلابت جنگ ہم راہ ابوالنیر خاں باجمیت پانصد سوار دپیادہ از برہان پور بختہ بنیاد رفتہ بود

در ماه ذی حجه به عالم بقاشتاقت - خلف الصدقش میرنجفت علی خاں نعش والد بزرگوار خود را به کمال آرایشش به بریان پور روانه کرد و در مسجدی که آن مرحوم خود ساخته بود چنان چه نام او به تار مسجد موسوم نموده بود مدفون ساخت - رحمتہ اللہ علیہ - و در سنه ۱۱۶۵
به تاریخ دوازدهم محرم الحرام جنگ در میان بالاجی راؤ و لواب صلابت جنگ شروع شد - و بالاجی راؤ پیشش سد ہوچی بن جما بالشکر ہر اول جنگ ہانمودہ - چنان چه از جانبین حرب کارزار بہ وقوع پیوست - و فرنگیان و گاردیان بہ کمک ابوخیخاں ہر اول رسیدند - فوج نابکار مرہٹہ رو بہ گریز آوردند - و شب چہار دہم محرم الحرام خسوف ماہ واقع شدہ بود - بالاجی غافل از لشکر اسلام گشتہ برائے پرستش قمر از شکر خود بہ کنار گنگارفتہ مشغول بہ عبادت طریقہ خود بود کہ ہر کارہ باخبر رسانیدہ - فرنگیان و گاردیان بہ افواج اسلام بہ قصد شب خوں بر سر اورفتہ خمیدہ و خراگاہ و غیرہ بہ غارت بردند - و سواران اکثر بر اسپان بے زین سوار شدہ جان خود را از آن مہلکہ بیرون بردند - و بالاجی بے لباس و پوشاک بر اسپے سوار گشتہ خود را از جنگ لشکر اسلام ربانید - اما شدت حرب عداوت قلب بیش تر قائم شد و لشکر اسلام بہ استظہار نصاری تاخت کنان و دیہات مرہٹہ را با خاک ادبار یک ساں نمودہ پیش ترمی رفتند و بر کفرہ قسے غالب بودند کہ معلوم ہمگنان گشت کہ اقبال اسلام واد بار کفر است - و ہر روز دو کردہ یا سہ کردہ پیش ترمی رفتند - و روز چہار شنبہ نوزدہم محرم الحرام فوج مرہٹہ زیادہ از روز ہائے دیگر شوخی نمودہ در مقابلہ فوج فیروز

درآمد - راجه رگناتھ داس نظر بیگ خان بخشی سائر را بانوج سائر و میر نعمان خاں و
میر مقتدی خاں و فتح خاں و واسع خاں رساله داران را به جهت تنبیه مامور نموده در مقابلہ
افواج مرہٹہ ارسال داشت - و نظر بیگ خاں بہ مقابلہ درآمدہ مرہٹہ را اگر نیزانیدہ جانب
دست راست دوانید - دراجہ رگناتھ داس متحیر گشتہ کوچ نمود و نظر بیگ خاں و سرداران
کہ مشغول جنگ بودند مرہٹہ پس پاشدہ لشکر اسلام را پیش تر کشیدہ و از لشکر دور انداخت
و باز آن سگان رو بہ جمعیت نمودہ جنگ عظیم در پیوست و ملک از نواب صلابت جنگ
نہ رسید - نظر بیگ خاں و وزخم گولی بندوق و یک زخم شمشیر برداشت و بردست نیز
زخم گولی رسیدہ استخوان دست ریزہ ریزہ شد و طرف حالتی روئے داد - و میر نعمان خاں
زخمی شدہ پیچیدہ رسیدہ جاں بہ حق تسلیم نمود - و میر مقتدی خاں خود را زخمی در لشکر رسانید -
فتح خاں و واسع خاں رساله داران کشتہ شدند - و نعل بیگ خاں کہ مخاطب بنوشیر خاں
و نصیر الدین نبیرہ بیکلزیگی خاں و غیرہ کشتہ شدند - و از جانب بالاجی قریب بیت جمعداران
و سواران بسیار قتل رسیدند - عجب تہلکہ در آن روز گزشت - و بعد از آن فوج اسلام
خود را قریب پیش کردہ ہیہ پونا را سانیدہ خواستند کہ بہ پونا کوچ نمایند - و مردمان دیگر
مانع شدہ گفتند کہ بالاجی آمدہ ملازمت کردہ صلح می کند - ہمیں نہج بہ صلاحت نصیر بیگ
کہ امروز برائے ملازمت می رسد فردای رسد مقامات کنایند - تا آن کہ در لشکر ظرایا
شد و علف بہ مرتبہ اتم نادر گشت کہ اسپان از فاقہ جان خود را باختند و آردمان را اگرنگی
حیران شدند - بہ قسے شدت جوع و در لشکر اسلام از سبب لشکر خاں غالب گشت کہ

زبان از بیان آن عاجز است و فوج ملائین خیرہ گشتہ ہر روز دست درازی و لشکر
 می نمودند۔ فرنگیان و گاردیان در آن منحصہ داد مردانگی دادہ بہ سردادن آتش خانہ
 فرنگ دو داز نہاد آن کافران بے ایمان برمی آوردند۔ و با وجود سختی احوال از شش کرہ ہے
 پونا بہ قصد آں کہ بہ احمد نگر آمدہ رسد و غلہ گرفتہ باز مراجعت نمایند کوچ معاودت نمودند
 و خود را بہ موضع تلے گاؤں کہ قصبہ عظیم آں اشقیا بود رسانیدند۔ نواب صلابت جنگ
 بہادر و راجہ رگناتھ داس موضع مذکور را در تسخیر آوردہ امر بہ غارت نمودند۔ و سواران
 و پیادہ ہا و فرنگیان و گاردیان دست بہ غارت کشودند۔ قدرے اذوقہ بہ دست آمد۔
 و بعد از تاخت و تاراج بہ سمت احمد نگر کوچ نمودند۔ و متاہیر ہر روز بہ مقابلہ لشکر درآمدہ
 برائے حرب دست و بازوی کشودند و پیغام و سلام گولی و بندوق در میان بود۔
 تا آں کہ بہ احمد نگر رسیدند۔ در آں جا زیادتی بہیر و بنگاہ را بار دیگر گزاشتہ و فوجے کہ
 در آں جا از خوف متاہیر بہ لشکر خود را نہ می توانستند رسانید مع بنجارہ کہ در آں جا
 بودند ہم راہ گرفتہ متوجہ سینہ گشتند و در راہ سنکنیر کوہ ہائے عالی و کریوہ ہائے پست و
 بلند بہ وقت راہ طے نمودند و باز صلح در میان آمد۔ چنان چہ راجہ رگناتھ داس سدھوچی
 با ہم بیرون لشکر ملاقات نمودند۔ و قرار و مدار بہ میان آمد۔ باز بہ ہم خورد۔ تا بہ سنیر
 رسیدند۔ در آں جا جنگ عظیم با فوج ہراول یعنی ابو الخیر خاں در پیش آمد و امام جنگ
 ہائے استقامت محکم داشت۔ و میرا مجد ہمشیرہ زادہ زخیم گولی کاری برداشت و
 اکثر مردم زخمی شدند۔ با وجود کہ سید لشکر خاں بہادر نصیر جنگ برائے مصالحت

در لشکر بالاجی بود. به هر تقدیر ابو النخیر خاں و میر قیاس فوج مرہٹہ را از جائے آں با
 اخراج نموده. بعد از آن صلح قرار واقعی شد. و بالاجی متوجه ملک خود گشت. و چون
 طلب سپاہ بر ابو النخیر خاں زیادہ شدہ و برائے طلب شورش در میان آمدہ. باز بجای
 گشتند و نواب صلابت جنگ و راجہ سید لشکر خاں را از مونکے پٹن بختہ بنیاد
 رخصت نمودند و سیوم ربیع الآخر ابو النخیر خاں بر تعلقہ صوبہ داری خود رخصت گشتہ
 روانہ شدند. اما در میان راجہ رگناتھ داس و ابو النخیر خاں سودا المراجی بہم رسیدہ.
 اظہار آں موجب اطناب است. روز پنجشنبہ بیت و دوم ربیع الآخر ابو النخیر خاں
 داخل برہان پور گردید و شب جمعہ بیت و سوم ربیع الآخر خواجہ قلی خاں را مخاطب
 بہ ذوالفقار الدولہ خواجہ قلی خاں بہادر قائم جنگ نمودہ صوبہ داری برہان پور از تغیری
 ابو النخیر خاں مقرر نمودند و ذوالفقار الدولہ روز پنجشنبہ ششم جمادی الاولی داخل دارالسرور
 شدند و احمد میر خاں و جمیع متصدیان تاکنار در یاسے تاپتی بہ استقبال شتافتہ داخل
 شہر نمودند. و فوج داری بکلا نہ بہ امام جنگ بحال ماند. و قطب الدولہ محمد انور خاں را
 دوم جمادی الاولی بہ برہان پور رخصت نمودند. نوزدہم شہر مذکور داخل دارالسرور گردید
 و ہنگامہ سپاہ بر امام جنگ بہ نوعی شد کہ حد و نہایت نہ داشت. و بالآخر قدرے
 جنس در وجہ طلب سپاہ دادہ از دست سپاہ فراغت حاصل نمود. موروجی پٹت
 کہ در عہد نواب نظام الدولہ بہادر بہ خطاب بشن داس ملقب شدہ بود. بہ موجب حکم
 نواب صلابت جنگ و راجہ رگناتھ داس بہ طوق و زنجیر در خانہ بہار دل داماد

عبدالنظر بیگ خاں که مخاطب به دلاور دل خاں بود مقید نموده روز دوشنبه سیزدهم
ربیع الاولیٰ به مقر خود شتافت - چنانچه نواب صلابت جنگ احمد میر خاں را مخاطب
به میر علی اکبر خاں گردانیدند -

باز آمدیم بر حقیقت لشکر فیروزی اثر و کشته شدن راجه رگناتھ داس
به حکم خالق اکبر - نواب صلابت جنگ از مقام تپن رگھو به سوله مرهه راکه با خود
هم راه آورده بودند رخصت برار کرده خود متوجه ملک گیری به طرف بهالکی و غیره روانه
شده نزدیکی بهالکی مقامات شد - مزاج راجه براس آمد که قصبه بهالکی و غیره محالات
از رام چندر گرفت - داخل سرکار نماید - چنانچه برای کار و اصل خاں یک چشمی را
باسر داران دیگر براس ضبطی بهالکی فرود آورده - والد راجه رام چندر با فوج قلیل
در بهالکی بود - و راجه رام چندر با هفت هزار سوار جرارد در آن نواح درده کرده
منتظر قابوشده پیغام داد که من از آبا و اجداد نوکرایس خاندان ام - تقصیر از من چه
صادر شد که ملک موروثی من ضبط نمی نمایند - راجه از طرف نواب صلابت جنگ
جواب فرستاد که پدر تو گاهے در نوکری سرکار و جاں فشانی قصور نه نموده بود -
تو بر عکس آن در جاں فشانی با قصوری نمائی - چنانچه در جنگ بالاجی حاضر نه شدی -
او زبان به معذرت کشوده عرضی نوشت که در ملک گیری کرنا ملک زیر بار خسارت آئم
و نقصان سی لک روپیه من شد و اسباب از کار رفته - ازین سبب
در سر انجام خود بودم - نه توانستم رسید - چنانچه راجه جواب داد ملک ترا برابر بحال

می گزارد و پرکنا تے کہ بعد از نواب شہید بہ تو عنایت شدہ است گزاشت نمودہ و حالہ
 ماطان سرکار نمایند۔ جواب داد کہ اگر عفو تقصیرات نمودہ بحال می دارند این جانب
 بندہ ام والا ہمہ ضبط نمایند۔ جائے دیگر رفتہ نوکری خواہم کرد۔ دریں رد و بدل پیغام
 پانزدہ روز در گزشت۔ رام چند روز دیگر لشکر شش کروہی دائرہ داشت۔
 چنانچہ حسام اللہ خاں بہادر قلعہ دارا و دیگر بہ عرض رسانید کہ پرگنہ مکان مستحکم در تصرف
 او دیگر است اگر قلیل فوج ہم راہ من تعین شود در اندک وقتے بہ ضبط سرکار می آؤم۔
 راجہ ہزار سوار ہم راہ حسام اللہ خاں داد۔ اور روانہ شد۔ جنگ بہ وقوع پیوست۔
 رام چند فوج برائے مقابلہ حسام اللہ خاں تعین نمود۔ ہنوز فوج رام چند نہ رسیدہ
 بود کہ قلعہ فتح شد۔ دریں اثناء فوج نگاہ داشت راجہ رگناتھ داس بہ راجہ پیغام
 دادند کہ پنج لک روپیہ طلب مادر سرکار شدہ است۔ برافاقہ ہامی گزرد۔ زرمار را
 بہ دہند۔ راجہ جواب داد کہ در حساب آں چہ معائنہ شد طلبش مادر سرکار و لک ڈوہ
 می شود۔ پنج لک روپیہ محض غلط است۔ دریں سوال و جواب مقدمہ بہ طول انجامید
 و ارادہ فوج بر قتل راجہ مصمم گردید۔ رام چند راہیں خبر سموع نمودہ جمعہ داران و فوج
 مذکور را خاطر نشان نمودہ نوشت کہ شمارا راجہ را بہ کشید و من نزدیک لشکر می آیم۔ بر شما
 کسے دست نہ خواہد انداخت۔ فوج راجہ و ہزار سوار و سردار آں با عجلہ الغفور سالار
 بود جرات نمودہ یکا یک بر خمیہ راجہ رفتہ راجہ و ہمیشہ زادہ سیتا رام کہ مخاطب برائے
 رایاں شدہ بود بہ قتل رسانیدند۔ و خانہ راجہ را تمام لچہ ہا بہ غارت بردند۔ و رام چند

با فوج خود متعدد شدہ نزدیک لشکر استاد و این دو ہزار سوار راجہ را کشتہ در فوج
 رام چند لمحق شدند۔ و در شکر از کشتہ شدن راجہ عجب ہنگامہ برپا شدہ۔ نزدیک
 بود کہ لشکر غارت شود۔ سرداران لشکر و فکر خود ہا افتادند۔ و ہیچ کس را فکر آقا نہ ماند۔
 میرنجف علی خاں بند و بست مثل و خیمہ ہائے خود نمودہ با چند سوار و پیادہ و خاصہ برداران
 سوار شدہ در خیمہ نواب صلابت جنگ آمد۔ دید کہ در دیوان خانہ دگر دو پیش نواب
 ہیچ احدے نیست۔ اندرون خلوت رفتہ نواب را دید کہ حواس بر جانہ ماندہ خاطر نواب
 جمع نمودہ بند و بست گرو خیمہ ہا تمام سرداران را طلب داشتہ چون تمام سرداران
 در دربار جمع شدند منادی گردانیدہ بند و بست نمود۔ و فوج رام چند کہ نزدیک
 بود نزد او چوب دار فرستادہ پیغام داد کہ بہ چه ارادہ استادہ۔ بہ مثل خود خیمہ
 برپا کردہ فرو دآئی و خاطر جمع نمائی کہ مقدمہ تو البتہ انفصال خواہد یافت و رام چند
 نزدیک لشکر فرو آمد و ہنگامہ فرو نشست۔ چنان چہ راجہ را در آتش سوختند و
 زن او سستی شد۔ عمدہ ہا مثل سید لشکر خاں و شاہ نواز خاں کسے بہ سبب راجہ
 مقتول در شکر نہ بودند کہ خدمت دیوانی تجویز نمودہ شود۔ مستعد خاں و ابوالفخر خاں و
 فتح اللہ خاں و میرنجف علی خاں و غیرہ در خلوت نواب صلابت جنگ نشستہ تجویز
 خدمت دیوانی نمودند۔ چون در آں وقت کسے قابل این خدمت نہ بود تا رسیدن
 شاہ نواز خاں و نصیر جنگ برائے اجرائی کار دیوانی مقرر شود و احکام بہ جستہ بنیاد
 برائے طلب شاہ نواز خاں و نصیر جنگ مرسل گشت۔ در حضور کار دیوانی ابوالفخر خاں

سرانجام می داد۔ تا بمیت روز بریں پہ گزشت۔ ابو الفخر خاں بہ نوحے غرور را کار فرمودہ
 بہ اخذ و جراز عمالان شروع نمود کہ در توصیف در نہ می آید۔ چنان چہ روزے خبر رسید
 کہ خواجہ نعمت اللہ خاں و دیگر سرداران کہ برائے تنبیہ رفتہ بودند و از راجہ ملک
 طلب داشتہ بودند و راجہ در فکر فرستادن ملک بود۔ اتفاق نہ شد نعمت اللہ خاں
 خبر کشتہ شدن راجہ سموع نمودہ می خواست کہ برخاستہ بہ آید۔ این خبر بہ نواب
 صلابت جنگ رسید بہ ابو الفخر خاں دیوان فرمود کہ سردار جوارے را برائے
 ملک نعمت اللہ خاں باید فرستاد۔ ابو الفخر خاں بہ میر نجف علی خاں پیغام داد کہ اگر قبول
 می نمایند برائے ملک نعمت اللہ خاں فوج ہم راہ گرفتہ بہ روید۔ میر نجف علی خاں
 جواب داد کہ بہ یک شرط می روم کہ اختیار کل فوج بہ من باشد و نعمت اللہ خاں
 بہ حضور بہ آید۔ من دامن و افغانان۔ در دوروز قسمی تنبیہ نمایم کہ ما را از روزگار ایشان
 بر آید۔ ابو الفخر خاں قبول این معنی نہ نمودہ گفت کہ نعمت اللہ خاں از مدت رفتہ
 محنت ہا نمودہ است۔ اگر او را خواہم طلبید بے دل خواہد شد۔ شاہ بہ ملک او بہ روید۔
 میر نجف علی خاں جواب داد کہ اگر او سردار باشد و ما جنگ و فتح کنیم نام او خواہد شد
 و ما کشتہ شویم و محنت ہا نمایم نام این جانب ہیچ گونه نہ خواہد شد و این کار از من
 نہ می شود۔ او را بہ حضور طلب دارند و مخلص را بہ فریستند۔ ابو الفخر خاں گفت ملک
 نعمت اللہ خاں را کار سہل تصور نہ نمایند۔ من می خواہم ہر ادر خود را بہ فرستم۔
 میر نجف علی خاں بر آشفتہ فرمود کہ این کلمہ مغروری چرا از زبان شما جاری شد۔ وی روز

ماشمارا تجویز نموده دیوان کرده ایم و فردا تغیر خواهد شد۔ برادر خود را با ما برابری می نماید۔
 او چه خواهد بود۔ غرض صحبت بر ہم خورد۔ و میر نجف علی خاں آخرت رفته۔ بعد از آن منصورین
 خاں دکنی را با سلاطین و سرداران دیگر مع دو ہزار سوار بہ ملک نعمت اللہ خاں فرستاد۔
 این مقدمات این جا داگرزاشته روئے دادشاہ جهان آباد دار الخلافہ ترقیم می نماید۔
 مقدمات روئے داد سمت دار الخلافہ شاہ جهان آباد این است کہ چون
 احمد خاں ابدالی ہرج و مرج در سلطنت و تغیری و تبدیلی احوال سموع نموده بار دیگر
 عرق طمع اش در حرکت آمدہ و قدم از جادہ خود پیش تر نہادہ متوجہ لاہور گشتہ
 تقی خاں شیرازی و فوج مغلیہ ایرانی و تورانی را با خود رفیق ساخت۔ میر حسین الملک
 ناظم صوبہ لاہور کور امل دیوان خود در اسع ادینہ بیگ خاں برائے دفع او با فوج عظیم
 نام زد فرمود۔ و ہر دوسو سوار بہ جنگ اورفتہ محاربہ عظیم نمودند۔ از قضا کور امل قہتل
 رسید و ادینہ بیگ خاں با وجود شجاعت ذاتی کہ کمر از دسپاہ گری دہور بہ وجود
 آمدہ فرار اختیار نمودہ پناہ بہ کوہ جموں برد و احمد خاں و تقی خاں آمدہ لاہور را محاصرہ نمودند
 و این اخبار بہ سمع پادشاہ رسید۔ فرمان بہ وزیر نوشت و او را از لکھنؤ طلب فرمود۔
 دریں وقت ابوالمنصور خاں بہ اعانت ملہارجی ہول کہ ہر افغنہ پورپ سخت غالب
 آمدہ و تنبیہ بلوغ نمودہ بلکہ بالکلیہ متاصل گردانیدہ می خواست کہ چند گاہ بہ بندوبست
 ملک پردازد۔ بہ موجب حکم مع ہول مکر خود را نزد پادشاہ رسانید۔ چون در اردوئے
 معلی جمعیت عظیم دست داد ہر کارہ ہا این خبر بہ احمد خاں ابدالی رسانیدند۔ او دانست کہ

افواج عظیم در دار الخلافه جمع شده و عنقریب کوچ نموده متوجه لاهور خواهد شد با همین ملک صلح نموده و او را از طرف خود نایب مناب و قائم مقام خود گردانیده به سمت مکان اصلی خود معاودت نمود۔ اما در دار الخلافه در میان ابوالمنصور خاں بہادر صفدر جنگ و نواب بہادر خواجہ سرا اگرچہ در ظاہر گرگ آشتی بود اما در دل با بہ نوعی دیگر عداوت جوش می زد کہ دو دیش بہ ہوامی رسید۔

تقریباً صوبہ داری دکن از حضور بہ نام نواب امیر الامرا بہادر فیروز جنگ یعنی برادر کلاں نواب نظام الدولہ شہید از استماع کشتہ شدن راجہ رگناتھ داس و ہرج مرج در ملک دکن پدید آمدہ و فرنگیان بہ نوعی غالب آمدہ اند کہ تمام لشکر اسلام وجود معطل شدہ۔ ازین جہت احمد شاہ پادشاہ و جاوید خاں بہ اتفاق ابوالمنصور خاں نواب نظام الملک امیر الامرا غازی الدین خاں بہادر فیروز جنگ بخشی الممالک برادر کلاں نواب نظام الدولہ شہید را بہ تاریخ سیوم رجب المرجب صوبہ داری بہ استقلال شش صوبہ دکن دادہ مخلص بہ خلاص فاخرہ و عطائے اسپ و فیل و مشیر سرفراز گردانیدہ و نواب فیروز جنگ چہارم رجب از شہر بیرون برآمدہ بہ قصد روانہ شدن دکن داخل نیمہ شد۔ ہول کر وغیرہ کہ بہ کمک صفدر جنگ بہ پورپ رفتہ بودند از آں جا برگشتہ در نواح دار الخلافہ آوارہ گشتند۔ اتفاق بہ نواب فیروز جنگ نمودہ بہ شرطی کہ صوبہ خاندیس را با تمام در تنخواہ ہول کر وغیرہ و بالاجبی عطا فرماید و منصب داران کل و جزا کبیر و صغیر و امیر و حقیر بے جاگیر باشند و روزنیہ داران کہ در عہد غلام مکان و غلام منزل

و پادشاہان دیگر اُل متغادر آں ملک داشتند بے روزی شوند۔ نواب فیروز جنگ ایں درخواست قبول نمود و بہ رفاقت آں ہا و فوج خود عازم دکن شد۔ و در مین باران طے منازل نموده بہ شدت لائے و گل و ہرج و مرج تمام و از توپ خانہ شکستہ و بختہ در نواح دارالسرور برہان پور رسید۔

حالاتے کہ در لشکر نواب صلابت جنگ بہادر روئے دادہ و آمدن شاہ نواز خاں بہادر و سید لشکر خاں و چوں خبر آمد آمد نواب فیروز جنگ بشکر فیروزی رسید ازین خبر تمام عمدہ ہائے لشکر در فکر خود شدند و جنگ افغانان منجر مصلح شد۔ آں بار اقلعہ کرنول دادن و رفیق خود نمودن و بہ جنگ غازی الدین خاں مستعد شدن مصلحت مقرر شد۔ چنان چہ بہ نعمت اللہ خاں و غیرہ بہ ایں مضمون احکام صادر گشت کہ افغانان را امیدوار عنایات نمودہ ہم راہ خود بہ آرد و قلعہ کرنول بہ آں ہا تفویض می شود۔ چنان چہ نعمت اللہ خاں بہ موجب حکم آں ہا را بہ حضور آوردند و سند قلعہ کرنول بہ نام منور خاں از تفسیری مظفر خاں گار دی عنایت شد۔ و چوں شاہ نواز خاں و نصیر جنگ بہ موجب طلب حضور از خجستہ بنیاد روانہ شدند و نواب صلابت جنگ کوچ بہ کوچ بہ طرف حیدر آباد رفتہ داخل شہر شدہ و مردم بلدہ و لشکر نذر و مبارک باد و نیاز گردانیدند و بہ جشن و آرائش تمام در حویلی جلا محل بنا کردہ نواب آصف جاہ رونق بخش شدند۔ خبر رسید کہ شاہ نواز خاں و نصیر جنگ نزدیک شہر بہ موضع چنوارہ رسیدند۔ نواب صلابت جنگ

اکثر عمدہ ہارارائے استقبال فرستادند وہر دوسر وار نام دار باجمیت دونهزار سوار و دیگر
 سرانجام پشہر رسیدہ بہ ملازمت نواب صلابت جنگ بہادر سرفراز شدہ بہ خلع فاخرہ
 امتیاز یافتہ۔ بعد از دور و روز خلعت و کالت مطلق بہ نصیر جنگ عنایت شد۔ او کیل
 مطلق گردیدہ بندوبست خود نمود۔ لیکن مثل راجہ ضبط نہ داشت۔ اللہ یاربیک طلاق
 را بہادر دل خاں خطاب دہانیدہ نائب خود نمود و تاکید فرمود کہ شب و روز در خدمت
 نواب حاضر باشند تا کہے غیر بدوں مرضی او بہ جناب نواب عرض نہ تواند نمود۔ و
 عمدہ بابہ اور رجوع آوردند۔ و ہر روز خبر آمد آمد نواب فیروز جنگ پیش ترمی رسید۔ از
 سبب این تمام اہل لشکر سر اسیمہ بودند و مشورت جنگ در میان آورده مستعد جنگ
 شدند۔ موسی بوسی فرنگی باد و ہزار گاردی و دونهزار فرنگی و دونهزار سوار جہاں مستعد
 بہ جنگ بودند و مشورت نمودند کہ ہر دریائے نزدیک خود ہا را رسانیدہ جنگ باید نمود۔
 نواب باوکیل مطلق مشورت نمود۔ او گفتہ کہ بالاچی را و اورا رفیق خود نمودہ ہر اول باید نمود
 و در حیدر آباد شاہ نواز خاں را باید گزاشت۔ چنان چہ بہ شاہ نواز خاں پیغام نمودند۔
 خان مذکور جواب داد و قبول نہ کرد۔ تا بہ حدے کہ برائے ہمیں کار نواب صلابت جنگ
 بہ خانہ شاہ نواز خاں آمدند و بجد شدند لیکن قبول نہ نمود۔ نصیر جنگ میر خجف علی خاں
 را طلب داشتہ فرمود کہ شما با شاہ نواز خاں کمال محبت دارید و گفتہ شہامی شنود۔
 بجد شدہ ہو گویید تا قبول نماید۔ میر خجف علی خاں گفت بشرطے کہ در عوض این سعی
 قلعہ داری اسپیر از نواب صلابت جنگ بہ من بہ دہانید۔ نصیر جنگ قبول نمود۔

میرنجف علی خاں نزد شاہ نواز خاں رفتہ بہ سہی تمام مزاج اورا بہ این آورد کہ او قبول فرمود۔ میرنجف علی خاں معاودت نمودہ نزد سید لشکر خاں آمدہ اورا آگاہ ساخت۔ نصیر جنگ بسیار خوش وقت شدہ بہ خانہ شاہ نواز خاں رفتہ اورا ہم راہ بردہ خلعت دہانید۔ شاہ نواز خاں بہادر پنج ہزار سوار و پنج ہزار پیادہ نگاہ داشت نمودہ بہ استقلال تمام صوبہ داری حیدرآباد انصرام داد و نصیر جنگ بہ موجب قرار داد قلعہ داری آسیر بہ میرنجف علی خاں دہانید۔ نواب صلابت جنگ میرنجف علی خاں را در خلوت طلب داشتہ قلعہ آسیر حوالہ فرمود و شروط بسیار نمود۔ از آن جملہ کیے این کہ غازی الدین خاں بہادر اگر چہ براہر کلاں ماست و لیکن برائے گرفتن ملک می آید۔ قسمی تردد نہ نمایند کہ چون بہ برہان پور بہ رسد قلعہ آسیر بہ دست او نہ آید و قلعہ را بہ وجہ احسن محکم سازید و متواتر خبر ارسال دارید۔ اگر ضرر و خواہد بود فوج ہم تعیین شما خواہد شد۔ بہ این قسم سوال و جواب نمودہ بیرون آمد۔ بہ اختیار تمام رخصت فرمود۔ میرنجف علی خاں موافق مقدر جمعیت فراہم آوردہ از نواب و شاہ نواز خاں و نصیر جنگ رخصت شدہ بہ طرٹ قلعہ مذکور روانہ شد۔ دریں ضمن خبر رسیدن نواب فیروز جنگ بہ اجین ہر کارہ با عرض کردند۔ ازین خبر در تمام لشکر نواب صلابت جنگ تزلزل تمام راہ یافتہ۔ اکثر عمدہ با مخفی عریض بہ خدمت نواب غازی الدین خاں بہادر ارسال نمودند۔ نصیر جنگ تفکر گشت۔ بہ نواب صلابت جنگ عرض نمود کہ شہادت بالاجبی را بدوں رفتن من نہ می شود۔ من می روم۔ اورا فہانیدہ رفیق حضرت می سازم۔ و ہول کہ

مرہٹہ نوکراوست۔ ونواب فیروز جنگ چنداں فوج نہ دارد۔ بہ اعتماد ہول کرایں جرات
نمودہ است۔ بہ تدبیر ہول کرا را از وجدانی سازم۔ در ظاہر چنین عرض نمود لیکن در خیال
اواں کہ اگر ایں شکل صورت گرفت فہو لمقصود والا کنار گرفته چندے در حایت بالاجی و
جانوجی را دگر زان باید نمود۔ تا صورت کار بہ ظہور آید۔ قوی جنگ پسر ترک تاز خاں را
نائب خود نمودہ رخصت شد۔ و قوی جنگ جمیع عمدہ ہارادر دربار طلب داشتہ عہد
سوگند در میان آورد۔ و شاہ نواز خاں را گفت کہ ما ہمہ خوردیم و صاحب بزرگ اند۔
تا کہ صاحب قصد نہ خواہند نمود ایں ہم بہ انجام نہ خواہد رسید۔ شاہ نواز خاں گفت
کہ کہ ام کس خواہد بود کہ فتح آقاے خود را نہ خواہد خواست۔ ہر قدر جمعیت کہ ہم ماہ بہت
حاضر است۔ نواب صلابت جنگ مکر بہ خانہ شاہ نواز خاں رفتہ بسیار سماجت نمودہ
فرمود کہ من شمارا بہ جائے عمومی خودی دائم و نصیر جنگ دریں وقت خود را کنار
کشیدند و ایں جا کسے نیست کہ جہاں دیدہ و کار آزمودہ باشد۔ ایں ہم بر سر خود
بہ گیرد چوں سخن بہ ایں جا رسید شاہ نواز خاں بہ کمال خاطر جوئی و دل داری خاطر
نواب را جمع نمود کہ انشاء اللہ تعالیٰ ہم بہ حسب مرام انجام خواہد یافت و فتح حضرت
خواہد شد۔ بعد از اں شاہ نواز خاں بہ خانہ فرنگی رفتہ اورا استمال ساخت و با خود رفیق
نمود۔ اورا پسر خود گفت دادا ایشان را پدر خود قرار داد و با ہم ہم عہد ہم قسم شدند
کہ سخی و جاں فشانی نمودہ ہم فیروز جنگ را بہ تمام می رسانیم۔ فرنگی مکر بہت بہ بیان عاں
چست بست۔ و ہر دو بہ دربار آمدہ خاطر نواب جمع نمودہ تا پنج کوچ مقرر ساختند۔

و در تیاری توپ خانه و غیره جمیع اسباب سعی از حد و زیاده به کار بردند و پیش خانه کوچ
بر آورند و تمام عمده های لشکر خمیه های خود فرستادند - لشکر به خوبی تمام آراسته شد -
چنانچه نواب صلابت جنگ داخل خمیه شدند - شاه نواز خاں و فرنگی بعد از پنج روز
داخل خمیه شده به تسویه صفوف پرداختند -

گفتار در بیان آن که چوں نصیر جنگ از آن جا کوچ نموده به طرف قلعه
پرنیڈه که ملک جانوجی بنال کر است رسید از آن جا به بالاجی خط نوشت و دست
اعانت نمود - چنانچه مکر و حیل و رفیق شعار آبا و اجداد آن با است جواب فرستاد که
من رفیق شما ام - به فیروز جنگ نوشت که به خاطر جمع به آئید و هول کر مرسته نوکر بالاجی
بود با جمیعت بیست هزار سوار کسری زیاد هم راه نواب غازی الدین خاں بود به او
تاکید نوشت که خاطر امیر الامر اجمع نموده زود بیارید - و او کوچ به کوچ می آمد - تا
به دریائے نزدیک رسید - و نصیر جنگ قلعه پرنیڈه را از خود و به دست خود دانسته - در
حمایت جانوجی بنال کر که بار او بالاجی موافقت داشت و مکان مستحکم ساخته مع فوج رفته
به ظاهر می نوشت که من در فکر و تدبیر ام - ام روز یا فردا بالاجی را ورامی آرام و رفیق حضرت
می سازم و او به دل متوجه است - از آمدن این کار عمده صورت خواهد گرفت - میسر
شمس الدین خاں بخشی با جمیعت سوار و پیاده و یک زنجیر فیل از فوج نصیر جنگ جدا
شده به بهانه جاگیر خود به طرف غازی الدین خاں بهادر رفت - و بعضی را گمان
آن است که به موجب عرضی سید لشکر خاں بهادر رفتن او بود - و الله اعلم بالصواب -

گفتار در بیان آن که میرنجف علی خاں از لشکر جدا شده کوچ به کوچ
 به طرف قلعه آسیر آمد۔ در اثنائے راه اخبارات عجائب و غرائب از فوج امیرالامرائی
 فیروز جنگ سموع نموده نزدیک برہان پور رسید و آن جا عالمے علیحدہ ملاحظہ فرمود۔
 احدی را بایک دیگر موافق نہ یافت۔ خواجہ قلی خاں بہادر قائم جنگ کہ صوبہ دار برہان پور
 بود گاہے موافقت فیروز جنگ را بر زبان آشنائی فرمود و گاہے حق نمک نواب
 صلابت جنگ یاد می نمود۔ قطب الدولہ محمد نور خاں مخفی عریض بہ طرف غازی الدین
 خاں بہادر و بہ ظاہر بہ طرف نواب صلابت جنگ می نوشت۔ و فیروز جنگ را تدبیر
 می آموخت و در فکر بود کہ چون نزدیک بہ رسد رفته ملازمت باید نمود۔ و میر علی اکبر
 خاں دیوان نیز ہر دو طرف را منظور داشت۔ و میر منصور کہ میر حسن خاں خطاب یافتہ
 بود قلعه دار آسیر عریض بہ غازی الدین خاں بہادر می نوشت کہ قلعه را تیار نموده ام۔
 ہر گاہ تشریف فرمائید قلعه حاضر است۔ سر سواری داخل قلعه شوند۔ میرنجف علی خاں شہر
 برہان پور رسید و این صحبت را معائنہ نموده در حیرت ماند۔ و با صوبہ دار ملاقات نمود۔
 ہمہ کس را بر حق نمک نواب صلابت جنگ ترغیب دادہ فرمود کہ پاس نمک از ہمہ
 مراتب افزود است۔ قائم جنگ چون دانست کہ میرنجف علی خاں رفیق نواب صلابت
 است گفت کہ من مخلص و ہوا خواہ نواب صلابت جنگ ام۔ ہر گز شہر را بہ غازی الدین خاں
 بہادر نہ خواہم داد۔ و او اگر نزدیک شہر خواہد آمد جنگ مردانہ خواہم نمود و لیکن شما در این کار
 رفیق باشید۔ میرنجف علی خاں گفت کہ اگر شما بہ جنگ مستعد خواهید شد مخلص رفیق شما خواہد شد۔ قائم جنگ

برائے مشورت قطب الدولہ محمد انور خاں و میر علی اکبر خاں و سید علی اصغر خاں و
عبدالنظر بیگ خاں خشی پادشاہی و نظربیک خاں و غیرہ مردان عمدہ را طلب داشتہ
بہ صحت و مشورت پرداختند۔ جلد بہ ظاہر مشورت جنگ قرار دادہ با قائم جنگ و میر نجف علی
خاں ہم عہد و پیمان گشتند۔ بہ وقت شب این مشورت بہ عمل آمد۔ روز دیگر خبر رسید
کہ نواب فیروز جنگ بہ سواری جریدہ داخل قلعہ آسیر شدند و قلعہ دار آں جا بہ ملازمت
رسیدہ قلعہ را حوالہ نمود۔ ازین خبر عہد و پیمان شب را یاران فراموش کردہ خیمہ ہا
خود بیرون شہر فرستادہ مستعد ملازمت گشتند۔ میر نجف علی خاں ہر چند مقدمہ شب را
بہ یاد داد۔ اما فائدہ بر آں مترتب نہ گشت۔ آخر میر نجف علی خاں با جمیعت خود در حویلی
خود مستعد نہشت۔ وقت شب کہ غازی الدین خاں بہادر از قلعہ آسیر
فرود آمد ہول کر پیغام فرستاد کہ نواب پنجاہ لک روپیہ قبول نمودہ بودند کہ در برہان پلو
داخل شدہ خواہم داد۔ مردم برہان پلو خیمہ ہا برائے ملازمت بیرون شہر بر آوردند۔
الحال زرمار ادا سازید۔ نواب فیروز جنگ جواب داد کہ در شہر داخل شدہ از مردم
آں جازر خواہم دہانید۔ پس قائم جنگ محی الدین قلی خاں نام کہ رفیق نواب امیر الامراء
بود در خفیہ نوشت کہ این جا مشورت ہمیں شدہ کہ زرماتیار نمایند قائم جنگ محمد انور خاں
ازین خبر سر اسیمہ شدہ باز قرار جنگ دادند و خیمہ ہا را از بیرون شہر باز اندرون آوردند۔
و میر نجف علی خاں را نیز طلب داشتہ حقیقت حال باز تقریر نمودند۔ و میر نجف علی خاں
بہادر جواب داد کہ بہ ہمہ جہت جنگ نمودن اولی است۔ اگر الحال ہم بہ عزم جزم

صدق دل مستعد شوند من حاضر ام۔ چنان چہ باز ہم عہد و پیمان شدند تقسیم دروازہ و بیروج نمودہ ابواب را مسدود گردانیدند۔ و دروازہ دہلی کہ راہ داخل شدن نواب فیروز جنگ بود بہ میرنجف علی خاں بہادر حوالہ نمودند۔ چنان چہ بر دروازہ ہا خود مورچال بند نمودند۔ میرنجف علی خاں شب و روز بر دروازہ دہلی با جمیعت خود قائم شد۔ نواب فیروز جنگ از آسیر کوچ نمودہ نزدیک بنولہ دائرہ کردہ۔ چنان چہ سید حشمت خاں بہادر شہر برائے سوال و جواب فرستاد۔ و سید حشمت خاں بہادر با پانصد سوار نزدیک شہر رسید۔ می خواست کہ از دروازہ دہلی داخل شہر شود و جواب و سوال نماید۔ میرنجف علی خاں مانعت نمودہ گفتہ فرستاد کہ ما بہ ارادہ جنگ استعدادیم۔ شما بہ کدام شکل می آئید۔ سید حشمت خاں ازین خبر متحیر گشتہ بہ قائم جنگ رقعہ نوشت و قائم جنگ و محمد انور خاں وغیرہ ضیافت فرستادند۔ و شب در شہر طلب داشتند۔ سید حشمت خاں از طرف نواب فیروز جنگ خاطر قائم جنگ جمع نمود و گفت کہ صوبہ داری شہر بہ شما بحال و آں چہ خرج سہ بندی شدہ است ز را ز خزانہ خواہم داد۔ از ہمیں قدر الفاظ تطبیع شنیدہ عہد و پیمان را فراموش نمود و عرضی نوشت کہ فردا برائے ملازمت می آیم۔ چوں صبح شد قائم جنگ و محمد انور خاں و میر علی اکبر خاں و سید نور الدین خاں و عبدالنظر بیگ خاں و میر حسن خاں برادر ابوالفخر خاں وغیرہ اعیان شہر با گروہ انبویہ بہ ملازمت رفتند۔ و بر جلو خانہ نواب فیروز جنگ بہ سبب اشارہ اہلکاران اہتمام سخت نمودہ پاکی قائم جنگ شکستہ و در آبرو داخل واقع شد۔ نواب فیروز جنگ

پرسید که میرنجف علی خاں چرا به ملازمت نہ رسید۔ ملازمیان عرض نمودند کہ مزاج او اندک سخت است و تازہ از لشکر نواب صلابت جنگ آورده۔ بے طلب نہ خواهد آمد۔ چنانچہ نواب فیروز جنگ ایسٹن قبول فرمودہ شتہ نوشتہ بہ دست چوب دار فرستاد۔ بعد رسیدن رقعہ میرنجف علی خاں بہ سواری جریدہ برائے ملازمت بیرون شہر رقتہ در خلوت ملازمت نمود۔ نواب فیروز جنگ کمال اعزاز فرمود۔ و الفاظ عنایات بر زبان جاری داشت۔ لیکن طبع میرنجف علی خاں راغب و مایل نہ بود۔ نواب امیرالامرا پرسید کہ احوال برادران چہ قسم است۔ و فوج چہ قدر است و چہ عزم دارند۔ میرنجف علی خاں گفت کہ بفضل این دستعان طبع بہ کمال خوبی و فوج ہمہ فوج دریاموج کہ تمام دکن را در قبضہ آورده است۔ الحال فوج فرنگ و توپ خانہ آتش بار است۔ حضرت بہ این فوج قلیل تشریف می فرمایند مناسب نیست۔ نواب فیروز جنگ داد کہ فوج سرکار طلحہ است و ہول کر با قریب سی ہزار سوار در رکاب ماست۔ میرنجف علی خاں گفت کہ براعتا دمہر مہر گز جرات مناسب نیست۔ این ما رفیق وقت سخت نیستند و ہمیشہ از افواج حاکم دکن بتنبیہ یافتہ اند ہرگز مقابل نہ خواهند شد۔ و بالاجی را و کہ آقا اے ہول کر است بانواب صلابت جنگ موافقت دارد۔ ہر گاہ آقا آں طرف باشد نوکر چہ جرات خواهد نمود۔ نواب فیروز جنگ این خبر را شنیدہ متامل شد۔ و فیروز جنگ بعد ملازمت اہل شہر سلخ شوال داخل شہر شد و روز دیگر ابوالخیر خاں با وجود بیماری ملازمت نمود۔ و بعد ازاں بہ خواجم قلی خاں امر فرمود

که شما هم راه با شهید و سرانجام سفر ننمائید۔ چنانچه سرداران برائے آوردن خمیه و محرکاه
مقرر نمودند۔ یک روز پیش ترانہ کوچ خود میر علی اکبر خاں را با اصل و اضافہ سہ ہزاری
نمودہ علم و نقارہ و طوق دادند و صوبہ داری برہان پور مقرر فرمودند و نواب فیروز جنگ
ذوالفقار الدولہ قائم جنگ و قطب الدولہ را ہم راہ گرفتہ کوچ نمودند و میر علی اکبر خاں
را برائے بندوبست شہر مع متصدیان و منصب داران از منزل اول مرخص ساختند۔
و خود کوچ بہ کوچ روانہ خجستہ بنیاد گشتند۔ چون قریب بہ اورنگ آباد رسیدند تمام
اہل خدمات و عمدہ ہائے آں جاشل در گاہ قلی خان کمال الدین خاں و حیدر یار خاں
و میر نور الدین خاں و میر غیاث خاں و غیرہ یک منزل برآمدہ بہ ملازمت سفر از گردیدند۔
و نواب فیروز جنگ بہ خاطر جمع داخل خجستہ بنیاد شدند۔ بیگم با اہل محل مثل پادشاہ بیگم
ہمشیرہ کلاں نواب نظام الدولہ بہادر و نواب بیگم اہلیہ نواب مذکور و دیگران ملاقات
نمودہ مسرور گشتند۔ و بعضے از خدمتہ محل کہ طرف داری نواب صلابت جنگ داشتند
در پے کیس شدند۔

گفتار در بیان دیگر آں کہ چون نواب فیروز جنگ داخل خجستہ بنیاد شدہ
نگاہ داشت جاری نمود فوج انبوه و سرداران زیادہ از حد جمع شدند و نواب
صلابت جنگ از حیدر آباد کوچ نمودہ نزدیک بھالکی رسیدند۔ عزم جنگ مقرر شد۔
اکثر مردم از لشکر نواب صلابت جنگ عرایض مخفی ارسال داشتند و خاطر امیرالامرا را
جمع نمودند کہ بروقت مارا رفیق خود دانند۔ ازین سبب خاطر نواب فیروز جنگ جمع بود۔

بنصیر جنگ عنایت نامہ مرسل داشت کہ آمدہ ملازمت بہ کنید۔ پرداخت و عنایات
 بہ عمل خواہد آمد۔ و محمد انور خاں را برائے استمالت و تسلی نصیر جنگ مقرر نموده فرستاد۔
 و سید لشکر خاں ہم عرایض بہ کمال نیاز ارسال داشت۔ و جانوجی بنال درخواست
 کہ آمدہ ملازمت نماید۔ و بالاجی ہم رفاقت نواب فیروز جنگ قبول نمود۔ باوصف
 این ہمہ مراتب نواب صلابت جنگ فوج خود آراستہ بہ تدبیر صائب
 شاہ نواز خاں فرنگی را با توپ خانہ و فوج کثیر رفیق ساختہ ترتیب صفوف و بندوبست
 لشکر پرداختہ پیش تر کوچ نمودند۔ از طرف غازی الدین خاں بہادر بہ نواب
 صلابت جنگ پیغام رفتہ کہ ما با ہم برادریم جنگ نمودن بہیچ وجہ مناسب نہ دارد۔
 من برائے بندوبست ملک آمدہ ام۔ اگر شما خواہید از طرف این جانب در کھن
 باشید۔ من بندوبست کردہ باز بہ ہندوستان می روم۔ این سخن پسند خاطر ارکان
 دولت نواب صلابت جنگ نیامد۔ جواب دادند کہ چگونہ بندوبست رفتہ بود کہ
 آں جناب تشریف فرمودہ بندوبست می نمایند۔ چوں بہ رفاقت مرہٹہ آمدہ اند
 و کفارہ را بر مسلمین سلطی سازند بدول جنگ صورت پذیر نیست۔ از ہر دو جانب
 مہیائے حرب گشتند۔ و ارادہ فیروز جنگ این بود کہ بعد ملازمت نصیر جنگ و
 بالاجی را و از خجستہ بنیاد بہ عزم جنگ باید رفت۔ و رگھو بھوسلہ از ملک برار
 باسی ہزار سوار کوچ نمودہ نزدیک خجستہ بنیاد رسید۔ میر نجف علی خاں از برہان پور
 بہ عزم رفاقت نواب صلابت جنگ از راہ براستہ شدہ تا قصبہ جعفر آباد رسید۔

در آشنائے راه فوج رگھو ملاتی شد چنان چه چندے از سواران رگھو در راه جنگ
در پیش آمد و مانعت رفتن نمودند۔ ازین جهت میر نجف علی خاں راه برار گزاشته
به طرف خجسته بنیاد رفته که از آن جا مخالطه داده شباسب از راه راست به طرف
لشکر نواب صلابت جنگ خواهد رسید۔ چنان چه سرانجام نموده خواست که فردا
کوچ کند خبر وفات غازی الدین خاں بہادر رسید۔

ذکر وفات فیروز جنگ این است کہ قضا و قدر کار خود را کردند۔ بہ تاریخ
ہفتم ذی حجه بہ مرگ مفاجات نواب غازی الدین خاں بہادر فیروز جنگ جہان فانی را
پدر و دمنودہ یکہ و ناگاہ رجوع بہ سراے جاودانی نمود۔ طرفہ حالتے در آں جا روئے
داد۔ و بعضے گویند کہ نواب فیروز جنگ را بعضے از خدمہ محل نواب صلابت جنگ
مسموم نمودند۔ العلم عند اللہ۔ کار گزاران سرکار ایشان سید حشمت اللہ خاں و
تیر انداز خاں و محمد حسن خاں و جمیع متصدیان بہ اتفاق خود ہا تکفین و تجہیز نمودہ مع
کارخانہ جات و دواب و ضروریات عازم دار الخلافہ شدند۔ کوچ بہ کوچ بہ برہان پور
رسیدند۔ و در مقام در برہان پور نمودہ پیش تر روانہ شدند۔ و تیر انداز خاں بخشی
در عرض راہ بہ اجل طبعی در گزشت۔ ازین خبر در تمام لشکر مرہٹہ ہا عجب ہنگامہ روداد کہ
بیان آں بر زبان نہ می آید۔ مرہٹہ بعد روانہ گشتن تا بوقت فیروز جنگ بر حرب نواب
صلابت جنگ کمر بستند۔ و نصیر جنگ در موضع کر ملہ بود و روئے آں نہ داشت کہ
در لشکر نواب صلابت جنگ بیاید۔ و اشارہ بالاجبی ہم بود کہ متوجہ لشکر نواب صلابت جنگ

نہ گرد و چنان چہ در قلعہ کر ملہ متحصن ماند۔

روئے داد کہ بعد فوت نواب غازی الدین خاں بہادر فیروز جنگ واقع شد
چوں بعد از رفتن تابوت بہ ہندوستان بالاجی تمام فوج خود را جمع نموده مع ہول کر
بہ مقابلہ نواب آصف جاہ صلابت جنگ رفتہ پیغام فرستاد کہ نواب فیروز جنگ
ملک خاندیس را بہ مادادہ بودند و در گزشتند۔ و شمار برادر ایشان اند۔ ملک خاندیس را
بہ ما بہ دہند۔ و الا پائے جدال و قتال در میان است۔ نواب صلابت جنگ
مستعد بہ جنگ شدند۔ و بہ تسویہ صفوف پرداختند۔ و فرنگی توپ خانہ در تمام فوج
تقسیم کردند و توپ خانہ جنسی سرکار خود بہ ہر اول و چند اول و میمنہ و میسرہ قسمت نمودند۔
و بالاجی را قدرت مقابلہ آں فوج نہ بود۔ لیکن مظفر خاں گاردی از چندے آزرده خاطر
بود۔ بہ طرف غنیم ملحق شدہ بود۔ بالاجی اورا چہار ہزار گاردی و پنجاہ ضرب توپ دادہ
رفیق خود ساختہ ہر اول نمود۔ و مظفر خاں گاردی از قواعد فرنگ و از ضوابط این شکر
مہارت تمام داشت۔ قسمے پیش دستی نمود کہ لشکر نواب صلابت جنگ بہادر از
جرات و متحیر ماندند۔ اگرچہ فرنگیان این طرف ہم کمال جلالت و جلدہ دستی می نمودند۔
در جنگ اول از ہر دو جانب محار بہ معب رودادہ زیادہ از دو ہزار کس از طرفین
علف تیغ بے دریغ شدند۔ روز دوم قوی جنگ کہ نائب نصیر جنگ بود مشورت
نمود کہ مرہطہ بسیار است و از ملک خاندیس چنداں حاصل آں در سرکار نیست کہ
این قدر سعی کردہ شود۔ از ملک خاندیس دست باید گزاشت۔ شاہ نواز خاں و فرنگی

این امر را قبول نکرد. روز دوم باز جنگ عظیم در میان آمد. قوی جنگ اکثر جمعی را از ان
 لشکر را گفته که من مسلح می نمایم. شاه نواز خاں و فرنگی قبول نمی کنند. شما همه جمع شده
 به گوئید. تا قبول نمایند. چنان چه همه سپاه جمع شده حروف کست بر زباں آوردند.
 باز هم شاه نواز خاں و فرنگی این معنی قبول نکردند و جنگ قائم بود. و تا پنج روز جنگ
 استقامت داشت و عالمی از هر دو طرف به عالم بقا شتافتند. بالاخر بالاجبی را و را
 ملک خاندیس دادند و شکست عظیم به دل های اهل اسلام راه یافته. ملک خاندیس و
 بکلا نه و چندین قلاع عمده که مثل عالم گیر پادشاه و پادشاهان دیگر به جد و جهد تمام و مساعی
 مالا کلام به دست آورده بودند. چنان چه شاه نواز خاں در وقت دست خط نمودن
 به نواب صلابت جنگ گفته که این ملک را پادشاهان ماسلف تمام عمر خود را ضایع
 نموده آخر به دست قبضه خود آوردند و کر و ربا خرج شده است نیز هزاران مردم به
 قتل رسیده اند این چنین ملک را به این آسانی دادن صلاح دولت نیست. لیکن
 نواب صلابت جنگ به جلدی دست خط کرده دادند. به این نوع انفصال یافته
 که قلاع پادشاهی مع جاگیر مشروط از سرکار عالی باشد و باقی پرگنات و قصبه جات
 و قلاع حکامی به جاگیر بالاجبی دست خط شد. چون این ملک از دست رفت چهار صد
 منصب دار عمده و غیره که در ملک خاندیس جاگیر داشتند پامال شدند و خراب گشته
 اکثر ترک روزگار کردند. بعضی با به طرف مرهٹه هار جوع آوردند. و بعضی با در لشکر
 نواب صلابت جنگ آورده تلاش محض می نمودند. چون مرهٹه قوت خود را معاینه نمود

تکالیف مالا یطاق می کرد چنان چه چند پرگنه نواح خجسته بنیاد چالناپور و غیرہ ہم در خواست
کرد۔ نواب صلابت جنگ آں چه او خواست غنایت فرمودند۔ قسم و اقسام صلح بمیان آمد۔
آں چه بعد فوت نواب فیروز جنگ در برہان پور بہ وقوع پیوست چون
واقعہ نواب امیر الامرا در خجستہ بنیاد تحقیق انجامید بہ ذوالفقار الدولہ خواجم قلی خاں
اطلاع حاصل شد بہ جلدی و زودی تمام قاصدے روانہ دارالسرور نمود و بہ سپہر خود
نذر محمد خاں نوشت کہ دریں جا از قضائے الہی بہ این نوع صورت بست۔ و من از جناب
نواب صلابت جنگ صوبہ دار برہان پور ہستم۔ می باید کہ دخل و عمل در صوبہ داری بکنید۔
و کار گزاران میر علی اکبر را بے دخل سازید۔ چون این خط شب یازدہم ذی الحجہ بہ نذر محمد خاں
رسید میرزا علی نقی کہ در کار ہائے او ذخیل بود بہ وقت نصب شب پیش میر علی اکبر خاں
فرستاد و ازیں مقدمہ اطلاع داد۔ بہ وقت صبح نذر محمد خاں در نظامت ذخیل گردید و
از تفاوت (۳) روز خواجم قلی خاں خود نیز رسید۔ و بعد از رسیدن او میر علی اکبر خاں
بہ اشارہ میر حیدر علی افواج و نوکران خود را جمع نمودہ پیغام بہ خواجم قلی خاں فرستاد
کہ من تا رسیدن حکم داخل نہ خواہم داد۔ ازیں سبب برہم زدگی واقع شد۔ شیخ محمد سعید
کہ سابق دریں شہر کورہ بود در میان آمد و ذوالفقار الدولہ دست از صوبہ داری
بر نہ می داشت۔ میر حیدر علی برائے گرفتن عمل و برداشتن جہنڈہ قائم جنگ پاقام نمود
و مورچال ہا از ہر چہا طرف قریب بہ حویلی قائم جنگ رسانید و مورچال خواجم قلی خاں
برائے احتیاط قریب بہ حویلی خود قائم داشت۔ قریب یک ماہ مورچال ہا از طرفین

قائم بود۔ تا آن کہ سند صوبہ داری بہ مہر نواب صلابت جنگ بہ نام میر علی اکبر خاں رسید۔
 قائم جنگ دست از صوبہ داری برداشت و رسالہ داراں کہ از حضور تعینہ خواجہ قلی
 خاں بودند بہ موجب امر نواب صلابت جنگ و نوشتہ رکن الدولہ سید لشکر خاں
 یا میر علی اکبر خاں رفیق گشتند۔ و دو ماہہ از پیش میر علی اکبر خاں بہ تفاریق یافتند و
 و طلب آں ہا مبلغ کلی شدہ بود۔ و باز آمدیم بر مقدمات حضور۔

در بیان کشتہ شدن نواب بہادر جاوید خاں خواجہ سہرادر دیوان خاں
 وزیر الممالک ابو الحسن خاں بہ تقدیر قادر یکتا حقیقت آں این است کہ در وقت
 کہ نواب فیروز جنگ بہ دہکن رسید در ماہ شوال المکرم وزیر الممالک بس کہ از دست
 جاوید خاں عاجز آمد و فی مابین کمال عداوت بہم رسید۔ ہرچہ وزیر می بست اومی کشا
 و آں چہ از قوہ فعل می آورد وزیر نہ می پسندید۔ و پادشاہ با وزیر صاف نہ بود۔
 ظاہراً و باطناً طرف داری خواجہ سہرامی نمود۔ و آخر کار بہ جائے رسید کہ او اشارہ نمود
 کہ سکندریہ و غیرہ محالات جاگیرات وزیر را تاخت و تاراج نمایند۔ بہ جاٹ سوائے
 سورج مل کہ با وزیر متفق بود اشارہ نمود کہ بہ تاخت و تاراج محالات جاگیرات وزیر
 مشغول باشند۔ چوں این معاملہ نزد وزیر الممالک متحقق شد در ماہ مذکور سورج مل
 جاٹ را طلب نمود و اکثر مردم را جمع فرمود و پیش جاوید خاں شخص معتبر را فرستاد
 و پیغام داد کہ بر جاگیرات من عجب حالتی گزشتہ۔ ہمہ مردم جمع اند۔ شما ہم این جا
 تشریعت بہ آرید۔ کہ بہ اتفاق ہم دیگر فکر کردہ شود۔ جاوید خاں کہ در خیالش قتل خود

خطورہ نمودہ بود و پہنچ احدے را موجود نہ می دانست و بہ گمانش نہ رسیدہ بود کہ مرا
کسے تواند کشت۔ بے محابا با جمعیت خود سوار شدہ بہ غور تمام بہ خانہ وزیر آمد و بہ
پہلوئے او نشست۔ و اول بہ نقل و حکایت گزشت و بعد از آں وزیر از سورج مل
جاٹ استفسار نمود کہ چہ سبب بود کہ شما جاگیرات مراد تاخت و تاراج آوردید۔
سورج مل صریحاً اشارہ بہ طرف جاوید خاں نمود کہ قوم مارا چہ یار او قدرت بود کہ
از جانب خود جرأت و جسارت توانند نمود۔ بہ امر اشارہ بزرگان بود۔ ابو المنصور خاں
بہ بہانہ از مجلس برخاست۔ در ہمیں ضمن دواستغفار نفر بندوق ہا بہ نشانہ جسد جاوید خاں
سردادند و او را از پادرا آوردہ بہ قتل رسانیدند۔ چوں این خبر بہ فوج مقتول رسید
در اول استادگی نمودند و نوکران ابو المنصور خاں بہ ضرب شلک بندوق آں ہا
را از خود دور ساختند۔ چوں این خبر بہ پادشاہ رسید بروج قلعہ را مضبوط ساخت
بہ مورچال بندی پرداخت۔ و ازین طرف وزیر ہم بہ استحکام کمانہیغی احتیاط بجا
آورد۔ تا مدتہ در شہر ہمیں قتنہ و فساد بود و دروازہ قلعہ ارک وانہ می شد۔
و کار خلق بہ کدورت تمام می گزشت و قریب دو ماہ ہمیں آہش و کاسہ در میان بود۔
تا آں کہ پادشاہ چوں دانست کہ کار سلطنت بدول وزیر نہ می شود خود سوار شدہ
بہ خانہ وزیر رفت و تا استغفار پیر با وزیر خلوت داشت۔ و وزیر را ہم راہ خود گرفتہ
بہ قلعہ آمد و مصالحت شد۔ و صفدر جنگ بے منازعت و مخالفت بہ استقلال
تمام در کار ہائے وزارت و دیوانی مشغول بود۔

در بیان خبر فوت فیروز جنگ بہادر بہ پیشش عماد الملک شہاب الدین خاں
 بہادر و برادر زادہ نواب نظام الدولہ شہید مرحوم بود۔ چوں خبر فوت نواب
 امیر الامرا بہ نواب شہاب الدین خاں رسید عاقبت محمود خاں شمیری کہ اتالیقش بود
 بہ کار دیوانی سرکاری پرداخت مشورۃ و مصلحت نموده بہ خانہ وزیر الممالک رفتہ و
 تا (۳) روز در خانہ وزیر الممالک بود۔ بہ نوے برائے دفع الوقت چاہلوسی نمود
 کہ خاطر وزیر ہیچ وجہ من الوجوہ خدشہ از مرنفاق کہ مرکوز قلبش بود نہ ماند۔
 روز سوم عماد الملک را ہم راہ گرفتہ پیش پادشاہ بردہ بہ خدمت نیر خشی گری از انتقال
 پدرش سہرا فراز گردانید و در معنی تیشہ بر پائے خود زد۔ بیلے آدم دوست را از
 دشمن تمیز نہ می سازد۔

فرد

چوں قضا آید نہ ماند فہم و رائے پس قصار اکس نہ داند جز خدائے
 و بعد از تقرر خدمت نیر خشی گری با وجود حادثہ اسکن کہ از عمرش قریب بیست سال
 گشتہ بود بہ نوے در مزاج پادشاہ در آمد و خود را از دوستان و مخلصان صادق
 و موافق گردانید کہ طبع پادشاہ بہ صحبت اوراغب و میل تمام بہم رسانید و کار بہ جائے
 رسید کہ در مصلحت و مشورت روز را بہ شب و شب را بہ روز می رسانید۔ ازاں بود
 کہ پادشاہ با من بر سر صلح است۔ موسوی خاں کہ با او قرابت قریبہ داشت با چہار صد
 نفر در قلعہ برائے بند و بست دار و نگلی توپ خانہ کہ در ضمیمہ وزارت بود و باقی سرگزشت

آن در واقعه سال آینده رقم زده کلک بیاں خواهد گردید. و در سال ۱۱۶۱ هجری نواب صلابت جنگ از حضور مخاطب به مدار الملک امیر الممالک آصف الدوله سید محمد خاں بهادر ظفر جنگ گردیدند. و سند صوبه داری دکن از انتقال نواب فیروز جنگ به نام نامی ایشان رسید. و نواب آصف الدوله بعد انفصال مقدمه بالاجبی و دادن ملک خاندیس متوجه خجسته بنیاد گشتند. و بالاجبی به پونا رفته ملک خاندیس را بندوبست نموده حاکمان جایه جافر ستاد. و اکثر قلاع به جنگ فتح نمود. و بعد از خرابی بصره نصیر جنگ از کرله کوچ نموده به ملازمت نواب صلابت جنگ رفته و از سفارش بالاجبی را و باز به خدمت و کالت مطلق تمام گردید. و نواب را از آن جا خجسته بنیاد آورد. و دیوانی سرکار عالی به صفت شکن خاں بهادر که سابق به خطاب عبدالحسین خاں بود مقرر شد. و پسر کلاں او که غلام محمد خاں خطاب داشت مخاطب به محمد تقی خاں گردید. و میرزا غلام حسین پسر خود او که در خوبی بابی نظیر بود. مخاطب به خطاب عبدالحسین خاں گشت. اما این مقدمه پیش از رسیدن به خجسته بنیاد بود. نصیر جنگ شاه نواز خاں را بجا شد که به حیدرآباد باشند. قبول نه کرد. و در خجسته بنیاد آمده نشست و خانه نشین شد. نصیر جنگ چون ملاحظه فرمود که شاه نواز خاں خانه نشین گشته. به نواب عرض نمود جاگیرات آل جناب را به ضبط سرکار در آورد. خان معزالیه هم ملتجی نه شد. و درخواست هم نه نمود. چون ملک حیدرآباد خالی بود میر محمد حسین خاں دیوان پادشاهی را چند سوار فرستاد تا بندوبست نماید. میر محمد حسین خاں همشیره زاده خود را در دیوانی نائب خود

گزاشته بہ امتیاز تمام رخصت شدہ بہ حیدر آباد رسیدہ محل وضبط نمود۔ فرنگی بافوج خود و توپ خانہ در حیدر آباد ماند۔

فرنگی بافوج خود کنگ روپیہ نقد از خزانہ می یافتند۔ چون در خزانہ قلت زر شد۔ سرکار سیکاکل در اج مندری وغیرہ بہ عوض نقدی بہ جاگیر او مقرر شد۔ چنان چہ او از طرف خود ابراہیم خاں گاردی را باد و ہزار سوار و چہار ہزار گاردی و پانصد فرنگی برائے بند و بست جاگیر خود فرستاد۔ و خود با تمام فوج در حیدر آباد بہ سبب نزدیکی محالات جاگیر ماند۔ چون نواب صلابت جنگ در خستہ بنیاد داخل شدند نصیر جنگ وکیل مطلق بود۔ بند و بست خوب کرد۔ تغیری و تبدیلی ہمیش تر بعل آمد۔ اما در فصل قول نصیر جنگ اعتماد نہ بود۔ با کسے کہ وعدہ نمودے وفا نہ کردے۔ و تمام اختیار خود بہ دست بہادر دل خاں گزاشتہ و خود ہم موافق ضابطہ در دربار می رفت۔ و تمام روز و شب بہادر دل خاں در خدمت نواب صلابت جنگ حاضر می ماند۔ و ہر چہ می خواست بہ عمل می آورد۔ و داب و رعب او بر تمام اہل دربار بہ حدے بود کہ امرائے پنج ہزاری و شش ہزاری تعلق و خوشامد می نمودند و بد مزاجی ہائے او را برداشت می کردند۔ چنانچہ او بسیار بد مزاج بود۔ و نصیر جنگ تلون در طبیعت داشت۔ میر محمد حسین خاں در حیدر آباد با فرنگی ساخت نمود۔ اختلاف مزاج نصیر جنگ بہ حدے بود کہ ششم از آں در بیان نہ می آید۔ میر نجف علی خاں در شکر بے کار بود۔ بہ نصیر جنگ پیغام داد کہ اجارہ سرکار برابرہ دستور سابق اگر مارا بہ دہند قبول می نمایم۔ و راگھوئے شقی را

فرصت دم زدن نه دهم - دهم ز سرکاز تا دم آخر ادا سازم - نصیر جنگ این پیغام را شنیده گفت که هشت لک روپیه اجاره مقرر است - چهار لک روپیه پیشگی نقد نشان نمایند و لک روپیه خرج در بار بدهند - میرنجف علی خاں قبول نموده چهار لک روپیه نقد پیشگی نشان کرد و لک روپیه در بار خرج قبول نمود - نصیر جنگ فرد سوال را به دست خط نواب آصف الدوله رسانید و خلعت عنایت شد - میرنجف علی خاں به نگاهداشت اشتغال نمود - و اقبال خرید فرمود و قول به سپاه فرستاده - چنانچه زیر بار خرج آمد - درین ضمن رحیم الله خاں پسر عنایت خاں با نصیر جنگ ملتمجی گشت و گفت که آن قدر زرسن نشان می نمایم - نصیر جنگ بے تامل قبول نمود - و به میرنجف علی خاں جواب صاف داد - و آخر زرد کور از رحیم الله خاں سرانجام نه یافت - ناچار نصیر جنگ باز به میرنجف علی خاں پیغام نمود - میرنجف علی خاں آزرده خاطر بود - جواب صاف داد که من در این چنین صحبت تعلقه نه می گیرم - بلکه در شکر شما هم نه می مانم - آخر کار برابر ابرو خراب شد - محمد مراد خاں نام که در پیشه عالمی بسیار درست بود ایں مقدمه قبول کرده رفت - و به همین دستور چندین کار به تلون مزاج وکیل مطلق خراب شد - میرنجف علی خاں می خواست که برخاسته به رود - نصیر جنگ به ساجت تمام قلعه ملهیر را از تنغیری قسور جنگ به او داد - میرنجف علی خاں غنیمت دانسته قبول نمود که به هر نحو باشد ازین صحبت برآید - میرعبد القادر نامی را نایب خود مقرر کرده به ملهیر فرستاد و خود رخصت بر بان پور شده در قلعه پادشاهی دیرینه کرده مقامات نمود - و در فکر بود که جمعیت

فراہم آورده کوچ نماید۔ بہ ہر تقدیر دیوانی سرکار از عزل صف شکن خاں بہادر بہ حیدرآباد مقرر گشت۔ و ملک بیجا پور بہ قسور جنگ قرار یافت۔ چہار لک روپیہ داخل سرکار نمود و خصت شدہ بیرون شہر دائرہ فرمود۔ و صف شکن خاں بہادر مجاہد جنگ را بہ تعلقہ صوبہ داری حیدرآباد از تغیری میر محمد حسین خاں ممتاز گردانیدند۔ و او چہار لک روپیہ در ماہہ قبول کرد کہ ماہ بہ ماہ بہ رساند۔ و باقی حقائق در سنہ آئندہ خواہد نوشت۔

سرگزشتہ کہ در برہان پور روداد۔ میر غیاث الدین خاں کہ کار گزار ابو النخیر خاں بود پیش از رسیدن نواب آصف الدولہ برائے بند و بست قلعہ و ملک سونگیر کہ بہ امام تعلق داشت برآمد و باد و صد سوار و صد پیادہ عازم گردید۔ و چون طلب سپاہ ہم زیادہ شدہ بود خیال این داشت اگر تواند در نواح خاندیس کہ الحال عل و دخل اہل اسلام معطل است کارے از پیش باید برد۔ بعضی جمعداران خاندیس را با خود متفق ساخت و مقابلہ دو ساعہ دفعہ جنگ ہائے نمایاں نمود و بالآخر کفار غلبہ نمودہ۔ بعد از اس آثار مردی و شجاعت از و مشاہدہ شد۔ و ہم ماہ صفر بہ درجہ شہادت فایز گشت۔ و در برہان پور شانزدہم ماہ ربیع الآخر ابو النخیر خاں شمشیر بہادر امام جنگ بہ مرض فالج مسافر سفر آخرت گردید۔

و دریں سال صوبہ داری برہان پور از عزل میر علی اکبر خاں بہ قطب الدولہ محمد انور خاں مقرر شد و عبد القادر بہ نیابت نظامت سر بلند گردید۔ و بیت و نیم جمادی الاولیٰ و فل یاب شد۔ و رسالہ داران کہ اردوئے نواب آصف الدولہ تعیینہ

خواجہ قلی خاں و بعد از آن طوعاً و کرہاً برائے حصول طلب خود در رفاقت میر علی اکبر خاں
بودند تقاضائے زر از نایب ناظم صوبہ نمودند۔ بعد القادر خاں گفت کہ مرا احتیاج
از رسالہ داران حضور نیست۔ طلب بر ہر کہ هست از آں ہا تقاضا نمایند۔ بعد حصول جواب
تقاضا از میر علی اکبر خاں نمودند۔ ہر چند کہ میر حیدر علی در سلی و دلا سائے آں جامعیت
کوشش نمود فائدہ بر آں مترتب نہ شدہ و آں ہا تقاضائے طلب بہ سختی نمودند۔ و بالاخر
کار بہ پرخاش کشید۔ و میر حیدر علی بہ سامان خود داری و مورچہ بندی کہ رسالہ داران
نہ توانستہ پیش بہ کمک از عبد القادر خاں طلب داشت و سپاہ ملکی را با سپاہ خود
بر برج سرائے خان خانان گماشت۔ و رسالہ داران در قابوئے وقت بودند کہ برخا
بہ آیند۔ بہ ہیچ وجہ حرکت نہ نمودند۔ تا آں کہ بہ تاریخ دہم جمادی الاخریٰ در حویلی کہ کمال
استحکام داشت۔ یک یک و دو دو جمع شدند۔ تا شب یازدہم اجماع در یک مکان
واقع شد۔ مردمان میر حیدر علی را ایں گمان بہ خاطر خطو نہ کردہ بود کہ ایں ہا یکہ دنا گاہ
تاخت خواہند نمود۔ سہ گھڑی از شب ماندہ بہ ہیئت مجموعی از خانہ مذکور بر آمدہ و
بہ جلدی تاختہ خود از برج دار الشفا کہ چوکی عبد القادر خاں بود چوں کہ غافل بودند
یا تغافل نمودند اصلاً از آں ہا حرکت المذہبی ہم نہ شد در گزشتند۔ و از راہ بلغور
خانہ بہ طویلہ میر حیدر علی رسیدند۔ دریں وقت چند بان از جانب میر حیدر علی سر دادند۔
آں ہا را از بان ہا آسیبہ نہ رسید۔ و گولی بندوق ہم از طرفین بہ مہرہ بازی درآمد۔
تا آں کہ قریب بہ دروازہ رسیدند۔ دریں حال میر حیدر علی با چند فقائے جانی خود

بیرون برآمد و تردد مرده اند نموده جان خود را در باخت و دود^(۳) کس دیگری هم به قتل آمدند و سه چهار کس زخمی شدند و از آن طرف دو کس مقتول و چهار نفر زخمی گشتند - و خود را به خانه میرحیدر علی رسانیده از آن جا به دیوان خانه میر علی اکبر خاں درآمدند - و در آن جا سید ابراهیم بهکری مقتول گردید - و میرخلیل زخمی شد - بعد از آن میر علی اکبر خاں انبیال و اقمشه و نقد آن چه بود به معرفت شیخ محمد سعید به آن باداده انفصال مقدمه نمود و بعد از آن در میان قائم جنگ و عبد القادر خاں نزاع بود - بالاخر ذوالفقار الدوله روانه حضور شد - فتنه فرو نشست -

و مقدمات دارالخلافه شاه جهان آباد و سوانخی که در آن جا به وقوع پیوست به این موجب چون عماد الملک که پسر فیروز جنگ باشد مخاطب به نظام الملک فیروز جنگ گردید به اتفاق خان خانان خال خود با پادشاه مصاحب شدند و دل احمد شاه پادشاه از وزیر که ورت داشت وسیل خاطر به جانب هر دو امیر بود اتفاق نموده با فوج خود در قلعه آمده موسی خاں نائب ابوالمنصور خاں که در میرانشی قائم مقام او بود با چهار صد کس در قلعه سکونت داشت بیرون بر آوردند - چون سپاه پادشاهی و این هر دو امیر از^(۳) چهار هزار نفر پیش تر بودند موسی خاں ناچار شده با کسان خود از قلعه بیرون آمد - چنان چه داروغگی توپ خانه همان وقت به مصمصام الدوله پسر خان دوراں مقرر شد و خلعت یافت - ابوالمنصور خاں از استماع این خبر هوش از سرش پرید - روز دیگر به دربار آمد و پادشاه در ظاهر دل جوئی او فرموده

به دلاسا و سلی پرداخت - وزیر از پادشاه التماس کرده درخواست که داروغگی توپ خان
باز به من مرحمت شود - پادشاه گفت هر چه شما خواهند مقرون به اجابت است - الا
داروغگی توپ خان - دست ازین بردارید - وزیر در جواب گفت که این تعلقه شما
به من نه داده اید - پادشاه جنت آرام گاه به من عطا فرموده بودند - و اگر ازید - پادشاه
قبول این معنی نه نموده فرمود که خدمت دیگر در عوض آن از من درخواست نمائید - مرا
قبول است - چنان چه درخواست نمود که خدمت میزبانی گری از عزل فیر و جنگ بهادر
به سید سیادت خاں ذوالفقار جنگ بهادر مقرر شود - پادشاه طوعاً و کرهاً قبول فرمود -
افواج متفرق بودند بیش تر فوج وزیر در تعلقه صوبه داریش بود - فیر و جنگ و
نصرت جنگ بهادر و خال و همشیره زاده در مزاج پادشاه بار دیگر در آمد نموده در فکر
بر آوردن وزیر افتادند - چنان چه پادشاه به وزیر پیغام فرستاد که من از پسر شما
شجاع الدوله بسیار راضی ام - بهترین است که شما بر تعلقه صوبه خود به روید و پسر را
به نیابت وزارت در این جا به گزارید - وزیر ازین پیغام بر آشفته در جواب گفت که
من سامان نه دارم که درین ایام کوچ نمایم - سامان و سرانجام از تعلقه صوبه داری
طلبیده روانه خواهم شد - پادشاه از استماع این جواب مشورت با هردو امیر که درین
کار ساعی بودند به موجب مصلحت آن با سزا و لان و محصلان بر وزیر فرستاد که
می باید که زود کوچ نمایند - چون سپاه وزیر در تعلقه بود در دریائے حیرت
غوطه خورد - جواب داد که بار بردار نه دارم - پادشاه اخیال سرکار و شتران بار بردار

برائے وزیر فرستاد۔ چون صفدر جنگ دانست کہ الحال بدوں فوج و سپاہ پر خاش
 نمودن مناسب نیست قبول رفتن نمود و بہ سامان سفر پرداخت۔ و پسر خود شجاع الدولہ
 را نزد سید سیادت خاں فرستاد کہ الحال معاملہ بہ این قسم در پیش آمدہ شما در چہ فکر متیند۔
 ذوالفقار جنگ فرمود کہ من بہ دل و جاں رفیق شما ام۔ ہر چہ رائے شما باشد من نیز شرط
 رفاقت بجا خواہم آورد۔ صفدر جنگ و ذوالفقار جنگ بہ اتفاق شجاع الدولہ قبایل
 خود را نیز ہم راہ گرفتہ از شہر برآمدند و بیرون شہر قریب بخضر آباد دائرہ نمودند و بہ بہانہ آں
 کہ در سامان و سرانجام سفر مستقیم مقامات نمودند۔ و سورج مل جاٹ را جمع آں کردہ با خود
 متفق ساختند و صفدر جنگ افواج خود را از پورب طلب داشت و فوج ہائے عظیم
 مجتمع گشت۔ شخصے را بہ این بہانہ کہ پسر زادہ جہاں شاہ ابن شاہ عالم است و او را
 مخاطب بہ اکبر شاہ گردانیدہ بر تخت نشاندند۔ و سکہ اورا در آردوئے خود در آوردند و
 در مقابلہ جمیری دروازہ دہلی مورچال بستند۔ و امرا یان حضور با پادشاہ و ہر دو امیر اتفاق
 نمودند و جنگ عظیم بہ وقوع پیوست۔ و ہر روز جنگ بود و ارسال گولہ ہائے از جانبین
 تا چندین مدت بود و غلبہ از جانب وزیر بود۔ مدت ہائی مابین این جنین واقع شد۔
 تا آں کہ نظام الملک با فوج بسیار و توپ خانہ از قلعہ برآمدہ و بر دئے مورچال
 ابو المنصور خاں آوردند و آتش خانہ ہا از طرفین بہ نوعی افر و ختمہ شد کہ عقول وادہام
 از تفصیل آں معترف بہ قصور است۔ و بالآخر فوج پادشاہی غلبہ نمود۔ و مورچال ابو المنصور خاں
 را منہزم ساختند و کساں بسیار و بے شمار از طرفین قتل رسیدند۔ و بر مورچال جاٹ و

ابو منصور خاں فوج پادشاہی قرار گرفت۔ وازماہ جمادی الآخر لغایت ذی قعدہ شش ماہ کامل جنگ ہائے عظیم بہ وقوع پیوست۔ کہ اگر تفصیل آں بہ قلم آید چندیں جزو کاغذ سیاہ گردد۔ و آخر فی مابین فیروز جنگ و صفدر جنگ پائے صلح در میان آمد و صفدر جنگ بالکلیہ دست از وزارت برداشتہ مع پسر خود ذوالفقار جنگ روانہ تعلقہ خود گشت۔ دریں ضمن خرابی ہاکہ در نواح دار الخلافہ شاہ جہان آباد از نہیب و غارت روئے داد زبان از بیان آں قاصر است۔

و روز عید قربان در لاہور واقعہ غریبہ بہ وقوع پیوست و آں این است کہ معین الملک پسر اعتماد الدولہ کہ برادر خان خانان باشد صوبہ دار لاہور بود۔ از نماز عید گاہ برگشتہ و بر اسپے شوخے سوار بود۔ واسپ رقص کنان و بہ شوخی تمام کہ لازمہ مرکب جوانان است را وحی رفت۔ از قضا عثمان اختیار از دست معین الملک بدر رفت چنان چہ بہ زیر انگشت۔ واسپ نیز بر سر او درآمد۔ و سرش را از مغز تہی ساخت۔ دریں تکاپو روح از قالبش بہ عالم بقا شتافت۔ لشکریان و سواری خاصہ جسدش را بہ خانہ اش رسانیدند۔ بہ تجہیز و تکفین او پرداختند۔ و بعد از وفات اہلیہ معین الملک و پسرش کہ بس ہفت مہشت سالگی بود بہ کار صوبہ داری اشتغال نمودند۔ و بعد از رسیدن خبر بہ حضور سند صوبہ داری بہ نام پسر مذکور روانہ شد۔

جنگ فیروز جنگ با جاٹ۔ ہول کر کہ از دہکن بہ دار الخلافہ رفتہ بود بعد از مصالحت با صفدر جنگ متفق بانظام الملک شد و بہ اتفاق ہم ملک جاٹ را قبل نمودند۔

و بہ تاخت و تاراج اشتغال داشتند و قلعہ سورج مل جاٹ محاصرہ نمودند و از طرفین جنگ ہائے نمایاں بعل می آمد۔ و جاٹ با وجود بودن در قلعہ ہر گاہ بیرون می آمد۔ جم غفیر را از فوج مرہٹہ شکست دادہ قتل نمود۔ درین ضمن پادشاہ از کردہ خود نادم و پشیمان بلکہ از تسلط و غلبہ فیر و ز جنگ حیران و سرگرداں بود۔ و بہ صفدر جنگ استمالت نامی نوشت و اظہار پشیمانی خود می نمود۔ و فی مابین مراسلات بعل می آمد۔ و این اخبار خفیہ بہ نظام الملک می رسید۔ چوں با سورج مل جاٹ و ابوالمنصور خاں اتفاق بہ مرتبہ اتم بود بیش تر از بیش تر در تسخیر قلعہ جاٹ سعی و اہتمام بجای آورد۔ و ہول کر را راغب بہ فتح قلعہ می گردانید۔ چنان چہ ملہار راؤ و ہول کر در اخذ قلعہ جد و جہد بلیغ بجا آورد و سپر ہول کر کہ در قساوت قلب و آدم کشی ثانی ہلاک بود و عبث و ناجی برہر کہ غضب می شد بہ بندوق فرنگ کار و تمام می ساخت بر قلعہ یورش نمود و سپاہ جاٹ از قلعہ برآمدہ بر سر ہول کر رنجتند۔ در این معرکہ او مقتول گردید۔ و جاٹ با سرا و بریدہ بہ قلعہ بردند۔ و کار پشکریاں ہول کر بسیار تنگ بود۔ و جاٹ نیز از تنگ نامے محاصرہ عاجز بود۔ و بہین خودت ہاگزشت تا آن کہ در سال آنندہ نوع دیگر رو داد کہ بہ قلم خواہد آمد۔

و در ۱۱۶۷ھ نواب آصف الدولہ بہادر در اول سال در حجتہ بنیاد تشریف داشتند۔ و فرنگی و میر محمد حسین خاں از سمت حیدرآباد نجبہ بنیاد آمد۔ و خوف فرنگی و دربار ستولی شد۔ و در میان او و سید لشکر خاں غبار تعاد بہ نوعی مرفع گشت

کہ از کرہ ہوا بہ کرہ نار رسید۔ چنان چہ نصیر جنگ از ترس آل باخانہ نشیں شد۔ و
استغاثے و کالت نمود۔ و موسے بوسی عرض کردہ کہ بہ عل آورده نصیر جنگ موقوف
شود۔ چنان چہ تعلقہ بیجا پور کہ بہ نام قسور جنگ مقرر شدہ بود موقوف گردانید۔ و بہ جا
ا و نعمت اللہ خاں مقرر شد۔ و برائے و کالت عرض نمود کہ بہ شاہ نواز خاں بہ فرمایند۔
و دریں باب بجدے تمام نمود۔ چنان چہ نواب آصف الدولہ خود بہ خانہ شاہ نواز خاں
رفتہ چہار دہم صفر بہ خلعت فاخرہ و کیل مطلق سر بلند گردانیدند۔ شاہ نواز خاں شروع
در بند و بست و انتظام عام توجہ فرمود۔ از بس کہ مقدمات بسیار ابر شدہ بودند
و زرد روضہ نہ بود کوچ کردن متعذر شد۔ صفت شکن خاں بہادر مجاہد جنگ را کہ
در عہد و کالت نصیر جنگ صوبہ دار حیدر آباد شدہ بود بحال داشتہ و چیزے پیشگی
گرفتہ بہ فرخندہ بنیاد مخص ساخت۔ و از ساہوکاران و از دیگران پیشگی گرفتہ کوچ کرد
از طرف بالاجی را و خاطر جمع نہ بود۔ را و مذکور اسلام را ضعیف دیدہ پیوستہ تکالیف
شاہ می نمود۔ و بے حکم اکثر برگنات و قلاع بہ ضبط خود می آورد۔ چنان چہ محال سایر
برہان پور و باغات ضبط کردہ۔ شاہ نواز خاں از دانائی و دور اندیشی برائے
بند و بست و عہد و پیمان با بالاجی میر نجف علی خاں را بہ امتیاز تمام فرستاد و یک نہنجیر
فیل و جواہر و خلعت ہم راہ دادہ بہ جہت بند و بست آیندہ و مشورت ملک گیری و
ملک داری را در خلوت مفصل گفتہ۔ میر نجف علی خاں بہادر بہ موجب فرمودہ نواب
آصف الدولہ و شاہ نواز خاں بہادر نزد بالاجی رفتہ۔ چون نزدیک لشکر بالاجی رسید۔

عمومی الیہ مردم عمدہ ہائے سرداران خود بہ استقبال فرستاد۔ و در ملاقات سلوک خوب
 نمود۔ میرنجف علی خاں راہ سلوک و طرح موافقت بار او مذکور در میان آورده آن چہ
 مافی الضمیر ہرچہ کس نہ بود از بالاجی برآوردہ یعنی سزگداشت تمام قلعہ و مشروط گرفت
 و محال سائر برہان پور و باغات را با او فیصل نمود۔ و بند و بست ملک و عہد و پیمان
 بہ میان آمد۔ و رگہو بمجوسلہ تمام تعلقہ برابر را بہ اعانت بالاجی متصرف بود۔ شرط در میان
 آمدہ کہ رگہو را تنبیہ کردہ ملک برابر از وہ گیرند۔ و بالاجی اعانت او نہ نماید۔ بلکہ معین این
 طرف باشد۔ این قسم انفصال دادہ از بالاجی رخصت شدہ در خدمت نواب
 آصف الدولہ و شاہ نواز خاں رسیدہ تمام کیفیت ظاہر نمود۔ و اسناد بہ نظر گزارانید
 و موجب تحسین و آفرین شد۔ عزم حزم نواب موصوف بہ سمت حیدرآباد بود۔ از
 بجدی میرنجف علی خاں تنبیہ رگہو و عزم برابر قرار یافت۔ چنان چہ نزدیک تعلقہ سلطان جی
 بنال کہ لشکر گزشتہ یہ سمت برابر کوچ شد۔ رگہو ہم مستعد شدہ بہ عزم مقابلہ پیش آمد
 نواب آصف الدولہ بہادر و شاہ نواز خاں بخشی گری فوج ہراول میرنجف علی خاں
 دادہ و سلطان جی بنال کہ و لچہیں را و کہند اکلہ و محمد ناصر خاں رسالہ دار و عبد اللہ بیگ
 قراول و یک سردار فرنگی و توپ ہائے جلدہ دست تعیین ہراول نمودہ و شاہ نواز خاں
 و ریتش شد و قول یہ ذات نواب آصف الدولہ زیب و زینت یافتہ۔ و راجہ رام چند
 و غیرہ سرداران در جند اول تعیین شدند۔ و سرست خاں و سلطان خاں و قوی جنگ
 و غیرہ دست راست و خان عالم و شیخ علی خاں جنیدی و مان سنگہ و غیرہ سرداران

دست چپ مقرر شدند۔ و فوج فرنگی و گاردی و توپ ہائے فرنگ در ہر فوج تقسیم یافتہ۔ رگھو نیز فوج خود آراستہ بہ مقابل آمد۔ ہر روز جنگ صعب رومی داد۔ رگھو تہنید یافتہ می گریخت۔ تا نزد یک زل رسیدند۔ سردار زل سر یار او با فوج شایستہ آمد۔ ملازمت نمود۔ بہ دست چپ تعیین شد۔ این قسم زدہ زدہ اور آتا قصبہ پونا رسانیدند چون آل مقہور ناچار شد پیغام داد کہ پنج لک روپیہ نقد و ملک چہار دہ لک روپیہ ا نیاز می نمایم۔ تقصیرات بندہ معاف فرمایند۔ سلطان جی و سرست خاں در میان بودند۔ شاہ نواز خاں می خواستند بر این مقدمہ صلح نمایند۔ میرنجف علی خاں ^{نعت} گفت می نمود۔ بالآخر شاہ نواز خاں در جواب فرمودند کہ زر در خزانہ نیست و فوج بے خرچ است۔ میرنجف علی خاں بہ ہمان بیگم دختر نواب شجاع الدولہ حاکم بنگالہ کہ از چند مدت ہم راہ نواب آصف جاہ و ناصر جنگ مرحوم و صلابت جنگ می بود و باخان مذکور قرابت قریبہ داشت از آل جاہنجاہ ہزار روپیہ بہ طریق قرض برائے سپاہ آوردہ متک بہ مہر شاہ نواز خاں داد۔ و فوج را قدرے برائے خرچ دہانیدہ باز مستعد جنگ ساخت۔ رگھو دید کہ بہ ہیچ وجہ از عہدہ این ہابرنہ می آیم۔ باز پیغام داد کہ جاگیر پنج لک روپیہ بہ پسر او عنایت شود۔ و باز مزاج شاہ نواز خاں را مردم میاں جی بہ صلاح آوردند۔ میرنجف علی خاں فرمود کہ این ہم را بہ من واگزارند و صاحب باتمام شکر کوچ کردہ بہ روند۔ بیت لک روپیہ را قبوض از سپاہ می دہانم۔ و خرچ ہم را بہ ذمہ خود می گیرم۔ شاہ نواز خاں قبول نہ فرمود و تا دیلات

در میان آورد۔ میرنجف علی خاں آزرده خاطر شده به ظاہر بیچ برزباں نیاورد لیکن
 به خاطرش خطور نمود کہ بعد انفصال این معاملہ از لشکر برآیدہ به جائے دیگر برخاستہ برود۔
 چنانچہ مقدمہ رگھو بہ معرفت سلطان جی مرہٹہ و سرست خاں و سلطان خاں بہ عمل آمد۔
 رگھو برائے ملازمت آمد۔ شاہ نواز خاں بیرون لشکر خمیہ استادہ کردہ رگھو را در آں جا
 طلب داشت۔ چون ملازمت او شد میرنجف علی خاں از فیمل فرو نیاید۔ ہر چند کما جت
 نمودند پیش رفت نہ شد۔ و بعد انفصال در ملک جدید عمال تجویز شدند۔ و از آں جا
 معاودت کردند۔ رگھو شقی بہ ہزار محنت سہ لک روپیہ نشان نمود۔ و باقی را جواب من
 داد۔ عمال کہ تعیین شدہ بودند آں بار عمل نہ داد۔ میرنجف علی خاں بے دل شدہ پیغام
 نمود کہ من بہ طرف دیگر خواہم رفت والاقلعہ داری قلعہ آسیر بہ دہند۔ شاہ نواز خاں
 سلوک بسیار نمود۔ ولیکن مزاج میرنجف علی خاں در ماندن لشکر نہ بود۔ شاہ نواز خاں
 فرمود کہ قلعہ ملہیر در قلعہ شماست۔ باز قلعہ دیگر می خواہند۔ حال آں کہ قلعہ دار آسیر
 باغی است۔ عمل نہ خواہد داد۔ میرنجف علی خاں گفت کہ عمل گرفتن و فتح نمودن دشمن
 من است۔ و اگر او عمل نہ خواہد داد من فریاد او نہ خواہم نوشت و ملک از حضور و دست
 نہ خواہم نمود و قلعہ ملہیر ہم اگر خواہند بحال دارند۔ والا بہ کسے دیگرے بہ دہند۔
 شاہ نواز خاں بسیار مانعت نمود۔ چون دید کہ مزاج میرنجف علی خاں ہرگز بر ماندن
 لشکر نہ می آمد ناچار شدہ رخصت داد۔ و در ظاہر سبک کرد و گیری شہر برہان پور بہ
 نام میر حسین علی خاں پسر خود سند خاں سامانی شہر بہ نام حیدر علی خاں برادر خود حاصل نمود۔

و مخفی سند قلعہ داری آسیر بہ مہر نواب آصف الدولہ بہ دست آورد پر گنہ ملک پور و
 قصبہ انکور در جاگیر خود گرفت۔ ولیکن بہ خاطر شاہ نواز خاں ہمیں مرکز بود کہ قلعہ آسیر
 بہ دست پادشاہان بہ این آسانی نیامدہ است میرنجف علی خاں چگونہ فتح خواہد نمود۔
 طوعاً و کرہاً رخصت انصراف ارزانی داشت و فرمود کہ دولت و جمعیت را از دست خود
 گزاشتہ می روید۔ دریں جا چہار ہزاری ہمہ محتج شما بودند۔ آل جا کہ خواہند رفت
 چہ خواہند کرد۔ میرنجف علی خاں بہ بجدی تمام رخصت شد۔ وقت شب شاہ نواز خاں
 باز میرنجف علی خاں را طلب داشتہ گفت کہ ما کا عظیم در پیش داریم۔ باید کہ ستر
 ما را نگاہ دارید و بہ کسے ظاہر نہ کنید و مشورت نیک بہ گوئید۔ یعنی سربار او ہمیشہ
 حرام کلی را کار می فرماید۔ و اکثر سرداران نامی مثل شیخ طعیف و فتح نصیب خاں را کشتہ و
 فتح اللہ خاں و عبدالہادی خاں بہادر قسور جنگ را غارت نمودہ الحال در لشکر آمدہ است۔
 می خواہم کہ او را گرفتہ قید نمایم۔ و ملک او را در ضبط اسرکار در آورم۔ میرنجف علی خاں
 جواب داد کہ او بے طلب شما برائے ملک آمدہ است و در جنگ رگہ حاضر ماند۔
 شایان بزرگی نہ باشد کہ او را مقید سازید۔ دیگران چہ اعتبار خواہند نمود۔ این
 چنین صاحب فوج را بہ این قسم دغا قید نمودن مناسب نہ دارد۔ اگر مرضی او منحرف
 است او را بہ گوئید کہ ما ملک را از تو تغیر می کنیم۔ اگر بہ خوشی قبول کرد بہتر۔ و الا
 او را از لشکر بدر کنید و در ملک او سردارے را با فوج بہ فرستید۔ میرابوالفخر خاں
 و افضل بیگ خاں وغیرہ اہل مشورت قید نمودن او را قبول نمودند۔ میرنجف علی خاں

برخاسته به خانه خود آمد۔ شاہ نواز خاں بہ دست چوب داران بہ جمیع سرداران مثل سلطان جی و سپہران جانشینی و سرست خاں و شیخ علی خاں جنیدی و سریار اور آگفتہ فرستاد کہ فردا مقام است۔ صبحی در دربار حاضر شوید۔ بہ موجب فرمودہ صبح ہمہ عمدہ حاضر شدند۔ شاہ نواز خاں ہمہ را در خلوت نواب اصمعت الدولہ طلب داشتہ رخصت فرمود و سریار اور در دیوان خانہ نشاندہ گفتہ فرستاد کہ در خلوت می طلبم۔ او منتظر ماند۔ و چون فوج بہ سبب دیر نشستن پراگندہ شد و دیگر سرداران بہ خانہ با خود رفتند فرمود کہ سریار اور اقلید نمایند۔ سپاہ خاص چوکی بہ موجب اشارہ مومی الیہ را قید کردند۔ او و دست بشیر شدہ بود۔ مردم جلد دستی کردہ دست او گرفتند و بشیر و جمدہ را از دست او روبروہ اورا بیرون بردہ و قید کردند۔ و کوچ لشکر بہ طرف ملک او شد۔ چنان چہ اکثر پرگنات را در ضبط آورده نزل کہ مکان اصلی نشست گاہ بود آن نیز گرفتند۔ چنان چہ مکان مستحکم بے جنگ بہ دست آمد۔ و بعضی اشیاء را مردم متصرف شدند۔ و نزل مع توابع و لواحق بہ جاگیر شاہ نواز خاں بہادر دست خط شد۔ شاہ نواز خاں عامل آن محال را بہ نرسنگہ را و برادر را جہر گناہ دہس متوفی داد۔ و شکر از آل جاہ طرف حیدر آباد کوچ نمود۔ پارہ از حقیقت دارالخلافہ شاہ جهان آباد بہ قلم آورده بہ کیفیت فتح قلعہ سیر پر دازیم۔

و مقدمہ حضور دارالخلافہ شاہ جهان آباد کہ از انقلاب و فساد بہ وقوع پیوست این است۔ چون محاصرہ از قلعہ جاٹ کہ افواج نواب فیروز جنگ و ہول کر

مرہٹہ نمودہ بود بہ امتداد کشید۔ سورج مل بہ معرفت خان خانان خال فیروز جنگ
 بہ احمد شاہ پادشاہ عرضداشت نمود کہ ما ز میں دار قدیم ایم ہمیشہ در اطاعت بودہ
 نگہ بانی تحت دہلی نمودہ ایم۔ تقصیرے کہ باعث قلع و قمع ما باشد از ما بہ وجود نیامدہ۔
 مرہٹہ کہ بنی اختیار نمودہ و ملک دکھن و مالوہ و گجرات از تصرف برآوردہ در تصرف خود
 در آوردہ براخیگرگی می نماید۔ امیدواریم کہ بندہ ہائے پادشاہی کہ صفدر جنگ و احمد خاں
 افغانہ اند در ظل رایت عالی جمع شدہ امید کہ خود بیرون برآمدہ بہ دفع اشقیاء پردازند۔
 پادشاہ برائے استمالت فرمان ما بہ ابو المنصور خاں و افغانہ کہ بعد از برہم زدگی با ہم
 صلح نمودہ بودند نوشتہ۔ آں ہا در جواب عرضی نوشتند کہ ہر گاہ جہاں پناہ بہ عزم
 بتنبہ اشقیاء برآیند بندہ ہا خود را بہ جناح استعجال می رسانیم۔ پادشاہ بہ اشارہ خان خانا
 و بعضی امرا بہ خلاف مرضی نظام الملک از شہر برآمدہ بہ انتظار اجماع عسا کر دواردہ
 کر وہی شہر دائرہ فرمود۔ قلیل و کثیر مردم در آرد وئے معلی جمع گشتند و امید قوی
 داشتند کہ در اندک زمان لشکر ہائے عظیم فسر اہم آید۔ درین ضمن قضا کار خود را
 ساخت و مقدمہ نوع دیگری شد۔ عاقبت محمود خاں کشمیری کہ مدار المہام و تالیق
 نظام الملک بود پیش پادشاہ آمد و پیغام از نزد نواب نظام الملک آورد کہ ہول کر
 می خواہد با جمیع سپاہ مرہٹہ بر فوج پادشاہی شب خوں زند۔ بندہ را خبر کردن لازم
 بود۔ آں چہ فکر خود باشد بہ کنید۔ پادشاہ ازین خبر متحیر و مسراسیمہ و بے آرام گردید۔
 و عاقبت محمود خاں این پیغام را دادہ برگشت۔ و در طبع پادشاہ بہ نوعی بے قراری

غالب گردید کہ چون پردہ شب بر رخ آفتاب عالم تاب حایل گشت سواری خاصہ خود
 تیار نموده حاضر فرار بر خود قرار داده بے اطلاع خان خانان و امرا بہ طریق نہر ہیت روانہ
 دار الخلافہ شاہ جہان آباد شد۔ چون ہر کارہ ہا میں خبر بہ نظام الملک رسانیدند
 او عاقبت محمود خان بہ طریق ہراولی با افواج مرہٹہ بہ الغار تمام فرستاد و خود نیز از
 عقب آں ہا بہ حرکت آمد۔ بہ نوعی غفل در ارکان سلطنت راہ یافتہ کہ ملک بیاں
 از تحریر آں قاصر است و بالآخر عاقبت محمود خان خود را بہ سرعت از باد سموم تر فاشہ
 پادشاہ رسانیدہ دست گیر نمودہ ہماں ساعت بلا تا مل سیل در ہر دو چشم جہان بینش
 کشید و دیدہ ہائے اور از دیدن باطل و ماطل گردانید و افواج مرہٹہ بہ نوعی
 دست درازی در محل ہائے پادشاہی نمود کہ اظہار آں باعث ملال خاطر ہاست
 و از سوز و گداز حالت شہد اگر رقم نماید شاید قرطاس مانند خیار بہ آتش خود حریق
 ناکر گردد۔ لہذا بہ اظہار آں مبادرت نہ نمود۔ بعد از آں فیروز جنگ

سلطان عزیز الدین بن معز الدین جہاں دار شاہ بن شاہ عالم پادشاہ
 را مخاطب عالم گیر نمودہ روز یکشنبہ دہم شعبان المعظم بر تخت دار الخلافہ
 نشانیدند۔ کوس و کرنائے پادشاہی فواختہ شد و پادشاہ نور بر تخت جلوس
 نمود۔ و وزارت بہ نظام الملک مقرر فرمود و نظام الملک فیروز جنگ عاقبت محمود خان
 کشمیری را بہ سبب آں کہ بے رخصت او سیل در چشم احمد شاہ گردانیدہ بود سپاہ
 را برائے طلب مواجب اشارہ نمود۔ چنان چہ بہ اشارہ او عاقبت محمود خان قتل رسید۔

وروز دیگر خلعت دیوانی بہ برادرش مرحمت فرمودہ در بند و بست شہر کوشش نمود۔
 و در ہمیں ایام خفیض الدین خاں بہادر دلاور جنگ کہ در رفاقت ابو المنصور خاں
 بود فوت شد۔ و خانہ اش را بہ احمال و اثقال و اموال آں چہ در دار الخلافہ بود
 بہ ضبط سرکار پادشاہی در آور دند۔ بہ ہر تقدیر ہرج و مرج عظیم و جمیع مہیض خطیر در
 شاہ جہان آباد روداد۔ خان خانان ملازمت پادشاہ نہ کرد۔ و در حوٹلی خود بہ بند و بست
 و محافظت خود اشتغال نمود۔

و ابو المنصور خاں بہادر صفدر جنگ بہ موجب حکم احمد شاہ چمنوری آمد۔ از
 استماع دست گیری و نابینائی او کنار دریائے گنگ رحل اقامت انداخت۔ و در آں
 وقت مریض گشتہ و مرضش بہ امتداد کشید۔ و روز بہ روز زیادہ می نمود۔ تا آں کہ
 ہفتم ذی قعدہ بہ اجل موعود از عالم فانی در گزشت۔ آتش میرزا محمد متقیم بود۔ و ہمیشہ
 زادہ سعادت خاں بود۔ بعد فوت او پسرش شجاع الدولہ جلال الدین حیدر خاں
 بہادر بہادر جنگ با سپاہ و شمش پدر بہ ملک متعلقہ پدر برگشت۔ و ہول کر مرثیہ
 بعد از اخذ غنائیم موفورہ کہ حد و انتہائے آں رایگانہ بے ہمتانی دادند و تاخت و غارت
 لشکر لعنت اثر او تا حد آلہ آباد و غیرہ بود و در ہاں نواح سکونت داشت۔ و مقتدا
 حضور در عہد پادشاہی عالم گیر ثانی بنصہ رسیدہ این است۔

منقوح گشتن قلعہ مبارک آسیر بہ دست میر نجف علی خاں بہادر
 بہ تقدیر قادر استعان و تائید سید انس و جاں و امداد حضرت شاہ مرواں۔

چوں میرنجف علی خاں از لشکر نواب ظفر جنگ جدا شده به طرف آسیر روانه شد۔ در
اثنائے راه نگاہ داشت می نمود۔ تا بجستہ بنیاد رسیده جائزہ فوج دیدہ۔ چنان چہ
صد سوار و دو صد پیادہ دسی گاردی جمع شدہ بودند۔ از آں جا کوچ نموده زیر کوتل
فردا پور آمد۔ چوں پر گنہ ملک پور در ہا گیرش تنخواہ شدہ بود نگاہ داشت کنان از راہ ملک پور
عزم دار السرور نمود۔ چوں نزدیک ملک پور نزول فرمود محمد مراد خاں حامل آں جا استادگی
نمود۔ میرنجف علی خاں عزم فتح نمودن قلعہ مبارک آسیر داشت۔ ازین جہت میر
سعد الدین کہ سید عالی مقدار و رفیق قدیم و فادار خاں عالی تبار بود با جمعیت پیادہ و
سوار بر ملک پور تعین نموده خود بہ تیانج دہم شعبان المعظم نزدیک بلدہ دار السرور برہان پور
آمد و در باغ نظر کہ متصل حصار شہر مذکور است فرود آمد۔ تا آں وقت بہ کسے اطلاع
حاصل نہ شدہ کہ بہ کدام فکر آمدہ اند۔ چنان چہ عمدہ ہائے شہر برائے ملاقات آمدہ مافی الضمیر
احوال پرسیدند۔ جواب با صواب دادہ کرو و گیری محالات سایر برہان پور را بہ سید
نور الدین خاں کو تو ال سپرد نمود۔ و خود در ہماں باغ دو مقام کردہ از صبح تا نصف شب
نگاہ داشت فرمود۔ وقت شب بہ عمدہ ہائے برہان پور گفتہ فرستاد کہ ام شب داخل شہر
می شوم۔ مکاسہ داران گرد و نواح مثل را ناکیو وغیرہ می ترسیدند کہ این بلا بہ کدام
طرف خواہد افتاد۔ چوں یک پہر شب گزشت تقسیم باروت بہ اہل توپ خانہ کردہ سوار
شد۔ تا آں وقت بہ کسے اطلاع حاصل نہ شد کہ در چہ کار است کہ یکایک سوار شدہ
از بیرون شہر بہ طرف دروازہ دہلی برآمدہ۔ آں وقت تحقیقت بر سپاہ منکشف گشتہ

کہ ایشاں ارادہ فتح قلعہ آسیر دارند۔ از ہماں جا اکثرے کساں بہ بہانہ استنجا وغیرہ
مانند۔ وچہارم حصہ جمعیت کم شد۔ چون نصف شب گزشتہ نزدیک شاہ گنج
رسیدند باران شروع شد۔ و رعد و برق و تاریکی از حد و زیادہ روئے داد۔ در
تاریکی شب سپاہ از سواری جلدی شدند۔ وقت سہ پہر شب بر موضع نبولہ رسیدند۔
و در آں جا چند نفر از طرف قلعہ دار بہ طریق تھانہ بودند۔ آں ہا خواستند کہ خبر قلعہ بہرسانند۔
میرنجفت علی خاں آں ہا را بستہ طلبیندند۔ از آں جملہ یکے بہ ضرب شمشیر زخمی شد و
باقی دست گیر شدند۔ از آں جا موضع جہری نیم کر وہ بود۔ چہار گھڑی شب باقی ماندہ
رسیدند۔ آں جا اکثرے از پیادہ ہا ماندند۔ چون میرنجفت علی خاں ملاحظہ فرمود کہ کار
از دست می رود و میرحیدر علی خاں برادر خورد را گفتہ کہ در اثنائے راہ ہر کس از
سوار و پیادہ بہ ماند از شمشیر بہ زنند و خود ہم چوب در دست گرفتہ بے اختیار می زد۔
با وصف ایں ہمہ تاکید مردم می ماندند۔ و بہ طرف دیگر می رفتند۔ در گردآوری مردم
دیر شد۔ و نزدیک درگاہ حضرت پیر بہلول صاحب صبح دید۔ مردم علانیہ
صورت قلعہ آسیر را ملاحظہ نمودہ اکثرے رو بہ فرار آوردند۔ و بعضے ہاست شدند۔
قریب یک صد کس از آں جملہ میرحیدر علی خاں برادر خورد حقیقی میرنجفت علی خاں و میر
محمد داہم ہمیشہ زادہ میر بلاتی خاں و میرنجفت علی خاں و محمد عرب وغیرہ پسران
میرزا بلاتی و از جملہ سواران بہوانی شکر و موتی رام با سوار با چند سواران و بہسادر
خدمت گار بر یک اسب جلد سی سوار و پنجادہ پیادہ و بیست و پنج گاردی ازین جمعیت قلیل

نزدیک بولتی پہاڑی کہ متصل قلعہ اسیر است رسیدند۔ چوں روز روشن شد
 چو کیداران شور و غوغا نمودند۔ مردمان قلعہ کہ از بادہ غفلت مست بودند ہشیار شدہ در
 تلہتی قلعہ نیز خبر داری بہل آور دند۔ از آں جا میر نجف علی خاں بہادر بہ ہمت مجموعی نزدیک
 دروازہ تلہتی رسیدند و در آں جا چند جزایل انداز و تیر انداز کہ از طرف قلعہ دار بودند مقابل
 گشتند۔ میر نجف علی خاں آں بارازہ منتشر گردانید۔ چنان کہ بعضی از آں ہارخمی شدند
 و باقی رو بہ گریز نہادند۔ و میر نجف علی خاں داخل تلہتی گردیدند۔ و از بالائے قلعہ
 بارش گولہ ہائے توپ شروع شد۔ قسمی کہ تمام آبادی تلہتی می لرزید۔ و آواز توپ ہا
 تا بہ دارالسرور بر میان پور کہ مسافت ہفت کرہہ باشد می رسید۔ و از ہول و خوف آں
 جنگ از بس کہ آواز توپ ہا کہ بہ اہل شہر مسوم می شد تخیری بودند۔ در اثنائے
 شروع گولہ ہا از بالائے قلعہ پیادہ ہا کہ رو بہ گریز آور دہ بودند قوی شدہ باز بہ جنگ مستعد
 شدند۔ میر نجف علی خاں میر حیدر علی خاں و بہادر خدمت گار و موتی رام جگہ سوار در پئے
 آں ہماختند۔ آں ہا کہ بہ سردادن شلک بندوق ہا مستعد بودند بعضی دست بہ شمشیر
 شدہ بہ مقابل آمدہ بقتل رسیدند۔ و باقی گرنختہ راہ پشتہ کوہ گرفتند۔ میر نجف علی خاں
 بہوانی شکر جمہار را از دست خود شمشیر زدہ زخمی ساخت و میر حیدر علی خاں دیگر
 را شمشیر زدہ۔ باز کسے دیگر بہ مقابلہ آں ہا جرأت نہ نمود۔ ازین طرف ہر سادہ خدمت گار
 را بہ دست زخم شمشیر رسیدہ واسپ میر حیدر علی خاں بر روز خیم شمشیر برداشت و
 از طرف اہل قلعہ کساں بسیار علف تنج آب داگشتند۔ و چوں طاقت جنگ تیغ

نہ داشتند بہ ارسال گولہ ہائے توپ جلد دستی نمودند۔ میرنجف علی خاں مورچال بندی
 نمودہ برچہوترہ کوتوالی کہ جھنڈہ قلعہ دار بود شکستہ جھنڈہ خود را استادہ کردہ منادی نمود
 کہ ہر کس بہ آید نوکر کردہ خواہد شد۔ وہ بہ جان و مال امان خواہد یافت۔ چنان چہ اکثر
 باشندہ تلہتی رجوع آوردند نوکر شدند۔ میرحسن خاں قلعہ دار پر سوتم ہزاری را با جمعیت
 شایستہ در مالی گڈہ آورد و تاکید کرد کہ دروازہ ہائے قلعہ را و انمودہ بیرون برآمدہ جنگ
 نماید و ہم را ہیان میرنجف علی خاں کہ مردم قلیل بودہ اند زدہ زدہ بیرون نمایند۔
 ہزاری مذکور بند و بست مالی گڈہ نمودہ۔ اما جرات بیرون برآمدن نہ داشت۔ از
 بالا حصار دگر گاہ مالی گڈہ توپ ہامی زدند۔ مورچال دم بہ دم از طرف میرنجف علی خاں
 پیش ترمی رفت۔ و از شہر و اطراف مردم فراہم می شدند۔ و در نوکری خود نہلک
 می گردانیدند۔ میرنجف علی خاں بر مردم تلہتی اعتماد نہ داشتہ بر اطراف و ناکہ جات
 می فرستاد و مردم معتمد را نزدیک خود می گزاشت۔ در شہر و برمان پور ہر لمحہ شہر تے
 تازہ می گرفت و اکثر مردم شہر تسخیری کردند و از راہ خوش طبعی خبر می طلبیدند۔ نہ می
 دانستند کہ ہر کہ راحق سبحانہ تعالی فتح نصیب نمودہ باشد او از قلت مردم و استحکام
 مکان کئے اندیشہ می کند۔ چنان چہ اندرون قلعہ قریب ہزار کس از احشام و بے سپاہ
 و پیادہ ہائے دیگر بود۔ ہم راہ میرنجف علی خاں بہ ہمہ جہت بعد فرار مردمان قریب
 پانصد نفر بودند۔ لیکن بہ موجب کرمیہ کثرت قلیلۃ غلبت فشتہ کثیرتہ
 بِإِذْنِ اللّٰهِ کار فرمود و از کمی مردم و سپاہ خاطر جمع داشتہ و از بسیاری سپاہ

دشمن و استحکام قلعہ پروانہ نموده و کمر بر جنگ بسته بود۔ چنانچہ از فضل ایزد متعال کہ در خیال هیچ احدی نہ می آمد کہ قلعہ بہ دست خواهد آمد و مردم برہان پور را حول گویا دشادی کنان۔ در ہر خانہ و کوچہ و بازار ہمیں مذکور قلعہ بود۔ چنانچہ شخصے از آشنایان قلعہ دار از مخفی نوشتہ کہ قلعہ آسیر چنان قلعہ نیست کہ کسی بر آں دست اندازی نماید۔ بہ خاطر جمع بہ جائے خود قائم و خیر دار باید بود۔ میر حسن خاں از پشت گرمی غور و استحکامی قلعہ و کثرت جمعیت و مہموری ذخایر مغرور و تاسہ روز جنگ قائم بود۔ از ہنگامہ جنگ و آواز توپ خانہ گویا رستخیز قائم شد۔ و چوں مردم شہر دانستند کہ ہرگز این فتح نہ خواہد شد قطب الدولہ محمد امین خاں جمعدار را با بیت و پنج سوار و بیت پیادہ و یک شتر قہچی بان بہ ملک میر نجف علی خاں فرستاد۔ جمعدار در نواح قلعہ آمدہ طاقت نہ داشت کہ نزدیک میر نجف علی خاں بہ رود۔ و از دور ہر کارہ ہا را فرستادہ کہ من بہ حبیب فرستادہ محمد نور خان این جمعیت تا بہ این جا رسیدہ ام۔ لیکن بہ سبب ہنگامہ توپ ہا مجال پیش آمدن نہ دارم۔ میر نجف علی خاں گفتہ فرستادہ کہ صبح آمدن موافقت نہ خواہد نمود۔ شب ازین جا مردم را فرستادہ شمار اطلبیدہ خواہد شد۔ و چوں شب شد اورا از راہ مخفی کہ از توپ ہا امن بود آوردند۔ مومنی الیہ آمدہ جنگ را ملاحظہ نمودہ و موچال را دیدہ حواس خود را باخت۔ شب سیوم میر نجف علی خاں مردم قدیم و جبار را چیدہ چیدہ اسم نویسی نمودہ۔ از آں جملہ یک نفر انتخاب نمودہ ترہ بان با بستہ مخفی تقسیمہ کہ جز بہ اہل قلعہ نہ رسید یک پھر شب گذشتہ از راہ دروازہ تلہتی برآمدہ بیت و پنج

گاردی و هفتاد و پنج نفر مرد آدمی مثل میر محمد و ایم هاشیره زاده و محمد عرب خاله زاده میر
 نجف علی خاں و شیخ محمد خاں و شیخ دهبو لا خدمت گار و محمد بهادر و بجوانی شنکر و موتی رام
 و میر ولی اللہ و غیره را از عقب مالی گدہ بہ سمت اسادیوی کہ بہ جانب شمال واقع است۔
 بر پشتہ برآمدہ نزدبان ہا بر قلعہ مالی گدہ گزاشتہ بر مالی گدہ برآمدند۔ چون در میان مالی گدہ
 رسیدند۔ در آں جانہ نفر ہزاریان جمعیت دو صد پیادہ و سوائے آں شاگرد پیشہ و
 گولہ اندازان و از جملہ ہزاریاں مالی گدہ بودند۔ پر سو تم ہزاری در اجہ رام ہزاری با جمعیت
 یک صد پیادہ بہ طرف میر حسن خاں مستحکم بودند و رام سنگہ و او جارسنگہ و ہیرامن و غیره
 چہار نفر ہزاری جمعیت چہل و پنج پیادہ بہ ظاہر طرف قلعہ دار بودند و بہ باطن چہ میر نجف علی خاں
 خطوطی نوشتند و باقی ہزاریاں نہ ایں طرف نہ آں طرف من جملہ مذہبین برین ذالاک
 بودند۔ چون نزدبان ہا بہ طرف اسادیوی بر تفصیل مالی گدہ قایم شدہ جمعیت اندرون
 قلعہ مالی گدہ داخل شد۔ ہزاریاں اجل گرفتہ در خواب رفتہ بودند۔ و بعضی پیادہ ہا
 بیدار بودند۔ آں ہا را بستند۔ و کسانے کہ بہ خواب رفتہ بودند اکثرے را دست بستہ و
 بعضے ہا کہ ہوشیار شدہ بہ مقابلہ مستعد گشتہ کشتہ شدند۔ عجب ہنگامہ در مالی گدہ افتاد
 کہ کسے را از طرف قلعہ دار قدرت جنگ نہ ماند و ہمہ کس از ترس جان امان خواستند۔
 و رام سنگہ کہ در دل خود فدویت داشت در آں وقت با برادری خود در فریق گشت۔
 و چون مالی گدہ فتح شد دروازہ اشش مقفل بود۔ آہن گراں را طلب داشتہ قفل شکستہ
 جمعیت ہمراہی کہ در تلہتی بودند اندرون آورد و سورچال بہ کمر گاہ مستعد ساخت۔ گولہ توپ

مالی گدہ بہ کمر گاہ بالا حصاری رسید۔ تمام روز جنگ عظیم در میان ماند۔ وقت شب چند کس از مردم حرب و کار آزمودہ را بر کوہ ساین کہ شمالی رویہ قلعہ واقع است فرستاد۔ و از آن جا بان ہا سہمی دادند۔ اتفاقاً ہریان کہ سہمی شد در خانہ قلعہ دار می رسید۔ بر قلعہ دار رعب عظیم غالب گردید و عورات او سرکسیمہ شدند۔ درین ضمن میرنجب علی خان پیش دستی نمودہ مورچال نزدیک کمر گاہ رسانید۔ قلعہ دار زیادہ ہراساں گشت و پیغام نمود کہ آبروئے من نگاہ دارید و جان بخشی نمایید۔ قلعہ را خالی کردہ می دہم۔ چون نام سیادت در میان بود پاس سیادت مد نظر داشتہ جان بخشی کردہ قول داد۔ بریں وجہ آں چہ کہ نقد جنس از مال خود باشد گرفتہ فرود آید۔ اگر مال پادشاہی را ہم راہ خود گرفت قول خواہد ماند۔ وہاں وقت بھوانی شکر جمعہ را را با مردم دیگر بر قلعہ فرستادہ بند و بست نمود۔ چون صبح شد میرنجب علی خان برائے طواف در گاہ حضرت شاہ گوہر قدس سرہ و حضرت شاہ نعمان رفتہ فاتحہ بہ ارواح ایشان خواندہ داخل قلعہ شد۔ و قلعہ دار مقہور لباس فقر در بر کردہ بہ میرنجب علی خان نذر گزارانیدہ بہ عذر تقصیرات خود زبان کشود۔ و خان عالی شان او را در آغوش گرفتہ خاطر شکستہ او را بہ دلاساتفی نمودہ از قلعہ فرود آورد۔ و شادیانہ فتح نواختہ بہ تمام ہزاریان خلائع تقسیم نمود۔ و آں ہاکہ شیر بودند خلعت دادہ از قلعہ فرود آورد و جمیعت خود را موافق ہر مکان تجوز نہ نمودہ جا بہ جا قائم کرد و بہادر خاں نامی کو کہ میرنصور قلعہ دار کہ شہر دوشیر بود و وضع بود مقید ساخت۔ بہ سبب فتح

این قلعه رعب و داب در تمام نواح خاندیس افتاد۔ مگاسہ داران و دیگر اشیاء
 فکر ہائے خود حیران بودند۔ دریں اثنا و خبر رسید کہ میر سعد الدین در ملک پور جنگ عظیم
 نمود۔ و مورچال بندی بعمل آمده۔ ازین خبر جمعیت گاردیان و سوار و پیادہ از حضور
 خود تعیین نمود۔ چنانچہ جمعیت مذکور رفتہ در عرصہ پنج روز قصبہ ملک پور مفتوح
 ساخت۔ فتح بر فتح حاصل شد۔ چون این خبر فتح کہ اس فتوحات تو اں گفت بہ
 حیدر آباد رسید نواب ظفر جنگ و شاہ نواز خاں بہادر عنایت نامہ جات تحسین و تافہرین
 فرستادند۔ و بشیر واسپ و اضافہ و منصب و خطاب بہادری سرفراز فرمودند۔
 و میر حیدر علی خاں برادر خورد و میر حسین علی خاں پسر میر نجف علی خاں بہادر خطاب
 خانی و بہادری و اضافہ منصب عنایت فرمودند ہمیشہ در سرکار میر نجف علی خاں
 بہادر نگاہ داشت جاری بود۔ و داب و رعب او بر تمام اہل کفر و اسلام ستولی شد۔
 ہمہ حاسدان بے ایمان از راہ رشک و حسد در فکر ایشان افتادند۔ ولیکن چنان
 کہ مثل مشہور است۔ فرو

چسراغے را کہ ایند بر فرزند
 ہر آن کس پت زندر شیش بہ سوزد
 از فضل ایند معبود بر تمام دیہات جاگیر خود عمل دخل قرار واقعی ننود۔ و بردیہست
 جاگیر را و بالاجی در نواح قلعه بود در ضبط خود در آورد۔ و بالاجی ہر چند نوشت و از نواب
 آصف الدولہ نیز نویا نید لیکن مفید نیفتاد۔ و از زور پائے مردی خود نگاہ داشت۔
 فَاِذَا نَفَعُ اللّٰهُ عَلَيْهِ۔

و دریں سال نواب آصف الدولہ از نواح نرمل کوچ فرموده به حیدرآباد رفته
چھاؤنی نمودند۔

و دریں سال در اواخر سال رگھو مجوسلہ مقہور کہ صاحب امور ملک برار
داخل دارالبوار گردید۔ و در ۶۸ھ در حضور یعنی مقدمہ دار الخلافہ شاہ جهان آباد
نواب نظام الملک پسر فیروز جنگ برادر زاده نواب نظام الدولہ مظلوم و صاحب
اختیار امور کل بود۔ و با جاث پرخاش بود۔ و جی اپائے مرہٹہ کہ از عمدہ ہائے
این گروہ بے شکوہ بود بہ دست نیہ کہ توئے از راجپوتان اند نوکرا و شدہ بہ قتل
رسید۔ و پسر ملعون او بہ جائے اوقائم مقام گشت۔ و ملک را کھوڑ و مار و اثر را محار
داشت۔ بالآخر راجپوتان صلح نمودند۔

و دریں سال شاہ نواز خاں از حضور بہ خطاب مصمصام الدولہ شاہ نواز خاں
بہادر مصمصام جنگ مخاطب و از ماہی مراتب سرفراز گشت۔ و پالکی جھالردار عنایت
شد و جاگیر سی و پنج لک روپیہ در نواح خجستہ بنیاد و حیدرآباد مقرر شد۔ و جاگیر
پنج لک روپیہ برائے پسر خود عبدالحی خاں بہادر بہ دست خطا رسانیدہ۔ و فوج خود
علیحدہ نگاہ داشتہ۔ و از سرکار نواب ظفر جنگ چہار ماہ برسات مقرر شد و اکثر عمدہ ہا
مثل میر محمد حسین خاں دیوان دکن صوبہ حیدرآباد و اکثر مردم قبایل خود را از خجستہ بنیاد
و برہان پور طلبیدہ در حیدرآباد نگاہ داشتند۔ چنانچہ از بالاجی را و مصمصام الدولہ
صلح و پیمان نموده بہ اتفاق ہم دیگر مصالح نمودند۔ بالاجی را و پیغام نمود کہ ام سال

عزم به طرف سری رنگ پٹن نموده زیر پیش کشن باید گرفت۔ چنانچه
نواب ظفر جنگ را نواب مصمصام الدوله با یک لک سوار و پیاده
و توپ خانہ وغیرہ شکر عظیم مہیا ساختہ بہ عزم سری رنگ پٹن
کو چ فرمود۔ بالاجی ہم بالک سوار بہ طرف سری رنگ پٹن
روانہ شد۔ دو شکر بحر مواج در آں ملک وارد گشتند۔ راجہ
سری رنگ پٹن بہ جائے خود مستعد شدہ۔ چنانچہ ہر دو شکر
در نزدیکی سری رنگ پٹن رسیدہ دست بہ غارت و نہیب آغاز
نمودند۔ تا^(۳) ماہ در میان آں جنگ با بود۔ بالآخر راجہ
مذکور صلح نمودہ شصت لک روپیہ وافیال و اقمشہ بہ طریق
پیش کشن فرستاد و ہر دو شکر پیش کشن با گرفتہ کو چ نمودند۔ و
بالاجی راؤ بہ سمت پونا روانہ شد۔ و نواب آصف الدولہ بہ حیدرآباد
رسیدہ چہار ماہ چھاؤنی نمودند۔ و دیوانی خانگی از عزل ابوالفخر خاں
بہ محمد معین خاں بہادر شوکت جنگ مقرر شد۔

و در سال ۱۱۹۹ھ مقدمات دکن این است۔ نواب آصف الدولہ
از سر خندہ بنیاد کو چ کردہ بیرون شہر دائرہ نمودند۔ و فرنگیان
تسہ دوسہ کشتی در پیش آورده درخواست قلعہ گول کنڈہ و
قلعہ بیدرمی کردند و مصمصام الدولہ حسن تدبیر مائیدہ فتح فتنہ نمودہ و

فرنگی را اندرخواست بے ہالپشیمان ساخته از سمت فرخندہ بنیاد مازم ہمار گشتند۔
 دریں ضمن پسران رگھو بھوسلہ باگویند کشن دیوان و رگھو گرانڈیہ عزم پر شکر فیروزی نمود۔
 نواب آصف الدولہ بہادر و مصمصام الدولہ خود در مقابلہ آں اشقیاکسرتشاں دانستہ
 بہ سرداری فوج محمد معین خاں بہادر شوکت جنگ را در مقابلہ آں کافر عین مقرر فرمود۔
 چنانچہ بہ مقابلہ آں مردود روانہ گشتند۔ از فضل ایزدی فتح نصیب گشتہ۔ و جنگ
 عظیم بہ وقوع پیوست۔ و چند سرداران ملاعین کشتہ شدند و دیوان رگھو عہدہ جہنمی اسیر
 و دست گیر گشتہ۔ و بسیاری از سرداران نیز بہ قید آمدند۔ و باقی سرداران مقرر
 رو بہ وادی فرار نہادند۔ و شادیانہ فتح و نصرت بہ نوازش در آمد۔ دریں جنگ از
 ابراہیم علی خاں کہ برادر زادہ و ہم داماد شوکت جنگ بہادر تر و دنیایاں بہ ظہور پیوست۔
 ذکر تقرر صوبہ داری ملک برار بہ نواب نظام الدولہ اسد جنگ و صوبہ داری
 ضلع بیجا پور بہ نواب بسالت جنگ۔ چون نواب آصف الدولہ بہادر برائے
 ملاقات بالاجی شریف فرمودند مومی الیہ خلوت نمودہ التماس کرد کہ مصلحت چند
 در میان دارم اگر بہ سمع رضا اصفا نمایند۔ نواب موصوف در جواب فرمود بہ گویند۔
 مومی الیہ اظہار نمود کہ ملک خود را بہ بیگانہ ہامی دہند و برادران را در قید گزاشتہ اند۔
 آں چہ جاں فشانی ہا ازین خواہد شد از دیگرے بہ عمل نہ خواہد آمد۔ باید کہ ملک برار
 بہ نواب نظام علی خاں و ملک بیجا پور بہ نواب محمد شریف خاں بہادر بسالت جنگ
 و ملک خجستہ بنیاد بہ میرغل علی خاں بہادر ناصر جنگ مرحمت فرمایند۔ و فرنگی خزانہ بسیار

خورده و بیج کارے در رکاب عمل نیامده۔ آل ہارا بر طرف نمایند۔ اگر شہرت خواہد نمود بنده با فوج خود حاضر است۔ تنبیہ خواہد نمود۔ بخاطر نواب شورت ہا و ستحسن افتادہ ہمہ مراتب قبول فرمودند چنانچہ ہماں روز نواب نظام علی خاں اسد جنگ را خلعت ملک برار و نواب بسالت جنگ را خلعت بیجا پور و ادھونی و راجپور و ناصر جنگ را خلعت نجمتہ بنیاد عطا شد۔ و سید لشکر خاں بہادر کہ در نجمتہ بنیاد صوبہ داری می نمود اورا نایب ناصر جنگ مقرر فرمودند ہمہ صاحبان بہ زودی بر تعلقہ ہائے خود متصدیان مقرر نموده و فوج نگاہ داشتہ روانہ شدند۔

ذکر بر ہم خوردن مقدمہ فرنگیان و آل کارایشان۔ و بعد روانہ شدن ہر دو برادر بہ تعلقہ ہائے خود نواب آصف الدولہ بہادر بہ موسے بوسی پیغام فرستاد کہ اگر بر نصف تنخواہ راضی بودی بہتر دالا از نوکری بر طرف می نمایم۔ موسے بوسی ملاحظہ نمود کہ اگر دریں وقت جنگ بر پانمایم از عہدہ ایشان بر نہ می آیم۔ بنا بر مصلحت وقت قبول نموده بر طرف شد۔ بیت زنجیر فیل و توپ ہائے چند ضرب و چند شتر تعین او بودند۔ پیغام نمود کہ ایں بار بر دار تار رسیدن حیدر آباد ہم راہ من باشد۔ در آں جا خالی نموده ارسال حضور نمایم۔ حکم صادر شد چہ مضائقہ۔ در حیدر آباد رسیدہ بار بر دار سرکار را حوالہ متصدیان سرکار نماید۔ بر ایں امر سلطان جی و لہمن راؤ کہند کہ و دیگر فوج قریب دہ ہزار سوار تعین شدند کہ فرنگی را در حیدر آباد رسانیدہ انیال و اجناس سرکار را داخل کارخانہ جات نموده ایں ہارا از ملک خود بیرون نمایند۔

بہ موجب حکم فوج ہم راہ فرنگیان روانہ شد۔ نزدیک دریائے کشنا رسیدند۔ فرنگیان
 بہ سرداران فوج سرکار پیغام نمودند کہ دریائے کشنا در طغیانی است و معبر کم بہ نظر می آید۔
 شما بہ فوج خود یک روز مقام نمایند۔ تا ما ام روز از توپ خانہ و اجناس عبور نمایم۔
 فردا شما عبور نمایند۔ سرداران قبول نمودند۔ فرنگیان اسباب خود را از دریا عبور
 کردہ خود ہم بہ وقت شام عبور نمودند۔ چون شب شد فرنگیان ہمہ معبر ہارا سوختہ
 خود بہ وقت شب بہ طرف حیدرآباد روانہ شدند۔ سرداران متعینہ مع افواج آل طر
 دریا افتادہ ماندند۔ فرنگیان در پنج روز منازل طویل طے نمودہ ہمید را آباد رسیدند
 و در آں بلدہ ابراہیم علی خاں برادر زادہ و ہم داماد شوکت جنگ بہ نیابت شوکت
 صوبہ دار بود۔ سیف الدولہ بہادر و موسیٰ بوسی مصوب رومی خاں روز جمعہ
 بیست و ششم رمضان المبارک پیغام بہ ابراہیم علی خاں فرستاد کہ ما بہ تعلقہ خود روانہ
 می شویم۔ شما ضروریات دسرا انجام سفر بہ ما کردہ بہ دہند۔ و قدرے از توپ خانہ شہر را
 حوالہ نمایند۔ فی این جواب و سوال شد۔ رومی خاں ملعون بے سبب بہ غرور
 گاردی ہا کہ ہم راہ او بودند کار دہر شکم ابراہیم علی خاں زدہ اورا شہید گردانید۔
 و کساں ابراہیم علی خاں رومی خاں ملعون را بہ ضرب خنجر آب دار بہ دار البوار فرستادند۔
 ہماں دم فرنگیاں چہار محل را تصرف شدند۔ محب تہلکہ دیشہر حیدرآباد افتاد۔
 و مردمان نجبا و شرفا قبایل خود از شہر بہ ہزار جز قتل بر آوردند۔ بہ اطراف و اکنان
 گول کنندہ و قصبات دیگر متفرق ساختند۔ و فرنگیان دست تصرف در شہر دراز نمودند۔

و غلہ و کاه شہر را در ضبط خود در آور دند۔ و ہنگامہ عظیم بر پا نموده در گوشہ محل بورجیل
 خود مستحکم ساختند۔ چون این خبر بہ سمع نواب آصف الدولہ بہادر رسید و بالاجہی راؤ
 رخصت شدہ بہ ملک خود رفتہ بود۔ انکار عظیم روئے داد۔ ناچار نگاہ داشت جاری
 فرمودہ متوجہ حیدر آباد شدند و شوکت جنگ بہادر بیش تر پیش قدمی کردہ بہ مردی
 تمام اندیشہ نہ نمودہ بہ مقابلہ فرنگیان گشتہ بہ فضل ایزدی غالب بود۔ و نواب آصف الدولہ
 و مصمصام جنگ بہادر نیز بر پنج کردہ شہر رسیدند۔ فرنگیان مقابل شدند۔ و از طرفین
 کشش و کوشش شروع شد۔ فرنگیان ہم نگاہ داشت جاری نمودند۔ ہر روز ہنگامہ
 جنگ از صبح تا شام در میان بود۔ و از شوکت جنگ و مظفر خاں گاردی جنگ ہائے
 مردانہ بہ ظہور می رسید۔ و تا اوایل ماہ ذی الحجہ فوج فرنگ بسیکال کہ جاگیر آں ہارفتہ
 بودند طلب داشتہ۔ نواب این خبر شنیدہ خواجم قلی خاں و مظفر خاں گاردی کہ در ہماں
 ایام از افاغٹہ برگشتہ باز رفیق ظفر جنگ گشتہ بود و دیگر رسالہ داران را با فوج تعین نمودند۔
 تا آں ہارفتہ فرنگیان را از حیدر آباد اخراج نمایند و ملحق نہ شوند۔ این ہمہ سرداران
 رفتہ ترددات نمودند لیکن پیش رفت نہ شد۔ و فرنگیان کہ ملک خود طلبیدہ بودند۔
 چنانچہ موسے لاس سردار حرب بود آمدہ در فوج خود ملحق شد۔ و از آمد او خیرگی
 فرنگیان زیادہ بود۔ ہنگامہ جنگ از طرفین بر پا گردید۔ این ہنگامہ تادم تے قائم بود۔
 آخر بہ استصواب و پیغام نواب مصمصام الدولہ قرار بر صلح افتاد۔ و جاگیر و مواجب فرنگیان
 بہ دستور سابق بحال ماند۔ و موسے بوسی و موسے کر جان و موسے تہلیس و موسی کچی

وحید رجب دیوان فرنگی وغیرہ سرداران فرنگ آمدہ بہ ملازمت بندگان قدر قدرت
 مستفیض شدند۔ مصاصم الدولہ بہادر استقبال نمودہ آوردند۔ پنج لک روپیہ
 جاگیر در جلد و سہ ترددات عنایت شد۔ وداد و رعب حضور از دل آں بایک سلم
 بدر رفتہ۔ بعد از چندے آں ہا جائے خود را در حضور قائم نمودہ تکالیف شاقہ نمودند۔
 اول آں کہ مظفر خاں گاردی دزد ما است۔ آں را حوالہ مانانید۔ ناچار شدہ حوالہ
 نمودند۔ او بہ جنگ فرنگیان ستعد شد۔ وقایع وقت یافتہ از شکر بدر رفت۔
 دوم ایں کہ محمد معین خاں بہادر شوکت جنگ را دیوان نمودہ اند۔ او با ما عداوت دارد۔
 اورا از خدمت دیوانی تغیر نمایند۔ کسے دیگر را دیوان سرکار مقرر سازند۔ و قلعہ
 بھونگیر را بہ ما دہند۔ تمام مطلب شاقہ منظور شد۔ فرنگیان ہمہ کار ہائے خود انصراف
 دادہ بہ جاگیر رخصت حاصل نمودہ خواجہ رحمت اللہ خاں را با فوج قلیل نایب کردہ
 گزارشتند کہ در حضور حاضر باشد۔ چون ہنگامہ فرنگیان فرو نشست نواب داخل شہر
 حیدر آباد شدند۔ چہار ماہ برسات در آں شہر گزشت۔ و بہ تحصیل و تغیری و تبدیلی
 پرداختند۔

و دریں سال براعت خاں کہ شیخ احمد نام داشت پسر شیخ علی عرب فاضل
 بود و سواخ نگار برہان پور۔ روز جمعہ سلخ ذی قعدہ ارتحال نمود۔

و در سالہ ہا ۱۲۰۳ باز آمدیم۔ بر حقیقت و کہن۔ نواب آصف الدولہ بہادر بعد از
 چہار ماہ چھاؤنی از آں جا کوچ نمودہ۔ بیرون شہر منزل گاہ مقرر شد۔ ہنوز کوچ

به طرف دیگر مقرر نه شده بود که مصمصام الدوله بهادر رخصت نجسته بنیاد درخواست نمود. نواب به ابرام تمام مانع شده رخصت نه داد. آخر چنان قرار یافت که نواب هم در رفتن نجسته بنیاد با مصمصام الدوله موافقت نمایند.

گفتار در بیان آن که مصمصام الدوله را خیال دور اندیش بود. احوال ملک و قوت مرهطه را معائنه نموده می خواست که قبایل خود در قلعه انور که بیت کروی نجسته بنیاد است در تصرف خود داشت. لیکن قلعه مذکور استحکام نه داشت. بنابر آن قلعه دولت آباد به خاطرش خطور نمود. و قلعه مذکور به اختیار نواب صلاحیت نه بود که ازین جا سنده دست آید. قلعه داران آن قلعه از قریب دو صد سال از آباد اجداد از عهد اکبر پادشاه مقرر بودند. مصمصام الدوله مخفی کسان فرستاده از حضور پادشاه سنده آن به مهر عالم گیر ثانی پادشاه به نام خود طلب داشت. چون سنده مخفی رسید. لهذا رخصت نجسته بنیاد می خواست. نواب آصف الدوله رخصت نه نموده خود بالشکر انبوه موافقت کرده. خبر سنده قلعه دولت آباد نه داشت. گفتار در بیان آن که نواب نظام الدوله بهادر را سده جنگ که ملک برار از وجود او رونق گرفته بود نگاه داشت فوج می نمود. سرانجام جنگ همیافرمود. پسران رگهو بموسله به سبب فوت پدر خود نزد بالاجی رفته بودند. رگهو کراندیه و کشنا گویند و غیره از طرف پسران رگهو در برار بودند. همه آن با متوهم شده در خیال خود آوردند که نواب نظام الدوله هر روز قش در ترقی است. مبادا ما را از ملکات

اخراج نماید۔ دریں فکر افواج جمع می نمود۔ نواب نظام الدولہ بہادر تمام فوج ملک برار را نوکر نمود و خجستہ بنیاد و بریان پور قول نامہ با نوشتہ فرستاد۔ چنانچہ از ہر دو شہر افواج متوجہ ملک برار گشتہ بہ نوکری ممتاز گشتند۔

در بیان محاربت نواب نظام الدولہ بہادر اسد جنگ بارگہوگر اندیہ یعنی چون نواب نظام الدولہ بہادر با فوج از متغ خود کوچ نمودہ بیرون شہر ایچ پور خیام ظفر فرجام نصب فرمود و گہوگر اندیہ نیز از فوج گراں آوارہ دشت ادبار گشتہ در نواحی پرگنہ کہولاپور تلافی فریقین دست داد۔ جنگ بائے صعب بہ میان آمد۔ از طرفین نامہ قتال و جدال اشتعال یافتہ بسیارے از مقام ہیر ملت تنبع بے دریغ شدند و گہوئے شقی مخدول و منکوب گشتہ پیغام صلح نمود۔ نواب عالی جناب قبول نہ می کردند و انتظار فوج خجستہ بنیاد و دارالسرور داشتند۔ چنانچہ میر قمر الدین علی برادر سید قابل خاں را با فوج در قصبہ بالا پور گزاشتہ بودند۔ تاکہ فوج بریان پور و خجستہ بنیاد در بالا پور رسیدہ بہ اطمینان شدہ بہ لشکر یہ رسد۔ مردم خجستہ بنیاد و سندنہ کہیڑ و بریان پور قریب چہار ہزار سوار و ہمیں مقدار پیادہ در بالا پور نزد میر قمر الدین علی جمع شد۔ میرند کوراز بالا پور کوچ نمودہ ارادہ ملازمت کردہ سبب خبر بہ سمع نواب رسید۔ بہ مجرد وصول خبر بہ زودی بقلم آورد کہ تا رسیدن من ہماں جا باشند۔ و پیش قدمی نہ نمایند۔ و خواست کہ خود بالشکر متوجہ بالا پور شدہ فوج را داخل لشکر خود سازد ہر کارہ با نواب در راہ مخالطہ خوردہ و میر قمر الدین علی با فوج کوچ نمودہ نزد انکولہ بے خبر رسید

واز بند و بست فافل بوده۔ رگھوشقی ازین خبر آگاه گردیده شباشب مع فوج
 تاخته بر فوج ہم راہی میر قمر الدین علی ریخت تاکہ آں با خبر دار شوند رسید و جنگ عظیم
 بہ میان آمد۔ رگھوشقی غالب شدہ و تمام فوج بہ غارت آمدہ و میر قمر الدین علی شہید
 شد۔ اموال و اطفال مردم بہ غارت رفت۔ ازین سبب رگھوئے شقی سر بخیرگی
 برداشت۔ چنانچہ نواب نظام الدولہ بہ جناح استعجال بر قتل گاہ فوج رسیدہ
 بہ معالجہ مجروحان و تہمین مقتولان پرداخت۔ و بار رگھوشقی صلح گونه نمودہ و رگھو بہ بنگا
 خود رفت و نواب بہ طرف ایلیچ پور نہضت فرمود۔ چون قریب بپشہر رسید در ظاہر شہر
 فرود آمد۔ بعد از بیت روز جاجوچی و غیرہ پسران رگھو بمحوسہ متوفی از نزد بالاجی
 در برابر آمدند۔ با نواب نظام الدولہ ملازمت نمودند و با ہم عہد و پیمان آمد و طرح
 سلوک شد۔ چون پسران رگھوئے شقی با نواب ہم عہد شدند نواب خیال دیگر غلط
 آوردند۔ ہم راہی فوج و بہ تیاری اسباب مستعد شدند۔

گفتار در بیان آن کہ نواب آصف الدولہ ظفر جنگ با فوج فرنگ افوج
 قدیم نہضت فرمودہ نزدیک ناندرہ رسیدند۔ چون مصنام الدولہ بہادر را خیال
 قلعہ دولت آباد در خاطر بودی خواست کہ بے اعانت نواب تنہا با فوج خود قلعہ را
 در تصرف خود درآرد تا پائے نواب در میان نہ ماند۔ شروع قضیہ دولت آباد این است
 کہ بر بالا حصار قلعہ مذکور رسید مبارک خاں قلعہ دار بود از بالا حصار تاکہ گاہ اختیار داشت۔
 و در قلعہ پائین کہ مکان حکم و بارہ و بروج و خندق دار و سیاحتی خاں برادر خورد مبارک خاں

از حضور پادشاه سند قلعہ داری داشت۔ در باطن از برادر خود آزرده خاطر شده مخفی بہ شہ نواز خاں پیغام نمود کہ اگر خواهند ایں قلعہ بہ شما می دہم۔ شہ نواز خاں دور اندیشی نمودہ وکیل خود را بہ شہ جهان آباد نزد پادشاه فرستادہ سند قلعہ بہ نام خود مخفی طلبید و بہ سید مجتبیٰ خاں طرح سلوک مرعی داشتہ امیدوار عنایات نمودہ با فوج ابنوہ نزدیک خجستہ بنیاد در ظاہر نزدیک قلعہ فرود آمدہ قلعہ را محاصرہ نمود۔ تا پانزدہ روز محاربہ آتش بازی رو نمود۔ آخر میر مجتبیٰ خاں حکمت علی فوج شہ نواز خاں را در پاین قلعہ آوردہ۔ سید مبارک خاں بر بالا حصار و کمر گاہ کہ اشتہار بہ محاکوت و کالاکوت دارد قابض ماند۔ چوں دید کہ برادر حقیقی برگشت و پاین قلعہ بہ تصرف مصمصام الدولہ در آمدہ و سند پادشاهی را ملاحظہ نمودہ از راہ سلوک دارد و مدار بہ میان آوردہ قلعہ را حوالہ کرد۔ شہ نواز خاں شادمانہ نواختہ داخل قلعہ شد۔ قلعہ را بہ پسر کلاں خود عبدالحی خاں بہادر دلاور جنگ سپرد۔ و نیابت قلعہ بہ نام او مقرر فرمودہ شروع بہ تعمیر شکست و ریخت قلعہ و تیاری توپ ہا و استحکام بروج و گردآوری ذخایر نمود۔ دریں اثنا نواب آصف الدولہ با جمیع سپاہ دخل خجستہ بنیاد گردیدہ اعزاز و احترام مصمصام الدولہ بہ مراتب افزودند و رتق و تق تمام ممالک دکن قسماً بہ دست شہ نواز خاں آمدہ کہ کسے شہر یک و سہیم او نہ بود۔ نوبت بہ جائے رسید کہ اکثرے اوقات نواب آصف الدولہ بہ خانہ شہ نواز خاں آمدہ بے نیل ملاقاتا بر می گشت۔ ایں وضع بہ نواب آصف الدولہ گوار نہ می آمد۔ در قبالوے وقتی می بودند

گفتار در بیان اختلاف حالات و حصول افساد و افکار امر و سپاہ
در قلع و قمع صمصام الدولہ شاہ نواز خاں و روسے دادے کہ یہ وقوع عجب
یہ امر قادر استعان۔ چون نواب نظام الدولہ بہادر و نواب بسالت جنگ بہادر
بے مرضی شاہ نواز خاں بہ تعلقہ برار و بیجا پور سر فرزند شدہ بودند و خان مذکور می خواست
کہ ہر دور از تعلقات حکمت علی طلبیدہ مقید سازد۔ نواب بسالت جنگ را بہ نحو
فرمودہ نواب آصف الدولہ طلب حضور نمود۔ و چون نواب بسالت جنگ بہ حضور
آمدہ بہ خاطر شاہ نواز خاں خطور نمود کہ اگر بر نواب بسالت جنگ دست اندازد نواب
نظام الدولہ کہ در برابر است متوجہ حضور نہ خواہد شد۔ بہ ظاہر با نواب بسالت جنگ
طرح سلوک انداخت۔ و در باطن چو کی نشاندہ مقید داشت۔ شاہ نواز خان عتقا
خود بند و بست خوب نمودہ کسے را مقابل خود نہ می یافت۔ و غافل از نیرنگی ہائے
تقدیر بود کہ سامی قضا بہ چہ آئین کار خود خواہد کرد۔ آری۔

فرد

چون قضا آید نہ ماند فہم درائے کس نہ می داند قضا را جز خدائے
اِذَا جَاءَ الْقَضَاءُ عَمِّي الْبَصَرُ۔ چون سپاہ نواب آصف الدولہ کہ دو سالہ طلب در
سرکار داشتند و پریشانی از حد گزشتہ و نوکران سپاہ شاہ نواز خاں ماہ بہ ماہ طلب
می یافتند و مرفہ الحال بودند سپاہ نواب آصف الدولہ ازین سبب با شاہ نواز خان
عداوت ہم رسانیدند۔ بہادر خاں مجددار بود و سرگروہ سپاہ ہم بود۔ با نواب

بسالت جنگ مخفی سوال وجواب نمودند و در باب کشتن مصمصام الدوله در فکر بودند. نواب
 بسالت جنگ نیز از طرف مصمصام الدوله عداوت داشت و بآبادر خاں و عدّه با نموده
 و ترغیب او فرموده مشورت نمودند. بهادر خاں تمام فوج سپاه را برین آورده و خوا
 عام نمود. چنانچه اول بممصمصام الدوله پیغام فرستادند که طلب ما را نشان نمایند.
 مصمصام الدوله مغرور بر سپاه خود بوده جواب داد که آقا کئے شما نواب آصف الدوله است
 بادیوان جواب و سوال چیست. ازین جواب تمام سپاه بر نواب آصف الدوله هجوم
 آورده. از روی مصلحت در بار را بند نمودند. کسے را از در بار بیرون رفتن نہ دادند.
 مصمصام الدوله از استماع این خبر بہ جائے خود مستعد شد. تمام سپاه نواب بر بان الملک
 بسالت جنگ را از خانہ جبرائیل پالکی سوار کرده در دربار تزد آصف الدوله آورده بہ زبردستی
 گفتند کہ ایشان را خلعت و کالت مطلق بہ دہند. والا ما ہمہ را می کشیم. نواب آصف الدوله
 از ترس جان خود خلعت و کالت مطلق بہ نواب بسالت جنگ عنایت کردند. چون
 نواب موصوف وکیل مطلق شد ہاں وقت بہ مصمصام الدوله بہادر پیغام نمود کہ محاسبہ
 بہ دہند. مصمصام الدوله جواب داد کہ متصدیان دفاتر حاضر اند. من در معاملت مالی
 دخل نہ کردہ ام. از متصدیان دیوانی محاسبہ بہ گیرید. و مہر خاص بہ دست در گاہ
 قلی خاں بہادر دادہ فرستادہ و خود مہیا و آمادہ جنگ و پیکار شد. نواب بسالت جنگ
 و تمام سپاہ در صد و آن شدند کہ ہر قسم باشد مصمصام الدوله را بہ دست آرند. اکثر مردم
 عہدہ مثل شیخ علی خاں جنیدی و قسور جنگ و قوی جنگ و سرست خاں و غیرہ را در میان

در میان آوردند که به هر قسم باشد مصمصام الدوله را به دربار باید آورد۔ مصمصام الدوله قبول این معنی نہ نموده۔ چون عمده با جواب صاف آوردند نواب آصف الدوله و نواب بسالت جنگ با تمام فوج مستعد شده۔ از هر دو طرف نائزہ قتال و جدال گرم گشت۔ و جنگ تیر و بندوق شروع شد۔ نزد مصمصام الدوله سوار و پیاده و بے اسب و گاردی جنبی و غیرہ ابنوہ مجتمع گشته تاسہ روز جنگ در میان بود۔ لیکن دست سپاہ نواب آصف الدوله و بسالت جنگ بہادر بر مصمصام الدوله نہ افتاد۔ بلکہ قوت و زور بازو و مصمصام الدوله بود۔ مورچال از هر دو طرف قائم بود۔ چنانچہ شب دوشنبہ ہشتم ذی قعدہ مصمصام الدوله احوال و افعال و خزائن و نفایس اموال بر عرابہ ہا و گاوان بارکش و اقبال بار کرده و سواری ہائے زنانه تیار نموده بر فیل سوار گشته با قبائل و فوج خود روانہ قلعہ دولت آباد گشت و از راہ جعفر دروازہ قفل را شکستہ و از پاس بانان نفر چند مضایع نموده و نوبت نواختہ قریب بہ صبح وارد قلعہ دولت آباد شد۔ نواب بسالت جنگ ازیں خبر با تمام فوج خود و امراء عمده سوار شدہ تعاقب نمود۔ تا یک کر وہی قلعہ رفتہ۔ مصمصام الدوله بعد دخول قلعہ توپ ہا سرداد۔ نواب بسالت جنگ از استماع آواز توپ ہا برگشتہ داخل شہر شد۔ و فوج برائے محاصرہ قلعہ گزاشتہ آمدند۔ لیکن قلعہ مذکور این قسم نیست کہ بہ دست کسی بہ آید۔ و علاوہ بریں مصمصام الدوله باہجہ زنجیر فیل پر از اشرفی داخل آں قلعہ شد و فوج بسیار ہم راہ داشت۔ نواب بسالت جنگ ناچار شدہ بہ نواب نظام الدوله کہ در برابر بود ندخط نوشتہ شتر سوار

فرستاده با فوج بسیار طلب داشت. نواب نظام الدوله از طرف مصمصام الدوله
مکدر بود. به مجرد شنیدن این خبر با شش هزار سوار و شش هزار پیاده و سه هزار
گاردی و توپ خانه جنسی و فوج مرهطه که با او موافق بودند کوچ نموده در اندک فرسخی
نخجسته بنیاد رسید. و نواب آصف الدوله حیدر یار خاں بهادر را خطاب شیر جنگ
عطا فرموده به دیوانی خانگی مقرر فرمودند. و درگاه قلی خاں بهادر را به سالار جنگ
مخاطب کردند. و صوبه داری نخجسته بنیاد مفوض گردید. و نواب بسالت جنگ را
برهان الملک خطاب دادند. و در اثنای شب دوشنبه پانزدهم محرم در برهان پور
زلزله شد. و صدائے مهیبی از جانب آسمان ظاهر شد که اکثر مناره های مسجد در
برهان پور رکوع نمودند. و باعث تزلزل خاطر باگشت. و قائم خاں بهادر ظفر جنگ
که پسر روشن الدوله ظفر خاں بهادر که شهور به طره باز خاں بود و در سال گذشته
دارد برهان پور شده بود. در همین ایام از نخجسته بنیاد با مبلغی که همشیره اش یعنی
زن نواب نظام الدوله شهید داده بود گرفته معاودت نموده روانه دارالخلافه شد.
در بیان رسیدن نواب نظام الدوله نخجسته بنیاد. نواب آصف الدوله
و نواب برهان الملک از دبدبه آمد آمد نواب نظام الدوله بهادر خوف و هراس به خاطر
راه داده که با این همه فوج مبادا غاشود. از این سبب پیغام فرستاد که فوج را
بیت کرده از شهر گزاشته جریده خود را به شهر رسانند. نواب نظام الدوله جریده
آمدن را قبول نه فرمود. از این سبب و سواس زیاد به خاطر باراه یافت. نزدیک

بود که کار به جنگ انجامد. بالاخر عمده بار در میان آمده قسم و عهد و پیمان با هم نموده نواب نظام الدوله باتمام فوج نزدیک شهر فرود آمد. و نواب برهان الملک و دیگر عمده ها استقبال کرده نواب نظام الدوله را برائے ملازمت آوردند. غنایات زیاده از حد فرمود. خلعت فاخره و سر پنج مرصع و جویزه داده بر محاصره قلعه دولت آباد حکم فرمود. نواب نظام الدوله با فوج سرکار و فوج خود و نواب برهان الملک بر تسخیر قلعه جدوجهد بسیار نمود. لیکن پیش رفت نه شد.

گفتار در بیان آن که چوں مصمص الدوله دید که تمام عالم از ور و گرداں شده محاصره قلعه نموده اند رجوع به بالاجی را و آورده سسی لک روپیه نوشته داد که لک نمایند و فوج نواب را بردارید و متحد معاون من باشید. مبلغ مذکور به طریق ضیافت می دهم. بالاجی را و پسر خود بسواس را و را با بیست و پنج هزار سوار و بیست و پنج هزار پیاده به کمک اهل قلعه فرستاد. و غله و غیره از هر جنس به موجب درخواست مصمص الدوله داخل قلعه نمود. و قلعه را از زیاده استحکم ساخت. و به مصمص الدوله پیغام ادائی زرموعوده نمود. شاه نواز خاں بهادر زمره به موجب وعده فرستاد. بالاجی را و از راه شوم طمعى درخواست زیاده نموده گفت که قلعه را به ما بدهید. از شمانه خواهد ماند. ازین سبب مصمص الدوله اعتماد بر بالاجی نه نموده به نواب پیغام صلح داد. نواب نظام الدوله و بسالت جنگ ازین خبر خوش وقتی باز زیاده از حد نمودند و قسم قرآن در میان آورده. ابراهیم خاں گاردی و را و جانوجی بنال کرد و غیره عمده بار را در میان آورده. شاه نواز خاں

چوں نام کلام مجید در میان شنید و میاں جی کشن و عمدہ ہار محکم دید در قلعہ پسرکلاں
 دلاور جنگ راگزاشته و فوج خود را در آں جانبیز قائم نموده خود برائے ملازمت آمد۔
 آصف الدولہ بہادر در عرض این مسمی نواب نظام الدولہ بہادر را بہ جائے نواب
 بسالت جنگ کیل مطلق نموده بہ خطاب نظام الملک آصف جاہ سرافراز فرمودہ مسند
 خود بخشید۔ و احکام ہر چہ از طرف فرستاد کہ نواب نظام الملک آصف جاہ را بہ جائے
 خود مقرر نمودیم و تغیری و تبدیلی عمال و اہل تعلقہ با و عطاے منصب و جاگیر بہ اختیار
 ایشان و اگزاشتیم۔ ہمہ کس ایشان را بہ جائے این جانب تصور نمودہ رجوع آوند
 چوں این احکام در تمام بلدہ دکن صدور یافت نواب نظام الملک تمام فوج سکر
 نواب آصف الدولہ بہادر و برہان الملک بہادر و فوج خود و تمام عمدہ با و مصمصام الدولہ
 بہادر را نیز ہم۔ اہ گرفتہ و خصمت قلعہ نہ داد و بایسواس را و پسر بالاجی را و جنگ
 مقرر شد۔

گفتار در بیان آں کہ نواب نظام الملک بہ بالاجی را و پیغام نمود کہ در میان
 ما و شما صلح بود۔ مانو کہ خود را می خواستیم کہ قید کنیم۔ شمارا چہ لازم بود کہ ملک او کردید
 بالاجی بہ غور و فوج خود جواب داد مصمصام الدولہ بے تقصیر بود و در وکالت مطلق ملک
 شمارا رونق داد۔ ہر گاہ چنین شخص را بے تقصیر بے آب رو کنید و قید نمایند۔ ملک او
 بر لازم شد۔ و شاہ نواز خاں بہادر بہ ما وعدہ نمودہ بود کہ کسی لک روپیہ نقد و
 جاگیری لک روپیہ را بہ بسواس را و خواہم دہانید۔ چنان چہ سی لک روپیہ نقد بہ ما

رسید۔ وہی لک روپیہ جاگیر باقی ماندہ۔ ہر گاہ او ملازمت نمود۔ بہ موجب وعدہ
 او وہی لک روپیہ جاگیر بہ سواکس را و بہ دہانند۔ و الا در میان ما و شما جنگ است۔
 نواب نظام الملک در جواب فرمود کہ سہی لک روپیہ از شاہ نواز خاں گرفتہ اید
 در سرکار است۔ واپس بہ دہید۔ و الا آمادہ جنگ و مہیا ئے پیکار باشید۔ و از طرفین
 این چنین سوالی و جواب در میان آمد۔ من بعد جنگ صعب واقع شدہ۔ بہار زان طرفین
 و متہوران جانبین علف تیغ بے دریغ می شدند۔ و در لشکر نواب نظام الدولہ بہادر
 قحط غلہ بہ مرتبہ اتم روئے داد۔ نواب نظام الملک تنبیہ کنان بہ بیت کروہ شہر رفتہ۔
 ہر قریہ و قصبہ و دیہ کہ در عرض راہ می آمد از آں جاغلہ و علف می گرفتند۔ تا بہ قصبہ جالنا پور
 کہ مکان عمدہ و در جاگیر بالاجی را و بود رسیدند۔ از آں جاغلہ بسیار و بیش لک روپیہ
 نقد گرفتند۔ و نزدیک آں قصبہ جنگ عظیم واقع شد۔ دریں اثناء خبر رسید کہ راجہ رام چند
 از بھالکی با فوج خود عازم حضور شدہ بود۔ و فوج مرہٹہ اورا محاصرہ نمودہ۔ و راجہ
 مومی الیہ در قصبہ سندانہ کہیر کہ مکان مستحکم است فرود آمدہ ہر روز با فوج مرہٹہ جنگ می کند۔
 نواب بہ راجہ مذکور عنایت نامہ نوشت کہ جلدی در آمدن نہ نماید۔ ما خود بہ دولت می کریم۔
 بعد از سال خط خود مع لشکر کوچ فرمود۔ مرہٹہ شرمناک متابعت بجای آورد۔ لیکن
 غازیان اسلام تنبیہ کنان بہ طرف سندانہ کہیڑی رفتند۔ چون نزدیک قصبہ مذکور رسیدند
 راجہ رام چند مرہٹہ را تنبیہ کردہ با فوج سرکار ملحق شدہ بہ ملازمت کامیاب گشت۔
 نواب نظام الملک بہ راجہ مذکور کمال عنایات نمودہ خطاب بہادری عطا فرمود۔ و نزدیک

فیل خود اور اجائے داد۔ مرہٹہ از معائنہ ایں حال دست از جاں شستہ بلا تماشائی بر شکر اسلام هجوم آورد۔ و نواب نظام الملک نواب بریان الملک را با اکثر امرا ہاول نمود و قول را بہ وجود خود رونق دادہ جنگ رستمانہ نمود۔ در آں جنگ بسیارے از ناسر داران کافران مار و جہنم گشتند۔ و از شکر اسلام ہم بہ درجہ شہادت فایز گشتند۔ از آں روز کمال رعب و ہراس بر خاطر کفار خطور نمود۔ می خواستند کہ پیغام صلح نمایند۔ دریں اثناء خبر رسید کہ موسے بوسی فرنگی با فوج بسیار و فرنگی و گاردی بے شمار مازم لشکر نواب نظام الملک است۔ چوں خاطر از فرنگی جمع نہ بود خواستند کہ مرہٹہ را بہ صلح از خود نمایند۔ چناں چہ کہ پیغام صلح از طرف کفار می شد و آں با در ہمیں فکر بودند کہ از طرف نواب پیغام آشتی رسید۔ انہیں مکر کفار نابکار خیرہ و چیرہ شدہ گفتند کہ چیزے بہ ما بہ دہید تا ما صلح کنسیم۔ نواب قبول نہ می کرد۔ بر ایں جواب و سوال دور و در گزشت و خبر آمد آمد فرنگی بہ بالاجی رسید۔ قابوئے وقت یافتہ پیغام فرستاد کہ آں جناب بزرگ اند و بسواس را و طفل است۔ و ارادہ بندگی دارد۔ ہر گاہ کار خواهد افتاد و یاد خواهند نمود با فوج حاضر خواهد شد۔ سی لک روپیہ جاگیر بہ دہند۔ کوئل کنندہ و غیرہ محالات در جاگیر او دادند و صلح نمودند۔ بالاجی بر جہار کر و بے شکر آمدہ پیغام ملازمت نمود۔ نواب نظام الملک بہادر ہم از شکر خود بیرون رفتہ۔ در آں جا آمدہ ملازمت نمود۔ و عہد و پیمان بہ میان آوردہ بہ طرف پونا کوچ کردہ رفت۔ و نواب نظام الملک در تردد ملازمت فرنگی و استمالت او اشتغال فرمود۔

گفتار در بیان آن کہ چون خبر آمدن فرنگی نزدیک رسید و بانواب سہیب
 ابراہیم خاں گاردی کہ سابق نوکر فرنگیان بود۔ موسیٰ بوسی ابراہیم خاں را با فوج
 عامل نموده برسیکاکل فرستاده بود۔ ابراہیم خاں مال و اموال از جاگیر تحصیل و آورده
 بطرف بنگالہ رفتہ۔ از آن جا باز آمدہ بانواب نظام الملک رفیق شد۔ فرنگی ہر چند نوشت
 کہ این دزد من است۔ قید کردہ نزد من بہ فرستید۔ مفید نتیجہ نہ افتاد۔ آزرده خاطر بود۔
 و با مصمام الدولہ کمال اخلاص داشت۔ و نواب نظام الملک مصمام الدولہ را
 برائے استقبال دستالت فرنگی فرستاد۔ شاہ نواز خاں حسب الامر نزد فرنگی رفتہ
 باہم ملاقات و معانقہ نمودند۔ فرنگی پیغام داد کہ زمر مراحمہ السن یہ کنید در نوکری حاضر
 ام۔ نواب بنا بر قابوئے وقت ابراہیم خاں را از نوکری بطرف نمودہ طلب او از
 خزانہ عطا فرمودہ مع فوج او نزد فرنگی فرستاد۔ فرنگی با ابراہیم خاں بہ سلوک
 پیش آمد و محاسبہ محاف فرمود۔ و رفیق خود ساخت۔ و بہ دستور قدیم
 بحال فرمودہ ہم راہ مصمام الدولہ بہ شکر آمدہ ملازمت نواب نظام الملک نمود۔
 عنایت بسیار فرمودہ خاطرش من جمیع الوجوہ از طرف مصمام الدولہ و فرنگی و
 مرہٹہ جمع شد۔ تمام عمر ہائے شکر را از اضافہ ہائے منصب و خطاب و عنایت
 جاگیر افزا فرمودہ از خود ساخت و بہ طرف نجستہ بنیاد کوچ نمودہ از
 قدم بوس برادر کلاں فایز گردید۔ نواب آصف الدولہ بہادر کمال عنایات و
 الطاف بجا آوردند و نزدیک شہر فردا آوردند۔ و فرنگی و مصمام الدولہ باہم یار

موافق شدہ تدبیر خلع و کالت نواب نظام الملک نمودند۔ و نواب بسالت جنگ را
 بہ ظاہر با خود رفیق ساختند۔ و نواب آصف الدولہ را بہ عنوان ہائے شایستہ
 فہانیدہ مزاج بریں آوردند۔ چنانچہ بہ موجب عرض مردم عرض نواب آصف الدولہ
 بہ نواب نظام الدولہ بہادر پیغام فرستاد کہ مہر خاص بہ فرستید۔ و از کار ہائے سرکار
 دست بردارید۔ شمار از کار موقوف نمودیم۔ نواب نظام الملک جواب فرستاد
 کہ کدام قصور از من واقع شد۔ بہ این نوع جنگ ہا نمودہ جان فشانی ہا کردہ شاہ نوا
 خاں را از قلعہ فرو د آورده بند و بست سرکار بہ عمل آوردم در عرض آل امیدوار عنایات
 بود۔ عنایت موقوف۔ عتاب برائے چہ۔ نواب آصف الدولہ جواب داد کہ شمارا
 وکیل مطلق از برائے این کردہ بودیم کہ طلب فوج خواہند داد۔ طلب فوج خود دادید۔
 و فوج سرکار با حیران می باشد۔ لہذا موافقت نہ می کند۔ نواب نظام الدولہ مہر
 خاص فرستاد۔ و قتی کہ مہر خاص آمد نواب آصف الدولہ گفتہ فرستاد کہ فوج
 خود را بر طرف کنبد کہ شمارا از تعلقہ مغزول ساختیم۔ انہیں خبر نواب نظام الدولہ آشفتنہ
 بہ جائے خود مستعد شد۔ نواب آصف الدولہ و نواب بسالت جنگ و فرنگی از مستعد
 شدن او تیاری فوج ہا نمودہ قرار بر جنگ دادند۔ و ہر دو لشکر دریا موج تیار و
 باز آمدار و گیر گرم گشت۔ تمام روز و شب ہر دو فوج تیار ماند۔ وقت شب شیرانی خاں
 جعبہ دار کہ از دو صد سوار نوکر نواب نظام الدولہ بہادر بود نمک بجرامی نمودہ از لشکر
 نواب نظام الدولہ مع فوج خود گریختہ در لشکر نواب آصف الدولہ آمدہ ملازمت

شاه نواز خاں نمود۔ ازین سبب نواب نظام الدوله متردد خاطر بودند۔ واجد علی خاں
 قائم جنگ را برائے جواب و سوال نزد نواب آصف الدوله بہادر فرستادند۔
 و نواب حوالہ شاه نواز خاں و فرنگی نمودند۔ قائم جنگ با شاه نواز خاں و فرنگی
 جواب و سوال نموده بہ مکان خود رخصت شد۔ مصمصام الدوله بہادر و فرنگی تدبیر
 نموده رقعہ بہ نام قائم جنگ نوشتند۔ بہ این مضمون کہ شما قرار و مدار کردہ بودید
 کہ رفتہ و تدبیر نمودہ فوج نواب نظام الدوله را بر طرف می سازیم۔ تا حال اسبج
 بہ عمل نیامد۔ و این رقعہ را اعلامیہ فرستاد۔ آن رقعہ بہ دست نواب نظام الدوله بہادر
 افتاد۔ ازین سبب از قائم جنگ بد مظنہ شد۔ درین اثنا از قضا چند جمعدارضا
 فوج دہنوکران نواب نظام الدوله بیغام نمودند کہ طلب و تنخواہ ما بہ دہند۔ مانو کری
 نہ می کنیم۔ ازین جواب و سوال سپاہ نواب نظام الملک بہادر تحقیق دانست کہ
 رقعہ شاه نواز خاں است۔ ان جمعداران بر طرف نمودہ۔ روز چہار شنبہ چہارم
 رجب المرجب واجد علی خاں بہ اشارہ نواب موصوف بہ دست چیلہ سوار بہ قتل
 رسید۔ درین ہنگامہ اکثر سپاہ نواب نظام الدوله بہادر بر خواستہ رفتند۔ و
 بعضے جواب و سوال بر طرفی نمودہ نوکری را گزاشتند۔ جمعیت قلیلہ ہم راہ نواب
 نظام الدوله بہادر ماند۔ با وجود این شکل نواب نظام الدوله بہ جائے خود قائم ماند۔
 و مردم قلیل کہ ہم راہ ایشان ماندہ بودند ان ہا را فرمود کہ من دل خود را بر کشتن و
 حرب نہادہ ام شما چرا خراب می شوید۔ بہرہ دید۔ آن ہا نہ رفتند۔ و رفیق جانی شدند۔

و شرط مردی و مردی بجای آوردند۔ چوں نواب آصف الدولہ بہادر نواب نظام الدولہ بہادر را حقیر یافتہ پیغام نمودند کہ ازین جہالت دست بردارید۔ بیست ہزار روپیہ از سرکار در ماہمی دہیم قبول کردہ در حضور باشید۔ نواب نظام الدولہ قبول نہ نمود۔ آخر کار چنان قرار افتاد کہ آمدہ ملازمت نماید۔ کارے برائے شہانجویری نمایم۔ نام قلعہ نظامت حیدر آباد فرمود۔ و خود سوار شدہ چار دہم رجب المرجب وارد لشکر کہ نزدیک محمدی باغ بود شدند و نزدیک دولت خانہ خود خیمہ نواب نظام الدولہ نصب فرمودند۔ و ہنگامہ جنگ مبدل بہ صلح شد۔

در بیان مجبوس گردیدن مصمص الدولہ شاہ نواز خاں مع معین الدولہ میر محمد حسین خاں بہ تقدیر خداوند عالمیان۔ چوں ہر ^(۳) برادر باہم یکے شدند و خلوت نمودند۔ و نواب بسالت جنگ مشورت نمودہ گفتند کہ بہ ہر عنوان باشد شاہ نواز خاں را از میان باید برداشت۔ نواب آصف الدولہ فرمود کہ کشتن او چنداں ضرورت نیست و مناسب ہم نہ دارد۔ و ہنگامہ ہادر ملک پیدا خواہد شد۔ چنان چہ نواب نظام الدولہ فرمود کہ بالفعل مناسب نیست۔ نواب بسالت جنگ ایں مشورت با حیدر جنگ در میان آورد۔ فرنگی و حیدر جنگ گفتند کہ مارا چہ نفع۔ نواب بسالت جنگ فرمود در عرض ایں سخی قلعہ دولت آباد بہ شہامی دہیم۔ فرنگی عاشق قلعہ مذکور بود۔ کشتن شاہ نواز خاں را قبول نمود۔ لیکن کسے را جرأت ایں نہ بود کہ برو دست اندازی نماید۔ ناچار بہ اتفاق ہم دیگر کہ در خانہ شاہ نواز خاں بہ سبب تولد

بنیرہ برائے ضیافت جمیع عمدہ ہا یووند۔ فرنگی ہم در ضیافت رفته بہ شاہ نواز خاں گفت
 کہ من قلعہ دولت آباد را نہ دیدہ ام۔ اگر پردانگی بہ وہند جریدہ رفته سیر کردہ می آیم۔
 شاہ نواز خاں بر قول فعل آں ہا مطمئن خاطر بود۔ پردانگی داد۔ فرنگی و گاردی بہ
 نواب بسالت جنگ گفت کہ من قلعہ را قائم می نمایم۔ شما دریں جا شاہ نواز خاں را
 مقید سازید۔ باہم دیگر مشورت را چنین بختند۔ فرنگی بہ طرف قلعہ روانہ شدہ نواب
 بسالت جنگ بہ نواب آصف الدولہ گفت تدبیر چہیں شدہ است۔ نواب رضی
 شد۔ چنان چہ بسالت جنگ نواب آصف الدولہ را برائے سیر باغ بردہ معین الدولہ
 میر محمد حسین خاں کہ دیوان دکن بودہ و شاہ نواز خاں را برائے میر طلب فرمود۔
 آں ہا فاضل از شعبہ بازی ہائے فلک کہ چہ بازی می نماید ہر دو برادر یعنی نواب
 آصف الدولہ بہادر و شجاع الملک بہادر در باغ بیگم رسیدند۔ بعد یک ساعت
 نجومی شاہ نواز خاں و میر محمد حسین خاں ہم بہ سواری جریدہ رسیدند۔ ہمیں گہ
 آں ہا در باغ رسیدند فرنگی از قلعہ دولت آباد بہ موجب وعدہ توپ ہا سرداد۔
 نواب برہان الملک بہ مجرد شنیدن آواز توپ ہا نواب آصف الدولہ را اشارہ
 منودہ از آں جا برخیزانید و خود ہم برخواستہ بر مقبرہ بیگم کہ مکان بلند است رفته۔
 چند فرنگی و گاردی و چند کس مرد آدمی کہ بر آں کار مقرر کردہ بودند آں ہا آمدہ دست
 صمصام الدولہ معین الدولہ میر محمد حسین خاں را گرفتہ گفتند کہ حکم چہیں است کہ شما در آں لان نشینید۔ ہر دو
 ناچار شدہ از آں جا برخواستہ در لان دیگر رفتند۔ در آں لان از ہر دو نفر آلات حرب گرفتند۔ روز پنجشنبہ

بیت و ششم رجب در حجره مقید ساختند۔ و چون فرنگیان قائم شد ہر دو نواب از بلندی فرود آمدہ بہ احتیاط تمام سوار شدہ بہ دولت خانہ خود آمدند۔ بعد از آن حکم فرمودند کہ ہر دورا در دو پاکی انداختہ در شکر بیازند۔ اگر کسے از طرف آں با بیاید بے محابا بہ قتل رسانید چنانچہ ہر دورا بہ موجب حکم در شکر آورده قید نمودند۔ بعد از آن حکم شد کہ پسران و اولاد ہر دورا از خانہ ہائے ایشان آورده قید نمایند۔ و خانہ ہائے آں ہا مع زن و بچہ و عیال و اطفال و نقد و جنس بہ ضبط سرکار در آرند۔ و گار دیان و فرنگیان و غیرہ بے ستری نمودہ بہ خرابی تمام کہ قلم کم نام از ترقیم آں بہ عجز و قصور معترف است ضبط کردند۔ و نقد و جنس و جواہر و تمشہ آں چہ از دست فرنگی و حیدر جنگ و غارتیان باقی ماندہ بود از نظر گزارانیدند۔

ذکر در کشتہ شدن حیدر جنگ دیوان بہ امر نواب نظام الملک بہادر اسد جنگ و بہ قتل رسیدن مصمام الدولہ شاہ نواز خاں بہادر مصمصا جنگ و پسرش معین الملک میر محمد حسین خاں بہادر بہ دست کافران بے دین فرنگ بہ عنوان نیزنگ۔ چون خاطر نواب آصف الدولہ و برہان الملک و فرنگیان از طرف مصمصام الدولہ و معین الدولہ بہادر میر محمد حسین خاں جمع شد تدبیر بر آوردن نواب نظام الدولہ نظام الملک بہادر آصف جاہ نمودند و پیغام فرستادند کہ صوبہ حیدرآباد بہ شامی دہیم خلعت بہ گیرند و کوچ نمایند لیکن شرط این است کہ فوج سرکار تعین شما خواهد شد۔ و بیت ہزار روپیہ در ماہہ خمرچ ضروری قبول نمایند۔ نواب

موصوف لاعلاج برائے دفع الوقت قبول فرمود۔ وچنان قرار یافت کہ حیدر جنگ دیوان فرنگی مع جمیعت گاردی و فرنگ و غیرہ ہم راہ نواب نظام الدولہ بہ حیدر آباد روانہ شود۔ تا در شوکتش خلل افتد و بے اختیاری صوبہ داری نمایند۔ چنان چہ خلعت ہم شد۔ نواب اسد جنگ کہ الحال مخاطب بہ فتح جنگ اندہ خاطر اندیشید کہ ہم راہ مدعی رقتن گویا از دست خود بہ قید رقتن است۔ بہ ظاہر قبول نمودند۔ بہ باطن در فکر و تدبیر بودند۔ دو روز بریں بہ گزشت۔ حیدر جنگ یہ موجب اشارہ نواب بسالت جنگ و فرنگی برائے تاکید بہ دولت خانہ نواب نظام الدولہ رفت۔ از آں جا کہ غور کمنت و شوکت بہ دماغ حیدر جنگ راہ یافتہ بود دراز بادہ نخوت مدہوش گشتہ بانواب نظام الملک بہادر سخت گوئی شروع نمود۔ نواب عالی جناب یہ بہانہ بیعت الخلاء برخواستہ بہ رفقائے قدیم خود اشارہ بہ کشتن او فرمود۔ محمد غوث خاں بہادر و غلام سید خاں ہر دو مستعد گشتہ بہ جہد ہر حال ستار کار آں شیطان را پساختند۔ یہ مجروح گشتہ شدن آں ملعون نواب براسپ راہ و ار باد رفتار سوار شدہ باچند رفیق از لشکر برآمد و فیل بان بہ جلدی فیل سواری را کہ نیار داشت رسانید۔ ابراہیم خاں گاردی را خبر شد کہ نواب نظام الدولہ حیدر جنگ را کشت و از لشکر برآمد۔ بہ مجروح رسیدن این خبر باجمیعت خود سوار شدہ رفیق نواب فتح جنگ گشت۔ چوں ابراہیم خاں باجمیعت خود رفیق شد اکثرے از سپاہ سوار شدہ بانواب عالی جناب رفیق شدند۔ نواب از آں جا کوچ نمودہ بر چہار کر وہے

لشکر استاده شد۔ فرنگی این خبر شنید۔ ہوش از کاخ و ماغش تا بہ فلک ہفتم رسید۔ و آتش در جانش افتاد۔ و دیگر غضبش بہ جوش آمد تحقیق دانست کہ این حرکت از اشارہ ہر دو برادران است۔ چنان چہ از ہر دو نواب بد نظنہ شدہ می خواست کہ عنوان دیگر بہ عمل آرد۔ درین اثنا بر بان الملک بسالت جنگ بہ خانہ فرنگی رفتہ خاطر داری او نمود۔ و این اشارہ را بہ طرف صمصام الدولہ و معین الدولہ حوالہ داد۔ و فرنگی بے تامل کشتن شاہ نواز خاں و پسران او و میر محمد حسین خاں و کسان او حکم نمود۔ چنان چہ کسان فرنگی رفتہ شاہ نواز خاں را با یک پسر کہ ہم راہ او در قید بود و میر محمد حسین خاں را نیز روز پنجشنبہ سیوم رمضان المبارک بہ قتل رسانیدند و خان مان آل ہا غارت شدہ بود بہ تاراج بردند۔ پسر گلان شاہ نواز خاں و یک پسر خورد کہ در شہر بود نیز بے تہ آوردہ در قید کردند۔ و نواب آصف الدولہ و بر بان الملک و فرنگی بہ طرف نواب نظام الدولہ کرچ نمودند۔ و نواب نظام الملک بہادر دید کہ از عہدہ جنسی و توپ ہائے فرنگی بر نہ خواہد آمد۔ گاوان جنسی وافیال او در بھول مری برائے خریدن رفتہ بودند۔ ہمہ را فہیمت دانستند۔ بہ طرف دار السرور قلعہ مبارک آسیر بہ طریق الغار دو منزلہ کردند کہ از قوت توپ خانہ و اعتماد آں بڑاں جنگ می کردند۔ چوں گاوان و فیلان او بہ تاراج رفتہ لا علاج شدہ گاوان دیگر فراہم آوردہ نواب نظام الملک نزد یک بر بان پور رسیدند۔ و محمد اسلم خاں بہادر شہنشاہ ناظم صوبہ کہ با جمیعت قلیل بود از استماع پیغام نواب نظام الملک دروازہ شہر و انمودہ

مع متصدیان شهر به ملازمت شتافت - به تاریخ سیزدهم رمضان المبارک روز یکشنبه
 در باغ عالم آرا فرود آمدند - و به بند و بست شهر اشتغال نمودند - و از قضائے الہی
 سید نور الدین خاں کو تو ال کہ عمر شصت و چار سالگی رسیدہ بود و بہ ضبط و نسق
 تمام قریب سی سال حکومت نمود روز چہار شنبہ چہار دہم شہر رمضان المبارک جہان فانی
 را وداع نمود - نواب نظام الملک بہادر روز سیوم کہ سید معز الدین خاں پسر او
 از خدمت بنیاد آمدہ بود خدمت مذکور مقرر نمودند - و نواب والا جناب بعد از چند روز
 تمام ساہوکاران شہر را طلبیدہ دو لک روپیہ از آل باخواستند - نواب نام ہر یک
 نوشتہ چکی گار دیان نشاندہ قید نمودہ زیادہ از دو لک روپیہ وصول کردند -
 و از قطب الدولہ محمد انور خاں لک روپیہ طلب فرمود - او بہ عیل و کمر احوال فقر خود
 بہ عرض رسانید - قوام الدین خاں و عبدالقادر خاں ہر دو متبنائے قطب الدولہ
 را طلب داشتہ قید نمودند - قریب بہ شصت ہزار روپیہ بہ تعذیب و جبر تمام وصول
 شد - انیں صدمہ انور خاں روز یکشنبہ ہفدہم ذی قعدہ محض زرجان خود را اشار
 نمودہ بہ عالم دیگر شتافت - قبایل انور خاں را از حویلی بر آورده مع قوام الدین خاں
 و عبدالقادر خاں در قادری باغ قید نمودند - بعد از دیرے قوام الدین خاں قباوہ
 فرصت یافتہ گریختہ رفت - و عبدالقادر خاں کہ گریختہ بود بہ قید آمد و در خانہ
 انہم را دمیقید گشت - و این مقدمہ بعد رفتن نواب نظام الملک بہ وقوع پیوست -
 و نواب نظام الملک کہ در باغ عالم آرا فرود آمدند روز دوم بہ میر نجف علی خاں بہادر

شمشیر جنگ قلعه دار قلعه آسیہ پیغام داد کہ آمدہ ملازمت نمایند۔ میر نجف علی خاں بہادر
چوں تعلقہ از جانب نواب آصف الدولہ داشت جواب داد کہ من از طرف کس دیگر تعلقہ
دارم۔ بدوں حکم او ملازمت نہ خواہم نمود۔ نواب نظام الملک بجدی بسیار فرمودند و
بہ توجہات تمام در قلم آوردند کہ من براعتما دشما آمدہ ام و در سرکار من مثل شما کسے جو اُم
کار از مودہ نیست۔ اگر آمدہ ملازمت نمایند کل مدار اختیار کار خود بہ شما می دہم۔ و
از قلعه این جانب را کارے نیست۔ برای جواب و سوال قرآن مجید در میان آورد۔
دریں ضمن متواتر احکام از جانب نواب آصف الدولہ بہادر و برہان الملک رسید
کہ در استحکام قلعه سعی نمایند۔ ز نہار بہ نظام الدولہ بہادر حوالہ نہ نمایند میر نجف علی خاں
بہادر در حفاظت قلعه بیش از بیش سعی جمیلہ نمود۔ چوں نواب نظام الملک قلعه را
مستحکم یافت چشم پوشی نمودہ صلح بہ میان آوردہ روز سہ شنبہ ہفتم شوال از باغ
حالم آرا کوچ نمودہ پنج مقام دیگر کردہ و شمت جنگ را تکلیف رفاقت نمود۔ و میر
علی اکبر خاں رانیر ہم راہ گرفتہ خطاب بہادری دادہ و پسر سید شریف خاں قلعه دار
دولت آباد را نیز با خود وکیل نمودہ بہ تاریخ یازدہم بہ سمت ملک برار روانہ شدند۔
و پیرگنہ ملکا پور و غیرہ کہ جاگیر میر نجف علی خاں بہادر بود پامال ساختہ نذر زیادہ از جمع بندی
گرفتند۔ و ہر دو محال را خراب ساختند۔ نواب آصف الدولہ ازیں خبر بہ میر نجف علی
خاں بہادر اٹخسین و آفریں نوشتہ دو نہاری نہار سوار بر منصب افروزد و بہ خطاب
شمشیر جنگ بہادر سرافراز فرمودہ و بہ منصہ دیان برہان پور طعنہ و کنایہ ہائے غضب آمیز

نوشتند و جاگیرات آن باد در صوبه خجسته بنیاد و حیدر آباد بود و ضبط در آورند و نواب
 آصف الدوله بهادر از گھاٹ فردا پور کوچ به سمت برار نمودند - نواب نظام الدوله بهادر
 هم جمعیت بهم رسانیده مقابل شدند - نواب آصف الدوله را فرنگی و بالاجی مانعت
 نموده به طرف حیدر آباد برد و نواب نظام الملک به سبب شدت برسات اقامت نمود -
 نواب آصف الدوله در فرخنده بنیاد قشلاق نمود - و نواب نظام الملک به زمین داران
 سیکاکل و غیره محاللات جاگیر فرنگی نوشته فرستاد که مالک ملک من ام و فرنگی را از
 جاگیر تغیر نمودم - باید که عاملان او را دخل نہ دهند - ازین حیلہ زمین داران آن جا نور علی
 خاں عامل فرنگی را قتل ساخت - ازین خبر فرنگی سر اسیمہ شدہ از نواب آصف الدولہ
 رخصت جاگیر خواست - ناچار رخصت فرمود - باقی در سال آئندہ رقم زدہ کلک بیان
 خواہد کردید - و درین سال رگھناتھ را و کہ بہ ہندوستان رفتہ بود احمد شاہ ابدالی
 از سبب آن کہ حسن خاں قاجار و عالم خاں بیات بہ افواج عظیمہ عراق و فارس و
 آذربایجان و مازندران تاخت بر ایلات ابدالی آورده آن ہا را علف تیر و نیزہ و شمشیر
 خود ساختہ بودند و خود متوجہ دارالملک شد - رگھناتھ را و بہ اتفاق ادینہ بیگ خاں
 بر سر لاہور رفتند و جہاں خاں کہ از جانب ابدالی حاکم بود بیرون آمدہ جنگ نمود و
 شکست فاش خوردہ بہ گرخت و لاہور بہ تصرف مرہٹہ درآمد - رگھناتھ را و مبلغ
 گران منسبہ بطریق تندر از ادینہ بیگ گرفتہ ملک را حوالہ او نمود - و کہو لو پندت را
 از طرف خود مکاسہ دار لاہور نمودہ برگشت - و کوچ بہ کوچ مع ہول کرد و غیرہ خود را

به دکن رسانید. و آخر سال از راه تهالیسر خود را به پونا رسانید.

و در ۲۵ الیه نواب نظام الملک در باسم بوده سرانجام لشکر کشی درست می نمودند. و بعد از سرانجام به قصد تنبیه اشقیا کوچ نمودند. و بیرون قصبه به سرانجام و ترتیب افولج پرداختند. رگهوگر اندیه با چند نامسوار به امر جانوجی پسر رگهو بوسله با فوج بسیار مستعد شده مقابل نواب نظام الملک شد. و نواب او را به خاطر نه آورده تنبیه کنان به طرف انکوٹ و غیره کوچ فرمود. در اثنائے راه در قصبه انکوٹ که مکان محکم است مردم محل خود را در آن جا اقامت فرمود. و از آن جا کوچ نموده قصبه جتا و قریات آن نواح را به خاک برابر کرده و از انکوٹ محال جاگیر میخجفت علی خاں بهادر هزار بار گرفت. خراب نمود. و درین ضمن با مرہٹہ مذکور جنگ ہائے عظیم به میان آمد. بسیارے از کفرہ فخرہ داخل جہنم شدند. و اکثرے از اہل اسلام بہ درجہ مظلومیت مشرف گشتند. قبل ازین نواب موصوف شیخ امین الدین احمد را داروغہ مقرر نموده بودند کہ توپ ہائے شہر بر آورده تیار نموده بیارد. و در دوسالہ ماہ ہجده ضرب توپ تیار نموده بیرون شہر برآمد. رگهوگر اندیه دو ہزار سوار بر توپ خانہ جنسی تعیین نموده کہ از شہر بر آمدن نہ دہند. و اگر بر آید در راہ فارت نمایند. نواب نظام الملک از استماع این خبر ہر کارہ فرستاد کہ بدول ما جنسی را از شہر بیرون نیارند. متعاقب ما را رسیدہ داند. توپ ہا کہ از ہشت نہ روز بر آمدہ زیر دیوار شہر بود امین الدین احمد باز داخل شہر نمود. نواب نظام الملک جنگ کنان طے منازل نموده غرہ بیج الثانی

پیشہر برہان پور رسید۔ از خبر آمد آمد نواب در شہر تزلزل تمام در ساہوکاران افتاد۔ چنانچہ ساہوکاران و مال داران شہر گرتختہ بہ اطراف و اکناف رفتند۔ و بعضے با پناہ بہ قلعہ مبارک اسیر گشتند۔ ہر چند نواب استمالت نوشت فائدہ نہ بخشید۔ چوں نزدیک شہر منزل نمود جنسی داخل لشکر شد۔ جنسی را دیدہ بسیار محفوظ و شعوت گشتند۔ و ہفت مقام فرمودند۔ دریں یک ہفتہ ساہوکاران را گرفتہ ز رہا بہ وصول آوردند۔ و حویلی محمد انور خاں را کہ در ضبط سکر کار بود بعضے از زیادہ گویان بہ عرض رسانیدہ بودند کہ انور خاں در حویلی خود ز رہائے زرد و سفید مدفون نمودہ است۔ ازین سبب حکم شد کہ حویلی را بکنند۔ چنانچہ حویلی او را کندہ دیدند چیرے بر نیامد۔ بہ ہر تقدیر چوں آگہو گراندیہ ہنگامہ داشت و در گرد و نواح شہر و لشکر تاخت و تاراج نمود کوچ فرمودند۔ و ہر روز جنگ و حرب عظیم روئے می داد۔ و دو مرتبہ جنگ ہائے قومی بہ عمل آمد۔ خصوصاً روز چہار شنبہ چہارم جمادی الاول کشتش عظیم از طرفین شد و شب شنبہ ششم ماہ مذکور نواب شب خون بر آں قوم ملعون زد۔ و بسیارے از مرہٹہ بہ قتل رسیدند و مرتبہ سیوم و چہارم جمادی الثانی جنگ عظیم شد و جم غفیر از طرفین مقتول گردیدند۔ چنانچہ در آں روز اعیان برہان پور سید نور الدین پسر علی اصغر خاں رسالہ دار و اعظم خاں وغیرہ در آں روز قریب ہزار کس از جان استغفا دادند۔ و بالآخر بہ صلح انجامید۔ مبلغ لک روپیہ جانوجی پیشکش داد۔ بعد از آں آمدہ ملازمت کرد۔ و نواب نظام الملک از آں جا کوچ نمودہ بہ طرف ترک چاندہ متوجہ گشتند۔

و خبر رفتن نزل اشتهار یافت۔ شیخ محمد عبداللہ شیرازی را مخاطب بہ جان نثار خا
 نموده بہ سمت سیکا کل دراج مند ری ارسال فرمودند۔ و حقیقت موسے بوسی
 فرنگی و آل حدود این است کہ چون فرنگی با فوج خود رفتہ زمین داران سیکا کل را
 تنبیه نموده عمل خود نشاندہ عامل دیگر مقرر کرد۔ و خود با فوج بہ طرف پھول چری
 نزد سردار خود روانہ شدہ آن جابر سات را گزرا نیدہ بعد بر سات بر شہر ارکاٹ
 آمدہ محمد علی خاں را منہزم ساختہ ارکاٹ را بہ تصرف خود در آورد۔ و علم نواب ظفر جنگ
 برافراشت۔ و عرضی نوشت کہ ارکاٹ بہ تصرف اولیائے دولت آمدہ۔ و بعد از آن
 محمد علی خاں نزد فرنگی و یونا پٹن و چینا پٹن رفتہ و آل جاسا مان جنگ عظیم بہم رسانید۔
 بعد رفتن موسے بوسی کہ بہ سمت پھول چری رفتہ برادر حیدر جنگ کہ در راج مند ری
 بود بہ جے رام راج زمین دار آمدہ فوج او را غارت نمود بادی و ہزار سوار و دہ ہزار گارد
 و ہفت صد فرنگی گزہ تختہ آخر زہر خورد۔ و در حضور خواجہ رحمت اللہ خاں مغضوب
 گردید۔ چنان چہ نواب بسالت جنگ برائے ضبط اموال او بہ حیدر آباد تشریف
 فرمودند۔ و در آن جا مصادرہ و مواخذہ نمودند۔ و نواب آصف الدولہ بہادر
 فتح قلعہ بھونگیر کہ بہ دست فرنگی بود نمودند۔ قلعہ دار آمدہ ملازمت نمود۔

مقدمات دارالخلافتہ این است کہ عالی گہر پادشاہ زادہ را وزیر می خواست
 کہ از میان بردارد۔ و اولتجی پنجیب خاں افغان گشتہ داو را قبت پادشاہ زادہ
 اختیار نمود ہر دو بہ اتفاق بہ الہ آباد رفتند۔ شجاع الدولہ (۳) لاک روپیہ نقد

و سه لک روپیہ تنخواہ برچوکیان نموده واجناس وافیال وشران یاربرداربرائے
 پادشاہ زادہ فرستاد وگفت کہ حضرت بہ بنگالہ تشریف بہ برزند۔ من ہم بہ شہامت خان
 بہادر رستم جنگ صوبہ دار اس جاخط نوشتہ ام رفاقت بہ کند۔ البتہ اورفاقت خواہد نمود
 من از دل و جاں مع سرانجام حاضر ام۔ چنان چہ پادشاہ زادہ متوجہ بنگالہ گشت۔
 در عرض راہ گماشتہ چکل کشور ملازمت نمود۔ گفت آن چہ زر درکار باشد ماہمہ
 ساہوکاران حاضر ایم۔ لیکن چون قریب بہ عظیم آباد پٹنہ رسیدند نائب ناظم صوبہ کہ
 در پٹنہ بود از استماع قریب پادشاہ زادہ شہر را مضبوط ساخت۔ و بہ استعمال تیاری
 و لوازمہ قلعہ داری پرداخت۔ و پادشاہ زادہ بہ اتفاق محمد قلی خاں بہادر صوبہ الہ آباد و
 پسر عم شجاع الدولہ یعنی پسر میرزا حسن برادر ابوالمنصور خاں قریب بہ شہر رسیدہ
 بہ محاصرہ پرداختند۔ و بہ مورچال و توپ اندازی اشتغال نمودند۔ و مدتہ از جانبین
 نائرہ فتنہ و فساد در اشتعال بود۔ و محمد قلی خاں کہ قریب پانزدہ ہزار سوار و سامان
 توپ خانہ و غیرہ زیادہ از حد داشت در قلعہ گیری سعی واقعی و تردد وافی بجای آورد۔ و
 نزدیک بود کہ شہر عظیم آباد مفتوح گردد کہ دریں ضمن نوشتہ شجاع الدولہ بہ ابن عم اش
 رسید کہ مارا بہ فیروز جنگ اتحاد است۔ ہمیں کہ خط مارا ملاحظہ نمائی خود را از پادشاہ زادہ
 جدا ساختہ و ترک رفاقت نمودہ خود را بہ الہ آباد بہ رساں۔ محمد علی خاں بہ مجرد دیدن نامہ
 از لشکر پادشاہ زادہ یکہ و ناگاہ بانوج و سامان خود کوچ نمودہ بہ استعمال تمام عازم
 الہ آباد گردید۔ ازین جہت شکست تمام و ہرج مرج لاکلام بہ لشکر پادشاہ زادہ رو داد۔

سپاہ بے دل شدہ روگرداں شدند۔ شہر پٹنہ بہ تصرف در نیامد۔ پادشاہ زادہ قرین یاس و حرمان از آں جا کوچ نموده بہ زمیں دارے کہ در آں نواح بود ملتی گشت۔

و حقیقت ایں جا ایں است کہ چون نواب نظام الملک از راہ تلے گاؤں عازم ماہو گشتند در عرض راہ نظر بیگ خاں بن امین خاں کہ در عہددار المہامی راجہ رگناتہ دس بخشی سائر در جمع کار ہا شدہ بود از چند گاہ بیمار بود۔ روز دوشنبہ دوازدم شہر رجب روح از قالب ہی کردہ۔ جنازہ اش از محل وفات او بہ برہان پور آوردند و چہار شنبہ میت دہم رجب در پہلوئے پدر مدفون گردید۔ میر علی اکبر خاں بہادر کہ در ہماں چند روز بہ خطاب قلیج جنگ امتیاز یافتہ بود بیماری در درگروہ و خلل طحال وضعف معدہ از مدتے مبتلا بود و روز چہار شنبہ چہار دہم رجب بعد از دور و دراز فوت نظر بیگ خاں و دیعت حیات بہ مقتضائے اجل سپرد۔ و میر جمال الدین کہ ہم زلف میر علی اکبر خاں بہ خطاب خانی ممتاز شدہ بود جسدش در تلے گاؤں مدفون بود بعد از چند روز تا بوش از خاک بر آوردہ عازم برہان پور گشت۔ روز پنج شنبہ شعبان المعظم نعش او وارد شہر شد۔ در آں روز ازہ سبب سلوک ظاہری او سکنہ شہر گرہیہ وزاری نمودند۔ و از دہلے عظیم روئے داد۔ و خلف او مع برادر و اقربا و آشنایان تا کنار دریائے آب تابی استقبال نمودہ جنازہ اش را بہ مقبرہ والدش بردند۔ و در پہلوئے او بہ خاک سپردند۔ و نواب نظام الملک سید صدر الدین خاں پسر او را مخاطب بہ احمد خاں ساختہ دیوانی برہان پور از انتقال پدر بہ او مقرر فرمودند۔ و نواب نظام الملک از راہ ماہو بہ توجہ نرملی

گشتند۔ و خواجہ امید خاں خواجہ سرائے معتمد خاں مرحوم کہ بعد از وفاتش نزد برادرش
 میر مرتضیٰ ایچی پادشاہ ایران کہ نواب آصف جاہ مخاطب بہ علی مرداں خاں نموده بودند
 و این خواجہ سرائے وقتے بہ فوج داری تلے گاؤں سرفرازی یافتہ بود و در وقت
 روانہ شدن از برہان پور تعلقہ دادہ بودند و در برہان پور آمدہ جمعیت قلیل نگاہ
 داشتہ روانہ شدہ خود را ملحق بہ اردوئے نواب نظام الدولہ بہادر گردانید۔
 و چون قریب بہ قلعہ رسید بہ صف شکن خاں بہادر مجاہد جنگ پیغام دادند کہ آمدہ
 ملازمت نمایند۔ در اول مجاہد جنگ قبول این معنی نہ نموده۔ بعدہ مقدمہ صلح در میان
 آوردہ۔ چون قضاء بر خرابی آل مرد بزرگ بود از صلح پشیمان گشتہ و از جنگ احتراز
 نمودہ بہ صلح راضی گشتہ ملازمت نمود۔ خواجہ امید خاں را بر قلعہ فرستادند۔ اما بعد
 از ہشت روز خواجہ بے چارہ از قلعہ داری معزول گشت و فرماں روانی قلعہ و
 تعلقہ آل محال بہ خواجہ شہید خاں سپہر ضد الدولہ عوض خاں بہادر مقرر گردید
 و امید خاں از شدت طلب سپاہ بہ حالت صعب و تباہ گرفتار شدہ بود۔
 بالآخر نواب نظام الدولہ دہ ہزار روپیہ از نزد خود دادہ سپاہ را بہ جائے
 صدیدہ راضی ساختہ اورا از دست آل با خلاصی دہانید۔ و مجاہد جنگ را
 بہ محاسبہ در آوردہ مقید ساختند۔ و دیگر قلم راطاقت زیادہ نویسی از شدت
 احوال او نہ ماندہ۔ تا آل کہ بیت و سوم رمضان المبارک قریب بہ فرخندہ بنیاد
 بہ عالم بقا شتافتہ۔ نعش اورا دوستانش بہ حیدرآباد بردہ مدفون ساختند۔

و محمد تقی خاں پیشکش بجائے پدر در محاسبہ مقید گشت۔ و چون نواب نظام الملک بعد از مقدمہ نزل عازم فرخندہ بنیاد گشتند و نواب آصف الدولہ آصف جاہ و نواب بسالت جنگ متوجہ بہ سمت ارکاٹ بودند و در عین راہ قریب بہ حیدر آباد مقامات نمودند۔ و شوکت جنگ را دیوان خانگی و شیر جنگ را دیوانی دکن مقرر نمودند۔ و در میان ہر دو برادر برائے صلح و حرب کنگاشش بود۔ بالآخر نواب مدار الملک با نواب نظام الملک صلح نمودند۔ چون نواب بسالت جنگ بہادر این امر را معائنہ نمود از اردوئے معلی نواب آصف الدولہ جدا شدہ روانہ ادھونی و رائے پور شدند و نواب نظام الدولہ قریب بہ اردوئے نواب آصف جاہ رسیدند۔ و در میان ہر دو برادر روز چہار شنبہ بیست و سوم شوال المکرم اتفاق ملاقات شد۔ و نواب نظام الدولہ بہادر بہ دستور از خورد و بزرگ سلوک نمی نمودند۔ و نواب آصف الدولہ اختیار امور خود را بہ نظام الملک بہادر سپردہ داخل فرخندہ بنیاد شدند۔ و بار دیگر بر سکنہ حیدر آباد دست درازی نمودند۔ و خان سامانی نواب آصف الدولہ بہادر بہ محترم خاں مقرر گشت۔ و دریں ولا از جانب نزل خبر رسید کہ سر یاراکو کہ زمین دار آں جا بود و شاہ نواز خاں مرحوم بہ حسن تدبیر اورا مقید ساختہ بود دریں آواں از قید خلاص شدہ بار دیگر خود را بہ نزل رسانیدہ آن جا سر بہ شورش و فساد برداشتہ خواجہ عبد الشہید خاں کہ قلعہ دار بود اکثر نوکرانش کہ سکنہ نزل و متوسل بہ ہوا را او بودند ہمہ را بلے دخل نمودہ نظر بند ساختہ قلعہ را متصرف شد۔ و نواب نظام الدولہ

غلام سید خاں سہراب جنگ را با فوجی جرار و جمہداران و سواران سرکار
 قریب ۳۰ ہزار سوار و چہار ہزار گاردی برائے تسخیر نزل فرستادند۔ و غلام سید
 خاں بہادر در آن جا رفتہ ترددات مردانہ بجا آورد۔ اکثر حروب مردانہ در میان
 می آمد۔ و تا آخر سال صحبت محار بہ مردانہ و یازار گیر و دار گرم بود۔ و نواب سال جنگ
 ازاد ہونی و رائے چور تجاوز نمودہ سیر ملک ارکاٹ نمودہ و اکثر محالات آن جا
 را بہ تصرف خود در آورد۔ و در ۱۳۰۰ھ از ابتدائے سال نواب آصف الدولہ
 آصف جاہ در فرخندہ بنیاد بودند۔ و در برہان پور از پانزدہم محرم الحرام از سبب
 بعضی امور در میان محمد غفور خاں بہادر بہرام جنگ پسر محمد اسلم خاں نفاق بہم رسید۔
 آخر صلح شد۔ روز چہار شنبہ بیست و ششم ماہ محرم الحرام مذکور محل میرزا پسر
 میرزا بیگ خاں ستونی از تعلقہ خود بہ تیرہ آمدہ مادر خود را غارت نمود۔ و اموال و
 اجناس کہ شوہر ش بہ او بخشیدہ و بہیہ نامہ نوشتہ دادہ بود بہ تصرف خود در آورد۔
 و مادر حقیقی خود را بے دخل ساخت۔ فی الواقع صحبت تازہ بہ نظر درآمد۔ و در
 ماہ صفر سوانحہ عجیبی روئے داد۔ از قضائے الہی بالاجی بلدہ احمد نگر کہ سال ہائے
 فراوان در دست اسلامیال بود۔ و حضرت خلد مرکان در آخر عمر این سفر را از
 سبب ضعف و پیری موقوف فرمودہ احمد نگر را موسوم بہ ختم سفر فرمودہ بودند۔
 یہ دست خود آورد۔ و ترک تازہ خاں بہادر قوی جنگ را از راہ مکر با او ساخت
 نمودہ و مبلغ گراں مند بعضی یک لک روپیہ و بعضی دو لک روپیہ می گویند

بہ او دادہ قلعہ را باشہر متصرف شد۔ و برادر و پسر خود را بہ احمد نگر فرستاد۔ آں ہا
 آمدہ داخل قلعہ شدند۔ و تانتخ پانزدہم ربیع الاول در برہان پور و قلعہ آسیر
 زلزہ خفیف شد کہ بر بعضے مردم معلوم شد و بر بعضے معلوم نہ گردید۔ و در لشکر بالاجی
 قضیہ عجیبے روئے داد و آں این است کہ شخصے از گاردیان برادرے مظفر خاں گاردے
 کہ از چند گاہ ملازم بالاجی شدہ بود برائے زہر طلب برسد ہوجی کہ پسر عم بالاجی و
 صاحب اختیار امور او بود بہ قصد کشتن او حربہ انداخت و چون قضاے او نہ
 رسیدہ بود قریب بہ گردن او آمدہ باعث قتل چندے از مسلمانان گشت۔ ازین
 حرکت بے فائدہ و بالاجی را و دسد ہوجی و راگھو عرق غضب آں ہا در حرکت
 آمدہ گفتند کہ ترا کدام شخص چنین ترغیب دادہ کہ شیوہ بے جا بعل آوردہ۔ او
 کیفیت را چنین بیاں کرد کہ مظفر خاں مرا بریں امر حکم فرمود۔ کہ بہ قتل سدہو کمربند۔
 و ایں کار را انصرام نما۔ من بہ موجب فرمودہ سردار خود ایں کار را کردہ ام چنانچہ
 بالاجی دیوان نمودہ فرمود کہ مردم بے سلاح نمی آمدہ باشند۔ و مظفر خاں ہم بہ دستور
 سرداران دیگر حاضر شدہ سلاح از خود بہ موجب امر دور نمودہ داخل دربار شدند۔
 ہماں لحظہ ملاقات آں ہر سئہ سردار اورا بابیت نفر دیگر از اقربا و خویشان او بہ
 پاسا رسانیدند۔ و خیمہ و خرگاہ او را غارت نمودند۔ و گاردیان کہ دم شجاعت
 زیادہ از حدی زدند سلاح انداختہ رو بہ گریز آوردند۔ بعد ازین بالاجی را و دسد ہوجی
 و غیرہ در ہماں مکان در حرکت بودند۔ و پیرکانوں و بہادر کھیرہ را نیز در تصرف خود

در آوروند۔ آدمیم بر قصبہ کہ در تلہتی قلعہ مبارک اسیر روئے داد۔ در تلہتی قلعہ مذکور
 قومے از پور بیہ می باشند و خانہ ہائے آں بایا ہم متصل اند۔ چنانچہ پسربل سنگ
 نامی از آں قوم بہ خانہ رام سنگہ وقت شب رفتہ با زن او مبادرت نمود۔ چون
 ایں خبر شایع شد پسربل سنگہ گریختہ۔ شوہر قابو یافتہ اہلیہ خود را بردار و از ہبل سنگہ
 کشتہ گریخت۔ ہر شب با چند نفر بہ تلہتی آمدہ سکنہ را تصدیع می داد۔ و خانہ ہائے
 آں بار بہ آتش می سوخت۔ نواب میر نجف علی خاں بہادر شمشیر جنگ ببل سنگہ
 را طلب داشتہ در چوبترہ کو تو الی قید فرمود کہ پسرخود را پیدا کن۔ و حاضر ساز۔
 و رام سنگہ اہلیہ خود را کشتہ بردار و ازہ توانداختہ است۔ او را راضی کن۔ و زن
 مقدمہ چند روز گزشت ببل سنگہ مذکور در قید بود۔ قدرے نذر مقرر نمودہ وعدہ
 دو ہفتہ کردہ ضامنی دادہ برائے تلاش بہ خانہ خود رفت۔ پیادہ ہائے سرکار
 ہم راہ او بودند۔ بیرون دروازہ نشاندہ در خانہ خود اہلیہ خودش را کہ حاملہ بود
 باد و پسرخورد سال و دو دختر کہ آں ہانیز در عداشت سن بودند با تمام اہل خانہ خود
 بہ قتل رسانید۔ و سر ہائے آں ہا از بدن جدا ساختہ و حلق خود نیز بریدہ کار ہمہ
 بہ اتمام رسانید۔ پیادہ ہا خبردار شدہ اندرون رفتند و ہمہ را مقتول یافتند۔
 بر ایں قصبہ قوم پور بیہ اجتماع نمودند۔ و آں میت ہا را بر نمی داشتند و نہ می سوختند۔
 بہ تدابیر صائبہ نواب موصوف آں ہا را راضی ساخت۔ و قصبہ از میان بر خاست۔
 آدمیم بر مقدمہ واقعہ دار الخلافہ شاہ جہان آباد از قضا و خالق العباد روداد

از او اہل سال آمد آمد افغانہ ابدال بہ سمت لاہور وغیرہ اشتہار تمام داشت و
 ناسر داران فہم قریب بہ دریائے گنگا بانجیب خاں افغان و احمد خاں ننگش کہ
 باہم اتفاق داشتند بہ محاربہ پرداختند۔ و از ہر دو جانب گاہ گاہ پائے جنگ بر
 می خاست۔ و شجاع الدولہ از ملک خود کوچ نمود۔ چون مرہٹہ خبر کوچ شنید قصد
 محاربہ از گنگا عبور نمود۔ در میان مرہٹہ و شجاع الدولہ جنگ عظیم شد۔ و فوج مرہٹہ
 شکست یافتہ بیارے قتل و مجروح گشتند۔ و آں ہا از آں جا عطف عناں نمودہ
 بار دیگر بانجیب خاں افغانہ در حرب بودند۔ و شجاع الدولہ از دریائے گنگا عبور
 کردہ بانجیب خاں وغیرہ متفق شدہ با فہم لیم پائے صلح در میان آمد۔ دریں ضمن در
 دار الخلافہ شاہ جہان آباد قضیہ دیگر روئے داد۔

و آں این است کہ فیروز جنگ بہ قصد محاربہ افغانہ بہ سمت لاہور برآمد۔ و
 شش ہفت کروہے شاہ جہان آباد دائرہ نمود۔ و روز چہار شنبہ ہفتم ربیع الثانی
 پیش از صلح خواجہ احمد خاں بہادر و جمعہ دار و برادرش کہ از جمعہ داران عمدہ و صاحبان
 فوج بودند طلب داشتہ آں ہا را ہیا ساختہ بہ پیش عالم گیر پادشاہ عرضی نوشت
 کہ شما بہ مجرور رسیدن این ہر دو سردار سوار شدہ در کنار جہنا برائے شکار راہی یز آئید۔
 تا جاسوسان افغانہ خبر دار خواہند شد کہ پادشاہ استقلال دارد و برائے شکار می آید
 با عرضی آں ہر دو برادر را روانہ ساخت۔ و آں ہا بہ سرعت تمام بہ شاہ جہان آباد
 رسیدند۔ و نزد پادشاہ رفتہ تکلیف سواری نمودند۔ و پادشاہ بہ موجب عرضی

فیروز جنگ بے عذر و درنگ در حوضہ فیل کہ در معنی تابوت نعش بود سوار شدہ بہ شکار ماہی پرداخت۔ قریب نیم کردہ رفتہ بود کہ ہر دو برادر از عقب دو گولی بندہ برگردن و پشت اور سائیدند۔ پادشاہ بے چارہ سرنگوں و سر بہ سجدہ قادر کن فیکون مشغول گردید۔ خواجہ احمد خاں فیل را نشانیدہ سر پادشاہ بے چارہ را از بدن جدا ساختہ سر را گرفتہ و میت را در دریائے جمنّا غریق ساخت۔ و رجعت بہ شہر نمودہ در ہماں گرمی خان خانان پسر اعتماد الدولہ کہ خال حقیقی فیروز جنگ بود بادیوان او و پسر خان دوراں کہ ہر دو در خانہ ہائے خود بودند قتل ہر ^(۳) پرداخت۔ و داخل قلعہ شدہ پسر پادشاہ را نیز قتل ساخت۔ و فیروز جنگ بے مشورت اعزاء قلعہ دہلی بچہ شاہ زادہ بر آوردہ مخاطب بہ شاہ جہاں نمودہ جشن نو سرائجام کردہ بر تخت نشانید۔ و پادشاہ نو بر سر عالم گیر مقتول پاگزاشتہ بر تخت سلطنت عروج نمود۔ بتاریخ دہم فیروز جنگ نیز داخل شاہ جہاں آباد شد۔ شاہ جہاں پادشاہ تائب ^(۳) ماہ بر تخت جلوس نمود۔ دریں اثنا در احمد شاہ ابدالی از لاہور کوچ نمودہ نزدیک شاہ جہاں آباد رسید۔ از خبر آمد ابدالی فیروز جنگ از شہر دہلی گریختہ بہ تعلقات جاٹ رفتہ۔ احمد خاں ابدالی بر جالنیر رسید۔ از آں جا پانصد سوار بہ سرداری یعقوب علی خاں در شاہ جہاں آباد فرستاد۔ اعانت شاہ جہاں پادشاہ نمود۔ باقی حالات مفصل و مہر مہن نگشتہ کہ ترقیم نماید۔

